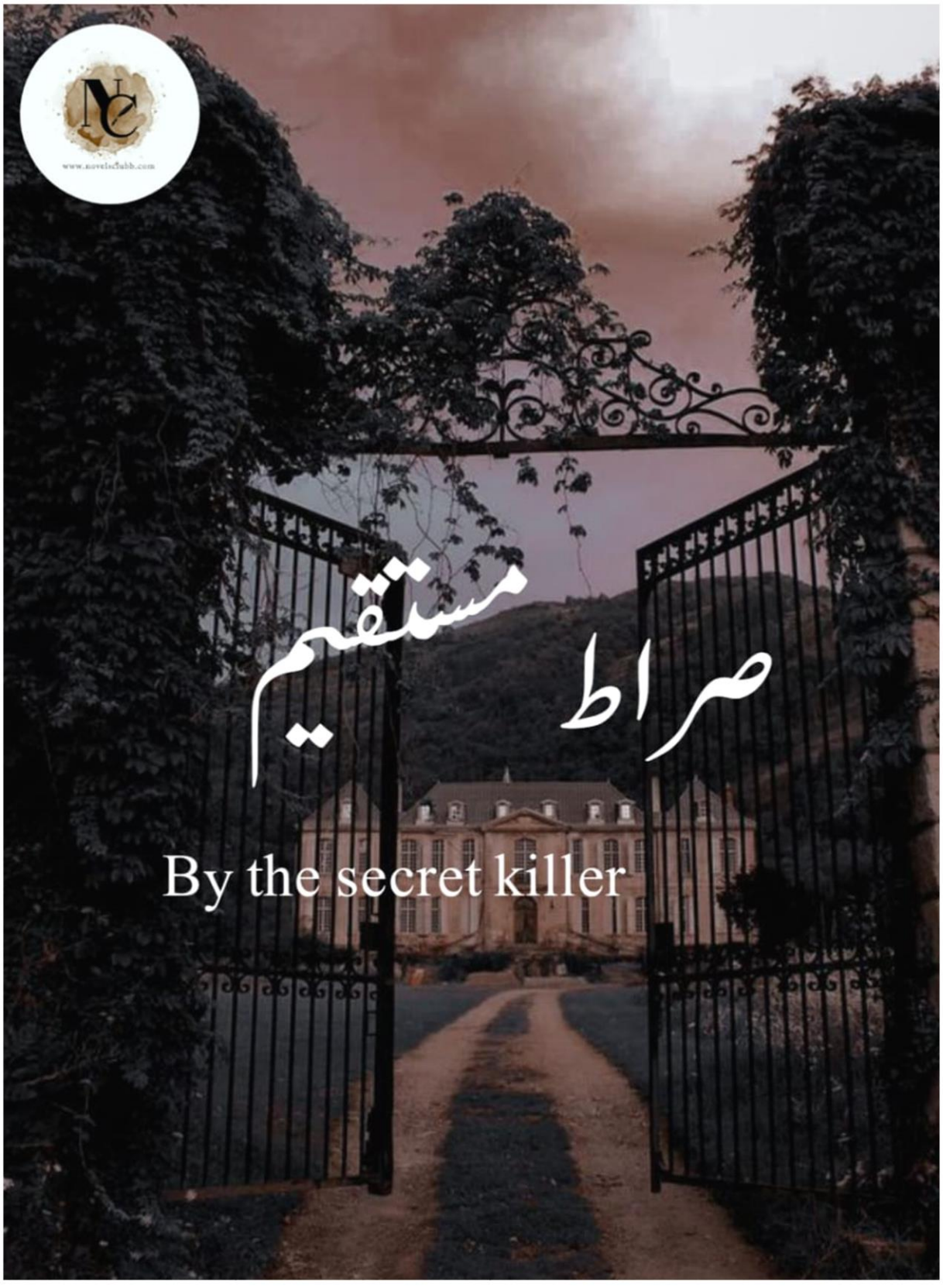
صراط مستقیم
By the secret killer

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WRITER NAME: THE SECRET KILLER

NOVEL NAME: SIRAT E MUSTAQEEM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب 1

وہ ہنس پڑے تو کئی غم ٹال دیتا ہے

www.novelsclubb.com

کسی کسی کو خدا یہ کمال دیتا ہے

"خوش آمدید! خوش آمدید! آخر کار بھتیجے کو اپنے تایا کا خیال آ ہی گیا۔ یہ کرم نوازی بڑے لمبے عرصے بعد ہو رہی ہے جناب۔ اللہ خیر کرے۔" سلیمان احمد گرمجوشی سے اسے گلے لگاتے ہوئے شکوہ کر رہے تھے اور وہ بس ہلکا سا مسکرا یا دیا۔

"سردار آپ کے حکم کے مطابق مجھے انگلینڈ میں ہی رہنا تھا تو اب یہ شکوہ کرنا بنتا نہیں ہے۔" ان سے جدا ہو کر اس نے سنجیدگی سے کہا اور اپنی تائی جان کی جانب بڑھا۔

"انگلینڈ میں رہنے کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہیں کا ہو کر رہا جائے۔" تایا جان نے خفگی بھرے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"میرا غازی بیٹا اتنا بڑا ہو گیا ہے ماشاللہ! رب تمہیں سلامت رکھے۔" تائی بشریٰ نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے دعا دی تو اس نے عاجزی سے سر خم کیا۔

تایا کی بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اب وہ اپنے جگری دوست سے گلے مل رہا تھا جس سے ملے سالوں ہو گئے تھے۔

"تو نے بہت تڑپایا ہے کمینے۔اپنوں سے کوئی اس طرح دور رہتا ہے؟"حذیفہ نے بھی

گرمجوشی سے اسے گلے لگایا کہ سالوں بعد اسے اپنے سامنے دیکھا تھا۔

اور آخر میں وہ ماہ جبین کے سر پر ہاتھ رکھ رہا تھا۔

"بہت خوشی ہوئی غازی بھائی آپ واپس آ گئے۔"ماہ جبین نے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ!"اس نے بھی اچھے انداز میں جواب دیا۔

"میری انفارمیشن کے مطابق آپ کے گھر میں چار لوگ تو نہیں رہتے۔"اس نے سوچنے

www.novelsclubb.com

والے انداز میں جیسے کنفرم کرنا چاہا۔

"ہاں ہم پانچ لوگ رہتے ہیں بیٹے!مائعزم سو رہی ہے۔"تائی نے بتایا۔

جب ملازم پانی لے آیا تو اس نے کہہ دیا کہ میرا روزہ ہے البتہ تمام کو حیرانی ضرور ہوئی تھی۔

"تمہارا روزہ ہے بیٹا؟" تائی اپنی حیرانی نہ چھپا سکیں۔

"جی تائی جان!" اس نے مختصر جواب دیا۔

"صبح دو بجے کے نکلے کوئٹہ سے مظفر آباد تک تم نے کچھ بھی نہیں کھایا اور وہ بھی اس جولائی کے مہینے میں؟" حذیفہ حیران کم پریشان زیادہ ہوا۔

"میں فرض روزے کبھی نہیں چھوڑتا حذیفے۔ بس اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں بے شک افطاری کے وقت اٹھا لینا۔" وہ کھڑے کھڑے بولا تو سلیمان احمد نے مسکرا کر سر ہلایا۔ آج گھر میں رونق سی لگ گئی تھی جیسے کوئی اپنا عرصے بعد گھر آیا ہو۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا کمرہ تیار ہے بیٹا۔ وہ اوپر سامنے والا کمرہ ہے۔" تائی جان نے اس کی وہیں کھڑے کھڑے رہنمائی کی کیونکہ اوپر جانے سے ان کے گھٹنوں میں تکلیف ہوتی تھی اور ڈاکٹرز نے سیڑھیاں چڑھنے اترنے سے منع کیا ہوا تھا۔ ڈاکٹرز کے احکامات پر وہ بہت سختی سے عمل کرتی اور کرواتیں تھیں۔ غازی نے ان کی نظروں کے تعاقب میں اوپر دیکھا۔

"سوری کونسے والا جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے یا جس کا دروازہ بند ہے؟" اس نے پوچھا۔ اوپر دو کمروں کے دروازے ساتھ ساتھ تھے ایک کھلا ہوا تھا اور ایک بند تھا۔ اس نے پوچھنا مناسب سمجھا کہیں غلط کمرے میں نہ چلا جائے۔

www.novelsclubb.com

"جس کا دروازہ بند ہے۔" ماہ جبین نے مسکرا کر جواب دیا۔ غازی نے شکریہ ادا کرنے والے انداز میں سر کو تھوڑا سا جھکایا اور اپنا بیگ اٹھا لیا۔ وہ سنجیدہ سا شخص تھا۔ بات بات پر مسکرانا اسے نہیں آتا تھا۔ البتہ آج وہ مروتاً مسکرا رہا تھا۔

"تمہارا باقی سامان کہاں ہے؟ مجھے بتاؤ میں ملازم سے کہہ کر کمرے میں بھجوا دیتا ہوں۔"

حذیفہ نے کہا تو پہلے وہ حیران ہوا پھر مسکرایا اور سر نفی میں ہلایا۔

"میرا صرف یہ سامان ہے۔" اس نے بیگ کی طرف اشارہ کیا تو سب تعجب زدہ ہوئے

تھے۔ وہ ایک درمیانے سائز کا بیگ تھا اور چونکہ وہ ہمیشہ کے لئے واپس آیا تھا اسی لیے کسی

سے یہ بات ہضم نہ ہوئی۔ حذیفہ کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"تو انگلینڈ میں کیا صرف اس بیگ میں موجود سامان کے ساتھ رہتا تھا؟" وہ شکی نظروں

سے اسے گھورنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بالکل! تم تو ایسے حیران ہو رہے ہو جیسے میں نے تمہیں نیوکلیئر بم بنانے کا فارمولا بتا

دیا ہو۔" حذیفہ کو حیران دیکھ کر اس نے چوٹ کی۔

"اس کی تو مجھے تم سے امید نہیں ہے لیکن میں پھر بھی حیران ہوا ہوں۔بچت کرنے والا ہو تو ہمارے غازی جیسا ہو۔"

"اب میں جاؤں؟"اس نے اجازت طلب کی۔وہ واقعی تھکا ہوا تھا اور پیاس بھی شدید لگی ہوئی تھی اسی لئے وہ سونا چاہتا تھا۔اجازت ملنے کے بعد وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔اوپر پہنچ کر چلتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا کہ کھلے ہوئے دروازے سے نظر اندر پڑی۔ وہ بیڈ پر دائیں کروٹ چادر لپیٹ کر سوئی ہوئی تھی اور اوپر سے ظلم یہ کہ اے سی اور پنکھا بھی بند تھا۔مطلب جولائی کے مہینے میں موت کا سامان کافی تھا۔اس نے آگے بڑھ کر دروازے کے ساتھ لگے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر پنکھا آن کر دیا اس سے زیادہ وہ اندر نہیں گیا اور دروازہ بند کر کے اپنے کمرے کا دروازہ کھول لیا۔

www.novelsclubb.com

دروازہ بند ہونے کی آواز سے وہ یکدم اٹھ بیٹھی۔اپنے زندہ ہونے کی تصدیق کے لیے ارد گرد نگاہ دوڑائی پھر بند دروازے پر نظر ٹک گئی۔وہ جانتی تھی ماہ جبین اتنی اچھی تو نہ تھی کہ ایک مرتبہ اے سی بند کر کے دروازہ کھول کر چلی جائے اور پھر واپس آ کر اس کا خیال کرتے ہوئے پنکھا چلا جائے۔ تیز رفتاری سے وہ بیڈ پر سے اٹھی اور نہانے کے لیے وہ واش روم کی طرف چلی گئی۔جب واپس آئی تو اپنے گیلے بال سیدھے کیے اور ڈرائی کر کے دوپٹہ سر پر رکھ لیا۔ہمیشہ کی طرح اسے آج بھی شرمندگی ہوئی تھی کہ سلیمان احمد اس کی نیند ڈسٹرب نہ ہونے کی خاطر پنکھا چلا کر چلے گئے ہوں گے ورنہ اس گھر میں والد کے علاوہ اس کا خیال تھا ہی کس کو؟ فوراً دروازہ کھول کر باہر آئی اور کچن میں برآمد ہوئی۔

"کیا پک رہا ہے؟" اس نے طائرانہ نگاہ سے پورے کچن کا جائزہ لیا۔

اس کی آواز پر ماہ جبین نے مڑ کر حیرت سے اسے دیکھا۔

"غازی پتر آگیا ہے محترمہ۔بس اس کے لئے افطاری کا اہتمام کر رہے ہیں۔"بشریٰ نے اسے بتایا۔

"اوہ۔۔۔تو وہ عظیم ہستی آ ہی گئی جس کے لیے ہفتہ پہلے گھر میں تیاریاں شروع کی گئی تھیں"اس نے غازی کی آمد پر کوئی خاص تاثر ظاہر نہیں کیا اور نہ اسے جاننے کا شوق تھا۔ ابھی تک اس نے ماہ جبین کے حیرت سے کھلے منہ کو دیکھا نہیں تھا۔

"اچھا مائعزم میں تمہیں ایک بات بتادوں غازی کے سامنے کسی قسم کی کوئی فضول گوئی سے پرہیز کرنا ورنہ تمہاری عزت تمہارے اپنے ہاتھ میں ہو گی۔وہ ذرا سنجیدہ طبیعت والا ہے، کہیں برا نہ منا جائے۔"بشریٰ نے اسے تاکید کی تو مائعزم کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا کہ مطلب ان کا غازی پتر ہی آیا ہے نا کون سا وزیر اعظم آگیا ہے جو اسے اس طرح ہدایات

www.novelsclubb.com

دے رہی ہیں۔ایسا نہیں تھا کہ آج ہی امی یہ کہہ رہی ہوں۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس طرح کی کئی نصیحتیں سن چکی تھی کہ غازی آرہا ہے کیا کرنا ہے؟ کیسے رہنا ہے؟ وغیرہ۔

"مجھے کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا ہوا کہ غیروں سے فضول میں بات کروں اور آپ مجھے بتائیں میں فضول کب بولتی ہوں۔" وہ جیسے غصے میں آگئی اور اب ماہ جبین کو دیکھا۔

"آپ کو کیا ہوا ہے آپی؟ کب سے مجھے ہی دیکھے جا رہی ہیں۔"

"تم افطاری سے آدھا گھنٹہ پہلے اٹھتی ہو آج تین گھنٹے پہلے کیسے اٹھ گئیں؟" ماہ جبین نے حیرت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ سردار آئے تھے نا کمرے میں تو مجھے تھوڑی سی غیرت آگئی۔" اس نے سرگوشی نما آواز سے کہا تو ماہ جبین کا قہقہہ بلند ہوا۔ بشریٰ کے غصے سے دیکھنے پر اس نے فوراً سنجیدہ شکل بنائی۔ بشریٰ نے مائعزم کی پچھلی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"مائعزم میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے وہ تمہارے ابو ہیں ان کا نام مت لیا کرو" بشریٰ نے کچن میں چکر لگاتی مائعزم کو کہا۔

"میں تو آپ کو بھی بشریٰ جی کہتی ہوں سردار نے کبھی اعتراض نہیں کیا۔آپ کیوں اعتراض کر رہی ہیں؟" اس نے فریج سے فروٹ نکالنے شروع کئے۔

"وہ تم صرف گھر میں کہتی ہو باہر تم مجھے امی ہی بولتی ہو لیکن۔۔۔"

"میں آپ کے ساتھ باہر کتنا جاتی ہوں کوئی سال میں تین دفعہ؟ اور سردار کو گھر سے باہر میں ابو ہی کہتی ہوں آپ فکر نہ کریں۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"آج ایک بات بتادوں میں۔۔۔دہی والی فروٹ چاٹ بنے گی۔روز مایونیز ڈال کر آپی میری افطاری خراب کروادیتی ہیں۔" اس نے اعلان کرنے کے بعد آپی کی طرف دیکھا جہاں ہمیشہ کی طرح اطمینان تھا۔

"جو مرضی بنالو غازی کبھی کھانے میں نخرے نہیں کرتا۔"اس کی امی نے مسکرا کر کہا جیسے وہ پرانے وقتوں میں چلی گئی ہوں اور وہ غازی کے نام پر کلس کر رہ گئی۔(کیا غازی پتر لگائی ہوئی ہے امی نے؟)

"میں گارڈن سے مٹی لے آتی ہوں اور اس میں گلاب کے پھول سجا کر آپ کے غازی پتر کو پیش کروں گی۔امید ہے وہ نخرے نہیں کریں گے۔"مائعزم نے تپانے والے انداز میں کہا اور توقع کے مطابق بشریٰ تپ بھی گئیں۔

"مائعزم تمہیں تمیز ہے کہ نہیں؟ یہ غازی پتر کیا ہوتا ہے وہ تم سے رشتے میں بڑا ہے تو بھائی بولا کرو۔"اس کی امی نے اسے ڈانٹنا چاہا پر اسے پرواہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ماہ جبین کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی جو سیخ کباب اور شامی کباب کے آمیزے کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔

"کاش میرا روزہ نہ ہوتا تو یہ کباب بننے سے پہلے میرے پیٹ میں ہوتا۔"اس نے حسرت بھری نگاہوں سے شامی کبابوں کے آمیزے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاموش ہو جاؤ مائعزم اس طرح روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔"ماہ جبین نے اسے ڈپٹا تو اس نے توبہ کرنے والے انداز میں کانوں کو چھوا اور اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی۔زیادہ بولنے کی صورت میں امی کا موڈ خراب بھی ہو سکتا تھا۔

****

اس شام وہ رخصت کا سماں یاد رہے گا

www.novelsclubb.com

وہ شہر وہ کوچہ وہ مکاں یاد رہے گا

دو ماہ قبل۔

وہ ٹیوشن سینٹر سے باہر نکلی اور رکشے کی تلاش میں سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھا۔ کوئی رکشہ نظر نہ آیا تو اس نے شکر ادا کیا کہ وہ کم از کم امی کے "پیدل کیوں آئی ہو؟" کے جواب میں جھوٹ بولنے سے بچ سکتی تھی۔ آج ڈرائیور نہیں آسکا تھا کیونکہ گاڑی حذیفہ اور اس کے دوست لے کر گئے تھے۔ اب آدھے گھنٹے کی مسافت اسے چل کر ہی طے کرنی تھی۔ رکشوں پر جاتے ہوئے اسے موت نظر آتی تھی۔ ایک دو رکشوں کے اکسپیرینس کے بعد وہ ان پر نہیں بیٹھی تھی سو وہ چلتی رہی اپنی ہی مستی چلتی رہی۔ اس کا شہر بہت محفوظ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے سفید رنگ کا لان کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور پاؤں میں کالے رنگ کا خوبصورت مقامی کھسہ پہنا ہوا تھا۔ دوپٹہ اس نے گردن میں ڈالا ہوا تھا اور سر پر ایک بڑی چادر تھی جس سے چہرہ بھی ڈھانپا ہوا تھا۔ بائیں ہاتھ میں کتابیں تھامے وہ تیز تیز چل رہی تھی۔ دوسرا دھوپ

بھی تیز تھی جس کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور ماتھے پر پسینہ آ رہا تھا۔ رک کر ایک دکان سے پانی کی بوتل خریدی اور فٹ پاتھ پر ایک جگہ بیٹھ کر اس نے پانی پیا اور پھر چلنے لگی۔

آج اسے پتہ چل رہا تھا کہ گاڑی اور اس کا ڈرائیور بھی ایک نعمت ہے۔ صبح اسے امی نے کہہ دیا تھا کہ ڈرائیور کو بھیج دیں گیں کہ وہ اس کے لیے رکشہ کروالے گا لیکن اس نے منع کر دیا تھا کہ کسی ٹیچر کے ساتھ چلی آئے گی پھر بھی اس نے کسی کو زحمت دینا مناسب نہ سمجھا۔

www.novelsclubb.com

شام کے چار بجے سڑکیں تقریباً سنسان تھیں اور وہ چلتی جا رہی تھی۔ اس نے آج شارٹ کٹ لینے کا ارادہ کیا لیکن خطرہ یہ تھا کے کونے والی دکان کے باہر ہر وقت اوباش قسم کے لڑکوں کا گروپ کھڑا رہتا تھا۔ وہ سردی گرمی نہیں دیکھتے تھے بس عادت سے مجبور تھے۔

"میں نے کونسا ان سے گپ شپ لگانی ہے جلدی سے نکل جاؤں گی۔"اس نے سوچا اور جلدی سے اپنا رخ اس گلی کی طرف کر لیا کہ اچانک اسے ایسے لگا کوئی اس کے پیچھے چل رہا ہے۔اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو ایک درمیانی عمر کا مرد اس کے پیچھے آ رہا تھا جس سے وہ یکدم ڈر گئی اور اسے خطرہ محسوس ہوا۔اس کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر وہ آدمی اور قریب آ گیا۔دماغ نے فوراً خطرے کا الارم دیا۔وہ بس بھاگنے کے لیے تیار کھڑی تھی کہ اس آدمی کی رفتار اور تیز ہوئی۔مائعزم نے گردن واپس موڑی اور بھاگنے لگی کہ ایک کالے رنگ کی ویگو اس کے سامنے آ رکی۔ابھی وہ کچھ سمجھ ہی نہ پائی تھی کہ اس کے پیچھے آنے والے شخص نے ایک ہاتھ اس کی بائیں کلائی پر اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر اسے گاڑی کے اندر کیا۔گاڑی کا دروازہ فوراً بند کر دیا گیا۔

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ اسے سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کرے؟ جب کچھ سمجھ میں آیا تو اس نے مزاحمت شروع کر دی لیکن یہ مزاحمت بھی زیادہ دیر نہ کر سکی تو رکھ کر ان میں سے ایک کو تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ کھانے والا کون تھا اسے نہیں پتا لیکن کلوروفام سنگھا کر اسے بے ہوش کرنے کی کوشش کی گئی۔ غنودگی میں جانے سے پہلے اسے اندازہ ہوا تھا کہ اسے اغوا کیا گیا ہے۔

یہ سوچ اس کے حواس سلب کرنے کے لیے کافی تھی کہ مائعزم سلیمان کو اغواء کیا جا رہا ہے۔ آگے کچھ بھی کرنا بے سود تھا۔ کس کو مدد کے لئے بلاتی؟ بھائی گھومنے گیا ہوا تھا اور باپ اپنی ڈیوٹی پر دوسرے شہر تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ مکمل طور پر بے ہوش ہو چکی تھی۔

****

ہم اپنے ہجر اپنے وصال میں گم ہیں

وہ سوچتا ہے کہ اس کے خیال میں گم ہیں

افطاری کے وقت مائعزم کی ملاقات غازی سے ہوئی تھی اور دماغ کے گھوڑے ماضی میں دوڑانے کے باوجود اسے یاد نہیں آیا کہ اس نے اپنے اس کزن کو زندگی میں پہلے کبھی دیکھ رکھا ہے۔ پھر بھی وہ اچھی میزبان فیملی کا حصّہ تھی سو خوشگوار انداز میں غازی کو سلام کرنا ضروری سمجھتی تھی۔ میزبانی کے بھی کچھ فرائض ہوتے ہیں اور مائعزم سلیمان اپنے حقوق و فرائض کو لے کر بہت اصول پسند تھی۔

"اسلام علیکم غازی بھائی! آپ کو اپنے ساتھ افطاری کا شرف حاصل کرتا دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔" مائعزم سب سے لیٹ آئی تھی۔ ڈرائنگ روم میں نئ شخصیت کو دیکھ کر اس نے یہی اندازہ لگایا کہ وہ ہی غازی ہے۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام! شکریہ۔" اتنا مختصر جواب سن کر مائعزم حیران ہوئی لیکن ہمت نہیں ہاری۔

"کیا آپ اپنا بائیو ڈیٹا بتانا پسند کریں گے؟ مطلب کہ کہاں رہتے ہیں، کہاں سے پڑھے ہیں، کیا کام کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔" مائعزم کے کہنے پر بشریٰ نے اسے گھورا پر باقی سب سکون سے بیٹھے افطاری کرتے رہے۔

غازی نے ایک نظر اسے دیکھا اور جواب دیا۔

"کوئی مستقل پتہ نہیں ہے، لیڈز یونیورسٹی سے پڑھا ہوں اور وہیں پہ نائن ٹو فائیو جاب کرتا تھا۔" اس کے دوٹوک جواب پر مائعزم کو غصہ آیا۔ (نہیں تو نا سہی!)

www.novelsclubb.com

"آپ کیا کرتی ہیں؟" اب کے سوال غازی کی طرف سے تھا اور غیر متوقع تھا۔ افطاری بھی ساتھ ساتھ جاری تھی۔

"میں ؟۔۔۔میں پڑھتی ہوں اور بس پڑھتی ہوں۔"اس نے شانے اچکا کر بے نیازی سے کہا۔کسی کے پلے کچھ نہ پڑا اور غازی نے بھی اس سے جواب کی وضاحت طلب نہیں کی تو وہ خود ہی بولی۔

"اس کے علاوہ پڑھاتی ہوں،گھر کے تھوڑے بہت کام کرتی ہوں،لوگوں کا دماغ خراب کرتی ہوں،لوگوں کو ہنساتی ہوں،گیمز کھیلتی ہوں۔۔۔"اس کی لسٹ مزید لمبی ہو جاتی اگر وہ ماں کی وارننگ دیتی نگاہیں نہ دیکھ لیتی۔

"گڈ!"غازی نے مختصر کہا۔مائعزم نے نوٹ کیا کہ غازی اس کی بات میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا اور نا جانے کیوں اب وہ بھی اس کے سامنے بولنا نہیں چاہ رہی تھی لیکن پھر بھی مروتاً بول چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"غازی یہ بھی لو نا!" بشریٰ نے کباب کے ٹرے کو اس کے سامنے کیا تو غازی نے سر ہلا کر خاموشی سے تھام کر اس میں سے ایک کباب نکال کر ٹرے واپس رکھ دیا۔

مائعزم کو وہ بہت عجیب لگا۔ روڈ بھی! کافی دیر وہ خاموشی سے اسے نوٹ کرتی رہی۔ وہ تو اس کے باپ بھائیوں سے بھی بات نہیں کر رہا تھا۔ اتنا سنجیدہ مہمان پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔

"غازی بھائی!" اس نے براہ راست اسے مخاطب کیا تو غازی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ سردار کے سامنے اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا کہ وہ کس سے بات کر رہی ہے۔ اس کے پاس غازی سے سوال جواب کرنے کی وجہ تھی تو صرف یہ کہ وہ ان کے گھر رہنے آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

مائعزم ہو اور گھر آئے مہمان کا انٹرویو نہ لے ممکن نہیں تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟" مائعزم نے کہا۔

"جیسے پہلے تو اجازت لے کر پوچھ رہی تھی۔" حذیفہ بولا پر اس نے حذیفہ کی بات کو نظر انداز کیا۔

"کوئی پریشانی ہے کیا؟ آپ اتنی سنجیدہ شکل کیوں بنائے ہوئے ہیں؟" مائعزم نے پوچھا جیسے وہ اس کی پریشانی دور کرنے کا ہنر رکھتی ہو۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ لوگ گھر میں نماز پڑھتے ہیں یا مسجد جاتے ہیں؟" اس نے سلیمان احمد اور حذیفہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اذان ہو چکی تھی سو وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ وہ بھی مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔ کلی وغیرہ کر کے وہ تینوں نماز پڑھنے چلے گئے۔

وہ غازی کے رویے پر حیران تھی۔ابھی وہ کوئی تبصرہ کرتی کہ بشریٰ نے اسے جھاڑ پلانا شروع کی۔

"بندے میں تھوڑی سی شرم وحیا ہوتی ہے مائعزم۔اگر وہ بات نہیں کرنا چاہ رہا تو بار بار اسے مخاطب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔وہ کیا سوچے گا کتنی لمبی زبان ہے تمہاری! میں تو۔۔۔"مائعزم نے فوراً بشریٰ کی بات کاٹ لی۔

"وہ جو سوچے گا سوچتا رہے۔اس کے سوچنے سے کچھ نہیں ہو گا اور نہ میری صحت پر اثر ہو گا پر آپ کس چکر میں اس کی وجہ سے میری عزت افزائی کر رہی ہیں؟"اس نے فوراً وجہ معلوم کرنا چاہی تبھی ڈھٹائی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم کب بڑی ہو گی تم؟تمہارے ابو کو یہ سب پسند نہیں ہے اگر وہ کچھ بولتے نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم ان کے سامنے غیر مردوں سے اس طرح بات کرو،

تھوڑی سی تو عقل استعمال کر لیا کرو باپ اور بھائی سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور تم اس سے فضول سوال پوچھ رہی ہو۔"

صرف ایک لمحے کو اس نے سوچا تھا کہ ساری گفتگو میں فضول سوال کیا تھا پھر سوچ پر مٹی ڈال کر بولی۔

"وہ غیر مرد تھا تو اسے گھر کیوں بلایا؟ اتنی ہمدردی کیوں دکھا رہے ہیں آپ لوگ اس کے ساتھ امی؟ پتہ تھا نا گھر میں دو جوان بیٹیاں ہیں کسی ہوٹل میں کیوں نہیں ٹھہرایا؟ کبھی کبھی آپ کی ان باتوں کی مجھے سمجھ نہیں آتی امی اور ان پابندیوں پر میں بہت دل برداشتہ ہو جاتی ہوں۔ آپ کو اپنی بیٹیوں پر بھروسہ ہونا چاہیے۔ میں صرف رسمی سی بات کر رہی تھی کوئی تعلقات نہیں بڑھا رہی تھی۔" وہ غصے سے کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اس کے خیال میں اتنا کافی تھا کیونکہ نماز کا وقت بھی نکل رہا تھا اور پھر آ کر برتن بھی دھونے تھے۔ماہ جبین نے شاک سے اسے دیکھا کیونکہ وہ بدتمیزی کر رہی تھی۔ان دونوں کو حیرت زدہ چھوڑ کر مائعزم بی بی اب ڈرائنگ روم سے باہر نکل رہی تھیں۔

"اس لڑکی سے بات کرنا سر درد جنگ مول لینے کے مترادف ہے۔"بشریٰ بیگم نے تاسف سے کہا۔

"پتہ تو ہے امی آپ کو اسکا بولے بغیر چارہ نہیں ہے پھر بھی آپ بھینس کے آگے بین بجاتی ہیں۔خیر جانے دیں خود ٹھیک ہو جائے گی۔"ماہ جبین نے برتن اٹھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

****

میں بھی بہت عجیب ہوں،اتنا عجیب ہوں کہ بس

خود کو تباہ کر لیا،اور کوئی ملال بھی نہیں

وہ دونوں برتن دھونے میں مصروف تھیں جب وہ تینوں ہال میں داخل ہوئے۔مائعزم نے اب کہ ایک خفگی بھری نگاہ غازی پر ڈالی جس کی وجہ سے تھوڑی دیر پہلے اسے اپنی امی سے بدتمیزی سے بات کرنا پڑی تھی۔وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھ کر باتوں میں مصروف ہو گئے۔

برتن دھو لینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔کوئی اور کام کرنے کو تھا نہیں اس لئے وہ قرآن پاک لے کر اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھ گئی۔دماغ اس وقت غازی میں اٹکا ہوا تھا تو اس نے خاموشی سے اس خیال کو جھٹکنے کی کوشش کی۔ویسے بھی جب قرآن پاک سامنے ہو تو اسے دنیا بھول جایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے سورہ الضحیٰ نکال لی یا خود نکل گئی، اس نے پڑھنا شروع کیا۔ یہ اس کا فری ٹائم تھا سو تدبر سے بہترین ایکٹیویٹی کوئی نہیں تھی۔

"قسم ہے دن کی۔"(سورۃ الضحیٰ:1)

اس نے پہلی آیت کے ساتھ ترجمہ بھی پڑھا اور اب اپنا موقف خود ہی خود سے بیان کرنے لگی۔ اسے ایک یقین سا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے قرآن مجید کے بارے میں خیالات کو سنتا ہے۔ اسی یقین کی بدولت وہ خود بخود کسی بھی وقت تلاوت کرنے لگتی اور اسے نعمت "سکونِ قلب" دے دی جاتی۔

www.novelsclubb.com

"میرا خیال ہے کہ اس آیت میں آپ اچھے دنوں کی قسم اٹھا رہے ہیں۔ اچھے دن مطلب شکر کے دن! جب ہم دل سے شکر ادا کرتے نہیں تھکتے۔ جب نعمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ آئی ایم سیریس اللہ تعالیٰ میں کبھی یہ جان نہیں پائی کہ آپ نے قرآن مجید میں اتنی قسمیں

کیوں اٹھائیں ہیں؟آپ قسمیں نہ بھی اٹھاتے تو بھی ہمیں آپ کی کسی بھی بات پر شبہ نہ ہوتا۔خیر اگر آپ نے قسم اٹھالی تو آپ کی مرضی میں آپ کی پلاننگ تک تو نہیں پہنچی کہ آپ کی بہت سی خفیہ باتوں کو جان پاؤں۔دن سے مراد ہمارے اچھے دن ہیں کیونکہ اچھے دنوں میں آپ ہماری شکر گزاری کا ٹیسٹ لیتے ہیں۔آپ ہمیں بتا رہے ہیں کہ غور کرو اس پہ جو دن میں ہے اور غور کرو اس پہ جو تمہیں رات میں نہیں نظر آتا۔اس پہ جو صرف دن کی خاصیت ہے۔دیکھیں دن کے وقت سورج ہوتا ہے ہمیں ہر چیز واضح اور صاف نظر آتی ہے۔کسی چیز میں بھی اگر کمی ہو تو ہمیں فٹ سے نظر آجاتی ہے لیکن آپ ہر دن کے بعد رات دیتے ہیں پھر دن پھر رات۔اچھے دنوں میں ہمیں زندگی اتنی ہی صاف اور سیدھی نظر آتی ہے جتنا کہ دن کی روشنی میں یہ دنیا۔پھر ہمیں لگتا ہے جیسے یہ ہمیشہ ایسی ہی رہے گی لیکن حقیقت میں ایسا ہوتا نہیں ہے۔مجھے کبھی سمجھ نہیں آئی کہ یہ عمل اتنا اچھا

ہے پر ہم اس کی قدر کیوں نہیں کرتے ؟ سوری اللہ پاک پر آپ میرے سمیت ناقدرے لوگوں کو معاف کر دیں۔"

"اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔"(سورۃ الضحیٰ:2)

"سو اب دیکھیں آپ نے ایک اور خوبصورت چیز کی قسم اٹھالی ! آئی ایم ویری امپریس ٹو یو اللہ تعالیٰ ! ظاہر ہے دن کے بعد رات کا تذکرہ نہ ہو ممکن نہیں۔ رات سے مراد شاید برے دن بھی ہو سکتے ہیں جن دنوں میں آپ ہمیں مصیبت سے آزماتے ہیں جیسے۔۔۔ (وہ سوچنے لگی) ہاں جیسے میں اغواء ہو گئی تھی۔ میں کیا کیا نہیں سوچتی رہی ؟ استغفر اللہ ! تو جب ہم کٹھن وقت میں صبر کرتے ہیں پھر آپ ہمارے لئے ہمیشہ پہلے سے اچھی چیز لاتے ہیں جیسے بے شمار۔۔۔ ان کاؤنٹ ایبل چیزیں ! پر ہم اتنے ناشکرے کیوں ہو جاتے ہیں ؟ میرا خیال ہے کہ ہم لوگ lack of trust کا شکار ہیں یا ہمارے لئے یہ دنیا اتنی

www.novelsclubb.com

امپارٹنٹ ہو گئی ہے کہ ہمیں بھول گیا ہے کوئی ہے جو ہم پر اختیار رکھتا ہے۔ جسے ہم سرے سے ہی فراموش کر بیٹھے ہیں، کاش کوئی اپنے فائدے کے بغیر بھی آپ کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرے تو سب کتنا خوبصورت ہو جائے۔ یہ دنیا بھی ایک happy place to live ہو جائے لیکن پھر لوگ جنت کے لالچ میں نیکیاں کیوں کریں؟ یہ بھی سوچنے کی بات ہے (اس نے فوراً اپنے خیال کی نفی کی)۔ پر ہمارا مقصد جنت حاصل کرنا کیوں ہے؟ ہمیں تو آپ تک پہنچنا تھا اللہ پاک۔" اس کے پاس ایک ایک آیت کے لیے بڑی بڑی دلیل تھی اور اگر وہ ساری رات بیٹھ کر ایک ہی آیت پر بولنے لگے تو اسے وقت کا احساس نہ ہو کہ وہ خود سے بولتی چلی جاتی اور روکنے والا کوئی نہیں تھا۔

یہی تو کلام پاک کی خوبصورتی ہے کہ ہر آیت کا ایک وسیع مفہوم ہوتا ہے جو پڑھنے اور سننے والے کی فکر و فہم کو فریش کر دیتا ہے اگر وہ سمجھ رہا ہے تو!

"تمہارے رب نے تمہیں اکیلا نہیں چھوڑا اور نہ ہی وہ ناراض ہے۔"(آیت نمبر 3)

"مجھے پتا ہے کہ ساری دنیا ہمیں چھوڑ سکتی ہے آپ کبھی نہیں چھوڑتے۔ یہ آیت امید ہے، موٹیوشن ہے۔ چاہے ہم کتنے بھی گناہ گار کیوں نہ ہو جائیں آپ ہمیں ڈس اون نہیں کریں گے۔ پتہ ہے کیا اللہ تعالیٰ! جب ہم لوگوں کو آسائشیں اور آسانیاں ملنا شروع ہو جاتی ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ بس یہ دنیا ہماری ہے ہم نے کبھی نہیں مرنا بلکہ موت تو ہمارے لئے نہیں بنی۔ یہ ہمارے علاوہ دوسرے ہر بندے کے لئے ہے، کتنا غلط سوچتے ہیں ہم! جب کوئی دوسرا تکلیف میں ہوتا ہے تو ہم بڑے دھڑلے سے اسے تسلیاں دیتے ہیں اور اپنی مرتبہ ہماری واٹ لگ جاتی ہے۔ آپ اتنے اچھے ہیں کہ ناراض بھی ہوتے ہیں تو ہماری آسانیوں میں کمی نہیں کرتے۔ رزق بند نہیں کرتے۔ ہمیں معافی کا موقع دیے بغیر سانسیں نہیں چھین لیتے۔ آپ کتنے اچھے ہیں اللہ تعالیٰ آئی کانٹ ٹیل یو!

اور یہ آپ کی دنیااور اس کے لوگ۔۔۔ان سے غلطی سے ایک غلط بات کہہ دو تو خونی رشتوں کو بھی توڑنے سے نہیں گھبراتے۔ کبھی کبھی میں سوچتی ہوں سب انسان ایک جیسے نہیں ہوتے پھر نا جانے کیوں مجھے لگتا ہے ہو نہ ہو فطرت تو سب کی ایک سی ہوتی ہے کیونکہ سب مٹی سے بنے ہوئے انسان ہی ہیں اس لئے انسان غلطیاں کرے گا کیونکہ وہ انسان ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔اس کا حل بھی تو ہے نا کہ ہم آپ سے معافی مانگ لیں۔آپ ہمیشہ وہ سب نہیں چھینتے جو آپ نے دیا ہو کیونکہ آپ جانتے ہیں انسان ہے غلطی کیے بغیر چارہ نہیں اور یہ دنیا والے پتہ نہیں کیوں لوگوں کو خدا سمجھ بیٹھتے ہیں؟ ہماری ایک غلطی ہونے پر آپ ہمیں اگر ریجکٹ کر دیں تو ہم کہاں جائیں۔یہ دنیا والے ریجکٹ کرنے کے بعد ذلیل بھی کرتے ہیں۔کمزور کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔یہ ایسا کیوں

کرتے ہیں؟آپ کو پتہ ہے کہ۔۔۔"دروازے پر کوئی دستک دینے لگااور مائعزم کو یوں

کسی کاڈسٹرب کرنا بہت برا لگا تھا۔قرآن پاک کو بند کر کے میز پر رکھا۔

وہ منہ پھلائے دروازے کی طرف بڑھی جب ایک دم موڈ بہتر کیا۔

"حقوق العباد"اپنی ہی سوچ پر ہنس کر دروازہ کھولا تو سامنے ماہ جبین تھی۔

"آپی آپ نے قسم کھا رکھی ہے مجھے پرائیویسی نہ دینے کی؟کوئی بات نہیں جب شادی کے

بعد چلی جائیں گی تو۔۔۔"

"تم اپنا قومی ترانہ کسی اور وقت سنانے بیٹھنا فی الحال نیچے آؤ سب کھانا کھانے لگے ہیں اور

www.novelsclubb.com

تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"ماہ جبین نے اسے درمیان میں ٹوک دیا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے آپی اور مجھے سمجھ نہیں آتا کہ اتنی اچھی افطاری کے بعد آپ لوگوں کے پیٹوں میں اتنی جگہ کہاں سے آجاتی ہے کہ کھانا بھی کھائیں۔" وہ خفا سی بولی گو کہ افطاری نہایت سادہ ہوتی تھی صرف آج غازی کی وجہ سے اہتمام کیا گیا تھا۔

"تم نیچے آرہی ہو یا ابو کو بھیجوں؟" ماہ جبین نے بے زاری سے پوچھا۔

"بھئی اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا کہ میں نے کھانا نہیں کھانا۔ آپ تو مذاق کو بھی سیریس لے لیتی ہیں۔ اللہ پوچھے گا۔" اسی وقت غازی اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو مائعزم خاموش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"غازی بھائی آپ بھی چلیں کھانا کھالیں!" ماہ جبین اب غازی سے مخاطب ہوئی۔ وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گیا۔

مائعزم بھی اسے اگنور کر کے دوبارہ کمرے میں آئی۔قرآن مجید کو واپس کور میں لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھا اور کھانے کے لیے نیچے آگئی۔

کھانے کے درمیان وہ خاموش ہی رہی۔یقیناً اس کی خاموشی کو محسوس کیا گیا لیکن اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔پھر مجبوراً بشریٰ کو ہی مخاطب کرنا پڑا کہ بہت بولنے والے اچانک خاموش اچھے نہیں لگتے۔

"مائعزم ڈونگے میں دیکھو سالن ہے کہ نہیں ورنہ اندر سے اور لے آؤ۔"مائعزم نے ایک نگاہ اپنی ماں پر ڈالی اور پھر سامنے بھرے ہوئے سالن کے ڈونگے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کافی سالن پڑا ہوا ہے امی جب ختم ہو گا لے آؤں گی۔"اسے لگا امی ابھی تک یہی سمجھ رہی ہیں کہ وہ ان سے خفا ہے سو نارا ضگی دور کی۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ باہر لان میں واک کرنے لگی۔اس کی عادت تھی وہ رات کے کھانے کے بعد لان میں تھوڑی دیر ٹہلتی تھی۔

اس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی حالانکہ عشاء کی اذان ہوئے کافی دیر گزر چکی تھی پر وہ کچھ دیر بعد نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتی تھی۔وہ ننگے پاؤں گھاس پر چل رہی تھی اسے راحت کا احساس ہو رہا تھا۔

آزاد کشمیر کا دارالحکومت مظفر آباد ایک ٹھنڈا شہر تھا،دن میں وہاں جتنی بھی گرمی پڑ جائے رات میں موسم ٹھنڈا اور خوشگوار ہو جاتا ہے اور رات کے اس وقت کا سکون جو مظفر آباد میں تھا وہ دنیا میں کہیں نہیں مل سکتا تھا۔ہاں مائعزم کا شہر مظفر آباد!

www.novelsclubb.com

"مائعزم!" آواز پر چونک کر اس نے گردن موڑی تو داخلی دروازے کے باہر کی سیڑھیوں پر غازی کو کھڑے پایا۔ حیرت تو ہوئی تھی لیکن اتنی بھی نہیں کہ وہ ہونق بنی کھڑی رہتی فوراً اس نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا۔

"جی؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ امی کی شرم وحیا والی بات پھر سے یاد آگئی۔

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟" اس کے چہرے پر عجیب سا وقار تھا۔ ٹھہرا ہوا سنجیدہ لہجہ اور بھاری آواز۔ وہ بہت وجیہہ شخصیت کا مالک تھا۔ اٹھی ہوئی مغرور ناک، تھیکے نقوش، کشادہ پیشانی اور رنگ سفیدی مائل۔ یقیناً وہ بچپن میں بہت خوبصورت رہا ہوگا۔ مائعزم ایک لمحے کے لیے خاموش ہی ہوگئی۔ ایسا لگا وقت رک گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ممکن ہے کہ ہم اندر سب کے سامنے بات کریں۔" ہوش کی دنیا میں بھی وہ فوراً آئی تھی۔اس کے اندر کی اچھی لڑکی کو اکیلے میں کسی مرد سے غیر ضروری بات کرنا گوارا نہیں تھا۔پہلے سردار اور حذیفہ تھے اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا پر اب وہ اکیلا تھا۔

بہر حال اس کی زندگی میں ایک انسان غیر محرم ایسا تھا جس سے وہ اکیلے بات کرنے پر عار محسوس نہیں کرتی تھی۔اس کا باپ اور بھائی جس سے ناواقف تھے۔

میجر شام!

مائعزم کے لیے ایک ایسا اچھا انسان جس کا مائعزم پر احسان تھا بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا مائعزم کا میجر شام پر احسان تھا۔شاید وہ اس سے محبت کرتی تھی۔ہاں وہ اس سے محبت کرتی تھی۔

"کیوں؟" غازی حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

"بس ایسے ہی یہ اچھی بات نہیں ہے۔" مائعزم کو کوئی بہانہ نہ سوجھا تو اس نے کہہ دیا۔

"میں کوئی فضول بات کرنے نہیں آیا تھا صرف معذرت کرنے آیا تھا۔" اب کے غازی کے تاثرات بدلے تھے اور وہ تھوڑی سختی سے بولا۔ وہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

"کس چیز کی معذرت؟" مائعزم نے حیرانی سے پوچھا کیونکہ غازی کو آئے ہوئے تقریباً چھ سے سات گھنٹے ہوئے ہوں گے اور اس دوران ان دونوں کے درمیان کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا تھا۔ وہ کس بات پر معذرت کرنے آیا تھا؟

"مغرب کی نماز کے لیے ہمارے جانے کے بعد تائی جان نے میری وجہ سے تمہیں ڈانٹا تھا۔ اس کے لیے معافی چاہتا ہوں۔" اسے ماہ جبین سے پتہ چلا تھا اس لئے وہ ادھر آیا لیکن اس کے تاثرات سنجیدہ تھے جیسے غلط فہمی دور کرنے کے بعد واپس جا رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

مائعزم نے چند لمحے اسے دیکھا۔ بھلا معافی کس بات پر مانگ رہا ہے۔اس کا دل کیا زور سے ہنسے۔ایسی ڈانٹ تو وہ دن میں ہزار مرتبہ کھالیا کرتی تھی۔

"بہتر ہے ہم آئندہ بات نہ کریں تاکہ کسی کو کوئی مسئلہ نہ ہو۔" مائعزم نے مسکرا کر کہا۔

"جی بہت بہتر!" غازی نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے جانے کے لیے مڑا۔

"غازی بھائی! ایک بات بولوں۔"

"بولو!" وہ واپس مڑا اور اثبات میں سر ہلایا۔

"میرا سوال اب بھی وہی ہے کوئی پریشانی ہے کیا؟ انسان کو کم از کم مسکراتے رہنا چاہیے اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر مجھ سے معذرت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ معذرت تو

www.novelsclubb.com

مجھے کرنی چاہیے کہ میں زیادہ بول گئی اور آپ سے فضول سوال کئے ! آئیندہ احتیاط کروں گی۔" مائعزم نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر واپس پلٹ گیا اور مائعزم کے دل پر نہ جانے کس چیز کا بوجھ آن پڑا تھا۔ وہ بھی بوجھل قدموں سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

****

گناہ کی زندہ دلی کہیے یا دل آزاری

کسی پہ ہنس لیے اتنا کہ پھر ہنسا نہ گیا

www.novelsclubb.com

انھیں چاند رات کی اتنی خوشی ہوتی تھی کہ وہ اپنے گھر پر ٹک کر بیٹھتی ہی نہ تھیں۔ خالہ کے گھر جانا اس قدر ضروری ہوتا کہ اگر نہ جایا جائے تو کتنے دل توڑنے کے مترادف ہوتا۔

چاندرات کواس کی خالہ کے گھران دونوں بہنوں کی وجہ سے بہت رونق ہوتی تھی۔جاتی تو وہ مہندی لگوانے کے بہانے تھیں لیکن اس کے پیچھے اصل مقصد سب کزنز کا مل بیٹھ کر گپ شپ لگانا ہوتا۔ان کی خالہ کے تین بچے تھے عثمان،خدیجہ اور حنان۔عثمان اور ماہ جبین کا نکاح ہو چکا تھا اور عید کے بعد شادی تھی۔خدیجہ اس کی سہیلی تھی اور حنان چھوٹا۔ خدیجہ وغیرہ جوائنٹ فیملی میں رہتے تھے اس لیے آگے سے اس کی کزنز بھی تھیں اور اس وقت سب لاؤنج میں جمع تھیں۔مائعزم کی سب سے اچھی سلام دعا تھی۔

کسی لڑکی نے اس کا فون مانگا تو اسے یاد آیا کہ فون خدیجہ کے کمرے میں رکھا ہوا ہے۔کسی کو اپنا کام کہتے اس کی جان جاتی تھی اور اس وقت تو ویسے بھی سب مصروف تھیں۔کچھ مہندی لگوا رہی تھیں،کچھ لگا رہی تھیں اور وہ لگوا چکی تھی سو خود ہی اٹھ کر خدیجہ کے

کمرے میں آئی تھی۔فون اٹھایااور دروازے تک آئی کہ اچانک کسی نے اس کاراستہ روک دیا۔

"ہیلوکزن کیسی ہو؟"احمد نے مسکراکر پوچھا۔وہ اس کی خالہ کی نند کابیٹا تھا۔مائعزم کے مطابق وہ اس کی کزن نہیں لگتی تھی لیکن وہ جان بوجھ کر اسے کزن ہی کہتا تھا۔

"اسلام علیکم احمد بھائی! میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟"وہ تھوڑی پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"یقین جانو ہماری تو آج ہی عید ہو گئی ہے۔"احمد نے استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی بے باک نظریں مائعزم کو چبھی تھیں۔اس کے تیور وہ سمجھ چکی تھی اس لیے غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیااور وہ بمشکل ضبط کر پائی۔

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے۔میں چلتی ہوں،راستہ دیں۔"اس نے سخت لہجے میں کہا لیکن وہ دروازے پر راستہ بند کیے کھڑا رہا اور اسے مسلسل گھورتا رہا۔مائعزم نے بے اختیار چہرہ جھکا لیا۔اسے اکیلے اوپر نہیں آنا چاہیے تھا۔اسے کزنز کے ساتھ نیچے ہی رہنا چاہیے تھا!۔صرف فون کے لئے اوپر کیوں آئی؟اب وہ خود کو ملامت کر رہی تھی۔

"تم بہت خوبصورت ہو مائعزم۔۔۔بہت زیادہ خوبصورت!"وہ اس پر اپنی نظریں گاڑے کہہ رہا تھا پر مائعزم کو وہ طنز لگ رہا تھا۔اسے لگا گویا اس کے منہ پر کسی نے زوردار تھپڑ دے مارا ہو۔اس نے کب چاہا تھا کہ کوئی غیر مرد اس کے حسن کی تعریف کرے؟

www.novelsclubb.com

"آپ میرے راستے سے ہٹیں۔"لہجہ نرم نہیں ہوا پر لڑ کھڑا گیا تھا۔

"ارے ہٹ جاتا ہوں اس میں غصہ کرنے والی کون سی بات ہے؟" اس نے ہٹ دھرمی سے کہا پر وہ وہاں سے نہیں ہٹا۔ مائعزم بس رو دینے کے قریب تھی۔ بہت مشکل سے ضبط کیا ہوا تھا۔ وہ اب بھی نہیں ہٹا۔

"تم رو رہی ہو؟" حالانکہ وہ روئی نہیں تھی لیکن احمد کا اس قسم کا انداز اسے رونے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ جان بوجھ کر اسے رلانا چاہ رہا تھا۔ مائعزم آسانی سے رو دیا کرتی تھی اس لیے وہ اسے رلا رہا تھا۔

"احمد بھائی! اگر آپ یہاں سے پیچھے نہ ہٹے تو میں ابو کو کال کر لوں گی۔" مائعزم کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ اسے شدید بے عزتی کا احساس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں لگتا ہے میں تمہارے ابو سے ڈر جاؤں گا؟ بہت غلط سوچ ہے۔ وہ اس گاؤں والوں کے سردار تو ہوں گے لیکن میرے نہیں سو اپنے ابو کی دھمکیاں کسی اور کو جا کر دینا۔" وہ کہہ کر شیطانی مسکراہٹ لیے پیچھے ہٹا۔

خود کو کمپوز کر کے وہ دروازے کے قریب پہنچی تو وہ پھر جان بوجھ کر آگے آیا۔ اب مائعزم نے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا اور سائیڈ سے نکل گئی۔ اس طرح نکلنے سے اس کا بایاں بازو احمد کے بازو سے مس ہوا تھا اور اس پر لگی مہندی خراب ہو گئی لیکن اس وقت وہ مہندی کی پرواہ نہیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج تک پہنچنے میں اسے دو سے تین منٹ لگے۔ اپنے آنسو روک کر اس نے خود کو پر سکون کیا لیکن اس کے منہ پر بارہ بج چکے تھے۔

"آپی اٹھیں۔مجھے گھر جانا ہے۔"اس نے ماہ جبین کو مخاطب کر کے سنجیدگی سے کہا جو تقریباً مہندی لگوا ہی چکی تھی۔

سب لڑکیوں نے گردن موڑ کر مائعزم کو حیرت سے دیکھا کہ اوپر تو خاصی خوش گئی تھی لیکن نیچے آنے تک اسے کیا ہو گیا؟

"مائعزم ابھی تو گھر جانے میں بہت ٹائم ہے۔"ماہ جبین نے ازلی نرمی سے کہا۔

"ہاں ہاں بہت ٹائم ہے لیکن میری طبیعت نہیں ٹھیک۔میں آرام کرنا چاہتی ہوں"اس نے کسی لگی لپٹی کے بغیر کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو چلو میرے کمرے میں ادھر آرام کرو تم اور یہ مہندی بھی خراب کر دی ہے،رکو میں صحیح کرتی ہوں۔"خدیجہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے پاس آئی۔مائعزم کے ساتھ اس کی بے تکلفی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

"نہیں خدیجہ میں گھر جانا چاہتی ہوں پلیز رکنے کے لیے زیادہ اصرار مت کرنا کل پھر آ جاؤں گی۔" اس نے منت والے انداز میں کہا تو خدیجہ کو خاموش ہونا پڑا اور وہ اس کی مہندی ٹھیک کرنے لگی۔

"اگر مائعزم گھر جانا چاہتی ہے تو اسے جانے دیں بلکہ میں چھوڑ آتا ہوں۔" احمد بھی لاؤنج میں پہنچ چکا تھا۔ بھلا اس کا گھر کتنا دور تھا؟ مائعزم اس کی شکل دیکھ کر ہی مشتعل ہو چکی تھی۔

"میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی آپ فکر نہ کریں۔" وہ تقریباً چیخ کر بولی۔ ایک لمحے کے لیے لاؤنج میں سکتہ طاری ہو گیا۔ سب مائعزم کو دیکھنے لگے پر وہ بغیر شرمندہ ہوئے احمد کو دیکھتی رہی جیسے نظروں سے ہی کچا چبا دینا چاہتی ہو۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم بیٹا زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔" خالہ نے اپنائیت سے کہا۔ خدیجہ مہندی ٹھیک کر کے پیچھے ہٹی۔

"نہیں خالہ آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔ کل میرے لیے شاہی ٹکرے بنا کر رکھئے گا، کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔ یار آپی اٹھیں ناں!" وہ منت بھرے لہجے میں بولی تو ماہ جبین کو اٹھنا ہی پڑا۔ سلام دعا کے بعد وہ دونوں باہر آ گئیں۔ آخری بات جو اس کے کانوں میں پڑی تھی وہ خدیجہ اور احمد کی تھی۔

"تم نے تو مائعزم سے کچھ نہیں کہنا نا ایمی؟"

www.novelsclubb.com

"توبہ توبہ میری کیا مجال جو آپ کی کزن کو کچھ کہوں۔" خدیجہ تو شاید مطمئن ہو گئی تھی لیکن وہ گالی دینا چاہتی تھی پر کچھ نہ بولی۔

ڈرائیور کے ساتھ وہ دونوں گھر آ گئیں۔ اندر جانے سے پہلے ماہ جبین نے اس سے پوچھا۔

"مائعزم سچ بتانا کیا مسئلہ ہے؟تمہاری طبیعت ایسے اچانک کیسے خراب ہو گئی۔"ماہ جبین جانتی تھی کوئی بات ہوئی ہو گی ورنہ مائعزم کبھی اس طرح بد تمیزی سے بات نہیں کرتی۔

"وہ گھٹیا انسان میرے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا۔میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کتے کے منہ پر تین چار مکے لگا دوں۔"وہ غصے سے ہاتھ ہلا کر بولی جیسے احمد کا گلہ دبا رہی ہو۔

"اچھا بس بس۔۔۔ایسے گالی مت دو۔اب اندر بھی یہی منہ لے کر جاؤ گی تو امی ابو کو شک ہو جائے گا۔بہتر ہے اپنا موڈ ٹھیک کرو۔"ماہ جبین نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"ہاں عید گزر جانے دیں پھر میں خود اسے ٹھیک کروں گی۔"وہ دونوں لاؤنج میں آ گئیں تو اس نے آواز مدہم کی۔

www.novelsclubb.com

"تم امی ابو کو بتا دو کہ ہم آ گئے ہیں میں ذرا مہندی دھو لوں۔بہت جلن ہو رہی ہے۔"ماہ جبین کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اور مائعزم اپنا موڈ ٹھیک کر چکی تھی سو

چہچہاتی ہوئی ابو کے کمرے کی طرف گئی پر کمرے کے دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ اندر سے آتی آواز پر رک گئی۔

"مجھے غازی سے محبت ہے۔ وہ اچھا لڑکا ہے میری بیٹی کو خوش رکھے گا۔" مائعزم کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔ تجسس کے مارے وہ باہر ہی کھڑی رہ گئی کہ کونسی والی بیٹی کی بات ہو رہی ہے؟ ظاہر ہے بات اسی کے بارے میں کی جا رہی تھی کہ ماہ جبین پہلے ہی عثمان کے نکاح میں تھی۔

"لیکن مائعزم ابھی چھوٹی ہے۔" بشریٰ نے احتجاج کیا اور مائعزم کو یقین ہوا کہ بات اسی کے بارے میں کی گئی تھی۔ کیا وہ اور غازی؟ استغفر اللہ!

www.novelsclubb.com

"میرا خیال ہے کہ 20 سال کی عمر تک وہ چھوٹی تھی لیکن اب وہ بائیس سال کی ہو چکی ہے اور کافی سمجھدار بھی۔ غازی بھی دیکھا بھالا ہے مجھے نہ نہیں کرے گا۔" مائعزم کی آنکھوں

سے آنسو موتیوں کی طرح اس کے گال پر بہہ گئے۔ کیا وہ اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ سردار کو اس کی شادی کی فکر ہونے لگی؟

اتنی خوشی سے مہندی دکھانے ان کے کمرے کی طرف جو وہ آئی تھی ساری خوشی یک دم غائب ہو گئی۔

"مائعزم سے تو پوچھ لیتے۔" بشریٰ نے پھر سے کہا۔

"مجھے یقین ہے اس پر وہ میری بیٹی ہے مجھے کبھی مایوس نہیں کرے گی۔ اسے میرے انتخاب پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ مجھے اس پر فخر ہے۔" سردار سلیمان کہہ رہے تھے اور مائعزم کو لگا وہ ابھی ادھر ہی گر جائے گی پر دیوار کا سہارا لے کر کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

"آپ جو بہتر سمجھیں لیکن مائعزم کی رضامندی ضروری ہے اور غازی سے بھی ضرور پوچھیے گا۔" وہ اب مزید ادھر کھڑی نہیں رہ سکتی تھی۔اس سے پوچھے بغیر اس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کیا جا رہا تھا۔۔۔(اوہ تو غازی جو کوئی بھی تھا اس سے شادی کرنے آیا تھا!)

"میں منگنی نہیں نکاح کروانا چاہتا ہوں کیونکہ۔۔۔" مزید سننے کی سکت نہ رکھتے ہوئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیڑھیاں چڑھتی گئی۔ سردار اتنی جلدی اسے اس گھر سے الگ کر رہے تھے اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کا چہرہ جھکا ہوا تھا اور وہ آنسو صاف کر رہی تھی اس لئے بے دھیانی میں اوپر سے آنے والے غازی سے ٹکرا گئی۔ وہ کافی دنوں سے اسی گھر میں رہ رہا تھا۔

ٹکرانے کے بعد مائعزم ہوش میں آئی لیکن ندامت کے بجائے غصے سے بولی۔

"آپ دیکھ کر نہیں چل سکتے ؟ساری مہندی خراب کر دی۔"اس کے بازو پر لگی مہندی پہلے ہی احمد سے ٹکرانے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی اور اب غازی سے ٹکرانے کی وجہ سے ساری ہی خراب ہو گئی تھی کیونکہ مہندی ابھی تک سوکھی نہیں تھی اور مائعزم نے ساری غلطی غازی کے کھاتے میں ڈال دی تھی۔

غازی ابھی بھی حیرانی سے اپنی شرٹ پر لگے مہندی کے نشان کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ تھوڑا سا سر اٹھا کر اس کے بگڑے ہوئے تاثرات کو جانچنے کی کوشش کی۔

"سوری!"غازی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

www.novelsclubb.com

"چاند رات نہ ہو گئی عذاب ہو گیا۔ایک کے بعد ایک آ کر ٹکر مار جاتا ہے۔ایڈیٹ!نان سینس!۔۔۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔غازی نے ایک نظر اپنی شرٹ کو دیکھا اور پھر اسے جاتے ہوئے آواز لگائی۔

"اب مجھے شرٹ کون دھو کر دے گا؟"

"اپنی ماں کو بولیں۔" مائعزم نے اونچی آواز سے کہا پھر خود ہی زبان دانتوں میں دبائی۔

اس کی فیملی کے بارے میں ماہ جبین نے بتایا تھا کہ کوئی بھی نہیں ہے۔اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔اس کی بات پر غازی نے لب بھینچ لئے۔اس نے غلط بول دیا تھا اس لیے پیچھے مڑ کر غازی کے تاثرات دیکھنے کے لیے گردن گھمائی تو وہ بھنویں سکیڑے غصے سے اسی طرف دیکھ رہا تھا اور پھر اس کے قریب سے ہو کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور اپنے پیچھے دروازہ زور کا بند کیا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم نے ایک سرد آہ بھری اور اپنے سر پر ہاتھ مارا کہ سوچ کر بولنا چاہیے تھا۔

"ایک چھوٹی سی بات برداشت نہیں کر سکتے بیوی بنائیں گے۔" وہ بے دلی سے سوچتی اپنے کمرے میں آگئی۔ سب سے پہلے واش روم میں جا کر اس نے مہندی دھوئی اور منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ دماغ کچھ ریلیکس ہوا۔

باہر آکر فون پر نمبر ڈائل کرنے لگی۔ یہ واحد نمبر تھا جسے اس نے اپنی زندگی میں زبانی یاد کیا تھا۔ اس کے لیے یہ خاصہ معرکہ مارنے والا کام تھا ورنہ ہر نمبر یاد رکھنے کے لیے فون موجود تھا۔

بیل جانے لگی تو وہ صوفے پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگی۔ چند پل بیل جانے کے بعد فون اٹھا لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو!" دوسری طرف سے نرم آواز میں کہا گیا۔ جس کی وہ پچھلے دو مہینوں سے عادی ہو چکی تھی۔ لائن ملتے ہی وہ ریلکس ہو کر صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔

"السلام علیکم! کیسے ہیں آپ؟" ہاتھوں کی خراب ہوئی مہندی کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔ مہندی بہت زیادہ خراب نہیں ہوئی تھی بس اس کا موڈ خراب ہوا تھا۔

"کیسا ہو سکتا ہوں؟ ہمیشہ کی طرح آن ڈیوٹی ہوں۔" دوسری طرف سے بے چارگی سے کہا گیا تو اسے ہمدردی ہوئی۔ بے چارے فوجی!

"تو کیا عید پر بھی آپ اپنے گھر والوں سے ملنے نہیں جائیں گے؟" وہ حیران کم پریشان زیادہ ہوئی۔ دوسری طرف لمحے بھر کی خاموشی چھائی رہی پھر آواز آئی۔

"جاؤں گا کچھ دیر کے لئے۔ تھوڑا ٹائم گزار کر واپس آجاؤں گا۔" مائعزم کو اس کے لیے برا لگا۔ وہ فوجی عید پر بھی سرحدوں کی حفاظت کرتا رہے گا۔ شاید بہت سے فوجی!

"اور کوئی نئی تازی؟" مائعزم نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نئی تازی یہ کہ آج کا آپریشن کامیاب رہا خیر آنے والی عید مبارک۔" وہ آپریشن کی جگہ اور باقی کی معلومات جاننے میں دلچسپی ظاہر کرنے لگتی تھی اور میجر شام اس کا دھیان کہیں اور لگا دیا کرتا تھا۔

"آپ کو بھی عید مبارک!" وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔ اگلے ایک منٹ تک دونوں خاموش رہے جیسے آج مائعزم کے پاس پوچھنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔

"مائعزم!" میجر شام کو اسے مخاطب کرنا پڑا تو وہ چونکی ورنہ وہ احمد اور غازی سے ٹکرانے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ پھر سردار کا اس کی شادی کے لیے سنجیدہ ہونا۔ وہ بھول گئی تھی کہ کال پر بات کر رہی ہے۔ یہ بھی ایک غلط کام تھا اور اسی شرمندگی کو مٹانے کے لیے وہ ایک اہم فیصلہ لینا چاہتی تھی۔

"جی!" وہ بے دھیانی میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"کہاں کھو گئیں؟"اسے پھر پوچھنا پڑا۔

"کہیں نہیں ادھر ہی ہوں۔"اس کے چہرے پر سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"کوئی پریشانی ہے کیا؟"لاشعوری طور پر وہ کافی دیر سے یہی سننا چاہ رہی تھی۔

کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی تو آواز بے حد سنجیدہ تھی۔

"میجر شام!"اس نے کال والے کو اس کے رینک اور نام سے مخاطب کیا۔اب اس کے لہجے میں بشاشت ختم ہو چکی تھی۔

"میں سن رہا ہوں۔"دوسری طرف سے کہا گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے؟"دوسری طرف بالکل خاموشی چھا گئی کیونکہ یہ سوال انتہائی غیر متوقع تھا۔

بے یقینی سی کیفیت دونوں طرف چھا گئی۔۔۔

پوچھنے والے کو بھی زبان پر اختیار نہ رہا۔۔۔

سننے والے کو بھی کانوں پر یقین نہ آیا۔۔۔

****

باب2

حالت میری نہ مجھ سے معلوم کیجئے

مدت ہوئی ہے مجھ سے میرا واسطہ نہیں ہے

www.novelsclubb.com

اس کا دماغ بیدار ہونا شروع ہوا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن گہری

نیند سے جاگے جانے کے بعد اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔شدید گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔

دماغ کی حساسیات نے ابھی ٹھیک سے کام کرنا شروع نہیں کیا تھا۔دھیرے سے اس نے آنکھیں کھولیں اور منظر کو جانچنے کی کوشش کی۔

سامنے بالکل سیدھ میں ایک دروازہ تھا اور اس کے ساتھ بڑی سی شیشے والے کھڑکی تھی جس کے باہر بلکل تاریکی تھی۔وہ بلائنڈ ونڈو تھی جس کی مدد سے باہر والے اندر دیکھ سکتے تھے لیکن اندر سے باہر نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ارد گرد نظر دوڑائی تو سوائے ایک میز اور کرسی کے ادھر کوئی دوسری شے نظر نہ آئی۔خود کو دیکھنا چاہا تو وہ ایک کرسی پر رسیوں کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔اس کی بڑی چادر اس کی گود میں پڑی ہوئی تھی۔غالباً سر پر دوپٹہ بھی نہیں تھا۔اس نے ہاتھوں کو حرکت دے کر دوپٹہ سر پر کرنے کی کوشش کی لیکن نہیں کر پائی اور کالے بال کیچڑ میں مقید تھوڑے سے آگے گردن پر بکھرے نظر آئے۔

www.novelsclubb.com

ذہن اب کچھ سوچنا شروع ہوا کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا تھا؟اور پھر اغواء ہونے والا سارا منظر کسی فلم کی طرح نگاہوں کے سامنے چلنے لگا تو اس کے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔اس جگہ سے عجیب سا خوف ہونے لگا۔

"یا میرے اللہ! میں کہاں ہوں؟"وہ گھبراہٹ سے بڑبڑائی۔شدید خوف سے اسے پسینہ آرہا تھا اور گلا خشک ہو رہا تھا۔اس نے آہستہ سے پھر ارد گرد نظر دوڑائی کہ یہ سب خواب ہو لیکن وہ حقیقت تھی۔خود کو ہمت و حوصلے کا درس دینے کے بعد اس نے اپنی مدد آپ کرنے کی ٹھان لی۔

www.novelsclubb.com

"حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔۔۔"اس کی زبان سے بے اختیار نکلا اور اس نے مسلسل پڑھنا شروع کیا۔اسے بہتر طریقے سے باندھا گیا تھا لیکن اسے رسیوں کا زیادہ درد اپنی کلائی پر محسوس نہیں ہو رہا تھا۔کافی دیر کوشش کرتے رہنے کے بعد اس نے مزاحمت چھوڑ دی کہ

اب مزید ہمت نہیں تھی اور اس وقت وہ مختلف قسم کے احساسات اور وہموں میں گھری ہوئی خوف کا شکار تھی۔

اچانک اسے ایک مرے ہوئے انسان کی یاد آئی۔اسے "ہدیٰ" کی یاد آئی۔وہ حواس باختہ ہو کر چیخنے لگی۔ایسی حالت اس کی پہلے بھی ہوئی تھی اور اسے لگا تھا یہاں زندگی کا اختتام ہے اور آج بھی اسے ایسے لگا کہ اس کی زندگی ختم ہے۔

"کوئی ہے؟میری آواز کوئی سن رہا ہے؟۔۔۔"آواز دیواروں سے ٹکرا کر واپس اس کے کانوں میں پڑی۔حلق میں آنسوؤں کا گولا پھنسا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی میری مدد کرو۔"

"یااللہ میری مدد کریں!پلیز مجھے یہاں سے باہر نکال دیں۔۔۔میں تیری گناہگار بندی ہوں لیکن مجھے اس طرح رسوا مت کریں۔۔۔میں ہدیٰ کی طرح نہیں مرنا چاہتی۔۔۔

میں کن لوگوں کے پاس ہوں؟۔۔۔میرے گھر والوں کو تو پتا بھی نہیں ہو گا کہ میں کہاں ہوں!۔۔۔اللہ پاک پلیز مجھ پر رحم فرمائیں۔مجھے یہاں سے نکال دیں۔میری عزت کا سوال ہے اللہ پاک پلیز۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

"میں اس دنیا میں بدنامی کا داغ اپنے دامن پر برداشت نہیں کر سکوں گی۔میں۔۔۔میں اتنی طاقت نہیں رکھتی پلیز مجھ پر رحم فرمائیں میرے اللہ!۔۔۔آپ کہتے ہیں مصیبت اور غم میں صرف آپ کو پکاریں۔۔۔پلیز مجھے بچالیں۔۔۔پلیز!"سر جھکا کر وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔اس کا گلا بالکل سوکھ چکا تھا۔اب مزید چیخ و پکار کرنے کی ہمت بھی نہیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ہے؟" وہ بے بسی سے چلائی لیکن ادھر کوئی بھی نہیں تھا اور نہ کوئی آیا۔ وہ خاموش آنسو کے ساتھ اپنے اللہ کو یاد کرتی رہی کیونکہ اسے ہمیشہ دکھ اور پریشانی میں اللہ یاد آیا کرتا تھا۔۔۔

****

تو ادھر اُدھر کی بات نہ کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تری راہبری کا سوال ہے

"مائعزم کوئی مسئلہ ہے کیا؟" میجر شام نے نرمی سے کافی دیر بعد پوچھا کیونکہ اسے کم از کم مائعزم سے ایسے سوال کی امید نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ میرے سوال کا جواب دیں۔" اب وہ روہانسی ہو گئی تھی۔ پوچھ تو لیا تھا لیکن جواب سننے کا حوصلہ نہیں تھا۔

"کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟" وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا۔

"کوئی کچھ کہتا نہیں ہے بلکہ اپنا حکم مسلط کرتا ہے۔" اب وہ رونے لگی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ آخر میجر شام کے سامنے ہی کیوں وہ اتنی دلبرداشتہ ہو جاتی تھی۔ وہ احمد کے سامنے نہیں روئی۔ غازی کو دیکھ کر بھی اسے رونا نہیں آیا اور میجر شام سے ایسا کوئی رشتہ بھی نہیں تھا کہ اس کے سامنے رویا جائے۔ پھر بھی رشتہ تھا، محبت کا رشتہ! شاید یک طرفہ محبت تھی یا دونوں کے دل جوڑ دیے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اور کس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ تم پر اپنا حکم مسلط کرے؟" میجر شام نے پوچھا۔

"مجھے پروٹیکشن چاہیے۔" وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ کہنا کیا چاہ رہی ہے۔

"کس چیز کی پروٹیکشن؟ کیسی پروٹیکشن؟ کس سے پروٹیکشن؟" وہ الجھ کر پوچھ رہا تھا۔

"پتہ نہیں۔" وہ بولی۔

"ارے یہ کیا بات ہوئی؟" وہ حیران ہوا۔

"اچھا چلو ایک بات بتاؤ پورے دن میں کس واقعے پر تم اتنی دل برداشتہ ہوئی ہو؟" وہ نرمی سے گویا ہوا۔

"خالہ کے گھر جانے پر۔" وہ رو رہی تھی اور میجر شام اسے خاموش کروانے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس؟" اس نے تائید چاہی تو وہ کچھ نہ بولی۔

"وہاں ایسا کون سا ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جو تمہیں پروٹیکشن کی فکر پڑ گئی؟" وہ سادگی سے پوچھ رہا تھا۔اس نے احمد والا واقعہ اسے سنا دیا جسے وہ بہت تحمل سے سنتا رہا۔اس دوران اس کا رونا بھی بند ہوا۔

"اب میری بات کان کھول کر سنو مائعزم !ایک لڑکی بہت طاقتور ہوتی ہے اور اسے خود کو اتنا مضبوط بنانا چاہیے کہ کوئی مرد اس کی طرف آنے کی ہمت تو کیا اسے نظر اٹھا کر دیکھنے کی بھی ہمت نہ کر پائے۔لڑکیوں کو اپنے لیے خود لڑنا پڑتا ہے۔اپنے کردار کو خود مضبوط کرنا پڑتا ہے اور اس کی حفاظت بھی خود کرنی ہوتی ہے۔ایسے کہ اسے چھیڑنے والے کو وہ آسانی سے اس کی نانی دادی یاد دلا جائیں۔اگر تمہارا کردار اس قدر مضبوط ہوتا کہ اس کے بکواس کرنے پر ایک تھپڑ جھاڑ دیتیں تو یقین کرو دوبارہ تمہارے سامنے آنے سے بھی ڈرتا اور تمہاری طرف آنے کی تو ہمت ہی نہ کرتا۔ایسی ہراسمنٹ تو روز ہمارے معاشرے میں

ہوتی ہیں پر اب کیا ہر لڑکی بیٹھ کر رونا شروع کر دے؟اس طرح تو مسئلہ حل نہیں ہو جاتا نا!اول تو تمہیں اسی وقت اسے اس کی اوقات یاد دلانی چاہیے تھی اور اگر تم ایسا نہ کر سکتی تو اس کے گھر والوں کو شکایت ہی کر دیتیں لیکن بد قسمتی سے تم نے ان دونوں میں سے کوئی بھی کام نہیں کیا جس کا واضح مطلب ہے وہ یقیناً دوبارہ تنگ کرنے کی کوشش کرے گا سو اب تمہیں خود ہی اپنی پاور کو باہر نکالنا ہو گا۔اب اسے ایسا جواب دو کہ وہ تمہارے بارے میں سوچنے سے بھی ڈرے۔" وہ بہت نرم انداز میں اسے سمجھا رہا تھا اور وہ پتھر کا بت بنے اسے سنتی جا رہی تھی۔وہ کس چیز کی پروٹیکشن چاہ رہی تھی؟کیسی پروٹیکشن چاہ رہی تھی؟ کس سے پروٹیکشن چاہ رہی تھی؟ایک مرد سے بچنے کیلئے دوسرے مرد سے پروٹیکشن چاہ رہی تھی۔تف ہے مائعزم سلیمان!

"اس چھوٹی سی پریشانی کی وجہ سے تم مجھے شادی کا کہہ رہی تھیں؟"آخر میں اس نے دوستانہ انداز میں پوچھا کیونکہ مائعزم نے صرف ایک مرد سے بچنے کے لیے اسے شادی کی آفر کی تھی۔میجر شام نے شکر ادا کیا تھا۔

"نہیں احمد کے بعد میں گھر آکر غازی بھائی سے بھی ٹکرا گئی اور پتہ نہیں انہیں غصے میں کیا کیا کہہ دیا۔"غازی کا غصے سے بھرا چہرہ یاد کر کے اسے جھرجھری آگئی۔

"غازی کون؟"میجر شام نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"میرا کزن!"مائعزم نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے گھر میں رہتا ہے؟"دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جی۔۔۔جی!"مائعزم کو لگا اس کی آواز میں سختی آئی ہے۔

"کیوں وہ تمہارے مامے کا پتر ہے؟ تمہارے ابو تو کسی پرائے مرد کو تمہارے گھر میں نہیں رہنے دیتے۔ غالباً کچھ ایسا ہی تم نے بتایا تھا!" دوسری طرف سے حیرانگی سے پوچھا گیا۔

"نہیں میرے چاچے کا پتر ہے۔ ابو اس کو خاندان کا حصہ ہی سمجھتے ہیں اور اب تو واقعی خاندان میں شامل کرنے لگے ہیں۔" مائعزم اداسی سے بولی۔

"کیا مطلب؟" وہ متجسس ہو کر پوچھ رہا تھا۔

"مطلب داماد بنانا چاہتے ہیں۔" اسے بولتے ہوئے تکلیف ہوئی تھی۔ اتنی جلدی؟

www.novelsclubb.com

"داماد!" وہ چیخا۔ مائعزم نے حیران ہو کر فون کو دیکھا۔

"تبھی تم نے مجھے پرپوز کیا؟"اب وہ پھر نرمی سے بولا تو مائعزم نے کھینچا ہوا سانس باہر نکالا۔

"تو کیا سوچا آپ نے؟"وہ نا جانے کیوں اس سے پوچھ رہی تھی۔

"کس بارے میں؟"نا سمجھی سے پھر پوچھا گیا۔

"مجھ سے شادی کے بارے میں۔"مائعزم نے دل پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو دوسری طرف سے لمبی خاموشی چھا گئی۔اسے لگا لائن کٹ گئی ہے۔کان سے فون ہٹا کر دیکھا تو واقعی لائن کٹ گئی تھی۔وہ گہرا سانس لے کر اٹھ گئی۔دل پر بوجھ تھا کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گئی۔کبرڈ سے کپڑے نکالے اور واش روم میں چلی گئی۔واپس آئی تو لباس تبدیل تھا اور دوپٹہ سر پر اوڑھا ہوا تھا،دل بہت بوجھل تھا۔۔۔سب سے زیادہ شرمندگی تو چھپ کر میجر شام سے باتیں کرنے پر ہو رہی تھی جو وقت کے ساتھ بڑھتی جا

رہی تھی لیکن اب وہ کیا کرتی وہ بہت اپنا سا لگنے لگا تھا۔ جائے نماز پر روز اللہ سے یہ کہہ کر اس اٹھتی کہ آئندہ اس سے بات نہیں کرے گی لیکن وہ تو جیسے اس کی روح میں سرایت کر چکا تھا۔ وہ ضروری ہو گیا تھا ہر چیز سے زیادہ کہ اس نے مائعزم کی ایک عزیز ہستی کا بدلہ لیا تھا۔ پر اب وہ ایک پاک رشتے میں بندھنا چاہتی تھی لیکن اس نے جواب نہیں دیا تھا جس سے وہ مزید اداس ہو گئی تھی۔

دو نفل نماز ادا کر کے وہ دعا مانگ رہی تھی شاید اس سے اداسی کم ہو اور دل پر سکون ہو۔

"یا اللہ وہ کونسی چیز ہے جو آپ نے مجھے نہیں دی؟ میں مسلمان ہوں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہوں، قرآن پاک باقاعدگی سے پڑھتی ہوں، آپ کی ہر بات ماننے کوشش کرتی ہوں، دنیا کی ہر اس نعمت سے فائدہ اٹھا رہی ہوں جو کسی انسان کی بہترین زندگی کی ضامن ہوتی ہے لیکن۔۔۔! میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ مجھ سے سخت ناراض

www.novelsclubb.com

ہیں یااللہ !۔۔۔میں جانتی ہوں بہت گنہگار ہوں لیکن آپ کے علاوہ کسی کے پاس جا بھی نہیں سکتی۔"آنکھوں سے آنسوؤں رواں ہو گئے۔

"لیکن آپ تو معاف کرنے والے غفور الرحیم ہیں نا پلیز میری غلطیوں کو معاف کر دیں، میں ایسا کوئی کام نہیں کرتی جس سے نامحرم مرد میری طرف مائل ہو جائے لیکن پھر مجھ سے ایسا ہو گیا کہ میں خود نامحرم مرد کی محبت میں گرفتار ہو گئی۔پلیز نامحرم مرد کی محبت کو میرے دل سے نکال دیں یا اسے میرے لیے حلال کر دیں ! میں جانتی ہوں بہت غلط راہ پر چل نکلی ہوں پر پلیز یااللہ مجھ گناہ گار کو معاف کر دیں پلیز۔۔۔"آخرت میں ندامت کے خوف سے اسے مزید رونا آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب تنگ آچکی ہوں میں ہر چیز سے۔میں ضرورت سے زیادہ اس کے بارے میں سوچنے لگی ہوں۔ نہیں سوچنا چاہیے ناں ! پر اپنی سوچ پر بھی اختیار نہیں رہا۔پلیز ایک آخری

مرتبہ معاف کر دیں اور مجھے یقین ہے آپ میرے حق میں بہترین فیصلہ کریں گے۔ مجھے ہدایت دے دیں یا اللہ ! مجھے نیکو کاروں میں شامل کر لیں، میرے دل کو پاک کر لیں۔ آپ تو پاک دلوں میں رہتے ہیں ناں۔۔۔ میرے گندے دل کو ایک آخری دفعہ اپنا بنا لیں، مجھے۔۔۔ مائعزم کو اپنا بنا لیں !" وہ گڑگڑا کر دعا کر رہی تھی اور سجدے میں گر کر رونے لگی۔

انھیں لمحات میں ایک انجان سڑک کے کنارے وہ شخص چل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر فکر مندی اور پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ مائعزم کے آنسوؤں اسے چین نہیں لینے دے رہے تھے۔ وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سڑک پر چلتا جا رہا تھا کہ کب اس کی آنکھوں سے دو آنسو گر کر گالوں پر بہے اسے پتہ بھی نہ چلا۔ اسے پتہ تھا اب اسے اگلا کام کیا کرنا ہے۔ وہ اسے جھوٹے دلاسے نہیں دینا چاہتا تھا سو اب وہ اسے انکار کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا پر ابھی وہاں سے جانے سے پہلے اسے ایک کام کرنا تھا جو سب کاموں سے ضروری ہو چکا تھا۔اس نے جیب سے فون نکال کر آن کیا اور کال لاگ سے ایک نمبر نکالا۔

"سلام! میجر شام از سپیکنگ۔"اس نے اپنے ازلی نرم انداز میں کہا۔

"جی میجر صاحب! حکم صادر کریں۔"دوسری طرف سے دوستانہ انداز میں کہا گیا۔

"ایک بندے کی تصویر اور ساری معلومات بھیج رہا ہوں کل اس کی عید کو چار چاند لگانے ہیں۔"اس نے حکم صادر کیا تو دوسری طرف سے قہقہہ بلند ہوا۔

www.novelsclubb.com

"او میجر اللہ کو مان یار! کسی کی عید تو ایسے خراب مت کر۔"

"یہ میرا آرڈر ہے میجر ارسلان۔"آواز میں سختی آگئی تھی۔

"بندے کو تیری کال دیکھتے ساتھ ہی اگنور کر دینی چاہیے۔بس آرڈر پر آرڈر دیے جاتا ہے۔"دوسری طرف سے جلے بھنے انداز میں کہا گیا۔

"اوور!"اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔جیب میں ڈالنے سے پہلے ہی دوسری طرف سے کال آنے لگی۔نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"سر میجر شام حاضر ہے۔"اس نے خوشگوار انداز میں گفتگو کا آغاز کیا۔

"میجر آپ کو کل ہر حال میں اسلام آباد پہنچنا ہے۔"دوسری طرف سے حکم دیا گیا اور گفتگو کا انداز خوشگوار نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن سر میں عید منانے۔۔۔"ابھی وہ کچھ کہتا کہ دوسری طرف سے اس کی بات کاٹ دی گئی تھی۔

"ہمارا کام زیادہ ضروری ہے میجر! عید ہر سال دو مرتبہ آتی ہے لیکن مشن صرف ایک مرتبہ آتا ہے اور اسے پورا کرنا ہوتا ہے۔" دوسری طرف سے سنجیدگی سے کہا گیا تھا۔ پھر اس کی کیا مجال کہ اپنے باس کی بات ٹالتا۔

"یس سر!" وہ تعظیماً بولا۔

"اور کوئی سوال؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نو سر!" اس نے کہا۔

"گڈ!" دوسری طرف سے کہہ کر فون بند کر دیا گیا تھا۔ اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور پھر چلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

کل اسے اسلام آباد بھی جانا تھا اور وہ اس بارے میں سوچنے لگا لیکن احمد کی معلومات و تصویر وہ میجر ارسلان کو بھیجنا نہیں بھولا تھا۔ابھی تو وہ کشمیر صحیح طرح سے گھوما بھی نہیں تھا۔خیر ڈیوٹی بھی ضروری تھی۔

****

ہر رگِ خون میں چراغاں ہو

سامنے وہ پھر بے نقاب آئے

عید کے دن وہ معمول سے قدرے لیٹ بیدار ہوئی تھی۔اس نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کی۔اسے پتہ تھا کہ گھر میں رشتے دار وغیرہ آئے ہوں گے تو تیار ہو کر نیچے جانا بہتر سمجھا۔اس نے سفید رنگ کا گھٹنوں تک آتا فراک پہنا تھا جس کے گلے پر سرخ کڑھائی تھی۔دوپٹہ بھی سفید و سرخ کڑھائی میں تھا۔نارمل سا میک اپ کر کے تین بجے کے

www.novelsclubb.com

قریب جب وہ تیار ہو کر کمرے سے نکلی تو گھر میں بالکل خاموشی سنائی دی۔ خاموشی سے حیرت بھی ہوئی۔ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ لاؤنج میں بیٹھے غازی کو دیکھ کر ٹھٹک کر رک گئی۔ اب نیچے جائے یا نہیں؟ رات والی بات پر شرمندگی بھی ہوئی۔ اب پتہ نہیں اس کا موڈ کیسا ہو؟ ہمت کر کے وہ نیچے کی طرف ہی بڑھ گئی۔ وہ خاموش تھا تو مائعزم نے بھی مخاطب کرنا ضروری نہ سمجھا۔ ابھی وہ کچھ کھانے کے لئے کچن میں جانا چاہتی تھی کہ پیچھے سے نسوانی آواز آئی۔

"یااللہ مجھے بہت سا صبر دینا۔" سوچ کر اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو رضیہ کو کھڑے پایا جو اس کی تعریف میں گویا دیوان سنانے کے موڈ میں تھی اور غازی کی موجودگی میں اسے سخت سبکی محسوس ہوئی اب اتنی بھی کیا پیاری لگ رہی تھی!

"اومائعزم باجی کنے سوہنے لگدے ویوو،اللہ بری نظر توں بچا کر رکھا! پتہ ہے بلکل ایماوہ جوتساں نے ہیری پوٹر میں آندی سی ناں!"مائعزم نے شرمندگی سے قدرے فاصلے پر بیٹھے غازی کو دیکھا وہ ان کی طرف متوجہ نہیں تھا لیکن سن تو رہا تھا نا۔اف اس کا ہیری پوٹر!

"بلکہ میں تے آکھنی آں صدقہ دئی شورو۔۔۔خوبصورت کڑیاں پرتے جن بڑی جلدی عاشق ہوندے نے۔۔۔!"

"کیسی ہو رضیہ اور تم اتنی جلدی واپس آگئی؟"اس نے مسکرا کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جی بس تساں لوکاں دی دعاواں نل بالکل ٹھیک آں،می کی جی بس تساں لوکاں دی یاد آرہی سی تے میں فوراً واپس آگئی،بشریٰ جی تے بڑی خوش ہوئی مینوں واپس ویکھ کے! پر جی تسی باوؤں سوہنے۔۔۔"

"کچن میں کچھ کھانے کے لئے رکھا ہے کہ نہیں؟"غازی کو دیکھ کے لگ رہا تھا کہ واقعی اسے ہنسنا تو دور مروتاً مسکرانا بھی نہیں سکھایا گیا تھا۔رضیہ کے ڈسٹنگ کرتے ہاتھ رکے اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کی کھاسو باجی؟میں ہنے پکا دینی آں تسی حکم تے کرو۔جے میں ناں پکاواں تے۔۔۔!"

"رضیہ تم کام کرو میں خود ہی دیکھ لیتی ہوں!"وہ کہتے ہوئے ایک نظر غازی پر ڈال کر کچن میں چلی گئی۔

غازی بالکل بے نیاز سا بیٹھا ہوا تھا شاید وہ اس سے ناراض تھا۔اس نے سوچا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم باجی سو ہنی لگدی وی ہن ناں؟"وہ اب غازی سے رائے مانگ رہی تھی۔

اس نے ایک نظر رضیہ کو دیکھا اور کہا۔"اپنا کام کرو!"وہ بیچاری اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

اپنے لیے پلیٹ میں چاول نکال کر اور پانی کا گلاس لے کر وہ واپس باہر ڈائننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئی۔غازی لیپ ٹاپ پر کوئی کام کرنے میں مصروف تھا۔مائعزم نے سوچارات کے لیے معافی مانگ لے۔ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور آخر کار ہمت مجتمع کر ہی لی۔

"عید مبارک غازی بھائی!"غازی نے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر اس کی طرف دیکھا۔وہ اس کے دائیں طرف ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"خیر مبارک!"سر کو خم دے کر اس نے کہا۔

وہ بہت بد دل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"امی ابو کدھر ہیں؟"رضیہ وہاں نہیں تھی اس لیے اسے ہی مخاطب کرنا پڑا۔(اس کے سامنے بندے کو عجیب بے عزتی کا احساس ہوتا تھا۔)

"تمہارے کسی رشتہ دار کے گھر گئے ہوئے ہیں۔"

"میرے کسی رشتہ دار کے گھر، مطلب؟"اس نے پوچھا۔

"تمہاری خالہ کی طرف گئے ہیں۔"اس نے سادہ الفاظ میں جواب دیا۔

"اٹس سٹرینج!"اس نے تبصرہ کیا۔

"کیوں؟"غازی نے پوچھا۔

"ہمیشہ سب رشتہ دار دن کے وقت ہمارے گھر آتے ہیں۔آج پہلی عید ہے جب ابو لوگ کہیں گئے ہیں۔"اس نے بتایا۔ظاہر ہے غازی کو یہ سب کیسے پتہ ہوتا وہ کونسا یہاں رہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے کسی کزن کو کل رات غنڈوں نے مارا ہے۔اسی کا پتہ کرنے گئے ہیں۔" وہ اب پھر لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا لیکن مائعزم اچھل پڑی۔

"کیا حنان کو کس نے مارا ہے؟ کیسا ہے وہ اب؟"

"اس کے علاوہ تمہارا کوئی کزن نہیں ہے؟" اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"عثمان بھائی ہیں لیکن وہ تو سویڈن میں ہوتے ہیں۔" اس نے حیرانی سے کہا۔

"لیکن تمہارے ابّو اس کا نام احمد لے رہے تھے۔ تمہاری خالہ کی طرف سے کوئی رشتہ دار ہے۔" وہ بھی شاید زیادہ نہیں جانتا تھا اسی لئے اس طرح کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا احمد کو مار پڑی ہے؟" اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ جتنی پریشان وہ حنان کا سن کر ہوئی تھی اتنی خوش احمد کا سن کر ہوئی تھی۔ غازی

اسے دیکھتا رہا جیسے کہہ رہا ہو یہ لڑکی پاگل ہے، کزن کو غنڈوں سے مار پڑی ہے اور یہ خوش ہو رہی ہے!

"ابّو لوگ کب گئے؟ مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔" اس نے حسرت سے کہا۔

"کافی دیر سے گئے ہوئے ہیں تم سوئی ہوئی تھیں، تم بھی افسوس کرنے کے لیے جانا چاہتی تھیں کیا؟" غازی نے سکون سے پوچھا۔

"میں کہاں جانا چاہتی تھی؟ بس اللہ تعالیٰ نے بدلہ لے لیا ہے۔" وہ اپنی ہی دنیا میں مگن کہے جا رہی تھی۔ کھانا تو اسے بھول ہی گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کس چیز کا بدلہ؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"کسی چیز کا نہیں۔ آپ بتائیں اسے زیادہ تو نہیں لگی؟"

"میں اس کا ڈاکٹر تھوڑی ہوں جو مجھے پتہ ہو گا کہ کتنی اور کہاں کہاں چوٹیں آئیں ہیں؟ خود فون کر کے پوچھ لو۔" وہ جھنجھلا کر بولا۔

"وہ میرا کیا لگتا ہے جو اس کے لیے فون کر کے پوچھوں؟" کمال بے نیازی سے کہا۔

"تمہارا کزن ہے۔" غازی نے اسے یاد دلایا۔

"کس رشتے سے؟" اس نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

"یہ تو تمہیں پتہ ہو گا لیکن میں نے سنا ہے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور شاید پاؤں کی بھی کوئی ہڈی ٹوٹی ہے۔ خود سے چل کر چند دن تک کوئی کام نہیں کر پائے گا۔ تم فون کر کے پوچھ ہی لو کہیں مر مرا گیا تو خود کی بخشش کروا لے گا۔" مائعزم نے بے یقینی سے اسے دیکھا کتنی بے رحمی سے اس نے تبصرہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"اس کے منہ سے نکلا۔میں نے تو احمد کے لیے کوئی بد دعا نہیں کی تھی کہ اگر اس نے تنگ کیا تھا تو اس کا بازو ہی ٹوٹ جاتا اور وہ خود سے چل بھی نہ سکتا۔وہ سوچ ہی سکی۔

"مطلب وہ سیریس ہے؟"اب کے اسے صحیح معنوں میں تشویش ہوئی۔

"نہیں ٹھیک ہے بچت ہو گئی تھی اس کی۔"وہ پھر اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔مائعزم نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔

"اب کیا ہوا؟"غازی بے اختیار پوچھ بیٹھا۔

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں!"وہ بے دھیانی سے بولی اور کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔غازی حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ سیڑھیاں چڑھ کے اوپر جا رہی تھی جب اسے غازی کی آواز آئی۔

"مائعزم کھانا تو کھالو!" غازی نے نرمی سے کہا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔رضیہ کو کہیے گا برتن اٹھالے۔" سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں غائب ہو گئی۔

وہ کمرے میں جوتے اتار کر بیڈ پر بیٹھی سامنے پڑے فون کو گھورتی رہی۔پھر سوچا احمد کا حال ہی پوچھ لے!رحم دلی کی صفات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں مائعزم میں۔اس نے ابھی فون اٹھایا ہی تھا کہ ایک دم ہی میسجز آنا شروع ہو گئے۔وہ جان بوجھ کر زیادہ ٹائم اپنا سیل آف رکھتی تھی تاکہ کوئی اسے ڈسٹرب نہ کرے اور نہ ہی اسے فون پر لمبی غیبت کر کے فری کال کا فائدہ اٹھانے میں کوئی دلچسپی تھی۔سب کے میسج دیکھتی رہی پھر میجر شام کے میسج پر آکر رک گئی۔عید مبارک کا میسج کیا گیا تھا۔جواب میں اس نے لکھ دیا خیر مبارک!اسی وقت میجر شام کا اسٹیٹس آن لائن شو ہوا تو وہ گھبرا گئی۔میسج بھی پڑھ لیا گیا۔

"کین آئی کال یو؟"دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کیوں؟"اس نے مختصر جواب دیا۔اسی لمحے میجر شام کی کال آنے لگی وہ ناچاہتے ہوئے بھی اٹھا گئی۔

"السلام علیکم!"دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وعلیکم السلام!"اس نے صرف اتنا کہا۔

"کیسی ہو؟موڈ آف لگ رہا ہے۔"اندازہ لگایا گیا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔موڈ بھی ٹھیک ہے۔"اس نے کہا پھر ایک لمحے کے لئے سوچا اور بولی۔

www.novelsclubb.com

"احمد کو کل رات غنڈوں نے مارا ہے۔اس کا بازو ٹوٹ گیا ہے اور پتا نہیں اسے کتنی چوٹیں آئی ہیں۔آئی سویئر میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے کوئی بددعا نہیں کی تھی۔اس کی

حالت کی ذمہ دار میں نہیں ہوں۔ میں نے تو اس کے بعد احمد کے بارے میں سوچا تک بھی نہیں۔ پھر بھی اس کے ساتھ ایسا ہو گیا۔ مجھے بہت برا فیل ہو رہا ہے اس کے لیے۔ اس کی عید خراب ہو گئی ہے میری وجہ سے۔ اس نے اور اس کے گھر والوں نے۔۔۔"

"یقین کرو مائعزم میں نے قطعاً احمد نامہ سننے کے لیے فون نہیں کیا۔" دوسری طرف سے زبردستی کے خوشگوار انداز میں کہا گیا تو وہ شرمندہ سی ہو گئی۔ وہ صحیح کہہ رہا تھا مائعزم اپنے دن کی ہر بڑی پرابلم اسے بتا دیتی تھی۔ اس نے کبھی پوچھا ہی نہیں کہ اس کی زندگی میں کیا مشکلات ہیں۔

www.novelsclubb.com

"سوری آپ بتائیں ڈیوٹی پر ہیں؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں ڈیوٹی پر ہوں، اسلام آباد جا رہا ہوں۔"

"کہاں سے؟"

"جہاز سے جاؤں گا۔"

"مطلب ابھی کہاں ہیں؟"اس نے پوچھا۔

"میں کشمیر والی سائیڈ پہ آیا ہوا تھا بس اب واپس جا رہا ہوں۔"میجر شام نے پر سکون انداز میں جواب دیا۔

"کشمیر والی سائیڈ کہاں؟"اس نے پھر پوچھا۔

"ویل! نقشہ بھیج دو بتا دیتا ہوں کیونکہ تمہارے آدھے آزاد ملک کو میں زیادہ نہیں جانتا۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا پر مائعزم کو برا لگا۔

www.novelsclubb.com

"بہت جلد میرا یہ آدھا آزاد ملک پورا آزاد ہو گا انشاءاللہ! پھر ہم کشمیری آپ لوگوں کو بھی دیکھ لیں گے۔"اچانک وہ خالص کشمیری بن گئی تھی۔

"ارے میرے پیارے ملک نے کیا کیا ہے؟" وہ تعجب سے بولا۔

"اگر وہ والا حصہ انڈیا نے اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے تو اس حصے پر بھی پاکستان والوں کا قبضہ ہے۔ ہم کشمیری تو کہیں ہیں ہی نہیں!" اس سے خفا ہوتے ہوئے اپنی سوچ کے مطابق کہا پر میجر شام کو شاک دیا کہ وہ ایسا سوچتی ہے۔

"ویسے تم سے کس نے کہہ دیا کہ پاکستان نے اس والے کشمیر پر قبضہ کیا ہوا ہے؟" اب وہ قدرے سنجیدگی پر نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"کہا تو نہیں ہے پر حقیقت تو یہی ہے ناں۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں مادام! یہ حقیقت بالکل نہیں ہے۔" اس نے پر سکون لہجے میں کہا۔

"تو حقیقت کیا ہے؟" وہ اب سنجیدگی سے استفسار کر رہی تھی۔

"اگر تم کشمیری نہ ہوتے تو ہم اس کو جنت کبھی نہ کہہ سکتے۔"

"کیوں؟" بے اختیار اس نے بات کاٹ کر حیرت سے پوچھا۔

"دیکھو اگر پاکستان آزاد کشمیر کو سپورٹ نہ کرے تو یقین کرو ایک دن میں انڈیا کی فورس مظفر آباد سے منگلا تک پہنچ جائے کیونکہ وہ تو بیٹھے ہی اسی انظار میں ہیں کہ کب پاکستان یو این کی قرارداد پر عمل کرے اور وہ تمہارے "آدھے آزاد ملک" پر بھی قبضہ کر لے پر پاکستان ایسا بلنڈر کبھی نہیں کرے گا یہ سب کو پتہ ہے۔ پھر خود سوچو تم لوگوں کے پاس کوئی فورس ہے جو انڈیا کا مقابلہ کرے گی؟ کیا آزاد کشمیر کی اپنی کوئی فوج ہے؟" وہ حد سے زیادہ صاف گوئی کا مظاہرہ کر چکا تھا جس کا اندازہ مائعزم کے دوبارہ نہ بولنے پر اسے ہوا تو وہ ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

(ہاں کشمیر کی فوج نہیں ہے۔۔۔یہ کام پاکستان کا ہے نا کہ ہمیں آزاد کرے اور ہمیں فوج دے جو کشمیر کی ہو۔)اس نے سوچا لیکن وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ صرف جذباتی کشمیری تھی اور میجر شام نے سارے فیکٹس اینڈ فیگرز بتا دیئے تھے۔

"کشمیر آپ کے لیے جنت کیسے ہے؟"مائعزم نے خفگی سے پوچھا۔

"کیونکہ یہاں کے لوگ بہت اچھے اور مخلص ہیں۔"میجر شام نے اسے خوش کرنا چاہا لیکن مائعزم کو وہ خوش نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس نے مائعزم کے کشمیر کے بارے میں غلط بات کہی تھی۔ہاں مائعزم کا کشمیر!

www.novelsclubb.com

"خیر تمہیں کشمیر کی تاریخ کے بارے میں مجھے کچھ بتانا چاہیے۔"اس کا موڈ بہتر کرنے کی خاطر میجر شام نے پھر کہا۔

"تھوڑی بہت جانتی ہوں میں کشمیر کی تاریخ پر آپ اتنا بول رہے ہیں یہ بھی آپ سنا دیں۔" وہ خفا ہو کر بولی تو وہ ہنسنے لگا۔

"ویسے تو میں نے کشمیر نامہ سنانے کے لیے بھی فون نہیں کیا لیکن چلو تمہیں خلاصہ سنا دیتا ہوں تاکہ تم جان جاؤ کہ اب میں اتنا بھی بے خبر نہیں ہوں۔ وضاحت کسی اور دن کر دوں گا۔ کشمیر انبیاء و اولیاء کے زمانے سے ہی بہت خاص رہا ہے۔ اسی وجہ سے میں اسے جنت کہتا ہوں پر 1326ء میں کشمیر میں اسلام حضرت عبدالرحمن بلبل شاہ رحمۃ اللہ کے ذریعے پہنچا، اس کے بعد کافی سلطان آئے جن میں صدرالدین جو پہلے غیر مسلم تھے اور زین العابدین کے قصے قابل ذکر ہیں اور بھی کئی بڑے سلطان گزرے ہیں، کافی عرصہ ان سلاطین کی حکومت رہی۔" وہ جلدی میں لگ رہا تھا جیسے بہت لمبی تاریخ کو چند الفاظ میں سمیٹ کر سنانا چاہتا ہو۔

www.novelsclubb.com

"چکوں نے سلاطین سے تخت چھین لیا جو کہ ان کے سمدھی تھے، چک اہل سیف تو تھے پر اہل قلم نہ تھے سو انہوں نے اقتدار تو چھین لیا لیکن اسے خود سنبھال نہ سکے! جب کشمیری لوگ چکوں کے ظلم و ستم اور شیعہ سنی فسادات سے تنگ آ گئے تو بابا داؤد خاکی اور شیخ یعقوب صرفی دونوں جلال دین اکبر شاہ کے پاس چلے گئے سو مغلوں کی مدد کی یقین دہانی کروائی گئی، اس کے بعد کشمیر مغلوں کے ہاتھ میں چلا گیا پھر افغان لوگ کشمیر پر حکمران بنے۔۔۔" وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔ کشمیر کی تاریخ انٹرسٹنگ تھی لیکن عید پر سننے کے لیے نہیں!

"کشمیریوں کے لیے یہ صورتحال آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا کے مترادف تھی پھر کشمیری لوگ انگریز اور مہاجروں کے ظلم و ستم کا نشانہ رہے۔ انگریزوں نے بھی کچھ اچھا

سلوک نہ کیا اس کے بعد پاک انڈیا علیحدگی اور کشمیریوں کا قتل عام وغیرہ یہ سب کچھ تم جانتی ہی ہو گی۔"

"مجھے سمجھ آ گیا۔ آپ کہنا چاہتے ہیں کہ کشمیر کی تاریخ ایک عظیم تاریخ ہے اور کشمیری قوم ایک عظیم قوم ہے۔ مجھے یاد دلانے کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ میجر شام!" دوسری طرف سے بلند قہقہہ لگایا گیا۔

"مجھے پتہ تھا تم اپنی ہی ریاست کی تعریف سن کر بہت بور جاؤ گی۔"

"میں بور نہیں ہو رہی بس آج عید ہے اس کے لیے ایسی باتیں دماغ میں نہیں پڑتیں اور دماغ میں نہ پڑنے والی باتوں کو سننا بیکار جائے گا۔" اس نے جھٹ سے بہانہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

"پھر اچھا سا لطیفہ سنا دو۔" میجر شام نے کہا۔ یہ آسان کام تھا!

"سولیڈ یز فرسٹ !"اس نے لطیفہ سوچنا شروع کیا۔

"مزید پانچ سیکنڈ کا وقت ہے اچھے لطیفے کے لئے۔"میجر شام نے اسے یاد دلایا۔

"اچھا رکیں۔۔۔ہاں یاد آ گیا !"اسے کھانا، غازی، گھر والے، احمد اور اس کا حادثہ سب بھول گیا تھا اور بھلانے والے نے کمال کا بھلایا تھا کہ وہ دوبارہ احمد پر آ گئی !

"ایک ہندو اور عیسائی صحرا میں گم ہو جاتے ہیں۔ چلتے چلتے انہیں بھوک پیاس لگتی ہے، دور کہیں انہیں ایک مسجد نظر آتی ہے تو ہندو کہتا ہے اگر ہم خود کو مسلمان ظاہر کریں تو ہمیں کھانا مل سکتا ہے پر عیسائی خود کو مسلمان ظاہر کرنے سے انکار کر دیتا ہے پھر وہ مسجد کے

www.novelsclubb.com

اندر چلے گئے، مولوی صاحب ان دونوں سے نام پوچھتے ہیں ! ہندو کہتا ہے احمد اور عیسائی کہتا ہے مائیکل تو مولوی صاحب کہتے ہیں مائیکل کے لیے کھانا لے کر آؤ اور ہندو سے کہتے ہیں اور سنائیں احمد صاحب روزے کیسے جا رہے ہیں ؟"لطیفہ سنا کر وہ خود ہی ہنسنے لگی لیکن

دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز نہ آئی۔کافی لمبی گفتگو پر مائعزم نے غیر محسوس انداز میں

اس کا خاموش ہونا نوٹ کیا۔

"کیا ہوا؟"اس نے پوچھا۔

"تم لے جا کر بات کو پھر احمد کے سر پر مار رہی ہو۔"وہ خفا ہوا۔

"وہ تو میں میگزین سے سنا رہی تھی وہاں احمد لکھا ہوا تھا تو میں نے بھی احمد کہہ لیا۔"بہت

معصومیت سے اس نے چیٹنگ کا اعتراف کیا تو دوسری طرف سے وہ مدہم سا ہنسا۔

"اس میں ہنسنے والی کیا بات تھی؟"وہ حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے مس چیٹنگ! تم جیت گئیں۔"

"نہیں ایسے کیسے آپ بھی اچھا سا لطیفہ سنائیں؟"

"کوئی لطیفہ ؟" وہ بڑبڑایا۔اس نے تھوڑا وقت لیا پھر سنانا شروع کیا۔

"تین نشئی سڑک پر جا رہے تھے کہ ان کی نظر سامنے پڑتی ہے، پہلا کہتا ہے: یہ مرغا ہے۔۔۔دوسرا کہتا ہے: نہیں، یہ مرغی ہے۔۔۔تیسرا بڑا سمجھدار ہوتا ہے، وہ کہتا ہے: ارے بیوقوفو! دیکھو اسے پتھر مارو اگر تو بھاگا اس کا مطلب کہ یہ مرغا اور اگر بھاگی تو مطلب کہ یہ مرغی!" مائعزم کا قہقہہ اتنا بلند تھا کہ چند لمحے ہنسنے کے بعد اسے فوراً شرمندگی نے آن گھیرا۔

"آپ جیتے۔" اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، تم جیتیں!"

"کیوں؟" اس نے پوچھا۔

"کسی دوست نے ایف بی پر پوسٹ لگائی ہوئی تھی وہیں سے دیکھ کر سنایا۔"اس نے بھی چیٹنگ کا اعتراف کیا۔

"استغفر اللہ چیٹنگ؟"اس نے بے یقینی سے کہا۔

"اسے کہتے ہیں برابری کا مقابلہ! تم نے کوئی سورس یوز کیا تو میں نے بھی کر لیا۔ حساب برابر!"مائعزم مسکرائی۔

اجازت چاہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اب کون احمد؟ کیسا حادثہ؟ اسے کچھ بھی یاد نہیں رہا۔

واپس لاؤنج میں آئی تو رضیہ کو ٹی وی کے آگے براجمان پایا اور غازی کو غائب! ابھی وہ کچھ پوچھنے ہی والی تھی کہ رضیہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"باجی تساں روٹی نی کھادی، آکھنے اوتے دوبارہ کج پکا دیواں؟"

"نہیں شکریہ رضیہ! غازی بھائی کدھر گئے؟"اس نے سرسری سا پوچھا۔

"کہہ رہے سن کسی دوست کی طرف جارہے ہیں۔شام توری واپس آئی جاسن!"رضیہ نے کہتے ہوئے ریموٹ سینٹرل ٹیبل پہ رکھ دیا۔

"رضیہ پلیز مجھ سے اردو میں بات کیا کرو مجھے تمہاری پہاڑی پلس پنجابی سمجھ میں نہیں آتی!"اس نے منت کی۔اب پڑھائی لکھائی اردو میں ہی کی تھی اس لیے زیادہ آرام دہ یہی زبان تھی۔

"ٹھیک ہے جی اور کچھ چئی داتوانوں؟"اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! کب آئیں گے ابولوگ؟"اس نے پوچھا۔اب وہ ریموٹ لے کر چینل سرفنگ کررہی تھی۔

"مجھے تو نہیں دسیا!" مائعزم نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔ سادہ لوگ تھے اس دنیا کے بہت

سادہ!

"مجھے ایک کپ چائے بنادو پلیز!" اس نے منت کرنے والے انداز میں کہا۔ وہ نوکروں

سے بھی منت کر کے ہی کام کروایا کرتی تھی کیونکہ اس کے بقول انسان کو اپنا ہر کام خود

کرنا چاہیے۔۔۔اپنے کام اپنے ہاتھ سے۔۔۔

****

لفظوں سے کھیلنے کی ضرورت نہیں تھی تجھے

www.novelsclubb.com

سادہ دلوں کے ساتھ یہ فنکاریاں نہ کر

"آپ لوگوں نے پورا دن مزے کیے اور گھر کی دیکھ بھال کرنے مجھ بیچاری کو چھوڑ دیا۔"

رات کے کھانے پر وہ گھر والوں سے شکوہ کر رہی تھی۔اس نے گھر میں اکیلے ہونے کی وجہ سے روغن جوش بنایا تھا اور ساتھ واز من کباب بنائے تھے اور مائعزم کبھی کبھی کھانا بناتی تھی اور تعریف کرنا سب پہ لازم ہوتا۔

"وہ اسی لیے چٹکی کیونکہ ہم تمہاری طرح گدھے گھوڑے بیچ کر سوئے نہیں رہے بلکہ ہم صبح سویرے ہی جاگ گئے تھے۔" حذیفہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے آپ لوگ اٹھا دیتے تو میں نے اٹھ ہی جانا تھا۔" اس نے بغیر شرمندگی کے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جیسے میں اپنی ہمشیرہ کو جانتا نہیں ہوں۔" حذیفہ نے کہا۔اس کی شکایتوں کا جواب زیادہ تر وہ ہی دیا کرتا تھا۔

"میں سب کی بات کر رہی ہوں، امی ابو اور آپی آپ کی بھی!" باقی سب کی عدم دلچسپی پر اس نے باری باری تینوں کو دیکھ کر کہا۔

"غازی گھر پہ ہی تھا اس کے ساتھ آ جاتی۔" بشریٰ نے کہا۔ مائعزم کو غصہ ہی آ گیا۔ آج کل ان کی ہر بات میں غازی کا ہونا نہایت ضروری سا لگنے لگا تھا۔ نا جانے ان چند دنوں میں اس نے گھر والوں پر کیا جادو کر لیا تھا کہ وہ بے اختیار غازی سے جیلس ہونے لگی۔

"غازی سے یاد آیا کدھر ہیں صاحبزادے؟" حذیفہ نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا۔

"اس نے کال کی تھی مجھے ایک دوست کی طرف گیا ہے پھر اسی کے ساتھ دوسرے شہر چلا جائے گا۔ بتا رہا تھا کہ یہ دوست جاب حاصل کرنے میں اس کی مدد کر رہا ہے۔" سردار سلیمان نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے غازی بھائی کی چند دنوں میں دوست بھی بنا لیے۔" ماہ جبین بہت متاثر لگ رہی تھی۔

"نہیں، یہ والا دوست انگلینڈ میں اس کے ساتھ تھا ادھر مظفر آباد میں ہی رہتا ہے۔ وہ بھی عید گزارنے آیا ہوا ہے اسی لیے غازی کو اپنے کسی جاننے والے کے پاس نوکری دلوانا چاہ رہا تھا۔" سردار سلیمان نے تفصیلاً بتایا۔

"کس قسم کی نوکری؟" حذیفہ نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے ٹائپ رائٹر کی، ہائی کورٹ میں ضرورت تھی اس کی تو بس ادھر ہی کام وغیرہ مل جائے گا۔" انہوں نے سرسری سے انداز میں بتایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا صرف ٹائپ رائٹر؟" مائعزم کو گلے میں کچھ پھنسا۔

"ہاں ٹائپ رائٹر اور ہائی کورٹ میں یہ اچھی خاصی جاب ہے اور غازی کے موڈ کے مطابق ہے۔ تنخواہ بھی اچھی ہو گی اور ویسے بھی ججز کے فیصلے ایک ایماندار ٹائپ رائٹر ہی ٹائپ کر سکتا ہے۔" وہ اب اسے وضاحت دے رہے تھے۔

"آپ کو کیسے پتا کہ وہ ایماندار ہے؟" اس نے پھر سوال پوچھا حالانکہ یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ بیٹی کو ایک معمولی سے ٹائپ رائٹر کے ساتھ بیاہنے کا سوچ رہے ہیں جس کی کوئی بھی قیمت لگا کے اسے خرید سکتا ہے؟ دل پھر سے اداس ہوا۔

"مجھے اپنے خون پر بھروسہ ہے وہ دھوکا نہیں دے سکتا اور وہ بھی میرا حذیفہ جیسا بیٹا ہے مجھے اس پر پورا یقین ہے۔" مائعزم کو اپنے ابو کا اتنا اعتماد اچھا نہیں لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو ابو کے دماغ میں پتہ نہیں کب سے زنگ لگنا شروع ہو گیا ہے؟" وہ سوچ کر رہ گئی۔ خود کا بنایا کھانا ہی بدمزہ لگنے لگا تھا پر کھانا چھوڑ کے جانا ابو کو غصہ دلانے والے کاموں میں سے تھا سو بے دلی سے بیٹھی رہی۔

****

باب 3

عجیب اجڑے ہوئے مکان میں ڈال دیا

مرشد میرا وجود کس داستان میں ڈال دیا

www.novelsclubb.com

"تم لوگ پاگل ہو اس کو کیوں اٹھا کر لائے ہو؟ پتہ بھی ہے کس کی بیٹی ہے؟" وہ غصے سے کہہ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے!

"سر ہم اچھے سے جانتے ہیں کہ یہ کس کی بیٹی ہیں پر ہمیں سر کا آرڈر تھا اور وہ ہم رد نہیں کر سکتے تھے۔" وہ شاک نہیں تھا۔ بے یقینی تھی جو اس وقت میجر شام کی آنکھوں میں دیکھی گئی تھی۔ چند لمحے وہ کچھ بول ہی نہیں سکا۔

"تم لوگوں کا بھی دماغ خراب ہے اور تم لوگوں کے سر کا بھی! دیکھ رہے ہو وہ کیسے رو رہی ہے؟ آج سے پہلے ہم نے کسی لڑکی کو ایسے اغواء کر کے تفتیش کی ہے؟" اس کے غصے کی شدت میں کمی نہیں آئی تھی اور وہ ان تینوں سپاہیوں پر بھڑک رہا تھا۔ (میجر ارسلان بھی خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔)

www.novelsclubb.com

"الو کے پٹھے!" وہ غصے میں فی الوقت اس سے سخت الفاظ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ دونوں ہاتھوں سے گردن کی پشت سہلاتے ہوئے وہ چکر کاٹ رہا تھا۔ شیشے کے پار نظر پڑتی تو غصے کا دورہ نئے سرے سے پڑتا اور گالی نکالتے نکالتے خاموش ہو جاتا۔

"میجر شام اگر تم جذباتی نہ ہو تو دیکھو ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ مائعزم نے ان درندوں کا چہرہ دیکھ رکھا ہے۔" میجر ارسلان آگے آیا تاکہ اسے کچھ سمجھا سکے۔

"جلد یا بدیر میں ان درندوں تک پہنچ جاؤں گا لیکن ایسے نہیں، ہر گز نہیں۔ کیا چاہتے ہو اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے؟" اس نے میجر ارسلان کی بات کاٹ کر طیش سے کہا۔

"نروس بریک ڈاؤن کی بات کون کر رہا ہے یار؟ صرف اسے اعتماد میں لے کر کاروائی کا حصہ بنانا ہے۔" میجر ارسلان کو لگا کہ وہ اسے منا سکتا ہے اس لیے باقی سب کو جانے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"یار ارسلان تو خاموش ہی رہے ورنہ اگلے ایک منٹ میں تمہارا منہ توڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں میں۔ مجھے کراچی اسی لیے بھیجا تاکہ یہ مشن کر سکو؟" وہ اب ارسلان پر چڑھ دوڑا۔

"میں کہاں ہوں، کہاں جارہا ہوں، کیا کر رہا ہوں، کیا کھا رہا ہوں، کیا کرتا ہوں؟سب کچھ سر کو پتہ ہوتا ہے۔تو۔۔۔تو دنیا کا کمینہ ترین انسان ہے! دو نمبر آدمی۔۔۔مجھے دھوکہ ؟"

وہ صرف دو دن کے مشن پر گیا تھا اور ان سب نے خفیہ مشن پلین کر کے اس پر عمل بھی کر لیا۔

"چلو مان لیا میں دو نمبر آدمی ہوں پھر تم کیوں ہمیشہ سر کے آرڈر کے خلاف جاتے ہو؟"

اب ارسلان بھی غصے میں آگیا تھا۔

"کیونکہ کسی کسی معاملے میں تمہارے سر۔۔۔مجھ سے زیادہ بیوقوف ہیں! اب تمہیں آگ لگ جائے گی کیونکہ میں نے تمہارے باس کی شان میں گستاخی کر دی ہے۔"اس نے تلخی سے کہا۔

"تمیز کے دائرے میں!"میجر ارسلان نے سختی سے کہا۔

"تمیز کے دائرے میں ہی ہوں۔ارسل بات آرڈر کی نہیں ہے اس کی عزت کی ہے۔تم لوگوں کو اسے یہاں نہیں لانا چاہیے تھا۔اب وہ اپنے گھر والوں کی نظروں میں ہی مشکوک ہو جائے گی۔"اب وہ دھیمے لہجے میں بولا۔چیخنے کی کوئی فائدہ نہیں تھا سو وہ تمیز کے دائرے میں آ گیا۔

"اسی لیے تجھے کہہ رہا ہوں جا کر سوال جواب کر تا کہ جتنی جلدی ممکن ہو اسے گھر بھیج سکیں۔"ارسلان نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"نو۔۔۔نیور!"وہ بدک کر دو قدم پیچھے ہوا جیسے اسے کسی نے زہر دیا ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں اس سے کسی قسم کا کوئی سوال نہیں پوچھوں گا۔"دو ٹوک انداز میں وہ ہاتھ اٹھا کر منع کر رہا تھا۔

"یہ بھی سر کا آرڈر ہے کہ اس سے سوال کرنے صرف تم جاؤ گے!" میجر ارسلان نے نرمی سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ شام عورتوں کو لے کر کس قدر حساس تھا اور مائعزم تو اس کے لیے خاص سے خاص تر ہو گئی تھی! اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"کہاں ہیں سر؟ مجھے بتاؤ میں خود ان سے بات کرتا ہوں، عجیب طریقہ ہے تفتیش کا۔ بندے کو اغواء ہی کر لو۔" وہ کہتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا اور سیڑھیاں اترتا ہوا بیسمنٹ کی طرف جانے لگا۔ بیسمنٹ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر آندھی طوفان کی طرح اندر چلا آیا۔ سامنے سفید اور کالی داڑھی والے مرد نے چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سنجیدگی سے کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"یہ کون سا طریقہ ہے معلومات حاصل کرنے کا؟ وہ کتنی ڈری ہوئی ہے آپ کو اندازہ بھی ہے؟ بھلا کبھی ایسے ڈرا دھمکا کر بھی معلومات حاصل کی جاتیں ہیں؟ اور مائعزم سے ایسے

تفتیش میں کروں گا۔۔۔سیر یسلی؟"وہ غصے سے بولا۔ایسا کئی بار ہو چکا تھا میجر شام اور اس کے باس کام کرنے کے دوران اسی طرح ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے تھے۔

"یہ کون سا طریقہ ہے مجھ سے بات کرنے کا؟تم اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ میرے سامنے چلاؤ؟"وہ بھی جواباً غصے سے دھاڑے اور میجر شام کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

ایک گہرا سانس لے کر اس نے کہا۔"اس سے ہمیں کیا معلومات حاصل ہوں گیں؟ایسے حادثے کے بعد کوئی لڑکی دوبارہ کسی باہر والے پر یقین نہیں کرتی۔"وہ جیسے بے بسی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارا کام ہے اس سے معلومات حاصل کرنا۔اس کے لئے چاہے کچھ بھی کرو۔اگر کچھ نہیں بتاتی تو تم۔۔۔"تھوڑے توقف سے کہا۔"اسے مینٹلی ٹارچر بھی کر سکتے ہو اگر

تم نہیں پوچھ سکتے تو میں یہ کام تم سے بہتر طریقے سے کروا سکتا ہوں مگر تم یاد رکھنا میرے طریقے کے درمیان اپنی ٹانگ مت اڑانا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

"وعدہ کریں اس سے سوال جواب کرنے کے بعد اسے گھر جانے دیں گے بے شک کچھ معلومات نہیں ملتیں۔ میں اپنے طریقے سے آپ کے لئے معلومات حاصل کروں گا۔" وہ اس وقت بے بس نظر آیا تھا صرف مائعزم کے لیے!

"ڈیل ڈن ینگ مین!" انہوں نے مسکرا کر کہا تو وہ جانے کے لیے پلٹا۔

"رکو میجر! اگر اسے آگے کبھی بھی مشن کے ختم ہونے تک یہاں لانا پڑا تو میں لاؤنگا تم اپنی ہمدردی سنبھال کر رکھنا۔" وہ ان کی بات پر سر ہلا کر خاموش رہا۔ مائعزم کو دوبارہ ایسے روتا ہوا دیکھنے کا تصور ہی جان لیوا تھا۔

www.novelsclubb.com

باہر آکر اس نے اندھیرے میں ارسلان کو صوفے پر پایا۔اس کے باہر آتے ہی وہ فوراً کھڑا ہوا۔

"کیا وہ مان گئے؟" وہ اس کی طرف آیا۔اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ میز پر پڑی اپنی چیزیں اٹھانے لگا۔کالا ماسک منہ پر چڑھا کر پی کیپ الٹی سائیڈ سے پہن لی اور آنکھوں پر کالا چشمہ پہن لیا، فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور اوپر کی طرف چل دیا۔اس نے بھورے رنگ کی گول گلے والی شرٹ کے اوپر کالی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

"شام!" میجر ارسلان نے اسے آواز لگائی تو اس نے گردن موڑ کر سنجیدگی سے اسے دیکھا۔یہ اس کے خفا ہونے کی انداز تھا کہ وہ بالکل خاموش ہو جایا کرتا تھا۔

"سوری یار! یہ ایسے ہی ممکن ہو سکتا تھا اور سر کا آرڈر تھا اسی لیے ہم اس کو یہاں لے کر آئے۔"

"کوئی بات نہیں۔ سر کا آرڈر تھا تم نے تو ماننا ہی تھا۔" سادگی سے طنز کر کے اس نے فریج سے پانی کی مزید ایک بوتل نکالی اور اوپر آ گیا۔ ایک نظر شیشے کے اس پار بلکتی روتی ہوئی لڑکی پر ڈالی اور غصہ پھر سے آنے لگا۔ اسے اپنے استاد پر شدید غصہ آ رہا ہے تھا اگر وہ شخص اسے مائعزم سے زیادہ عزیز نہ ہوتا تو وہ کب کا بغیر سوال جواب کے مائعزم کو اس کے گھر چھوڑ کر آ چکا ہوتا لیکن اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کے لیے اپنے استاد کے احکام سب سے زیادہ معنی رکھتے تھے۔ وہ بھی مجبور تھا!

****

www.novelsclubb.com

انھیں معلوم ہے سب ہیں منافق ان کے پیچھے

وہ کتنے شوق سے پھر بھی امامت کر رہے ہیں

ساری رات وہ ٹھیک سے سو نہیں سکی تھی۔رات کو اس نے پھر میجر شام سے دوبارہ شادی کے بارے میں پوچھا تھا۔دل کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے ٹائم پاس کے لئے بات نہیں کرتا تھا لیکن جو میجر شام نے کہا اسے یقین ہو گیا کہ وہ اس کے ساتھ گڈ کاپ کھیل گیا تھا۔ کافی دیر کے اصرار کے بعد میجر شام نے بہت صاف اور واضح الفاظ میں اسے انکار کر دیا تھا۔

"مائعزم تم بہت اچھی لڑکی ہو اور میری بہت اچھی دوست ہو،یقین کرو میں نے کبھی تمہارے لئے اپنے دل میں محبت والے جذبات محسوس نہیں کیے۔میری ایک کزن ہے اس سے میری نسبت بچپن سے ہی طے ہے۔میری فیملی میری شادی اس سے کروانا چاہتی ہے اور مجھے بھی اس سے شادی کرنے میں کوئی دقت نہیں ہے۔وہ خوبصورت ہے، اسلامی احکامات مانتی ہے،سلیقہ شعار ہے غرض وہ میرے لئے ہر طرح سے پرفیکٹ ہے۔

میں نے کبھی اس کا مقابلہ تم سے نہیں کیا کیونکہ میں نے کبھی تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچا پلیز تم اپنے اس ایکس وائے زی کزن سے یا کسی اور سے شادی کے لیے راضی ہو جاؤ۔ تمہیں پروٹیکشن چاہیے تو مجھے لگتا ہے وہ تمہیں یہ پروٹیکشن دے سکتا ہے اور دیکھو ساتھ تمہارے ابو اور بھائی بھی تو ہیں، ان کے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو اپنی ہونے والی بیوی کو بھی شاید اس قسم کی پروٹیکشن نہ دے سکوں جس قسم کی پروٹیکشن تم چاہتی ہو۔ میں دنیا کے ہر مرد کی آنکھیں نہیں نکال سکتا اور نہ ہی مردانہ سائیکی بدل سکتا ہوں کہ جہاں سے میری عورت گزرے اس طرف نظر بھی مت کرو اور تم کچھ ایسا ہی چاہتی ہو کہ ہر مرد اپنے کام سے کام رکھے جو کہ اس معاشرے میں ممکن نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں آئندہ ہمارے درمیان شادی کے ریلیٹڈ کوئی بات نہ ہو۔ تم اپنے کزن سے شادی کرو اور میں اپنی کزن سے۔"

کافی دیر ساکن بیٹھے رہنے کے بعد جب مائعزم بولی تو آواز کسی قسم کے جذبے سے عاری تھی۔

"نہیں آپ غلط کہہ رہے ہیں ہمارے درمیان شادی تو کیا کسی بارے میں بھی بات نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ناجائز طریقہ ہے۔ میں صرف اس طریقے کو جائز کرنا چاہتی تھی۔ آپ کو محرم بنانا چاہتی تھی، اپنی غلطی کی تلافی چاہتی تھی اور میری غلطی صرف یہ تھی کہ آپ سے محبت کر بیٹھی۔ آپ کے نرم لہجے سے دھوکہ کھا بیٹھی۔ اپنے باپ بھائی سے زیادہ آپ کو قابلِ اعتبار سمجھا۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میجر شام! اولاد والدین کا مان ہوتی ہے انہیں والدین کا مان ٹوٹنے نہیں دینا چاہیے۔ آپ اپنے والدین کی خوشی کیلئے اپنی کزن سے شادی کریں اور میں اپنے والدین کی رضا کے لئے اپنے کزن سے شادی کروں لیکن اب مجھے ساری زندگی اس بات کا افسوس رہے گا کہ صرف آپ کی وجہ سے میں اپنے ہونے

والے ایکس وائے زی شوہر سے اس طرح محبت نہیں کر پاؤں گی جس طرح ایک اچھی اور نیک بیوی کو اپنے شوہر سے کرنی چاہیے۔کاش آپ کبھی میری زندگی میں آئے ہی نہ ہوتے اور میری زندگی غازی سے ہی شروع ہوتی اور غازی ہی میری زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہوتا جس سے میں محبت کرتی، آپ سے نہیں! صرف آپ کی وجہ سے میں غازی سے کبھی محبت نہیں کر پاؤں گی۔ خیر ذلیل بھی تو ہونا تھا۔۔۔میں دعا کروں گی کہ یہ چند ماہ میری زندگی سے نکل جائیں جیسے میری زندگی میں کبھی کوئی میجر شام آیا ہی نہیں تھا۔یہ ہماری آخری بات ہے آئندہ میں آپ سے رابطہ نہیں کروں گی اور آپ سے بھی یہی امید رکھوں گی کہ صرف دوستی کے نام پر آپ مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔اللہ آپ کی آنے والی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے اور آپ کو وہی لڑکی عطا کریں جس سے آپ کو محبت ہے اور اس خوش قسمت لڑکی کی دنیا بھی گلزار کر دے، آمین!" وہ

کہہ کر خاموش ہو گئی تھی۔ ممکن تھا اگر مزید کچھ بولتی تو رونا شروع کر دیتی اور میجر شام کے آگے تو وہ ویسے بھی ہر وقت رونے کے لئے تیار رہتی تھی۔

"آئی ایم سوری مائعزم! میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں لیکن تمہیں حقیقت تسلیم کرنا ہو گی۔ تم غازی کے ساتھ خوش رہو گی۔ اللہ تمہاری زندگی بھی آسان کریں۔ آمین!" ہمیشہ کی طرح نرم انداز میں کہا۔

"خدا حافظ!" اس نے محض اتنا ہی کہا۔ اب بات کرنے کو بچا ہی کیا تھا؟

"اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ سب بہتر ہو گا۔ خدا حافظ!" رابطہ منقطع ہو گیا اور اس کے بعد وہ بیٹھ کر کتنی ہی دیر روتی رہی۔ اسے نیند نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

فجر سے کافی دیر پہلے اس نے اٹھ کر وضو کیا اور قرآن پاک لے کر اسٹڈی ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔ ایک وہی تو تھا جو اتنے عیبوں کے باوجود اپنے دامن میں سمیٹ لیتا تھا۔ بس

ندامت کا احساس ہونا ضروری تھا اور مائعزم کو احساس تھا! اسے یاد تھا کہ عید سے پہلے اس نے آخری مرتبہ اللہ سے سلسلہ کلام کب توڑا تھا؟ اس وقت سورۃ الضحیٰ کی صرف تین آیتیں ہی پڑھی تھیں کہ ماہ جبین آگئی تھی۔ وہ قرآن پاک روز عربی میں پڑھتی تھی لیکن جب ترجمہ کے ساتھ پڑھتی تھی تو یاد رکھتی تھی کہ کون سی سورت کا ترجمہ اس نے جاری کر رکھا ہے لیکن اسے ختم نہیں کیا۔ قرآن پاک کو چوم کر آنکھوں سے لگا کر دوبارہ چُوما۔ اب وہ دنیا سے بے خبر نظر آتی تھی اس کی پوری توجہ قرآن پاک کی طرف مبذول ہو گئی تھی۔

"لیکن تمہارے لئے انجام آغاز سے بہتر ہو گا۔" (سورۃ الضحیٰ:4)

اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔ کیا تھا یہ؟ امید؟ حوصلہ؟ خوشخبری؟ وارننگ؟ یا تمام زخموں پر مرہم؟

"یااللہ اب میرے لئے کیا بہتر ہو گا؟ کیا میں اس قابل ہوں؟ میں جان چکی ہوں کہ جو لڑکیاں چھپے دوست بناتی ہیں ان کا آغاز ہی برا ہو جاتا ہے جیسے میرا ہوا ہے۔ آپ نے مجھے میری جگہ دکھادی ہے۔ میں نے آپ کو شروع میں ہی مایوس کر دیا۔۔۔" وہ تفسیر پڑھ چکی تھی اس سورۃ میں مخاطب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیکن اس وقت وہ ہر آیت کو صرف خود سے ریلیٹ کرنا چاہتی تھی۔

"میں نیک وکاروں میں نہیں رہی۔ میں نے چھپا دوست بنایا پر آپ نے مجھے بچالیا۔ آپ کتنے اچھے ہیں اللہ تعالیٰ! ہمیں گائیڈ بھی کرتے ہیں اور غلط راستے سے بھی بچاتے ہیں برے راستے پر چلانے کے بعد اچھے راستے پر لا کر ہمیں سنبھال دیتے ہیں۔ کیا دنیا میں کوئی آپ سے زیادہ ہی مہربان ہو سکتا ہے؟ نونیو ردنیا کے لوگ صرف دھوکا دینا جانتے ہیں، آپ ہمیں ان دھوکوں سے بچاتے ہیں جو ہم اپنی blindness کی وجہ سے دیکھ نہیں

پاتے، دنیا کے لوگ صرف استعمال کرنا جانتے ہیں، انسانوں کو چیزوں کی طرح استعمال کرنا! آپ ہمیں غلط ہاتھوں میں استعمال ہونے سے بچاتے ہیں، یو آر سو پروٹیکٹو اینڈ گریٹ اللہ تعالیٰ! مجھے ادراک ہو گیا ہے کہ آپ کی پروٹیکشن کے علاوہ دنیا کی کوئی شے مجھے پروٹیکٹ نہیں کر سکتی۔ آپ کی محبت کے علاوہ ہر محبت میں کھوٹ ہے۔ مجھے lesson دینے کا شکریہ! آئی ول نیور فارگیٹ اٹ۔" ندامت کے احساس سے آنسو جاری ہو گئے۔

"اور عنقریب تمہارا رب تمہیں وہ دے گا جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔" (سورۃ الضحیٰ: 5)

www.novelsclubb.com

"اس آیت میں 4 روٹ ورڈز ہیں اور 4 میرا لکی نمبر ہے!" وہ روتے ہوئے ہنس دی۔

"کیا میں ابھی بھی اس قابل ہوں کہ آپ مجھ کو نعمتوں سے نوازیں؟"(اسے اپنی غلطی واقع ہی بہت بڑی لگ رہی تھی)۔ایک طرف گناہ کا احساس تھا تو دوسری طرف شیطانی وسوسے۔

"آپ کو کتنی فکر ہے میری اللہ!"اس کی آواز پھر رندھ گئی۔"ایم فیلنگ ہارڈ اللہ پلیز مجھے سنبھال لیں۔مجھے صرف اپنی محبت دے دیں!دنیا کی محبت،دنیا کی لذتوں کو،رنگینیوں کو میرے دل سے نکال دیں۔دنیا کی محبت بہت تکلیف دیتی ہے اللہ۔مجھے نہیں یہ سب چاہیے مجھے صرف کی ہدایت چاہیے۔صرف آپ سے ہدایت چاہیے،میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ برائی کے قریب بھی نہیں جاؤں گی صرف آپ کی بندی بن کر رہوں گی۔مجھے معاف کر دیں!میں دنیا کی رنگینیوں میں نہیں کھونا چاہتی۔میں صرف آپ کے لئے اپنی عمر گزارنا چاہوں گی پلیز مجھے معاف فرمادیں میں دنیا کی ہر برائی سے دور رہنے کی کوشش

کروں گی۔آپ چاہیں تو میں آج سے عبایا بھی پہن لوں گی لیکن پلیز آپ ناراض مت ہونا۔۔۔"مائعزم کیلئے یہ خیال روح فنا کرنے والا تھا کہ اس کا اللہ اس سے ناراض ہے۔

"اس نے تمہیں یتیم پا کر ٹھکانہ نہیں دیا؟"(سورۃ الضحیٰ:6)

"نہیں، میں یتیم نہیں ہوں لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں اگر میرے پاس کبھی کوئی یتیم آیا تو میں اسے آپ کی رضا کے لیے ٹھکانہ دوں گی بس آپ میرے گناہ معاف کر دیں!"اسے لگا اب وہ اپنے رب سے trade کر رہی ہے۔وہ یتیم کو ٹھکانہ دینے کا وعدہ کر رہی تھی اگر ایسی صورتحال بن بھی جاتی تو مائعزم اپنے وعدے پر پورا اترتی! وہ اب آگے پڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس نے تمہیں گمراہ پا کر ہدایت نہیں دی؟"(سورۃ الضحیٰ:7)

"اس آیت میں میرا پسندیدہ لفظ استعمال ہوا ہے۔اصل میں لفظ ضالاً استعمال ہوا ہے جو ضلالت سے ہے۔ عربی زبان میں یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے اس کے ایک معنی گمراہی کے ہیں۔دوسرے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص راستہ نہ جانتا ہو اور ایک جگہ حیران کھڑا ہو کہ مختلف راستے جو سامنے ہیں ان میں سے کدھر جاؤں؟ایک اور معنی کھوئے ہوئے کے ہیں جیسے عربی محاورے میں کہتے ہیں ضل الماء فی اللبن (پانی دودھ میں گم ہو گیا)۔ویل!اس درخت کو بھی عربی میں ضالہ کہتے ہیں جو صحرا میں اکیلا کھڑا ہو اور آس پاس کوئی دوسرا درخت نہ ہو۔"اسے بروقت یاد آیا۔ضالاً اس کا فیورٹ ورڈ تھا اور اس پہ اس کی ریسرچ کافی زیادہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"ضائع ہونے کے لیے بھی لفظ ضلال کا لفظ بولا جاتا ہے مثلاً کوئی چیز ناموافق اور ناسازگار حالات میں ضائع ہو رہی ہو، غفلت کے لیے بھی ضلال کا لفظ استعمال ہوتا ہے، قرآن مجید میں اس کی مثال موجود ہے کہ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى (سورۃ طہ: 52)

"میرا رب نہ غافل ہوتا ہے نہ بھولتا ہے!" اس کا دل کیا خود کو سمجھائے اور اس نے ایسا ہی کیا۔ "ان مختلف معنوں میں سے پہلے معنی یہاں پر اپلائے نہیں ہوتے کیونکہ بچپن سے قبل نبوت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حالات تاریخ میں موجود ہیں ان میں کہیں اس بات کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا کہ آپ کبھی بت پرستی، شرک یا دہریت میں مبتلا ہوئے ہوں یا جاہلیت کے جو اعمال، رسوم اور طور طریقے آپ کی قوم میں پائے جاتے تھے ان میں سے کسی میں آپ ملوث ہوئے ہوں! اس لیے ووجدک ضالاً کے یہ معنی تو ہو ہی نہیں سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقیدے یا عمل کے لحاظ سے گمراہ پایا تھا البتہ باقی

معنی کسی نہ کسی طور پر یہاں مراد ہو سکتے ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک ایک اعتبار سے سب مراد ہوں، نبوت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی ہستی اور اس کی وحدانیت کے ہی قائل تھے اور آپ کی زندگی گناہوں سے پاک اور فضائل اخلاق سے آراستہ بھی تھی لیکن آپ کو دین حق اور اس کے اصول اور احکام کا علم نہ تھا جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے

مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ (سورۃ الشوریٰ: آیت 52)"

"تم نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور نہ ایمان کی تمہیں کوئی خبر تھی۔"

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جاہلی معاشرے میں گم ہو کر رہ گئے تھے اور ایک ھادی ورہبر ہونے کی حیثیت سے آپ کی شخصیت نبوت سے پہلے نمایاں نہیں ہو رہی تھی کہ جاہلیت کے صحراء میں آپ ایک اکیلے درخت کی حیثیت سے کھڑے تھے جس میں پھل لانے اور ایک پورا باغ کا باغ پیدا کر دینے کی صلاحیت تھی مگر نبوت سے پہلے یہ صلاحیت

کام نہیں آرہی تھی اور اللہ تعالی نے جو غیر معمولی قوتیں آپ کو عطا کی تھیں وہ جاہلیت کے ناسازگار ماحول میں ضائع ہو رہی تھیں۔۔۔" یہ پہلی آیت تھی جس میں اتنے ٹینس ہونے کے باوجود بھی اس نے قرآن پاک سے ریفرینس دئے تھے۔

"اور ہاں مجھے بھی ہدایت دی ہے، بالکل دی ہے۔" وہ انکار کر ہی نہیں سکی، اسے واقعی ہدایت دی گئی تھی۔

"آپ ہر چیز جانتے ہیں میں کسی بھی بات کو ڈینائے نہیں کر سکتی جو آپ اس کتاب میں بیان کرتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے آپ نے یہ کتاب خالص میرے لیے اتاری ہے صرف میرے لیے۔۔۔ مائعزم کے لئے! میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک آپ انسانوں کے عیبوں کو چھپاتے ہیں۔" اس نے گہری سانس لے کر اگلی آیت پڑھنا شروع کی۔ اس کا گلہ سوکھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور تمہیں نادار پاکر غنی کر دیا۔"(سورۃ الضحیٰ:8)

"بے شک دنیا میں ہمیں جو مال واسباب ملا ہے وہ صرف آپ نے نوازا ہے ورنہ ہم تو ایک اینٹ کے بھی قابل نہیں تھے کہ اس پر اپنی ملکیت ثابت کر سکتے اور یہاں اتنے بڑے بڑے گھروں کو لوگ کہتے ہیں کہ یہ میرے نام ہے، میں اس گھر کا مالک ہوں۔ مطلب سیر سلی! ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ ہم نے مرنا ہے۔ میں بھی پہلے اس بات کو تسلیم نہیں کرتی تھی لیکن اب مجھے موت سے خوف آنے لگا ہے۔ نا جانے میری موت کس حالت میں ہو گی؟ میں اپنی موت تک ایمان پر قائم رہ سکوں گی یا نہیں؟ یہ سب فنا ہونے والا ہے یہ دنیا بنی ہی فنا ہونے کے لئے ہے پھر بھی! یا اللہ اپنے بندوں کے دل سے دنیا کی محبت نکال دے انہیں اپنی محبت عطا کر دے۔" وہ بھی پہلے جنت کی لالچ میں اچھائیاں کرتی تھی پھر اسے کسی نے بتایا کہ اگر کبھی جنت کے تصور میں دنیاوی کوئی چیز

نظر آئے تو وہ نظروں کا دھوکہ ہے اور کبھی خواب میں بھی جنت کی جھلک نظر آئے تو تم دنیا کی حسین سے حسین تر چیز کو صرف جنت کے لالچ میں چھوڑ سکتے ہو اور مائعزم نے جنت کا لالچ نکال کر اللہ کی محبت میں اچھے اعمال کرنے کو زندگی کا مقصد بنایا تھا۔

"پس تم بھی یتیم پر سختی نہ کرنا اور سائل کو مت ڈانٹنا۔"(سورۃ الضحیٰ:9،10)

"میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی اللہ تعالیٰ! پلیز کبھی زندگی میں میرے دل کو اتنا سخت مت بنانا کہ میں کسی یتیم پر سختی کر دوں یا کسی سائل کو خالی ہاتھ لوٹا دوں یا اسے جھڑک دوں۔"مائعزم "ایدھی کا فی میل ورژن" تھی جس کے لئے کاکروچ کو مارنا جرم تھا، وہ بلی کی چوٹ پہ روتی تھی، مانگنے والوں کو گھر کے اندر بٹھا کر کھانا کھلاتی تھی، گھر کے نوکروں کی بھی اتنی عزت کرتی تھی جتنی ابوّ اور حذیفہ کی کرتی تھی۔ بچوں سے اسے ویسے ہی محبت تھی۔

"اس کے دو معنی ہیں اگر سائل کو مدد مانگنے والے حاجت کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کر سکتے ہو تو کر دو اور نہ کر سکتے ہو تو نرمی کے ساتھ معذرت کر دو مگر بہر حال اسے جھڑکو نہیں۔۔۔fantasticاس معنی کے لحاظ سے یہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے جواب میں ہے کہ تم نادار تھے پھر اس نے تمہیں مالدار کر دیا اور اگر سائل کو یعنی دین کا کوئی مسئلہ یا حکم دریافت کرنے والے کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص خواہ کیسا ہی جاہل اور اجڈ ہو اور بظاہر خواہ کتنے ہی نامعقول طریقے سے سوال کرے یا اپنے ذہن کی الجھن پیش کرے، بہر حال شفقت کے ساتھ اسے جواب دو اور علم کا زعم رکھنے والے بدمزاج لوگوں کی طرح اسے جھڑک کر دور نہ بھگا دو، یہ ارشاد اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے جواب میں ہے کہ تم ناواقف راہ تھے پھر اس نے تمہیں ہدایت بخشی، حضرت ابو الدرداء، حسن بصری اور بعض دوسرے بزرگوں نے

اسی دوسرے معنی کو ترجیح دی ہے کیونکہ ترتیب کلام کے لحاظ سے یہ ارشاد "وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی" کے جواب میں آتا ہے، یہ لوگ بھی تو آپ ہی کے بندے ہوتے ہیں، مجھ سے پوچھیں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہم عام انسانوں کی نسبت ایسے لوگ آپ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ان کا رزق بھی آپ کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور پھر ہمارا رزق بھی آپ کے ہاتھ میں ہوتا ہے، ہم کسی کے رزق کے ذمہ دار کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ ہماری تو چند سانسیں بھی صرف آپ کی محتاج ہیں۔اگر آپ کبھی ہمیں اجازت نہ دیں تو کون ہے جو ہمیں رزق دے اور ہمارے لئے کھانے کا بندوبست کر سکے؟ "ضَالًّا کے ذکر سے وہ خود کو لمبی دلیل دینے سے روک نہیں پائی۔

www.novelsclubb.com

"اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتے رہنا۔" (سورۃ الضحیٰ: 11)

"نعمت کا لفظ عام ہے جس سے مراد وہ نعمتیں بھی ہیں جو اس سورۃ کے نزول کے وقت تک اللہ تعالی نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی تھیں اور وہ نعمتیں بھی جو بعد میں اس نے اپنے ان وعدوں کے مطابق آپ کو عطا کیں۔ مجموعی طور پر تمام نعمتوں کے اظہار کی صورت یہ ہے کہ زبان سے اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور اس بات کا اقرار و اعتراف کیا جائے کہ جو نعمتیں بھی مجھے حاصل ہیں یہ سب اللہ کا فضل و احسان ہیں ورنہ کوئی چیز بھی میرے کسی ذاتی کمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ بیشک! نعمت قرآن کے اظہار کی صورت یہ ہے کہ لوگوں میں زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت کی جائے اور اس کی تعلیمات لوگوں کے ذہن نشین کی جائیں اور نعمت ہدایت کا اظہار اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ کی بھٹکی ہوئی مخلوق کو سیدھا راستہ بتایا جائے اور اس کام کی ساری تلخیوں اور ترشیوں کو صبر

کے ساتھ برداشت کیا جائے پر ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم دین کے معاملے میں فوراً دوسروں کے جج بن جاتے ہیں۔

یہ ایک بڑی جامع ہدایت ہے جو اللہ تعالی نے اپنے انعامات واحسانات بیان کرنے کے بعد اس مختصر فقرے میں اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ہمیں دی۔ دوسروں کے لئے دین آسان کرنا چاہیے اگر آپ دین کی دولت سے سرفراز کیے گئے ہیں! اللہ ہمیں اس قابل بنا کہ ہماری زبان سے صرف تیرا ہی ذکر نکلے ہماری زبان سے صرف تیری محبت کے کلمات نکلیں۔ آپ کی دنیا میں رہ کر شکر ادا نہ کرنا کس قدر غلط اور احمقانہ حرکت ہے۔ آپ ہمارے دل میں صرف اپنے محبت ڈال دیں۔ یا اللہ ہر چیز سے سے بڑھ کر صرف آپ کی محبت ہے۔ آپ راضی ہیں اللہ تعالیٰ تو سب بہترین اور آپ ناراض ہیں تو کچھ بھی اچھا نہیں ہوتا۔" دور کہیں پر فجر کی اذانیں شروع ہو چکی تھیں۔ اس نے قرآن

پاک کو چوم کر بند کیا اور اذان کے کلمات کا جواب دینے لگی۔اللہ سے کلام کے بعد وہ

پر سکون ہو چکی تھی۔بے شک میجر شام کا غم بھی ایسے ہی ختم ہونے والا تھا!

****

رات کے پچھلے پہر کی خاموشی کے خوف کو

اس سے پوچھو شہر بھر میں جس کا گھر کوئی نہ ہو

اوندھے منہ تکیے میں سر دیے اس نے کوئی ساتویں مرتبہ کال کاٹی تھی لیکن کال کرنے

والا بھی اپنے نام کا ایک ہی ڈھیٹ تھا۔ابھی فجر کی اذانیں باری باری ہو کر ختم ہوئیں تھیں

www.novelsclubb.com

لیکن اسے نیند آئی ہوئی تھی کیونکہ اسے لیٹے دو گھنٹے ہی ہوئے تھے۔نیند میں ہی ہاتھ سے

فون ٹٹولا اور ریس کا بٹن دبا کر فون کان سے لگایا۔

"ابھی تک نیند میں ہیں بھٹی صاحب؟ میں سمجھا تہجد پڑھ کر اپنے گناہ بخشوا رہے ہونگے۔"

دوسری طرف سے نرم آواز میں تبصرہ کیا گیا۔

"او میجر! میرے اور تیرے گناہوں میں بہت فرق ہے۔ میں فرض نمازوں میں ہی اپنے گناہ بخشوا لیتا ہوں۔ تو تہجد پڑھا کر فرض نمازوں میں تیرے گناہ معاف ہوتے نظر نہیں آرہے مجھے۔"

"میرے گناہ کیوں معاف نہیں ہونگے؟ نعوذ باللہ میں کوئی شرک کرتا ہوں؟" وہ افسوس سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو لوگوں کے دل توڑتا ہے اور یہ واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔ اب وہ بات بولو جس کے لئے کال کی ہے۔" میجر ارسلان نے اٹھ کر کمرے کی لائٹ آن کر دی۔

"آج میری اس سے آخری بات تھی۔آئیندہ بات نہیں ہو گی۔"کافی لمبے وقفے بعد کہا گیا۔

"ایسا ہی ہونا تھا میرے یار۔اب مجھ سے ہمدردی لینے کے لئے کال کی ہے؟"

"ہاں!"آواز تھکی ہوئی تھی۔

"کسی گلوکار نے کیا خوب کہا ہے!

پہلا پہلا پیار کسے نوں نئی پلدا۔۔۔

عشق چے بندہ خوشی خوشی رلدا۔۔۔"میجر ارسلان نے ہمدردی کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

پہلا پہلا پیار کسے نوں نئی پلدا۔۔۔

عشق چے بندہ خوشی خوشی رلدا۔۔۔

مرداا ے اودوجدوں ہوندی بے وفائی اے۔۔۔

رل تے گئے آں پر چس بڑی آئی اے۔۔۔

دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا تھا۔وہ واقعی ڈیپرس تھا۔میجر ارسلان کو اندازہ ہوا۔

اب کی مرتبہ میجر ارسلان کو کال کرنا پڑی تھی۔

"سنو اس سے شادی کر لو!"میجر ارسلان نے مشورہ دیا۔

"یہ سب کو ہر مسئلے کا حل شادی کیوں لگتا ہے؟"وہ کچھ بگڑ کر بولا۔

"کیونکہ جس سے محبت کرتے ہیں اس سے شادی کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہاری کیوں ارینج میرج ہے؟"

"ویل! شادی سے پہلے کسی سے محبت نہیں ہوئی۔" میجر ارسلان نے صاف گوئی سے بتایا۔

"شادی کے بعد ہو گئی؟ اسے بھی کسی سے ہو جائے گی۔" نہایت سفاکی سے اس نے تبصرہ کیا تھا۔

"تم زیادہ سے زیادہ کیا کرو گے اگر یہ بات سر کے کانوں پر چڑھائی جائے؟" میجر ارسلان بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا ورنہ اس کا ایسا کوئی ارادہ تو نہیں تھا۔ سیریسلی اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا؟

www.novelsclubb.com

"ارسل ڈونٹ بی اوور سمارٹ! آئی ریپیٹ ڈونٹ بی اوور سمارٹ۔۔۔ کم از کم میں طیبہ کو تمہارے گھر اپنے ساتھ ڈنر پہ لا سکتا ہوں۔" یہ ہی بہت تھا ارسلان کا منہ بند کروانے کے لیے۔

"میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا۔ خوامخواہ میری خوشحال ازدواجی زندگی کے پیچھے پڑ جاتے ہو۔ چلو نماز پڑھ کر میں آتا ہوں۔ پھر پلین ڈسکس کرتے ہیں۔" فون بند کرنا ہی بہتر تھا۔ وہ اپنا فون کہیں اور انگیج نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میجر شام ایسے کاموں میں اس کا باپ تھا۔ کم از کم ایسی دھمکی سننے کے بعد وہ کچھ دیر تو اپنا منہ بند رکھ سکتا تھا۔ اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

****

تم اتنا جو مسکرا رہے ہو

کیا غم ہے جس کو چھپا رہے ہو

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں نمی، ہنسی لبوں پر

کیا حال ہے، کیا دکھا رہے ہو

"ارے تم اتنا بیگ تیار کر کے کہاں جا رہی ہو؟" ماہ جبین نے حیرت سے کہا تو سب اس کی طرف دیکھنے لگے جو سیڑھیوں سے اپنے بیگ کے ہمراہ برآمد ہوئی تھی۔

"سردار آپ گاؤں جا رہے ہیں دادی کے پاس تو میں بھی جاؤں گی۔ چھٹیاں ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور وہ میں ان کے ساتھ گزاروں گی۔" اس نے لاؤنج میں پہنچ کر اپنے ابوّ کو مخاطب کر کے کہا۔ چند دن لگے تھے اسے میجر شام کے سحر سے نکلنے کے لیے۔۔۔ اور آخر کار وہ نکل ہی گئی تھی! یا ابھی بھی کوشش ہی کر رہی تھی۔ جو بھی تھا جب مائعزم کا اللہ ساتھ تھا تو وہ اس طرح کے ہزار غموں سے نکل جائے گی۔ اسے یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم تو وہاں پنچایئت وغیرہ کے کچھ فیصلے کرنے جا رہے ہیں اور جلد ہی واپس آ جائیں گے۔ تم کیا کرو گی چار گھنٹے کے سفر میں؟" انہوں نے گویا اسے منع کرنا چاہا۔

"میں ایک ہفتہ رہنے کے لئے جاؤں گی اور سفر کی فکر نہ کریں مظفر آباد سے نیلم کا راستہ مجھے کبھی بور نہیں کرتا۔ ویسے بھی میری دادی کا میرے بغیر دل نہیں لگتا۔ آپ سب کی شکایتیں بھی تو لگانی ہوتی ہیں اور دادی اسپیشل میرا اسی لئے انتظار کر رہی ہوتی ہیں۔" اس نے معصومیت سے کہا تو سب ہنسنے لگے۔

"تم سے بس باتیں کروالو۔" بشریٰ نے کہا۔ امی کے نزدیک اسے باتیں کرنے کے علاہ کچھ نہیں آتا تھا۔۔۔ واقعی؟

"سوچ لو مائعزم پھر ہمارے ساتھ غازی بھی ہو گا۔ تم اکیلی بور ہو جاؤ گی۔" سردار نے کہا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اسے لے کر جانا ہی نہیں چاہتے۔

"مجھے اپنی دادی کے انتظار میں بور ہونا منظور ہے۔" اس نے بھی ٹھان لی جانا ہے تو جانا ہے۔ کون ہے جو روکے گا اسے؟ وہ آرام سے سنگل سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی۔

اسی لمحے کھلے داخلی دروازے سے غازی اندر آیا۔

"سارا انتظام ہو گیا غازی بیٹا؟" سردار نے غازی سے پوچھا۔

"جی تایا جان سب ہو گیا۔" حد تھی فرمانبرداری کی۔۔۔وہ مائعزم کے سامنے خالی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میری بیٹی بھی دادی کی طرف جانا چاہ رہی ہے' یہ بھی ساتھ چلے گی!" غازی نے حیرانگی سے پہلے سردار کو دیکھا پھر مائعزم کو جواب ماہ جبین سے کچھ کہہ رہی تھی۔اسے صرف فیصلہ سنانا آتا تھا سردار اس کی ہر بات پر لبیک کہہ دیا کرتے تھے۔غازی نے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر وہ چلنا چاہتی ہیں تو ضرور چلیں۔" غازی نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم ظہر کے بعد نکل جائیں گے تاکہ عصر، مغرب تک پہنچ جائیں۔" سردار نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ لوگوں نے تو شام کو نکلنا تھا۔" بشریٰ نے انہیں یاد دلایا۔

"اگر ہم دونوں ہوتے تو شام کو ہی جاتے اور اب چونکہ ہماری چھوٹی گڑیا بھی ساتھ ہے تو دن میں نکلنا بہتر رہے گا تاکہ مائعزم مظفر آباد سے نیلم کا راستہ بورنہ گزارے۔" وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔ مائعزم کو اپنے ابو پر بہت پیار آیا۔

ابھی اس کی امی اسے اپنے ابّو کے احساس اور اس کی نالائقی کے بارے میں لیکچر دینے ہی والیں تھیں کہ اس نے فوراً ان کی توجہ کچن کی طرف کروائی۔

www.novelsclubb.com

"امی۔۔۔وہ چولہے پر دودھ گر گیا ہے۔"بشریٰ فوراً اٹھ کر کچن کی طرف بھاگیں کیونکہ وہ دوسری طرف بیٹھی ہوئی تھیں اور وہاں سے کچن نظر نہیں آرہا تھا' مائعزم نے اوپر کی طرف دوڑ لگائی۔

"یہ کیا ہوا ہے؟"غازی نے اس لمحے کے عمل کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے ماہ جبین سے پوچھا۔اتنے میں بشریٰ باہر واپس آگئیں اور مائعزم شاید اپنے کمرے میں غائب ہو گئی۔

"میں اندر گئی تو مجھے یاد آیا دودھ تو میں نے کب سے ابال کر فریزر میں رکھ دیا ہے۔"وہ مائعزم کو کہہ رہی تھیں لیکن وہ ادھر سے غائب تھی۔بشریٰ کو اس کی حرکت پر غصہ آیا۔

www.novelsclubb.com

غازی اور ماہ جبین نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔

"یہ لڑکی کسی دن میرے ہاتھ سے ضائع ہو جائے گی۔"وہ اونچی آواز سے بولیں کہ اگر سن رہی ہے تو غور سے سنے۔

"رہنے دیں امی! اس کو ایک تھپڑ لگانے کے بعد آپ رونا شروع کر دیتی ہیں اور کہاں اس کو ضائع کرنے کا کہہ رہی ہیں۔" ماہ جبین میں ہنستے ہوئے کہا۔ غازی کو بھی اس کی حرکت سمجھ آگئی تھی، وہ بھی مسکرا دیا۔ وہ بہت کم بولتا تھا یا کبھی کبھی انہیں یوں لگتا کہ بولتا ہی نہیں ہے۔

"تینوں نالائق میرے ہی متھے لگنے تھے۔" انہوں نے اپنے تینوں بچوں کا کہا۔

"بری بات امی۔ آپ خود ہی تو کہتی ہیں کسی کی پیٹھ پیچھے اس کا براذکر نہیں کرنا چاہیے۔" ماہ جبین نے انہیں یاد دلایا۔

www.novelsclubb.com

"ماؤں کے لئے یہ بات جائز ہوتی ہے۔"

ان کے گھر میں دو ماہ بعد حذیفہ اور ماہ جبین کی شادی تھی لیکن شادی سے پہلے والا جوش و خروش اور تیاریاں وغیرہ انہوں نے شروع نہیں کی تھیں اور نہ ان کے گھر زیادہ

شور شرابہ ہوا تھا۔ منگنی کے وقت بھی بہت سادگی سے اس کی خالہ آئیں اور عثمان کے نام کی انگوٹھی پہنادی اور پھر عثمان کے سویڈن جانے سے پہلے ان دونوں کا نکاح بھی ہو گیا۔ حذیفہ کے لیے وہ لوگ اس کی پسند کی لڑکی کے گھر رشتہ لے کر گئے تھے۔ فیملی اچھی تھی انہوں نے منع نہیں کیا تھا۔ وہ لڑکی حذیفہ کی یونیورسٹی میں اس سے ایک سال جونیئر تھی اور وہیں سے ان دنوں کی بات شروع ہوئی تھی۔

****

مرے صبر پر کوئی اجر کیا مری دوپہر پہ یہ ابر کیوں؟

www.novelsclubb.com

مجھے اوڑھنے دے اذیتیں مری عادتیں نہ خراب کر

"یار ارسلان تمہیں پتہ ہے میں کوئٹہ نہیں جا سکتا پھر بھی تم۔۔۔"

"میجر دیکھو یار یہ سر کا آرڈر ہے، میں بھی تو پشاور جا رہا ہوں۔ اگر میں ادھر نہ جاتا تو

تمہارے ساتھ ضرور چلتا۔" میجر ارسلان نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"سر کا آرڈر ہے۔۔۔ سر کا آرڈر۔۔۔ اتنے کام ہیں مجھے یہاں۔" وہ غصے میں تھا۔ آج کل

اسے ویسے ہی غصہ آجاتا تھا۔

"تیرا کام صرف اتنا ہے کہ تو نے۔۔۔"

"میں جانتا ہوں مجھے نہ بتاؤ۔" وہ سخت اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔

"تو نے سکیورٹی اہلکاروں کے ساتھ ایک پولنگ اسٹیشن پر چند گھنٹے ڈیوٹی دینی ہے پھر واپس

www.novelsclubb.com

آجائے گا۔" اس کے منع کرنے کے باوجود میجر ارسلان نے اپنی بات پوری کی۔

"زنانہ یا مردانہ؟"اب وہ لیپ ٹاپ آن کر رہا تھا۔صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے ایک انرجی بار کا پیکٹ کھولا تھا۔

"مردانہ!"ارسلان نے بتایا۔

"کافی ایجنسیز کو ہائی الرٹ کیا گیا ہے۔چونکہ کوئٹہ دہشت گردوں کا پاکستان میں پسندیدہ شہر ہے۔۔۔"وہ تفصیل بتانے لگا پر اسے دلچسپی نہ تھی۔وہ اپنا کام جانتا تھا۔

"کبھی کبھی منہ سے اچھے الفاظ بھی نکالنے چاہیے، صحت کے لیے اچھے ہوتے ہیں۔"

میجر ارسلان گہرا سانس لے کر رہ گیا۔شام کو کچھ سمجھانا اونٹ کو رکشے میں بٹھانے جیسا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں خوفزدہ نہیں کرنا چاہ رہا بلکہ مجھے خود عجیب سا لگ رہا ہے، یو نو میرا سکس سینس کافی اچھا ثابت ہوا ہے تو۔۔۔"ارسلان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بکواس نہ کرو اور اللہ پر یقین رکھو! کچھ نہیں ہو گا۔" لیپ ٹاپ گود میں رکھے وہ اسکرین پر سنجیدگی سے نظریں جمائے ہوئے تھا۔

"کل کی نیوز دیکھیں؟" میجر ارسلان نے اس کی بے فکر صورت دیکھ کر کہا۔

"تم کیچ والی نیوز کی بات کر رہے ہو؟"

"ہاں وہی، تین اہلکار اور ایک شہری شہید ہو گئے ہیں۔"

"اللہ ان کی مغفرت فرمائیں!" افسوس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"اور باقی کا کیا حال ہے جو زخمی تھے؟" وہ سرسری سا پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کی حالت خطرے میں ہے اور کافی کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ یہ واقعہ بھی پولنگ اسٹیشن کے باہر ہوا ہے۔ تمہیں اپنا خیال رکھنا ہو گا۔"

"ہمیں بائی پاس پر سکیورٹی زیادہ سخت کرنی چاہیے۔"اس کی بات نظرانداز کر کے میجر شام نے کہا۔

"جو بہتر لگے وہ کرو، پانچ بجے تک پہنچ جانا ادھر۔"

"ہاں بس فجر ادا کر کے نکل جاؤں گا۔"

"اللہ تمہاری حفاظت فرمائے، آمین!"وہ ہنوز لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا۔

"ایک بات بولوں؟"میجر ارسلان نے پوچھا۔

"تمہیں میری اجازت کی ضرورت ہے؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تیرا دل بہت نرم ہے شام! تو میری چھوٹی سی ضد پر مان جاتا ہے۔ خود کو اتنا نرم بھی نہ رکھ کہ کوئی تیرا استعمال کر کے چلا جائے اور تو ہاتھ ملتا رہ جائے۔۔۔" ارسلان نے کافی جذباتی لہجے میں کہا۔

وہ استہزائیہ انداز میں ہنس کر بولا۔ "اوکے!"

"ہنسا کیوں؟" میجر ارسلان اس کے بے وقت ہنسنے پر حیران ہوا۔

"تیرے اور سر کے ہوتے ہوئے میں کسی تیسرے کے ہاتھوں استعمال نہیں ہو سکتا۔ تم دونوں ہی کافی ہو مجھے استعمال کرنے کے لیے۔" اس نے مسکراتے ہوئے لطیف سا طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

"یار ہم تیری بہتری کے لیے کہتے ہیں، تیرا دل کبھی ہم دونوں کی طرف سے صاف نہیں ہو سکتا؟" وہ خفا ہوا تھا۔ اس نے اب نظریں گھما کر ارسلان کو دیکھا۔

"تم دونوں کی ناک کے نیچے وہ جیل توڑ کر بھاگ نکلا اور تم کہتے ہو دل صاف کر لوں؟اب مجھے یہ شک ہونے لگا ہے کہ اسے بھگایا بھی تم دونوں نے ہے۔"

"سو تو ہے۔تو بھی جانتا تھا کہ وہ صرف ایک کارندہ تھا اسی کے ذریعہ ہم اصل دہشت گردوں تک پہنچ گئے۔تو وہ کامیابی بھول گیا؟اگر کچھ یاد ہے تو ہمارا خلیل الدین کو چھوڑنا یاد ہے۔"

"وہ میرا پرسنل کیس تھا۔میرا پلان تھا۔تم نے خراب کیا میجر ارسلان!تم نے۔"وہ ابھی بھی بد دل تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا تھا کہ خلیل الدین کو کیسے ہینڈل کرنا ہے۔"

"مجھے تو لگتا ہے بارود کے ساتھ رہ رہ کر تیری عقل میں بھی بارود گھس گیا ہے۔ابھی نکلو کسی اور دن خلیل الدین پر بات کریں گے۔"ارسلان نے جیسے تیسے جان چھڑائی۔اس نے

کھڑے ہو کر لیپ ٹاپ اسکرین کی دو تصویریں بنائیں اور فون جیب میں رکھ کر اسکرین بند کر دی۔

****

میرے حصے کی اذیت بھی کاٹی اس نے

عجب شخص تھا رکا پھر بھی نہیں

"جی سر! جی جی۔۔۔ میری احمد یار سے بات ہوئی ہے۔ ابھی تک وہ اسے نہیں ڈھونڈ پایا۔" میجر ارسلان بہت جلدی میں لگ رہا تھا۔ قدموں کا زمین پر پڑنے والا بے ڈھنگا انداز اس کے اضطراب کو ظاہر کر رہا تھا۔ اسلام آباد آرمی ہیڈ کوارٹر کے دوسرے فلور کی راہداری میں تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ فون پر دوسری طرف سے کچھ کہا گیا اور وہ سنتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"سر یہ اسی کا پلان تھا بائی پاس کے پاس سیکیورٹی ٹف رکھنے کا۔"

"الحمدللہ سیویلین کی تعداد کم تھی وہاں۔ 31 افراد میں سے پانچ لوگوں کی ابھی تک شناخت نہیں ہوئی۔ میرا خیال ہے ان میں سے۔۔۔" دوسری طرف سے اس کی بات کاٹ کر کچھ کہا گیا تھا۔ وہ کرنل کو بریفنگ دے رہا تھا اور پچھلے تین گھنٹوں میں وہ تقریباً دو سو کے قریب کال اٹینڈ کر کے ایسے ہی بریفنگ دے چکا تھا۔

"جی سر مجھے بھی اللہ پر بھروسہ ہے اسے کچھ نہیں ہوا ہو گا لیکن وہ دھماکے کی قریب ترین جگہ پر کھڑا تھا۔" کچھ ہدایات مزید لینے کے بعد وہ کال کاٹ کر اس کمرے میں داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

ٹی وی اسکرین پر کوئٹہ میں ایسٹرن بائی پاس پر ہونے والے خودکش دھماکے کی تازہ ترین اپڈیٹس آ رہی تھیں۔ تفصیل کے ساتھ ساتھ سینئر تجزیہ نگاروں کے تبصرے بھی جاری تھے۔ اس نے ریموٹ سے ٹی وی کو میوٹ کیا اور کمرے میں موجود آفیسر کی طرف متوجہ

ہوا۔کمرے میں پانچ سے چھ فوجی موجود تھے جو سب اپنے سامنے موجود مانیٹر اسکرین کی طرف متوجہ ہو کر کام کر رہے تھے۔

"میجر شام ابھی تک لاپتہ ہیں؟" وہ بے بسی سے پوچھ رہا تھا یا اپنا رونا کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا اسے خود ہی معلوم نہ تھا۔

"سکیورٹی فورسز بھیج دی ہیں اور پچھلے بارہ گھنٹوں سے شام کا اتا پتہ نہیں ہے۔" آن ڈیوٹی موجود میجر نے سنجیدگی سے اسے دیکھ کر کہا۔

"تمہارے اس میجر کا کوئی ایک گیٹ اپ ہو تو ہمیں ڈھونڈنے میں بہت آسانی ہو جاتی لیکن بد قسمتی سے ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی وہ مختلف حلیے میں تھا۔" وہ میجر خفگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"یہ اس کی جاب کا حصہ ہے۔اسے گیٹ اپس کی ضرورت ہوتی ہے۔"میجر ارسلان نے شام کی حمایت کی لیکن اس پر اثر نہ ہوا۔

"میری احمد یار سے بات ہوئی ہے وہ کام کر رہا ہے۔اسے تھوڑا ٹائم دو اور اپنے اس میجر کو جا کر سمجھا دو کہ یہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر کام مت کیا کرے۔کسی نے اوپر شکایت کر دی تو انکوائری کھل جائے گی۔"وہ افسر خاصے تپے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا۔

شام کو سب ہی جانتے تھے۔وہ اپنی مرضی سے ہی کام کرتا تھا۔وہ آئی ایس آئی میں نہیں ملٹری انٹیلی جنس میں تھا لیکن اپنے باس کی وجہ سے وہ آئی ایس آئی کے بھی بہت سے آپریشنز کا حصّہ رہا تھا۔وہ اپنے باس کے انڈر رہ کر ٹریننگ کیا کرتا تھا اسی وجہ سے اس کے کام کا انداز وہی خفیہ جاسوسوں والا تھا۔

"امید ہے شام کو کچھ نہیں ہوا ہو گا!"میجر ارسلان نے دل سے دعا کی تھی۔

"اس کا لہو بہت گرم ہے۔اس جنونی محّب وطن کو مشن سے پہلے نہیں مرنا۔میں جانتا ہوں وہ کہیں اور چلا گیا ہو گا تم فکر نہ کرو۔"آفیسر نے میجر ارسلان کو کہا لیکن اس بار اسے تسلی نہیں ہو رہی تھی۔اگر بیچ میں مائعزم کا واقعہ نہ ہوا ہوتا تو وہ بھی کچھ حد تک ریلیکس ہو جاتا لیکن فی الحال وہ بہت پریشان تھا۔

"اگر اب کی بار ایسا ہوا تو اس محّب وطن کا قتل میرے ہاتھوں واجب ہو گا پر ابھی دعا ہے وہ صحیح سلامت ہو۔"وہ سلیوٹ پیش کر کے کمرے سے باہر آ گیا۔سی سی ٹی وی فوٹیج سے بھی اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

باب4

یار تھا، گلزار تھا، مے تھی، فضا تھی، میں نہ تھا

لائق پابوس جاناں، کیا حنا تھی، میں نہ تھا

بے خودی میں لے لیا بوسہ، خطا کیجئے معاف

یہ دل بے تاب کی ساری خطا تھی، میں نہ تھا

ہائے ساقی یہ ہو ساماں اور عاشق واں نہ ہو

یار تھا، سبزہ تھا، بدلی تھی، ہوا تھی، میں نہ تھا

میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرہاد و قیس

کیا انہیں دونوں کے حصے میں قضا تھی، میں نہ تھا

(بہادر شاہ ظفر)

www.novelsclubb.com

وہ ململ کے خوبصورت پلنگ پر بے ڈھنگے انداز میں لیٹی ہوئی تھی۔ سیاہ ٹراؤزر اور سرخ بند گلے والی شرٹ میں ملبوس وہ زمانوں کی تھکی ہاری لگتی تھی۔ اس کے بھورے لمبے بال خوبصورت تھے لیکن اس وقت بکھرے اور الجھے ہوئے تھے۔ کمرے میں ایک طرف شراب کی کچھ خالی اور بھری ہوئی بوتلیں پھینکیں ہوئیں تھیں۔ کمرے کا اے سی دو ڈگری پر آن تھا اور سرخ روشنی سے کمرہ مدہم سا روشن تھا۔ تکیوں سے سسک سسک کر رونے کی آوازیں آ رہی تھیں لیکن ان کو سننے والا کوئی نہ تھا! اتنے بڑے گھر میں کسی کے پاس اتنا بڑا دل نہ تھا کہ اسے وہ چیز لا دیتے جو اسے چاہیے تھی۔ وہ کئی بار خودکشی کی کوشش بھی کر چکی تھی لیکن ہر مرتبہ اذیت بھری زندگی اس کا مقدر بن جاتی تھی۔ موت بھی اس سے خفا تھی۔ اس کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اسے اپنی آغوش میں نہیں لے رہی تھی۔ اس شخص کی وجہ سے وہ اپنی زندگی بدل چکی تھی لیکن وہ شخص اسے کیوں نہیں

مل رہا تھا؟ کتنی دعائیں، کتنی منتیں، کیا کچھ نہیں کیا تھا اس نے؟ کیا تھا صرف ایک شخص ہی تو مانگا تھا! وہ صرف ایک مرتبہ اس زندگی پر اپنا حق جتانا چاہتی تھی لیکن زندگی کانٹوں سے بھر گئی تھی۔

دروازہ زور سے پیٹا جانے لگا اور وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ جانتی تھی اگر اس نے دروازہ نہ کھولا تو متبادل چابیاں لا کر دروازہ کھول دیا جائے گا سو اٹھنے کی زحمت تک گوارا نہیں کی۔ تھوڑی دیر بعد واقعی ایسا ہی ہوا دروازہ کھول کر کمرے کی تمام لائٹس آن کر دی گئی تھیں۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"حلیمہ میری جان اپنے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہو؟ وہ تمہارے لائق نہیں ہے۔" گلناز اس تک آئیں اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ کمرہ بھی اس کی حالت کی طرح بکھرا ہوا تھا۔ وہ افسوس کر کے رہ گئی۔

"مجھے ہاتھ نہ لگائیں۔۔۔اس سے پہلے کہ میں کوئی بکواس کروں اور آپ سے بد تمیزی کروں چلی جائیں آپ یہاں سے۔مجھے اس گھر کے ہر فرد سے نفرت ہے۔اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔۔۔مرنے دیں۔خدا کا واسطہ ہے مرنے دیں۔"کندھے پر رکھے ہاتھ کو جھٹک کر اس نے چیخ کر کہا۔

"تم ہماری بیٹی ہو۔ہم تمہیں کیسے چھوڑ دیں؟وہ زندگی میں تمہیں وہ سب نہیں دے سکتا جو ہم نے دیا ہے۔غازی ایک غریب انسان ہے۔کام بھی کیا کرتا ہے؟ایک معمولی سا افسر ہے۔وہ کیا ہے اس سے زیادہ؟"وہ جیسے غازی کی غریبی کا مذاق اڑا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہاں سے دفع ہو جائیں!آپ نے سنا؟میں نے کہا دفع ہو جائیں یہاں سے۔۔۔ورنہ میں اپنا گلا دبا دوں گی!"وہ آئیسولیشن میں رہ کر تنگ آ گئی تھی۔آخری حد خود کو ختم کرنا ہی بچا تھا۔اس کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں۔آنکھوں کے گرد حلقے پڑ چکے تھے۔

چہرہ پیلا زرد تھا اور کئی دنوں سے کچھ نہ کھانے کی وجہ سے ہڈیاں باہر نکلی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ بہت محتاج اور لاچار سی حالت تھی!

"تم اس دو ٹکے کے انسان کے پیچھے ساری اخلاقیات بھول چکی ہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی اپنی ماں سے کیسے بات کر رہی ہو؟" وہ بھی جواباً چیخ کر بولی۔ وہ ہمیشہ کی طرح برینڈڈ ساڑھی، میک اپ اور زیورات میں لدی ہوئی تھی۔ اس کی زندگی کی ساری عیش صرف یہاں تک تھی لیکن یہ وقتی خوشی حلیمہ کی نظر میں کچھ نہیں تھیں۔ اسے رشتوں میں محبت کی ضرورت تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اس سے محبت کرتی ہوں اور آئندہ اسے دو ٹکے کا مت کہنا زبان کھینچ لوں گی اور ماں؟ ماں۔۔۔ مائی فٹ! آپ میری ماں نہیں ہیں۔ میری ماں وہ تھیں جس کو آپ نے اور آپ کے شوہر نے زہر دے کر مارا تھا، میں بچی نہیں ہوں۔ میری طرف سے بھاڑ میں

جائیں آپ بھی اور آپ کا شوہر بھی۔" وہ غصے سے چیخ کر بیڈ کے دوسری طرف سے نیچے جا کھڑی ہوئی۔ دماغ کچھ کرنے پر اکسا رہا تھا۔۔۔ کچھ غلط، کچھ بڑا!

"تمہیں اس سب کی بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔ میں ہی پاگل ہوں جو ہر روز تمہارے پاس آجاتی ہوں خود کو بے عزت کروانے۔ لیکن یاد رکھنا اس بے عزتی کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا!" گلناز غصے سے لب بھینچتی کہہ رہی تھی اور حلیمہ اس پر تمسخرانہ ہنسی اور پھر ہنستی ہی چلی گئی۔ تھوڑا ہنسنے کے بعد اس کے جبڑے دکھنے لگے تھے۔

"یو نو واٹ؟ آپ کی اس گھر میں اوقات صرف ایک کٹھ پتلی جیسی ہے جسے جب چاہو جہاں چاہو نچوالو۔ پہلے شوہر کے ہاتھوں ناچتی رہیں، پھر بیٹوں کے ہاتھوں، اس سے بھی تسلی نہیں ہوتی تو اپنی اوقات کا اندازہ لگانے کے لیے میرے پاس آجاتی ہیں۔ کافی بے عزتی پروف نہیں ہیں آپ؟" وہ زہر خندہ انداز میں بولی۔

"تم محبت کے لائق ہی نہیں ہو حلیمہ ! میں نے تمہیں اپنی بیٹی مانا اور بدلے میں تم مجھے گالیوں سے نواز رہی ہو؟" گلناز سنجیدگی سے بولی۔

"یہ جذباتی کلام جا کر اپنے بیٹوں کو سنائیں شاید ان پر اثر ہو جائے۔ میرے تو جوتے کو بھی پروا نہیں ہے۔" وہ تنفر سے بولی۔

اسی وقت کمرے میں ایک سیاہ پینٹ کوٹ والا مرد داخل ہوا۔ مہنگے کلون کی خوشبو سے کمرہ مہک اٹھا تھا اور کسی حد تک آنے والا بھی مرعوب کرنے والی شخصیت کا مالک تھا۔

"واہ اتنے دنوں بعد ہمشیرہ کی آواز کانوں میں پڑی۔ بہت سکون ملا ! کوئی بتائے گا کہ آیا اس ذلیل غازی کا بھوت اس کے سر سے اترا ہے یا نہیں؟" فیصل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو غازی کے بارے میں ایک لفظ بھی اپنی ناپاک زبان سے نکالا۔" گلا پھاڑ کر اس نے فیصل سے کہا تو وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آ گیا اور وہ پیچھے ہوتی گئی اتنا کہ دیوار سے لگ گئی۔

"ڈیئر اسٹیپ سسٹر! تمہیں پتا ہے تم حد سے زیادہ گھمنڈی، امیچور اور۔۔۔"

"بکواس بند کرو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" وہ اس سے چند قدم کے فاصلے پر تھا کہ وہ دوبارہ زخمی انداز میں چیخی۔ صحیح کہہ رہا تھا وہ "سوتیلی بہن" اگر سگی ہوتی تو ان کا رویہ ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ فیصل عمر میں اس سے چھ سات سال بڑا ہی تھا لیکن حلیمہ کے نزدیک ملک کے معروف وکیل کی عزت کوڑی کی بھی نہیں تھی۔ ان لوگوں کے ہمت بھی کیسے ہوئی اس سے بات کرنے کی؟

www.novelsclubb.com

"اتنی خوبصورت ہو یار کوئی اپنے اسٹینڈرڈ کا بندہ کیوں نہیں ڈھونڈ لیتی؟ پہلے بھی تو۔۔۔"اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے فیصل نے طنز کیا اور جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ وہاں وہ کسے اپنی مدد کے لئے بلاتی جہاں اس کا اپنا کوئی بھی نہ تھا۔ وہ اکیلی تھی، چیخنا بھی چاہے تو آواز دیواروں سے پلٹ کر واپس آجاتی تھی۔ اپنی بے بسی کا سوچ کر بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

جب انسان راستہ بدل لیتا ہے تو معاف صرف اللہ کرتا ہے۔ دنیا والے ابھی بھی اس انسان کو پرانے ورژن سے ہی جانتے ہیں۔ حلیمہ کو بھی صرف اللہ نے معاف کیا تھا۔ یہ مٹی کے لوگ آج بھی وہی تھے اور کل بھی وہی تھے اور شاید آئندہ بھی ایسے رہیں گے۔

اس سے پہلے کہ وہ رونا شروع کرتی گرجدار آواز میں بولی۔ "میرا اسٹینڈرڈ کیا ہے جو تم لوگوں کا اسٹینڈرڈ ہے؟ تم لوگوں کا درجہ اس سے انتہائی گرا ہوا ہے جس میں محبت کرتی

ہوں۔تم لوگ غازی کے پاؤں کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہو۔منافق لوگ ہو تم سب!

گھن آتی ہے مجھے تم لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے۔"ایک زوردار تھپڑ نے اس کی دنیا ہی

گھمادی تھی۔دونوں ہاتھ بے اختیار بائیں گال پر رکھے تھے۔

"غازی کو بھول جاؤ۔"فیصل نے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ کے شکنجے میں لیا۔

"جتنی جلدی بھول جاؤ گی تمہارے لئے اتنا ہی خوشگوار ثابت ہو گا۔کل میرا ایک "اور"

دوست گھر پر آرہا ہے۔اس نے تصویروں میں تمہیں دیکھ رکھا ہے اور مرتا ہے تمہاری

خوبصورتی پر!بہتر ہے اس سے تعلقات بڑھاؤ کیونکہ وہ تمہارے قابل بھی ہے اور اہل

بھی۔ہمیں بھی فائدہ پہنچاؤ اور خود بھی سکون کی زندگی گزارو۔غازی کے ساتھ ایک

جھونپڑی میں رہنے سے بہتر ہے ایک خوبصورت سا محل بناؤ اور اس میں عیش کرو۔"

آنکھوں سے آنسو ابل ابل کر باہر آنے لگے۔

درد دل میں زیادہ ہو رہا تھا یا جسم پر؟ اندازہ لگانا مشکل تھا۔

"تم بہت گھٹیا ہو فیصل! بہت گھٹیا۔ لعنت ہے تمہاری سوچ پر! تم ایک عورت پر ہاتھ۔۔۔" اس کے چہرے پر مزید ایک تھپڑ مارا گیا تھا۔ اس 31 سالہ شخص کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔ حلیمہ کا ہونٹ پھٹ گیا اور وہاں سے خون رسنا شروع ہو گیا۔

"میں گھٹیا بھی ہوں اور لعنتی بھی۔۔۔ پاک دامن اور صادق تم بھی نہیں ہو! تمہارے بارے میں اگر سب کچھ میڈیا کو دے دوں تو تمہیں زمین کے اوپر تو کیا زمین کے نیچے بھی پناہ نہیں ملے گی۔ کتنے لڑکوں کے ساتھ گھومتی رہی ہو گنتی میں بھی نہیں آتے! اور کتنوں کے ساتھ راتیں گزار۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اور یہ آخری حد تھی کہ حلیمہ ٹوٹ گئی۔

"بس کریں فیصل بھائی! بس کریں۔۔۔خدا کی قسم میں زانی نہیں ہوں۔میں نے کسی کے ساتھ رات نہیں گزاری۔میرا یقین کریں۔۔۔مجھے میری ہی نظروں میں مت گرائیں۔" وہ اب بے اختیار ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔بے بسی سے اس کا دل پھٹنے کے قریب تھا۔اس کی ٹانگیں مزید کھڑی ہونے سے انکاری تھیں اور وہ زمین پر گر گئی۔اس کا کردار "بہت اچھا" نہیں تھا لیکن اس قدر گرا ہوا بھی نہیں تھا۔

"فیصل بس کرو تم اپنے کمرے میں جاؤ۔میں اسے سمجھاتی ہوں۔وہ چھوٹی اور ناسمجھ ہے، غلطی تو انسان سے ہی ہوتی ہے۔" گلناز نے آگے آ کر فیصل کو ہٹانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ممی! میں آج اس کا دماغ سیٹ کر کے ہی جاؤں گا۔" فیصل نے اس کے جڑے ہاتھوں کو تنفر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ رو رہی تھی۔ وہ اس کے اپنے تھے جو روز اسے لفظوں سے مارتے تھے اور وہ لفظوں کی مار برداشت نہیں کر پاتی تھی۔ وہ بد کردار نہیں تھی اور یہ الزام اس کو اندر تک دہلا دیتا تھا۔

"فیصل چھوڑو اسے چند دنوں تک ٹھیک ہو جائے گی۔ تم فکر نہ کرو۔ میں اس سے بات کرتی ہوں۔" گلناز نے فیصل کو پیچھے ہٹا لیا۔

گلناز مزید فیصل سے کچھ کہہ رہی تھی لیکن وہ سن نہیں رہی تھی۔ اب سننے کو کیا رہتا تھا۔ فیصل کو باہر نکال کر وہ واپس اس تک آئی۔

"چچ۔۔۔ چچ۔۔ چچ! میری اوقات یاد دلاتے دلاتے تم اپنی اوقات تو بھول ہی جاتی ہو۔

www.novelsclubb.com

اب میں تمہیں تمہاری اوقات بتاتی ہوں۔۔۔ صرف دو تھپڑ اور تمہارے کردار پر دو بول اور تم مالا کے موتیوں کی طرح ٹوٹ کر بکھر جاتی ہو۔ تمہاری ماں کو بھی اپنے کردار کی بڑی فکر رہتی تھی۔ تم بھی اسی پر چلی گئی ہو۔ خیر بہت خون بہہ رہا ہے میں فرسٹ ایڈ باکس

بھجواتی ہوں بلکہ ساتھ میں ہلدی والا دودھ بھی اور اگر تم چاہو تو کھانا بھی بھجواتی ہوں۔۔۔چونکہ کھانا تم کھاؤ گی نہیں تو میں صرف پہلی دو چیزیں بھجوا دیتی ہوں۔ صحت تھوڑی بہتر ہو گی تو کسی کا مقابلہ کر سکو گی۔"گلناز اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ سے بولی۔وہ خالی خالی نظروں سے چہرہ گھٹنوں پر رکھے اسے دیکھے گئی۔اب اس نے کچھ نہیں کہا۔کوئی احتجاج نہیں کیا کہ وہ اس کے کمرے میں کیوں آئی؟وہ بس اندر سے خالی ہو چکی تھی۔ایک خالی،سوکھی ہوئی جھیل!

"ایک مخلصانہ مشورہ دیتی ہوں۔"گلناز کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اس گھر کے مردوں کے ساتھ زبان درازی مت کیا کرو کیونکہ زبان درازی کرنے کے بعد ہمیشہ سے یہی ہوتا آیا ہے جو تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔یہ لوگ جیسا کہتے ہیں کر لو۔ زندگی اچھے سے گزار سکو گی بلکہ شہزادیوں جیسی زندگی گزارو گی۔تم پوری طرح اپنے

باپ پر ڈی پینڈ کرتی ہو۔اس کی مدد کے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتی،نہ اپنے لیے اور نہ غازی کے لیے۔اس سے محبت وقتی جنون کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔جب تم اس کے ساتھ دو کمروں والے مکان میں رہو گی تو تمہیں ان آسائیشوں کی قدر ہو گی جو تمہارے باپ نے دی ہیں۔"اس نے کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔

"مجھے تم سے ہمدردی ہے حلیمہ۔"گلناز کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی اور وہ وہیں بیٹھی فرش کو گھورتی رہی۔

تھوڑی دیر بعد جب دروازہ کھٹکھٹا کر کھولا گیا وہ تب بھی بیڈ سائیڈ ٹیبل کے ساتھ آنکھیں موندے بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے سر اٹھا کر اوپر بھی نہیں دیکھا تھا۔اس کی ماں کے بہت پرانے اور وفادار ملازم مراد بابا کمرے میں آئے تھے۔انھیں وہ بہت کمزور لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چھوٹی بی بی! بیگم صاحبہ نے آپ کے لئے دودھ اور فرسٹ ایڈ باکس بھیجوایا ہے۔"

انہوں نے شفقت سے کہا۔

"شکریہ مراد بابا! ادھر رکھ جائیں۔" اس نے اٹھنے کی کوشش نہیں کی۔

"چھوٹی بی بی آپ کو کچھ اور چاہیے؟"

"نہیں۔"

"آپ بہت بہادر ہو۔" مراد بابا نے کہا۔ اس کی امی کی وفات کے بعد مراد بابا ہی تھے

جنہوں نے اسے پالا تھا۔ وہ کچھ بھی نہ بولی صرف نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔ شکوہ تھا جو

www.novelsclubb.com

وہ انہیں دیکھ کر اپنی ماں سے کر رہی تھی۔ اسے بھی ساتھ لے جاتیں!

"میں مجبور ہوں بیٹا۔ میری حیثیت ایک ملازم سے زیادہ اس گھر میں کچھ بھی نہیں ہے۔

میری بات کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔" مراد بابا مایوسی سے کہہ رہے تھے۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ جائیں گے تو لائیٹس آف کر جایئے گا۔" کوئی شکوہ نہیں کرنا تھا!

مراد بابا نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور کمرے سے چلے گئے اور وہ پیچھے

اندھیرے میں دروازے کو گھورتی رہ گئی۔

****

کسی کا عشق، کسی کا خیال تھے ہم بھی

www.novelsclubb.com

گئے دنوں میں بہت باکمال تھے ہم بھی

"میری خوبصورت دادی جان! کیسی ہیں آپ؟ میرے جانے کے بعد آپ مجھے یاد کرنے کی ضرورت تو محسوس نہیں کرتی ہوں گی لیکن میں بھی آپ کی محبت میں پاگل ہوں واپس آجاتی ہوں۔" مائعزم چہکتے ہوئے دادی کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہہ رہی تھی۔ وہ گاؤں آگئی تھی جو اسے اس دنیا میں سب سے خوبصورت جگہ لگتی تھی۔ ہاں مائعزم کانیلم!

"چل جھوٹی! جب گھر میں عزت کم ہو جاتی ہے تب دادی کی یاد آتی ہے۔" دادی نے اس کے دونوں گالوں پر باری باری بوسہ دیا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ تب تک سردار اور غازی بھی اندر آچکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ! آج تو میرا پوتا بھی آیا ہوا ہے۔ ادھر کا راستہ کیسے بھولا غازی؟" وہ اب غازی سے مل رہی تھیں اور وہ مسکرا کر ان کی باتوں کا جواب دینے لگا۔ مائعزم ان لوگوں کو چھوڑ کر کچن کی طرف چلی آئی۔

گاؤں میں کچھ مکان کچے اور کچھ پکے تھے جو گرمیوں اور سردیوں میں راحت دیتے ہیں،

گرمیوں میں ٹھنڈے اور سردیوں میں گرم ہوتے ہیں، وہ مکان بھی کچھ زیادہ پکا نہیں تھا

لیکن خوبصورت تھا جس میں چار کمرے، دو باتھ اور کچن تھا اور ایک کھلا مٹی کا صحن تھا جس

میں دادی نے اپنے شوق کے لیے کچھ خرگوش، مرغیاں، اور بطخیں رکھی ہوئی تھیں، گھر

کے پچھلی طرف تیتّر، طوطے اور کبوتر بھی رکھے ہوئے تھے۔ ہمیشہ کی طرح نیلم آکر اسے

جانوروں اور پرندوں کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہونا تھا۔ فضا

مختلف زبانوں کی بولیوں سے گونج رہی تھی۔ کافی اندھیرا ہونے کے باوجود خرگوش

اٹھکلیاں کرنے میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک خرگوش کے پیچھے بھاگتے ہوئے کچن تک پہنچی۔ کچن میں وہ سیمی سے ملنے آئی تھی۔

سیمی اس کی دادی کی منہ بولی بیٹی تھی لیکن وہ اس کا نام ہی لیا کرتی تھی۔

"سیمی میری جان کیسی ہو؟" سرپرائز دینے والے انداز میں وہ کچن میں داخل ہوئی اور پیچھے سے سیمی کے گلے لگ گئی۔ سیمی واقعی حیرت میں آگئی اور مائعزم کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک خوشگوار مسکراہٹ در آئی۔ اپنا کام چھوڑ کر وہ مائعزم سے ملنے کے لیے ہاتھ دھونے لگی۔

"مائعزم کی بچی تم کب آئیں اور مجھے بتایا بھی نہیں؟" اب وہ دونوں دوبارہ بغل گیر ہو رہی تھیں۔

"ابھی تو میں راستے میں ہوں جب گاؤں پہنچوں گی تب بتاؤں گی۔" مائعزم نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اب کچن سے نکل کر سیمی کے کمرے کی طرف آگئیں۔ کمرہ سادہ سا نفیس طریقے سے سیٹ تھا، ایک طرف سنگل بیڈ اور ایک طرف زمین پر میٹرس بچھا ہوا

www.novelsclubb.com

تھا۔مائعزم جاکر صوفے پر بیٹھ گئی۔وہ جب بھی ادھر آتی تو سیمی کے کمرے میں میٹرس پر ہی سوتی تھی۔یہ سیمی کا کمرہ نہیں تھا لیکن کافی عرصے سے وہ اسی کمرے میں رہ رہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے تمہارے پچھلے وزٹ کے بعد سے ٹیوشن کے بچوں نے اتنا سر گھمایا ہوا ہے۔پتہ نہیں تم انہیں کیا پٹیاں پڑھا کر گئی تھیں؟روز تمہارے آنے کا پوچھتے ہیں۔"سیمی اب اسے بتا رہی تھی۔

"اور تم جیلس ہوتی رہیں؟"مائعزم نے بالوں کا جوڑا بنالیا اور اٹھ کر گھر کے پچھلی طرف کھلنے والا دروازہ کھول لیا۔گھر اونچائی پر تھا اور بہتا ہوا نیلم خاموشی سے اپنی مستی میں گم تھا۔وہ رات کے وقت بھی اسے دیکھ سکتی تھی۔مائعزم کو نیلم سے عشق تھا اور اس کا نیلم کبھی بہت ظالم بھی رہا تھا!

"ارے کہاں؟ میں نے کہہ دیا تمہاری شادی ہو گئی ہے اور تم بیرون ملک چلی گئی ہو۔"

سیمی نے ناک سے مکھی اڑائی۔

مائعزم دروازے سے ٹیک لگا کر پچھلی طرف کا منظر دیکھنے لگی۔

"سیریسلی؟" اسے سیمی کے جھوٹ پر شاک لگا۔

"کتنی غلط بات ہے سیمی۔ تم نے میرے بارے میں بچوں سے اتنی بڑی غلط بیانی کی ہوئی ہے۔ میں ابھی جا کر تمہارے ٹویشن کے بچوں کو اکٹھا کرتی ہوں اور تمہاری عزت افزائی ان کے سامنے کرتی ہوں۔" وہ سیمی کی طرف رخ کر کے کہہ ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"رہنے دو بی بی! ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اس کرکٹ ٹیم سے چھٹکارا پا کر آئی ہوں۔"

سیمی نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے۔

"تمہیں پتہ ہے غازی بھائی آئے ہوئے ہیں۔اتنے دنوں سے ہمارے گھر رہ رہے ہیں۔"

مائعزم نے بتایا۔اسے لگا سیمی سن کر حیران ہو گی کہ کون غازی؟ کہاں سے آیا؟ تم لوگوں

کے گھر کیا کر رہا ہے؟ وغیرہ وغیرہ اور وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرے گی کہ غازی کے آنے

کے بعد سے کیا کیا ہوتا رہا ہے لیکن سیمی حیران تو دور پوچھا تک نہیں۔

"اچھا۔" سیمی نے مختصر کہا۔

"سردار بھی آئے ہوئے ہیں تم ان سے نہیں ملی؟" مائعزم نے اسے یاد کروایا۔

"تمہارے آنے کی خوشی میں سب کو بھول ہی گئی۔" سیمی نے افسوس سے کہا اور اٹھ

www.novelsclubb.com

کھڑی ہوئی۔مائعزم بھی اس کے ساتھ ہولی۔ نیلم نے افسردگی سے اپنے عاشق کو جاتے

دیکھا۔پھر ایک لہر نے ہمت بندھائی کہ اسے لوٹ کر یہیں آنا ہے اور نیلم پر اسرار سا مسکرا

دیا تھا!

وہ دونوں دادی کے کمرے میں آئیں تو ان تینوں کو محو گفتگو پایا۔ سیمی نے آکر سردار اور غازی کو سلام کیا۔ مائعزم کو حیرانگی ہوئی کہ اس کے چہرے پر حیرت اور انجانے پن کے کوئی آثار نہیں تھے۔ شاید پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ اس نے سوچا پھر خود ہی خیال کو جھٹکا اور سیمی کے ساتھ رات کے کھانے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئی۔

****

دل نہیں تجھ کو دکھاتا ورنہ، داغوں کی بہار

اس چراغاں کا کروں کیا، کار فرما جل گیا

www.novelsclubb.com

"آپ کیا کہتے ہیں سردار اب سیمی کو ہمارے ساتھ چلنا چاہیے کہ نہیں؟ ہم دونوں کو اکٹھے آگے پڑھنا چاہیے۔" اس نے کھانا کھاتے ہوئے اپنے ابو سے رائے مانگی تھی۔ مائعزم کے غیر متوقع سوال پر سیمی نے پہلے مائعزم اور پھر باری باری سب کو دیکھا۔ بادام قورمہ

کی خوشبو سارے میں پھیلی ہوئی تھی اور دستر خوان پر موجود پانچ نفوس کھانا شروع کر چکے تھے۔

"سیمی جو چاہے وہ کرو۔" سردار نے مسکرا کر جواب دیا۔

"اچھا سیمی کو چلنا چاہیے اور مجھے یہاں رہنا چاہئے؟" دادی خفا ہو گئیں۔

"ظاہر ہے میری پیاری سیمی چلے گی تو آپ بھی چلیں گی لیکن میں پہلے اپنی ماں سے اجازت لوں گی ورنہ ساس بہو کی لڑائی اللہ معافی!" اس نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا۔

اب اس نے غازی کی فکر کرنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ اپنی زندگی سے تنگ ہو گا مائعزم نہیں!

www.novelsclubb.com

"مائعزم! بہت بولتی ہو تم۔" دادی نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ غازی کو اسٹیل کے گلاس میں پانی ڈال کے دے رہی تھیں۔ وہ چاینیز کھا رہا تھا۔ شاید مائعزم نے اچھا کھانا بنایا تھا۔

"میں کب بولتی ہوں دادی؟آپ فضول میں مجھے ایسے کہتی ہیں۔میں آئندہ ادھر آہی نہیں رہی۔آپ کو تو میری ذرا سی خوشی برداشت نہیں ہوتی۔کتنی جنگیں لڑ کر آتی ہوں ادھر آپ کو اندازہ بھی نہیں اور میرے آنے۔۔۔"

"اچھا بس بس غلطی ہو گئی۔تم بولو ضرور بولو۔"دادی نے ہار مانی۔

"میں تو اب بول ہی نہیں رہی۔آپ سے پکا میں ناراض ہوں۔"وہ نروٹھے پن سے بولی۔

"معافی مانگ تو رہی ہوں استانی صاحبہ!"دادی نے فوراً کہا۔

"چلیں کوئی بات نہیں، سیمی اور آپ چلیں گی ادھر۔"

www.novelsclubb.com

"تم سے کس نے کہا کہ سیمی یہ گھر چھوڑ کر کہیں اور جائے گی؟"سیمی نے اتنے سخت لہجے میں کہا کہ وہ چپ ہی ہو گئی۔

"ہم ساتھ پڑھیں گے۔بہت مزہ آئے گا۔"اس نے مسکرا کر کہتے ہوئے اپنی خفت مٹائی۔

"میں کہیں نہیں جا رہی مائعزم ! میں یہیں رہوں گی۔" سیمی نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن ہر انسان کو ایک وژن کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔تم نے ماسٹرز کیا ہوا ہے میں نے بھی کیا ہوا ہے۔اب تو انشاءاللہ ڈبل ماسٹرز کروں گی کیونکہ میرا کوئی ایم ہے۔تم بھی کوئی ایم بناؤ زندگی میں آگے بڑھو۔"وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تمہارا کوئی خواب ہے لیکن میرے پاس ایسا کچھ نہیں ہے۔میں اپنی زندگی میں مزید کچھ بھی نہیں کرنا چاہتی۔" سیمی کے دوٹوک انداز میں منع کرنے پر اسے بے اختیار سبکی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں سمجھ سکتی ہوں تم نیلم نہیں چھوڑ سکتی اسی لئے ایسا کہہ رہی ہو۔"

"میں نیلم چھوڑ سکتی ہوں مائعزم اگر میری فیملی مل جائے۔" سیمی کا انداز ٹوٹا ہوا تھا لیکن لہجہ کرخت تھا۔

"ٹھیک ہے سیمی! اگر تم نہیں پڑھنا چاہتی تو مت پڑھو۔اس طرح اپنا غصہ کسی اور پر مت اتارو۔ہم سب جانتے ہیں تم ڈسٹرب ہو لیکن اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے۔" غازی نے بھی سخت لہجے میں کہا تو سیمی نے غصے سے چمچ پلیٹ میں پھینک دیا اور غازی کو غصے سے دیکھا۔

"ہاں کسی کی بھی غلطی نہیں ہے سب میری غلطی ہے۔دو سال ہو گئے ہیں سعود اور آمنہ کو گم ہوئے کیا کر رہے ہیں آپ سب؟ غازی آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ بہت جلد انہیں واپس لائیں گے کیوں نہیں واپس لائے ابھی تک؟ سردار آپ نے وعدہ کیا تھا انہیں ڈھونڈنے کا۔کیا آپ بھی تھک گئے ہیں؟ آپ لوگ اب جان جائیں کہ میں نارمل زندگی

www.novelsclubb.com

نہیں گزار سکتی جب تک میرا شوہر اور میری بچی واپس نہیں آجاتے۔سب لوگ اپنے اپنے سکون کے لئے سب کچھ کرتے ہیں۔کیا کسی کو میری بھی پرواہ ہے؟"وہ غصے میں بہت سخت بول گئی تھی۔

"سیمی ریلیکس!"مائعزم نے تھوک نگلتے ہوئے اسے پانی کا گلاس پکڑایا۔وہ گفتگو کو کبھی بھی اس موضوع کی طرف نہیں لے کر جانا چاہتی تھی۔

"سیمی اللہ پر بھروسہ رکھو۔سعود اور آمنہ جہاں بھی ہونگے بالکل ٹھیک ہوں گے۔"

سردار نے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کاش کہ وہ بالکل ٹھیک ہوں لیکن جب میں human trafficking کے بارے میں پڑھتی ہوں،نیوز سنتی ہوں تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔وہ افریقی لوگ کیا سلوک کرتے ہیں۔"اس کی آواز رندھ گئی۔ایسے میں غازی خاموشی سے کھانا کھاتا رہا۔

"یہ مت بھولو کہ سیمی سعود اور آمنہ کو واپس لانے کے لیے ہم بہت کوشش کر رہے ہیں۔وہ جہاں بھی ہوں گے انشاءاللہ ٹھیک ہوں گے۔بس تھوڑا صبر رکھو۔"سردار نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"سردار آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ایسے سفر زیادہ تر پیدل، کشتیوں پر، یا سامان لے جانے والے کنٹینرز پر کیا جاتا ہے اور ایسے سفر میں وہ افریقہ تک تو نہیں پہنچے ہونگے تو کیوں آپ ابھی تک انہیں ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہوئے؟ وہ لوگ پیدل چلتے چلتے زیادہ سے زیادہ کہاں تک پہنچے ہوں گے؟"

www.novelsclubb.com

"اگر سیمی تمہیں کچھ برا نہ لگے تو میں بولوں؟"غازی نے مداخلت کی تھی اور بغیر جواب کا انتظار کئے اس نے کہنا شروع کیا۔

"میں تمہیں صرف حقائق بتاؤں گا جو اس طرح کے کاموں میں ہوتے ہیں، تم نے ٹھیک کہا کہ یہ لوگ پیدل، کشتیوں پر اور کنٹینرز پر راستہ طے کرتے ہیں اور یہ راستہ سڑکوں والا عام راستہ نہیں ہوتا۔ یہ سفر لوگوں کو لاکھوں روپوں کے عوض بھیڑ بکریوں کی طرح خطرناک راستوں سے گزار کر کیا جاتا ہے اور یہ راستہ اتنا دشوار ہوتا ہے کہ کچھ لوگ منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مار دیے جاتے ہیں یا مر جاتے ہیں یا دوسرے ممالک کی سرحدوں پر گرفتار ہو جاتے ہیں اور تمہیں یاد ہو گا تم نے خود ہی مجھے سعود کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ تم لوگوں کو کسی یورپی ملک میں لے کر جانا چاہتا تھا۔ اپنی خواہش کے پیچھے وہ بھی ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا۔ یہ لوگ (اسمگلرز) پہلے زبردستی اپنے ساتھ معصوم انسانوں کو کوئٹہ لے جاتے ہیں پھر ایران اور پھر ایران کے تفتان بارڈر سے ماکو کے پہاڑوں سے

ترکی لے جاتے ہیں اور پھر وہاں سے یونان بھیجتے ہیں۔"اس نے اب بادام قورمہ اپنی پلیٹ میں ڈالا۔مائعزم نے میکانکی انداز میں ہاٹ پاٹ اس کے آگے رکھ دیا۔

"بد قسمتی سے ہمارے ملک کے پاس human trafficking(انسانی اسمگلنگ) کی روک تھام کے لیے جدید مشینری نہیں ہے جیسا کہ یورپی ممالک کے پاس پائی جاتی ہے اور اسی وجہ سے پاکستان کو انسانی سمگلنگ کے خلاف international laws (بین الاقوامی قوانین) کے معیار پر پورا اترنے میں دشواریوں کا سامنا ہے۔میرا مقصد تمہاری امید توڑنا نہیں ہے لیکن حقیقت یہی ہے۔"وہ بہت کم بات کرتا تھا اور اب اس نے کافی تفصیل سے بات کی تھی۔مائعزم حیران ہوئی تھی۔وہ اب ہاٹ پاٹ سے آدھی روٹی نکال رہا تھا۔

"سعود صرف اپنی بیٹی کو ایک شاندار مستقبل دینا چاہتا تھا۔اس لئے وہ ان لوگوں کی باتوں میں آگیا۔ پھر بھی حکومت پاکستان کیا کر رہی ہے؟ کتنے لوگوں کو ان لعنتی لوگوں نے ایسے ان کے پیاروں سے دور کیا ہے؟ اسے اپنی بیٹی کے لیے خواب دیکھنے کی اتنی بھاری قیمت کیوں ادا کرنا پڑ رہی ہے؟" وہ بہت افسردہ تھی۔اس میں مائعزم واقعی کچھ نہیں کر سکتی تھی اس لئے خود کو بولنے سے باز رکھا اور جو وہ جانتی تھی وہ کم از کم سیمی کو نہیں بتا سکتی تھی۔

"سیمی میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ تمہارا شوہر اور بیٹی صحیح سلامت ہوں۔ میں ان لوگوں کو بھی دہشت گرد سمجھتا ہوں اور جہاں تک بات ہے حکومت پاکستان کی تو وہ لوگ بھی بے بس ہیں۔ایف آئی اے (FIA) ایسے لوگوں کو پکڑ تو لیتی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ ایسے کالے دھندے میں بااثر شخصیات بھی شامل ہوتی ہیں اور پھر ان لوگوں کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت نہ ہونے پر انہیں مجبوراً چھوڑنا پڑتا ہے جس سے یہ اسمگلرز اپنے

سیاسی اور مالی اثر ورسوخ کی وجہ سے سر عام اپنا کام کرتے ہیں۔ قوانین پر عمل درآمد نہ ہونا اور کرپشن ان کے ہتھیار ہیں اور ایسے لوگ باآسانی شکار ہو جاتے ہیں جو ملک میں بڑھتی ہوئی لاقانونیت اور مفلسی کے چنگل سے فرار ہونے کے لئے اپنا جان و مال داؤ پر لگا دیتے ہیں اور ملک سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ ملک عمران کے بارے میں تو سن رکھا ہو گا! اس کے گھر والوں نے بھی ایف آئی اے (FIA) کو رپورٹ درج کروائی تھی لیکن پھر کیا ہوا؟ چند دن کے بعد اس شخص کو چھوڑ دیا گیا جس نے ملک عمران کے ہاتھوں کی انگلیاں تک کاٹ دی تھیں لیکن پھر بھی ہمارے ملک میں کم عمر لڑکے اپنے خواب اور پیسے تھام کر انہیں جیسے لوگوں کے دروازے کے باہر پائے جاتے ہیں کیونکہ یہ سب کچھ کسی غریب کو پہلے نہیں بتایا جاتا کہ وہ کس کا شکار بننے جا رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ کسی بھی ملک کو اس قسم کی صورتحال کا سامنا ناقص قوانین اور خراب امیگریشن سسٹم کی حکمتِ عملی وجہ سے

ہوتا ہے اور جانتی ہو "تم لوگوں کا پڑوسی ملک بھارت "انسانی سمگلروں کی وجہ سے ورلڈ انڈیکس میں ٹاپ پر ہے اور اسی وجہ سے پاکستان میں بھی حالات سنگین سے سنگین تر ہوتے جا رہے ہیں۔

ہر سال دنیا میں لاکھوں لوگوں کی سمگلنگ ہوتی ہے اور پاکستان دنیا میں اس لحاظ سے نویں نمبر پر ہے، بین الاقوامی سطح پر یہ کاروبار اربوں ڈالرز کی شکل اختیار کر چکا ہے اور جرائم کی دنیا میں یہ تیسرے نمبر پر تیزی سے پھیلتا ہوا کاروبار ہے۔ یقینی طور پر معصوم لوگ آسانی سے ان کا ہتھیار بن جاتے ہیں جس وجہ سے ان کا کاروبار ترقی کرتا ہے۔ امریکہ کو بھی یہ مسئلہ میکسیکو اور کینیڈا کے راستوں کے ذریعے درپیش ہے اور پاکستان کے افراد کے لیے یہ آفر ایران، عراق اور ترکی والے روٹ پر دستیاب ہے۔ سوری آپ لوگ کھانا کھائیں۔ میں بات کہاں سے کہاں لے گیا؟" آخر میں وہ سنجیدگی سے بول کر مسکرایا۔

"آپ بولتے بھی ہیں؟ میں آپ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئی ہوں غازی بھائی۔ ویسے آپ اور کس کس موضوع پر تقریر کر سکتے ہیں؟" مائعزم نے اس کے چپ ہونے پر پر جوش انداز میں پوچھا۔

"کسی موضوع پر بھی نہیں۔" اسے سختی سے جواب دیا گیا تھا۔

وہ اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہوا تو مائعزم نے سیمی کو کھانے کا کہا لیکن وہ سوچ یہی رہی تھی کہ غازی اتنا کیسے بول گیا؟

****

www.novelsclubb.com

باب5

کہاں آ کے رکنے تھے راستے، کہاں موڑ تھا اسے بھول جا

وہ جو مل گیا اسے یاد رکھ، جو نہیں ملا اسے بھول جا

حلیمہ سعدیہ کی غازی سے پہلی ملاقات انگلینڈ میں ہوئی تھی اور پھر یہ ملاقات پہلی نہیں رہی تھی۔غازی ٹورویزا پر انگلینڈ گیا ہوا تھا اور حلیمہ اپنی فرینڈز کے ساتھ گھومنے اور وقت ضائع کرنے کے لیے انگلینڈ میں موجود تھی کیونکہ اسے گھر والوں سے راہ فرار کا ایک ہی طریقہ نظر آتا تھا کہ وہ گھومنے کے لیے بیرون ملک نکل جائے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس ہوٹل کی لابی میں گھوم رہی تھی جس میں رہائش پذیر تھی جب اس کی نظر سامنے اس شخص پر پڑی جو کالی جینز اور بھورے رنگ کی شرٹ میں ملبوس ہینڈسم لگ رہا تھا۔ ہوٹل کے ریسٹورنٹ ایریا میں صوفے پر بیٹھا وہ اپنے فون میں مصروف تھا۔اس وقت وہ ویسے بھی بور ہو رہی تھی کیونکہ اس کی فرینڈز تیار ہونے میں کافی وقت لگا رہی تھیں تو اس نے سوچا اس شخص کے ساتھ ٹائم پاس کیا جائے۔وہ ایک پبلک فیگر تھی لوگوں سے بات چیت کرنا اسے اچھا لگتا تھا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ بات چیت اس کی زندگی بدل دے گی۔وہ اس شخص کے سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔اس نے ایک نظر اٹھا کر حلیمہ کو دیکھا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔حلیمہ نے گلہ کھنکار کر اسے متوجہ کیا۔

"کیا میں آپ سے بات کر سکتی ہوں؟" حلیمہ نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔ وہ اس وقت سیاہ جینز اور سرخ رنگ کی ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔ بھورے بال کندھوں سے نیچے تک آتے تھے۔ وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی۔

غازی نے حلیمہ کو غور سے دیکھا۔

"آپ نے بات کر لی ہے!" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"میرا مطلب تھوڑی سی گپ شپ؟" وہ خشمگیں مسکراہٹ لیے بولی۔

"شیور۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہاں سے ہیں؟" حلیمہ نے پوچھا۔

"میں پاکستان سے ہوں۔" غازی نے شانے اچکا کر کہا کہ یہ کیا سوال ہوا۔

"مجھے جانتے ہیں؟" حلیمہ نے مسکراتے ہوئے اب کی مرتبہ اُردو میں پوچھا۔ پاکستانی تو اسے ضرور جانتے ہوں گے۔

"جانتا ہوں آپ بھی پاکستان سے ہیں۔ آپ کا نام حلیمہ علی لغاری ہے اور یہاں آپ غالباً چھٹیاں گزارنے آئی ہیں یا شاید وقت ضائع کرنے۔" وہ بے پرواہی سے کہہ رہا تھا اور حلیمہ لفظ لفظ صحیح معلومات پر حیران ہو گئی۔

"آپ کو کیسے پتہ یہ سب؟" حلیمہ نے اپنی حیرانگی چھپانے کی کوشش نہیں کی۔

"آپ کے بارے میں سارا پاکستان جانتا ہے محترمہ۔ آپ سیاح ہیں اور دنیا کے کئی ممالک گھوم چکی ہیں۔ جہاں تک میری بات ہے تو مجھے ایک فرینڈ سے کہیں ڈیئر مل گیا تھا کہ آپ کو فیس بک پر فالو کر کے میسج کروں تو بس وہیں سے جانا آپ کے بارے میں۔" اس نے سب کچھ بتا دیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے مجھے کیا میسج کیا تھا؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ وہ اسکی باتوں میں کافی دلچسپی لے رہی تھی۔

"ہیلو! کیا مجھ سے دوستی کریں گی؟"اس نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر میں نے کیا جواب دیا؟"وہ پر تجسس سی آگے ہو کر پوچھ رہی تھی۔وہ اس کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی یہ جانے بغیر کہ اس کی فرینڈز اس کے پیچھے سے ہو کر نکل گئی ہیں۔

"آپ نے مجھے ان فرینڈ کر دیا اور شاید بلاک بھی کر دیا تھا۔"بے حد سنجیدگی سے سامنے

www.novelsclubb.com

والے نے اپنی بہت پرانی بے عزتی بتائی تھی۔حلیمہ نے ہونٹ اوہ میں سکیڑے۔

"مجھے آپ کی دوستی کی آفر منظور ہے۔"حلیمہ نے فوراً کہا۔اب کے غازی نے نہایت سنجیدگی سے اسے دیکھا اور اپنا فون ٹیبل پر رکھ دیا۔

"لیکن وہ صرف ایک گیم تھا۔ میں ڈیئر پورا کر رہا تھا۔ سیریس نہیں تھا۔" غازی نے نرمی سے اسے بتایا۔

حلیمہ بہت دلکشی سے مسکرائی تھی۔ وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس وقت کوئی بھی اس پر فدا ہو سکتا تھا۔ غازی نے سر جھٹکا۔

"پر میں اب سیریس ہوں۔ آپ کا نام کیا ہے؟"

"میرا نام سلطان غازی ہے۔" اس نے سنجیدگی سے نام بتا دیا۔ وہ سامنے والے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے ایسے بیٹھی ہوئی تھی جیسے اپنے گھر کے لاؤنج میں ہو۔

www.novelsclubb.com

"غازی! نائس نیم۔۔۔" حلیمہ نے اس کا نام زیر لب بڑبڑایا۔

"توغازی آپ کی آج کیا مصروفیات ہیں؟"اس نے بہت خوشگوار انداز میں پوچھا لیکن

غازی گڑبڑایا۔

"جی؟"وہ کچھ فارمل ہوا۔

"آپ کا آج کا شیڈول پوچھا ہے۔"وہ ہنوز خوشگوار انداز میں دلکش مسکراہٹ کے ساتھ

اس سے پوچھ رہی تھی۔

"میں؟۔۔۔میں آج فری ہوں۔بس ایک دو جگہوں پر جانا ہے۔"وہ سوال کچھ عجیب سے

تھے۔غازی کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے۔

www.novelsclubb.com

"کہاں کہاں؟"حلیمہ نے پوچھا۔

"آپ کیوں جاننا چاہتی ہیں؟"غازی نے پوچھا۔

"میں آج کا دن ہماری دوستی کے نام کرنا چاہتی ہوں۔" وہ مسکرا کر بولی تو غازی کا چہرہ یکدم سرخ ہوا۔ یہ دو سیکنڈ میں کونسی دوستی ہو گئی؟ اف یہ لڑکیاں بھی ناں!

"ہم دوست کب بنے؟" اس نے پوچھنا ضروری سمجھا کہ کہیں حلیمہ نے اس کی باتوں کا غلط مطلب نہ لے لیا ہو۔ عام طور پر بھی وہ ایسے امیر خطروں سے سو میل دور رہنا پسند کرتا تھا۔

"کیا آپ کو اچھا نہیں لگا میرا آپ سے دوستی کرنا؟"

"دوستی؟"

www.novelsclubb.com

"اگر آپ چاہیں تو ہم ساتھ گھومنے چلتے ہیں۔ دوستی مزید گہری ہو جائے گی۔"

"پر مجھے کچھ کام بھی ہیں اور۔۔۔" وہ کب اتنا فرینک ہوا تھا کسی لڑکی کے ساتھ کہ پہلی ملاقات میں ہی گھومنے نکل پڑے؟ عزت اسی میں تھی کہ اسے انکار کر دے۔

"ہم وہ بھی کر لیں گے بس مجھے ان ڈائریکٹلی منع کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ویسے بھی یہاں کسی پاکستانی کا مل جانا اچھا ہوتا ہے۔ ہم انجوائے کریں گے۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔

"آپ کر لیں گی۔ میں کیسے کروں گا؟" وہ سوچ کر رہ گیا۔

"اٹس اوکے اگر آپ ڈسٹرب ہو رہے ہوں۔ میں اکیلی ہی چلی جاتی ہوں۔" اسے لگا غازی نہیں جانا چاہتا سو جلدی سے بولی ورنہ اسے تنگ کرنا ہرگز مقصد نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی بات نہیں ہے میں آج کا دن آپ کے لیے برباد کر سکتا ہوں۔" تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اس نے کہا۔

"زہے نصیب۔" حلیمہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کی پیروی میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ پورا دن ان دونوں نے اکٹھے گزارا تھا۔

وہ لوگ ایک آرٹ ایگزیبیشن میں گئے وہاں سے ایک پارک میں گھومنے چلے گئے پھر ایک مال میں ونڈو شاپنگ کرتے رہے اور رات کو ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا۔پورا دن وہ لوگ ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے لیکن ان باتوں میں ان دونوں نے کسی کو بھی زیادہ پرسنلی جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔غازی حلیمہ کے بارے میں سب جانتا تھا اور حلیمہ کو کسی کی ذاتیات میں دخل اندازی کرنا اچھا نہیں لگتا تھا۔وہ باہر کی دنیا کے بارے میں باتیں کرتے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حلیمہ کو اس دن یوں لگا جیسے زندگی میں پہلی مرتبہ اسے کوئی خوشی ملی ہے۔وہ اس کے لیے زندگی کا حسین ترین دن تھا۔اس رات بیٹھ کر اس نے اپنی ڈائری کے سارے پیج اپنی اور

غازی کی باتوں سے بھر لیے۔وہ رات بھی حسین تھی اسے خوابوں میں بھی غازی آتا رہا۔

زندگی میں پہلی مرتبہ کسی مرد کے ساتھ باتیں کر کے وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی

تھی۔

اگلی صبح پھر وہ اسی جگہ پر غازی کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہ آیا۔وہ پریشان ہوئی۔کچھ دیر

اس کا انتظار کرنے کے بعد اس نے ریسپشن پر پتہ کیا تو انہوں نے اس کی واپسی کی فلائٹ

کی خبر دی۔حلیمہ کے تو جیسے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔جلدی سے اس کا موجودہ

نمبر نکلوایا اور غازی کو فون ملایا۔اپنی فلائٹ بھی بک کرواتے کرواتے رک گئی۔ابھی تو

صرف ایک دن ہی گزرا تھا ساتھ اور وہ چھوڑ کر جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"غازی میری بات سنو! مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔آج کی فلائٹ کینسل کر لو۔"

کال ملتے ہی اس نے منت کی۔

"کیا پرابلم ہے حلیمہ ؟تم ٹھیک ہو؟"غازی نے پریشانی سے پوچھا۔

"نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں۔تم مت جاؤ۔"وہ روہانسی ہو گئی تھی۔وہ ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"حلیمہ میرے پاس دوبارہ فلائٹ بک کروانے کے پیسے نہیں ہیں اگر تم دے سکتی ہو تو میں تمہارے لئے تھوڑی دیر رک جاتا ہوں۔"غازی نے نہایت صاف گوئی سے کہا۔

"تم پیسوں کی فکر نہ کرو میں دے دوں گی۔"حلیمہ نے جلدی سے کہا۔

"اوکے ویٹ کرو میں آتا ہوں۔"فون کال بند ہو گئی تو حلیمہ نے سکھ کا سانس لیا۔یہ خیال ہی اسے خوشی دینے کے لئے کافی تھا کہ غازی واپس آرہا ہے۔اس نے صرف ایک دن اس کے ساتھ گزارا تھا اور وہ اسے اپنا اپنا لگنے لگا تھا۔اسے وہ احساس ہوا تھا جو کبھی کسی کے ساتھ ہونے پر نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ اس کو اپنے باپ کے ساتھ کہیں جانے پر بھی وہ احساسِ

www.novelsclubb.com

تحفظ نہیں ملا۔جب غازی واپس آیا تو وہ بے اختیار رونے لگی اور اس کے گلے سے لگ گئی۔

غازی ارد گرد دیکھتے ہوئے بے اختیار شرمندہ ہوا تھا پر انگلینڈ میں یہ بہت عام سی بات

تھی۔ مجبوراً مسکرا کر اسے خود سے الگ کیا۔

"میں آگیا ہوں حلیمہ رونے کی ضرورت نہیں ہے۔"غازی نے اس کے سامنے کھڑے

ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائے بغیر کیوں چلے گئے؟"وہ خفا لہجے میں پوچھ رہی تھی۔غازی شاکڈ ہوا۔اس

نے کب اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے اپنے آنے جانے کے اوقات بتاتا پھرے گا؟

www.novelsclubb.com

"میں بتائے بغیر آیا تھا اور بتائے بغیر چلے جانے میں کیا فرق ہے؟"وہ گھڑی پر وقت دیکھ

رہا تھا کہ حلیمہ کو دیکھنا بہت مشکل تھا۔اس کے وجود سے نظریں چرانا آسان تھا۔

"پہلے میں آپ کو جانتی نہیں تھی۔اب جانتی ہوں۔"وہ بڑے مان سے کہہ رہی تھی۔

غازی کے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں زور سے بجنے لگیں۔اسے سمجھ آ گیا کہ وہ اسے غلط راہ پر لے آیا تھا انجان رہ کر۔

ایسا تو بہر حال ممکن نہیں تھا سو اسے سفر شروع کرنے سے پہلے ہی ختم کر دینا چاہیے تا کہ ان دونوں کا کم سے کم نقصان ہو اور حلیمہ کو بھی سمجھنے کی ضرورت تھی۔

"کہیں باہر چلتے ہیں تمہارا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔"

"سوری غازی میری وجہ سے آپ کی فلائٹ مس ہو گئی ہے۔"حلیمہ نے شرمندگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ فلائٹ مس ہونے کے بعد یقیناً اگلی فلائٹ فرسٹ کلاس پیسنجر کے ساتھ ہونے والی ہے۔"اس نے ہنستے ہوئے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی۔

"فی الحال ایسا لگ نہیں رہا۔"

ہوٹل سے باہر آ کر وہ دونوں ایک بس میں سوار ہو گئے۔

"کیوں؟"

"کیونکہ میں بھی عام لوگوں والی فلائٹ سے انگلینڈ آئی تھی۔"

"پر میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ والوں کی بات کر رہا ہوں۔انہوں نے بھیجا تھا۔اب واپس نہ گیا تو یہی کہیں گے کہ گوری پھنسالی ہے وغیرہ وغیرہ۔" وہ نارمل انداز میں بات کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

بس میں انہیں نیچے جگہ نہیں ملی تھی اس لیے اوپر آ کر بیٹھ گئے لیکن غازی ہر جگہ اس سے تھوڑے فاصلے پر ہی چل رہا تھا اور نہ کسی دوسرے کو اس کے قریب آنے دے رہا تھا۔

ایک طرح سے وہ اسکا احترام کر رہا تھا اور کوئی اسے ذہن نشین کر رہا تھا۔ وہ واقعی چاہتا تھا

حلیمہ کو اس کا گریز نظر آئے تاکہ اسے ساری بات سمجھانے میں آسانی ہو۔

"تو کہہ دینا پاکستانی گوری پھنسائی ہے۔" حلیمہ نے اس کے مسئلہ کا حل پیش کیا۔

"ہاں میں کہوں گا اور وہ مان لیں گے۔" غازی تمسخرانہ ہنسا۔

"ایسا بول دینا کہ پاکستانی سیاستدانوں کی خدمت کر رہا تھا۔ ان کی بیٹی کو کمپنی دے رہا تھا۔"

"پھر تو پکا وہ مجھے 21 توپوں کی سلامی کے ساتھ الوداع کریں گے۔" وہ ہنسا تھا۔

اس کی ہنسی بہت خوبصورت تھی اور وہ سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔ حلیمہ کچھ دیر اس کی

www.novelsclubb.com

ہنسی میں ہی کھو گئی۔ کہاں تھا وہ آج سے پہلے؟

****

جو ہو فیصلہ وہ سنایئے، اسے حشر پہ نہ اٹھایئے

جو کریں گے آپ ستم وہاں، وہ ابھی سہی وہ یہیں سہی

وہ دونوں کافی دیر سے اس کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ غازی بہت سنجیدہ نظر آ رہا تھا اور نظریں کافی کے مگ پر تھیں جس سے دھواں نکلنا بھی بند ہو چکا تھا۔ حلیمہ بس ایسے ہی اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"حلیمہ تم جانتی ہو ہم مسلمان ہیں۔" غازی نے گلہ صاف کر کے بات شروع کی۔ اس کا حلیمہ کو اسلامی تعلیمات پر لیکچر دینے کا ارادہ نہیں تھا لیکن وہ اسے کچھ حدود بتانا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور اسلام میں مرد و عورت کی دوستی کی اجازت نہیں ہے۔" وہ محتاط انداز میں الفاظ ادا کر رہا تھا۔

"ہمارا ایسے بیٹھنا بھی غلط ہے لیکن فی الحال جو میں بات کرنا چاہ رہا تھا وہ یہ کہ ہم دونوں کے درمیان فاصلہ رہے کیونکہ ہم ایک دوسرے کے لئے جائز نہیں ہیں اور اس طرح گلے ملنا میرے لیے بہت چیپ حرکت ہے۔" غازی اس کے چہرے کے تاثرات پڑھتا ہوا سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ اس نے مناسب الفاظ ادا کرنے کی پوری کوشش کی تاکہ وہ ہرٹ نہ ہو۔

"اور یہ کہ ہم دوست نہیں رہ سکتے۔" اس کی بات پر حلیمہ بہت حیران ہوئی۔

"سوری غازی میں اس وقت ایموشنل ہو گئی تھی۔ آئندہ سے دھیان رکھوں گی۔" اب وہ اتنی بھی ناسمجھ نہیں تھی۔ اس کی بات پر غازی صرف مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"امید کروں گا تمہیں برا نہیں لگا ہو گا۔" غازی کی بات پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے جائز کیسے ہو سکتے ہیں؟ میں آپ سے ملتے رہنا چاہتی ہوں۔" غازی کے لیے یہ سوال غیر متوقع تھا اور اس سے زیادہ غیر متوقع حلیمہ کا بے حد سنجیدہ چہرہ تھا لیکن وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

"نکاح کر کے۔" وہ بھی پورے دل سے مسکرائی۔

"تو آپ مجھ سے نکاح کر لیں۔"

غازی کی مسکراہٹ فوراً سمٹی۔ ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے تھے۔ یہ لڑکی کوئی پرینک کر رہی ہے یا واقعی سنجیدہ ہے؟ اف کہاں پھنس گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے نکاح کیوں کروں؟" کافی دیر بعد اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

دوسری طرف اسی سنجیدہ سی نرمی سے کہا گیا۔

"تاکہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے جائز ہو جائیں اور ہم اچھے دوست بن جائیں۔

شوہر سے دوستی تو جائز ہے اسلام میں۔" حلیمہ کے چہرے پر معصومیت برقرار تھی اور اسی

معصومیت سے اس نے غازی کو اطلاع دی۔

"لیکن میں تمہارے بارے میں ایسے کوئی جذبات نہیں رکھتا اور مجھے نہیں معلوم ایک دن

میں تمہیں مجھ میں ایسا کیا نظر آیا کہ تم ڈائریکٹ مجھے نکاح کی آفر کر رہی ہو۔" وہ حیرانی

سے پوچھ رہا تھا بلکہ اس سے زیادہ بے یقین تھا۔

"مجھے نہیں معلوم لیکن آپ بہت اچھے ہیں۔" حلیمہ نے سادگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب تمہیں جو بھی اچھا لگے گا تم اسے نکاح کی آفر زدو گی؟" وہ بگڑا۔

"نہیں، نہیں۔ آپ کو پہلی بار دی ہے۔ آئی سوئیر!" حلیمہ نے جلدی سے کہا۔

غازی نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔وہ بری طرح پھنس گیا تھااور اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے انکار یااقرار!انکار کرتا ہے تواس لڑکی کا دل توڑنے کے گلٹ کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو جاتااور اگر اقرار کرتا تو شاید مسائل اس کے گھر کا رخ کر لیتے۔وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہو گیا۔

"اگر میں انکار کر دوں تو؟"

"انکار کی ٹھوس وجہ؟"اس نے مسکرا کر پوچھا۔غازی نے اس کا چہرہ دیکھا جیسے وہ دوٹوک انداز میں بات کر رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

مذہب اس کے لیے پہلی ترجیح تھااور وہ اسے اسی بناپر منع کر سکتا تھا لیکن وہ نہیں کر سکا تھا!

"میں سوچ کر بتاؤں گا۔"اسے یہی جواب سب سے مناسب لگا۔

"میں انتظار کروں گی۔" حلیمہ نے اپنائیت سے کہا۔وہ بے حد سنجیدہ تھی۔

اس وقت سے لے کر اپنے کمرے میں واپس آنے تک غازی بہت پریشان رہا تھا اس نے کبھی نہیں چاہتا تھا کہ ایک امیر زادی صرف اس کی باتوں سے متاثر ہو کر اسے شادی کی پیش کش کر ڈالے۔وہ اس وقت حلیمہ کا فیس بک اکاؤنٹ کھول کر دیکھ رہا تھا۔اسے لوگوں کے اکاؤنٹ ہیک کرنے کی بری بیماری تھی اور وہ اس وقت صرف حلیمہ کو جانچنا چاہتا تھا اور یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ ایک لڑکی کا اکاؤنٹ پرسنل وجوہات پر ہیک کر بیٹھا تھا۔اس وقت وہ اس کے دوستوں کے ساتھ اس کی چیٹس پڑھ رہا تھا۔زیادہ تر گفتگو ہیلو، ہائے، کیسی ہو، ٹھیک تک ہی محدود تھی اور اگر کوئی لڑکا دوست بات آگے بڑھا بھی رہا تھا تو حلیمہ کے کوئی جواب نہیں تھے۔جو کوئی ملنے کو کہہ رہا تھا تو ہر چیٹ میں ایک ہی جواب تھا کہ "شہر سے باہر ہوں۔"

اس کی پوسٹ کی گئی تصویریں بھی اس نے دیکھ لیں۔وہ لوگوں کو ان کے ظاہر سے جج نہیں کرتا تھا لیکن یہ مسئلہ سنگین لگ رہا تھا۔حلیمہ ٹورسٹ تھی اور سوشل میڈیا پر اس کی فین فالونگ بھی کافی زیادہ تھی۔انسٹا گرام پر تو جیسے وہ سلیبرٹی تھی۔وہ حد سے زیادہ پریشان تھا۔زیادہ پریشان وہ حلیمہ کی انگلینڈ کے بار میں شراب کے ساتھ لی گئی تصویریں دیکھ کر ہو رہا تھا۔وہ کیا حرام مشروب بھی پیتی تھی؟ یا خدا وہ کیا کرے؟

یہ بات بھی سچ تھی کہ وہ اسے اچھی لگی تھی لیکن اس کے خاندان اور ان کے اثر ورسوخ کے سامنے وہ کچھ بھی نہیں تھا۔وہ سارے معاملات پر نظر ڈال رہا تھا تب ہی اس نے اپنے بھائی کو کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو احمد بھائی کیسے ہیں؟" کال مل جانے کے بعد اس نے کہا۔

"الحمدللہ! تم کیسے ہو۔واپس نہیں آئے؟" انہوں نے پوچھا۔

"اسی وجہ سے آپ کو کال کی ہے۔" غازی نے کہا۔

"کیا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے؟" دوسری طرف سے فکر مندی سے پوچھا گیا۔

"آپ علی لغاری کو جانتے ہیں؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں جانتا ہوں۔"

"مجھے یہاں اس کی بیٹی ملی ہے۔" وہ اب آہستہ آہستہ سب اپنے بھائی کو بتانے لگا۔

"تو کیا ہوا؟" احمد نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کل وہ سارا دن میرے ساتھ رہی۔ آئی مین۔۔۔ میں بھی فری تھا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور آج جب میں واپس آ رہا تھا تو اس نے مجھے کال کر کے ایمرجنسی میں بلایا اور مجھے پرو پوز کیا۔ وہ مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔" غازی نے نہایت سنجیدگی سے بتایا۔ احمد

نے اس کی بات پر گہرا سانس لیا۔ بلاشبہ غازی ایک باوقار اور خوبصورت مرد تھا لیکن علی لغاری کی بیٹی کا اسے پسند کر لینا خطرناک تھا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو؟" احمد نے پوچھا۔

"بھائی آپ جانتے ہیں میں اسے خوش نہیں رکھ سکتا۔ وہ آزاد خیال لڑکی ہے کب تک میرے ساتھ گزارا کر پائے گی؟"

"تو اسے اپنے حالات سے آگاہ کر لو اور ایسا تم سے کس نے کہا کہ تم اسے خوش نہیں رکھ سکتے تمہارے بارے میں، میں گارنٹی دے سکتا ہوں کہ تمہاری ہونے والی بیوی بہت خوش قسمت ہو گی کیونکہ اس کی قسمت تم سے جڑی ہو گی۔" احمد اسے سمجھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری ہونے والی بیوی کوئی بھی ہو لیکن حلیمہ تو نہ ہو۔ وہ کسی اچھے امیر زادے کو ڈیزرو کرتی ہے مجھے نہیں۔" غازی نے کہا۔

"کیوں؟"احمد نے اس کی بات کاٹ کر پوچھا۔

"پتہ نہیں۔"وہ کہہ رہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں کیوں؟ کیونکہ وہ ایک کرپٹ سیاست دان کی بیٹی ہے۔دوسری وجہ وہ ایک آزاد خیال لڑکی ہے اور اس کے کافی بوائے فرینڈز بھی رہ چکے ہیں چونکہ تم اس کے موبائل کو ہیک کر چکے ہو یہ بات بھی تم جانتے ہو۔تیسری وجہ وہ بہت امیر ہے اور تم اس کی خواہشات پوری نہیں کر سکو گے۔چوتھی بڑی وجہ وہ تمہاری آئیڈیل بیوی نہیں بن سکتی کیونکہ تم اسلام کے مطابق زندگی گزارنے والی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو جو تمہاری آنے والی نسل کی تربیت کر سکے۔پانچویں بڑی وجہ تم اپنی جاب کی وجہ سے بھی پریشان ہو۔۔۔"

"احمد بھائی بس کر دیں یار! ایسی بھی بات نہیں ہے۔"اسے مجبوراً احمد کو ٹوکنا پڑا۔

"تو کیسی بات ہے؟اتنا تو میں جان چکا ہوں کہ رشتہ تم بھی بنانا چاہتے ہو۔وہ تمہیں اچھی لگنے لگی ہے بس تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو اس کے امیر ہونے پر۔"

"او میرے بھائی! میں ایک دن میں کسی لڑکی کی محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتا اور جہاں تک حلیمہ کی بات ہے مانا کہ وہ اچھی لڑکی ہے لیکن ہم دونوں کے مائنڈ سیٹ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔" وہ ان کی بات کی تردید کر رہا تھا۔

"تو میری مائی کے لال اس کے مائنڈ سیٹ کو اپنے مائنڈ سیٹ کے مطابق کر و یا اپنا مائنڈ سیٹ اسکے مطابق کرو بلکہ بات چیت سے پہلے ہی معاملہ سیٹ کر لو۔" احمد نے تحمل سے اسے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"احمد بھائی آپ کے پاس آلہ دین کا چراغ ہے؟" وہ جھنجھلا کر بولا تو احمد کا قہقہہ سنائی دیا۔

"دو دن کا وقت ہے پھر میں تمہاری سیٹ بک کروا دوں گا۔"

"رہنے دیں۔یہ احسان بھی محترمہ حلیمہ پہلے ہی کر چکی ہیں۔"

"ارے واہ! مطلب لڑکی سیریس ہے۔"احمد نے اندازہ لگایا۔

"اچھااللہ حافظ !ماں کو پیار دینا۔"اس نے مجبوراً کال کاٹ دی اور وہ پھر سے حلیمہ کے

بارے میں سوچنے لگا۔

****

نہ جانے تیر یہ کس کی کماں سے نکلا ہے

مجھے ہے شک کہ صف دوستاں سے نکلا ہے

www.novelsclubb.com

وہ اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو بہت تھکا ہوا تھا۔فون پر آنے والے

میسجز کھول کر پڑھ رہا تھا اور اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں کے آڈیو میسیج بھی سن رہا

تھا۔کچھ اسے میجر شام کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھانے کا کہہ رہے تھے اور کچھ اسے صبر کی تلقین کر رہے تھے اور شہداء کے مرتبے بتا رہے تھے۔وہ شام کی وجہ سے پہلے ہی بہت پریشان تھا اور ان لوگوں کے تبصرے اسے گولیوں کی طرح لگ رہے۔جیسے وہ تو فوج میں نیا نیا آیا ہے اور اسے شہیدوں کے مرتبے کا علم نہیں ہے۔الو کے پٹھے!

"میرا دوست بالکل ٹھیک ہے بلکہ میرے ساتھ ہے۔تمہیں کسی نے اس کے بارے میں غلط انفارمیشن دی ہے جا کر اپنا غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھا لو۔"ارسلان نے اپنا آڈیو میسج سینڈ کیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ تم لوگوں کی طرح صرف باتیں کرنے میں وقت ضائع نہیں کرتا۔اپنے کام سے کام رکھو۔"اسی طرح کے دیگر کئی میسجز کے جواب دے چکا تو اس نے غور سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔اسے اپنے اپارٹمنٹ میں گڑبڑ نظر آئی۔لاؤنج میں پڑے صوفے پر اسے خون نظر آیا

گو کہ وہ اسی طرح سے سیٹ تھے جس طرح وہ کر کے گیا تھا لیکن گڑ بڑ ضرور تھی۔ ٹیبل پر بھی گلاس اور جوس کے کین پڑے ہوئے تھے۔ مطلب کوئی اس کی غیر موجودگی میں اس کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تھا۔ فون کو جیب میں ڈالا اور اپنی گن نکالی۔ شام کے علاوہ کوئی اس کا اپارٹمنٹ استعمال نہیں کرتا تھا لیکن وہ جب بھی آتا تو اسے بتا دیتا تھا۔

وہ بغیر چاپ کے محتاط قدم اٹھاتا کمرے کا دروازہ کھولتا اندر جا رہا تھا۔ کمرہ اپنی اصل حالت میں موجود تھا۔ دوسرا کمرہ بھی خالی تھا۔ وہ چند پل رک کر کوئی آواز محسوس کرنا چاہتا تھا لیکن سب پر سکون رہا۔ وہ کچن کی طرف آیا جہاں اندھیرا تھا پر ٹیرس کا دروازہ کھلا ہوا نظر آیا۔ وہ تھوڑا اور قریب گیا تو اس کے تنے اعصاب نارمل ہوئے۔ دل کے کسی کونے میں سکون نصیب ہوا۔ پر اگلے ہی لمحے غصہ سوا نیزے پر چڑھا۔ وہ اس خوشبو کو پہچانتا تھا۔ گن واپس جیب میں ڈالی اور پیچھے سے جا کر اس شخص کو تین چار گھونسے دے مارے۔

"ارے۔۔۔"وہ اچانک افتاد پر بوکھلایا۔ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ ارسلان نے ایک گھونسہ اس کے منہ پر مارا اور دونوں شانوں سے پکڑ کر اسے تھوڑا جھکا کر اپنا گھٹنا اس کے پیٹ میں مارا۔وہ درد سے بلبلایا۔

"کمینے !ذلیل انسان۔الو کے پٹھے !میں اُدھر پاگلوں کی طرح تجھے ڈھونڈ رہا ہوں اور تو ادھر میرے گھر میں بیٹھا کون سی معشوقہ کی یاد میں گانے سن رہا ہے؟"میجر ارسلان اتنے غصے میں تھا کہ اس کا دل کیا کہ میجر شام کو ابھی کے ابھی دھماکے سے اڑا دے۔

"اللہ تمہیں ہدایت دے ارسل !تم ایک معصوم انسان کو بلاوجہ مار رہے ہو۔"میجر شام اس سے دور ہوتا ٹیرس سے کچن میں چلا گیا اور لاؤنج میں آ گیا۔

"اس معصوم، خبیث انسان کو مارنے کا ثواب مل سکتا ہے مگر نہ مارنے کی ہدایت نہیں۔"

میجر ارسلان شدید غصے میں تھا۔اس نے میجر شام کے پیچھے جا کر اس کے کانوں سے ہینڈ

فریز کھینچنے والے انداز میں نکال کر ٹیبل پر پھینکے اور پھر سے اسے پیٹنا شروع کیا۔اسے اپنا

غصہ اسی پہ نکالنا تھا۔

چلو کوئی گل نہیں، چلو کوئی گل نہیں

نہیں بنیا اے میرا کوئی گل نہیں

مہندی شغنادی شالا نصیب ہووے

نالے غیر دا سہرا کوئی گل نہیں

تو خوش وس اپنے یاں وطناں تے

www.novelsclubb.com

اسی پٹ چل ڈیرہ کوئی گل نہیں

اج شام شبیر دی زندگی وچ

کل ہو سی سویرا کوئی گل نہیں

جدوں ماہیا شام آسی

اوانج برباد کیتے، نہ کدھرے آرام آسی

ہیڈ فون اترے تو فضا میں میجر ارسلان کا پسندیدہ گانا چل رہا تھا لیکن وہ میجر شام کو اس وقت مارنے میں اس قدر جنونی بنا ہوا تھا کہ اسے کوئی دوسری آواز نہیں آ رہی تھی۔

میجر شام بھی ساتھ گانے لگا۔

ساڈے ملک تے ہر شے قیمتی اے

www.novelsclubb.com

ایمان دی قیمت کوئی نہیں

بھاویں تاج محل تے کوٹھیاں ہن

مہمان دی قیمت کوئی نہیں

پیاہر جائی ظلم و ستم ہوندا اے

ارمان دی قیمت کوئی نہیں

ایتھے ہر کوئی حسن تے مر دا اے

انسان دی قیمت کوئی نہیں

اسی ہار پر وندے رے

تیری ڈھولا یاد آئی، راتی چڑ تک روندے رے

www.novelsclubb.com

وہ تب تک مارتا رہا جب تک اس نے اپنے ہاتھ میں خون نہ دیکھ لیا۔ وہ اس کو خون و خون کر

چکا تھا۔

"یہ کیا ہے؟"

"خون ہے۔پر نہیں تم تسلی سے مار لو پھر بات کرتے ہیں۔"وہ کراہتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"تمہیں چھت سے الٹا لٹکا کر گیلے جوتے مارنے چاہیے۔"

"تمہیں اپنی وجہ سے پریشان دیکھ کر بہت سکون ملا۔"میجر شام نے آہیں بھرتے ہوئے اسے کہا۔ارسلان کے مارے جانے والے گھونسے اور لاتیں اس کے لیے معنی نہیں رکھتے تھے کیونکہ وہ دونوں وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کو ایسے ہی مارتے رہتے تھے۔آج اگر ارسلان اسے مار رہا ہے تو کل شام اس کا بدلہ ضرور لے گا کیونکہ یہ ان کا ایک طرح کا ورک آؤٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو مر جاتا تو مجھے بھی سکون مل جاتا۔"ارسلان غصے میں سیخ پا ہو رہا تھا۔

"اچھا مر جاؤں گا پہلے مجھے بینڈج لگادو بہت زور کا مارا ہے۔پرانا بینڈج بھی کھول دیا ہے۔

پہلے ہی اتنی مشکل سے کیا تھا۔"

شام نے اپنی ٹی شرٹ اتاری تو اس کے جسم پر کئی جگہوں پر پہلے ہی بینڈج لگا ہوا تھا اور

دائیں کندھے پر پٹیاں کی گئی تھیں۔کندھے سے خون نکل رہا تھا۔میجر ارسلان اس کی یہ

حالت دیکھ کر اندر تک کانپا تھا لیکن چہرہ ابھی بھی ناراضگی بھرا تھا۔

"یہ سب کہاں سے لگی؟"میجر ارسلان نے تشویش سے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پرسوں کے دھماکے میں ہی لگی تھی۔خیر اب بہتر ہیں زخم!"شام نے لاپرواہی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ میرا باپ نہ بن اور سیدھے سے بتا کہاں گیا تھا؟"میجر ارسلان اسے آنکھیں

دکھاتے ہوئے کچن میں چلا گیا اور واپس فرسٹ ایڈ باکس کے ساتھ آیا تھا۔

"دھماکے والے دن سیدھا ادھر آیا تھا تیری قسم۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔اپنی وجہ سے کسی کو منی ہارٹ اٹیک دینے کا بھی اپنا مزہ تھا اور فی الوقت میجر شام اس مزے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"اس کے بعد کہاں گیا تھا تو؟" ارسلان اب فرسٹ ایڈ باکس سے اوزار نکال رہا تھا۔

"میں خوش ہوں اپنے مشن کا پہلا پارٹ کمپلیٹ کر کے آیا ہوں۔" شام نے مزے لے کر اسے بتایا۔

"کندھے پر گولی لگی ہے؟" میجر ارسلان اس کی پرانی پٹیاں اتار رہا تھا جو نہایت بھونڈے انداز میں کی گئیں تھیں اور کچھ ارسلان کے مارنے کی وجہ سے کھل گئیں تھیں۔

"اب جسم پر اتنی گولیوں کے زخم ہیں کہ نئے زخم کا پتہ ہی نہیں چلتا۔"

www.novelsclubb.com

ارسلان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔وہ زخم پر چپکی پٹیوں کو ٹویزر کی مدد سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔واقعی اس کے جسم پر جگہ جگہ گولیوں کے نشان تھے لیکن وہ جلد ہی ریکور کر لیا کرتا تھا۔

"درد ہو رہا ہے؟"ارسلان پیار بھری خفگی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں بہت لیکن پر سکون ہوں۔"

"کہاں گئے تھے؟"ارسلان اسے پر سکون اور مطمئن دیکھ کر مزید تشویش میں مبتلا ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کل کی نیوز نہیں دیکھیں؟"میجر شام نے حیرانگی اور شاک سے پوچھا۔

"مجھے کل سے اب تک جو چیز یاد تھی وہ صرف تم تھے۔اب تھوڑا سکون ملا ہے کمینے کہ تو زندہ ہے۔"غصے سے کہتا وہ اس کے گلے لگ گیا لیکن اس کے کراہنے پر وہ فوراً الگ ہوا۔

"سوری میری غلطی ہے مجھے بتانا چاہیے تھا۔"کہتے ہوئے وہ بالکل شرمندہ نہیں تھا۔

"اس کی مل کو آگ لگائی ہم نے گھر کے چراغ سے۔ہر ہیڈ لائن میں یہ خبر دیکھ کر دل کو بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے۔"اس نے لب بھینچے کیونکہ درد شدید ہو رہا تھا۔

"کوئی پین کلر لے لیتا۔"ارسلان نے اس کے آدھے جواب میں فکرمندی سے کہا۔ٹیپ لگا کر وہ اس کی بینڈج مکمل کر چکا تو پرانی پٹیاں اٹھا کر کچن میں آیا۔

www.novelsclubb.com

"لی تھی نیند کی گولی۔"شام میں دایاں بازو ہلانا چاہا لیکن زیادہ اسٹریچ نہ کر سکا۔

"تواور نیند کی گولی؟ مجھ سے بات ہضم نہیں ہوئی۔" وہ فرسٹ ایڈ باکس بند کرتا کہہ رہا تھا۔

"تم واقعی میرے لیے فکر مند تھے؟ کیا یہ بھی بھول گئے کہ مجھے شیزوفرینیا ہے اور نیند کی گولیاں میرے لئے بہت ضروری ہیں۔"

"ہاں لیکن مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تم تو نیند کی گولیاں کھاتے ہو' ایک گولی سے تمہارا کیا بنتا؟" وہ کچن کے سنک میں ہاتھ دھوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔ شام نے صوفے پر کشن سیٹ کرتے ہوئے کوئی جواب نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

"سر سے بات کر لے وہ بہت پریشان تھے۔" واپس لاؤنج میں آکر ارسلان نے کہا۔

شام اب اپنی شرٹ پہن رہا تھا۔ شرٹ پہن کر اس نے کہا۔

"کل صبح ان کے پاس چلا جاؤں گا تم فکر مت کرو اور ایک کپ چرسیوں والی چائے پلا دو۔" اس نے لاپرواہی سے کہا اور ٹی وی لگا لیا۔

"اٹس نائن پی ایم!" اس نے کندھے اچکا کر ارسلان سے کہا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ٹی وی پر اب رات نو بجے کی خبریں چل رہی تھیں اور وہ انہیں مس نہیں کر سکتا تھا۔ دونوں واقعات پر سیاسی اور سماجی حلقے سے وابستہ لوگوں کے تبصرے جاری تھے۔ ایک طرف دھماکے کی تحقیقات کی جا رہی تھیں اور دوسری طرف ٹیکسٹائل مل میں لگنے والی آگ کے حقائق کو جاننے کی کوشش کی جا رہی تھی اور میجر ارسلان پھر بھی اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ ایک بند کتاب تھا۔ نہ مائعزم کے چلے جانے کا غم اور نہ ذاتی زندگی کی چہرے پر کوئی فکر! وہ سر جھٹک کر کچن میں چلا گیا کیونکہ میجر شام کو سمجھنا آسان نہیں تھا۔ بہتر تھا دو کپ تیز پتی والی چائے بنائی جائے۔

www.novelsclubb.com

****

میری آنکھوں میں کانٹے سی چبھن کیوں ہے؟

اس دل کو تڑپنے کی لگن کیوں ہے؟

"لگتا ہے یہ ٹرپ تمہارا بہت اچھا گزرا ہے۔ بہت خوش لگ رہی ہو جب سے واپس آئی ہو۔" باسط نے جل کر حلیمہ سے پوچھا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔ حلیمہ سب کے ساتھ کھانا کھانے آئے اور اس کے بھائی اس پر لفظی گولہ باری نہ کریں ایسا ممکن نہیں تھا۔

"ہمیشہ کی طرح آپ سے دور رہ کر مجھے انتہائی سکون ملا ہے باسط بھائی۔" حلیمہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"لوگ پیار میں پڑ گئے ہیں بتانا پسند کریں گے کہ یہ عظیم ہستی کون ہے؟"فیصل نے بھی پوچھا تو علی لغاری نے ٹھٹک کر سر اٹھایا اور حلیمہ کو دیکھا۔اسے محبت، پیار وغیرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

"میں آپ کو بتانا پسند نہیں کرتی۔"اس نے دوٹوک انداز میں جواب دیا۔

"یو آر رائٹ بھائی! میں نے بھی چند دن پہلے اپنی ہمشیرہ کا اسٹیٹس دیکھا تھا۔کیا لکھا تھا؟ رکیں میں ابھی پڑھ کر سناتا ہوں بروقت اسکرین شاٹ لے لیا تھا۔"ہمیشہ کی طرح اس کے سوتیلے بھائیوں نے نمبر بنانے کی ٹھان لی تھی اور وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔وہ اب بھی اسے نیچا دکھانے کے لیے وہی کر رہے تھے۔اس نے تنفر اور بے بسی سے باسط کو دیکھا لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

So finally Allah bless me with true love and I !"

am grateful to Allah, I will soon get my love In

"Sha Allah

"کون ہے وہ؟ بتاؤ تو ہمیں۔" باسط نے پھر پوچھا۔

انگلینڈ سے واپس آنے کے بعد سے غازی دوماہ سے مسلسل اس سے رابطے میں تھا اور ان دوماہ میں حلیمہ کے اندر واضح تبدیلیاں دیکھی جاسکتی تھیں۔ وہ غازی کے کہنے پر اسلام کا مطالعہ کر رہی تھی بالکل ایسے جیسے وہ کوئی اولڈ ٹیسٹامنٹ ہے۔ پھر اس نے غازی سے پوچھا تھا کہ اسے کیسی لڑکیاں پسند ہیں؟ وہ ویسی بن جائے گی اور غازی نے اسے اللہ کی پسند کے مطابق ڈھلنے کا کہا تھا۔ یہ سب کسی فیری ٹیل کی طرح تھا لیکن خوشگوار تھا۔ حلیمہ بدل رہی

www.novelsclubb.com

تھی،اس سب کے باوجود وہ ان لوگوں کیلئے اپنے دل سے نفرت ختم نہیں کر سکتی تھی۔وہ لوگ اس کی ماں کے قاتل تھے۔۔۔معافی مشکل تھی۔

"وقت آئے گا تو بتادوں گی۔آپ لوگوں سے کبھی آپ کی گرل فرینڈز کے بارے میں پوچھا؟نہیں۔۔۔تو بہتر ہے آپ لوگ بھی مجھ سے نہ پوچھیں۔"وہ اکھڑے اکھڑے انداز میں بولی۔کھانا تو وہ تقریباً کھا ہی چکی تھی تو فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"حلیمہ بتادو کون ہے وہ تاکہ ہم بات آگے بڑھا سکیں۔"اس کی ماں کی کمی تھی سو وہ بھی بولیں۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو بتادوں گی۔آپ کے شوہر کی طرح چھپ کر شادی نہیں کروں گی۔"اس نے طنزاً باپ کو دیکھتے ہوئے کہا اور انہوں نے غصے سے لب بھینچ لئے۔

"تمہیں کتنی مرتبہ کہا ہے میرے سامنے زبان درازی مت کیا کرو۔ سخت نفرت ہے مجھے تمہاری اس عادت سے۔"

"شکریہ آپ کا بتانے کے لئے میں ناواقف تھی۔" مصنوعی مسکراہٹ سے کہا۔

"تم نہ بھی بتاؤ تو میں پتہ لگوالوں گا کہ اب کس کے ساتھ ٹائم پاس کیا جارہا ہے۔" علی لغاری غصے سے بولے۔

"پتہ کروالیں۔ یہاں پرواہ کسے ہے لیکن ایک بات یاد رکھیے گا کہ میں اسی شخص سے شادی کروں گی کیونکہ وہ میری قدر بھی کرتا ہے اور دوسروں کی عزت کرنا بھی جانتا ہے۔" اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

www.novelsclubb.com

"واہ اس نے لمبی زبان کو مزید لمبا کر دیا ہے۔ اس سے کافی امپریس لگ رہی ہو۔ ویسے نام کیا ہے میرے برادران لاء کا؟" باسط نے اسے مزید غصہ دلانے کی کوشش کی۔

"تم سے مطلب؟"اس نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"بھئی میں اس سے ملنا چاہوں گا جو تمہاری قدر بھی کرتا ہے اور سب کی عزت بھی۔وہ قصیدے جو تم اس کی شان میں سنا رہی ہو میں تو تبھی یقین کروں گا جب اس سے ملوں گا۔"اس نے مسکرا کر کہا جیسے طنز کر رہا ہو کہ وہ عزت کے قابل نہیں ہے۔وہ اس کی طرف تنفر سے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مت دیکھو ایسے میں جل جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔" باسط کی بات پر فیصل نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔وہ غازی کو ان سب سے دور رکھے گی اور کسی کو اس کے بارے میں نہیں بتائے گی۔ہاں وہ ایسا ہی کرے گی۔

"فیصل پتہ کرواؤ کہ وہ بندہ کون ہے؟"علی لغاری نے اپنے بیٹے کو حکم دیا۔

"اس کا نام سلطان ہے۔ میں پتہ کروا چکا ہوں ایک نوکری کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے اور جب تک کوئی سرمایہ بناتا ہے تب تک بوڑھا ہو جائے گا۔ ہمارے نوکروں جتنی اس کی تنخواہ ہے۔" فیصل اب غازی کے بارے میں بتا رہا تھا جو علی لغاری نے غیر دلچسپی سے سنا تھا۔

"تمہیں میں نے آفندی کے بیٹے سے ملوایا تھا چونکہ اگلے الیکشن میں انہی کی پارٹی برسر اقتدار آ رہی ہے تو ایک عدد وزارت ہماری ہی ہو گی لیکن اس کے لیے حلیمہ کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے آفندی کے بیٹے سے ملواؤ اور ان کی شادی اوکے کرواؤ۔ حلیمہ کو شادی کے لیے رضامند کرنا تمہارا کام ہے۔" علی لغاری نہایت سنجیدگی سے اپنے بڑے بیٹے کو ہدایات دے رہے تھے اور ایسے کہہ رہے تھے جیسے شادی نہیں کوئی بزنس ڈیل کر رہے ہوں۔ سیاسی خاندانوں میں شادیاں ایسے ہی ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اور باسط تم اس غازی سے ملو اور اسے راستے سے ہٹنے کے لیے کہو' اگر گھی ٹیڑھی انگلی سے نکالنا ہو تو فیصل سے مدد لے لو۔" علی لغاری نے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا۔ گلناز کو حلیمہ سے ہمدردی ہوئی تھی۔

جب وہ اپنے دونوں بیٹوں کو ہدایات دے رہے تھے تب حلیمہ عشاء کی نماز کے لیے ہاتھ باندھے قیام میں کھڑی تھی۔ اس کی زبان بار بار "اھدنا الصراط المستقیم" پر رک جاتی تھی۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

مجھے سیدھے راستے پر چلا۔

www.novelsclubb.com

اپنی ساری زندگی میں اسے کبھی اس طرح کا سکون نہیں ملا تھا جو پچھلے دو ماہ سے مل رہا تھا۔ ایسا سکون دنیا کی ساری ڈگز استعمال کرتے ہوئے بھی نہیں ملا تھا۔ یہ سکون نہیں تھا کوئی بوجھ تھا جو ان دیکھی طاقت اس کے کندھوں پر سے ہٹا رہی تھی۔ اپنی ماں کی وفات کے

بعد وہ شدید ڈپریشن کا شکار رہی تھی اور پھر اپنے باپ کی چھپی بیوی اور اولاد کا سامنا! وہ بھی اس گھر میں آ گئے اور وہ مزید ڈپریشن میں مبتلا ہو کر رہ گئی۔

"راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے اپنا انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔" وہ بار بار یہ الفاظ ادا کرتی جا رہی تھی، روتی جا رہی تھی۔ آنسو موتیوں کی طرح اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر بہہ رہے تھے۔ اسے اپنی گزارے جانے والی زندگی پر ندامت ہو رہی تھی۔ ندامت بہت چھوٹا لفظ تھا۔ ایسا احساس ہو رہا تھا کہ اس کے کردار کو بھرے بازار میں نیلام کیا گیا ہو لیکن کون تھا وہ جس نے اسے رسوا نہیں ہونے دیا تھا اور وہ اسی چھپی ہوئی ہستی کے خوف سے لرز رہی تھی۔ وہ کوئی ایسا جو خاموشی سے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔ وہ کوئی نہیں تھا' وہ اللہ تھا۔ جو شروع سے اس کے ساتھ تھا۔ اسے

پہلے کبھی احساس کیوں نہ ہوا؟ وہ اللہ سے ڈر رہی تھی۔ اتنا گندہ ماضی تھا اور وہ چھپاتا رہا تھا۔

کیا اللہ سے زیادہ کوئی مہربان ہے؟

کیا حلیمہ اس لائق تھی کہ اللہ اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھتا؟ لیکن اس نے پردہ ڈالے رکھا۔ احساسِ ندامت سے جھکا ہوا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ وہ کس طرح کا لباس پہنتی تھی۔ کس طرح کے لوگوں سے ملتی تھی۔ حلال حرام میں فرق نہیں رکھتی تھی۔ کیا کیا حرام چیزیں کھاتی تھی۔ کیا اس سے پہلے وہ مسلمان تھی؟ کتنے مردوں کے ساتھ وہ گھومتی رہی۔ وہ اسے اپنی گرل فرینڈ کہتے رہے اس نے اس کا مطلب جاننے کی بھی کوشش نہیں کی اور اب اس کے لیے یہ لفظ بھی گالی بن گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کا مرتبہ کیا تھا وہ کیا سے کیا بن گئی تھی؟ کس کام کے لیے بھیجی گئی تھی اور کیا کام کر رہی تھی؟ صرف ایک جملہ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔

مجھے سیدھے راستے پر چلا۔مجھے ہدایت والے راستے پر چلا۔

یہ دعااس نے پہلے کیوں نہیں مانگی؟ایک وہ وقت تھاجب وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں سے ملنا چاہتی تھی۔اندر کی اداسی کم کرناچاہتی تھی۔اب وہ وقت ہے کہ وہ اکیلی رہناچاہتی تھی ،لوگوں کے ہجوم سے نکلناچاہتی تھی۔اسکرین سے ہٹناچاہتی تھی۔وہ اسکرین جس پر فٹ ہونے کیلئے ہر انسان اپنی زندگی اور آخرت برباد کررہاہے۔وہ اسکرین جس پر عام انسان آپ کومارجن دیتے ہیں۔وہ اسکرین جس پر آپ دوسروں کی خوشی کیلئے اپنا سکون تباہ کر دیتے ہیں۔وہ اسکرین جس پر رہنے کیلئے ہر انسان ایڑھی چوٹی کازور لگارہاہے اور حلیمہ کو اس اسکرین سے ہٹناتھا۔وہ بار بار سورۃالفاتحہ شروع سے پڑھتی۔اسے ان الفاظ کی سمجھ آ رہی تھی وہ صرف الفاظ نہیں تھے وہ روح کو فلاح بخشنے والی دواتھے،وہ قرآن تھا۔

عظیم الکتب۔۔۔۔الا علیٰ العلوم۔۔۔الکبیر الصفات۔۔۔وہ سب تھا۔قرآن ہی تو سب تھا۔وہ اسکرین جس پر مارجن اللہ دیتا ہے اپنے فرشتوں کے ذریعے ! وہاں مارجن فراخ دلی سے دیا جاتا ہے' وہ قرآن پاک کا مارجن ہوتا ہے' اللہ الحق کے ذکر کا مارجن !

قرآن مجید اس نے زندگی میں شاید بچپن میں ہی پڑھا ہو لیکن ان دو ماہ میں وہ قرآن پاک کو پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔اسے قرآن پاک پڑھنا اور اس کا ترجمہ سمجھنے کا مشورہ بھی غازی نے دیا تھا۔غازی نامحرم تھا اسے سیدھے راستے پر ڈال گیا تھا۔غازی کی بات وہ ٹال کیسے سکتی تھی؟ غازی اس کے لیے راہنما تھا، راہبر تھا، وہ اس کے سنگ چلنا چاہتی تھی لیکن اس کے لیے وہ انتظار بھی کرنا چاہتی تھی خود کے بدلنے کا۔اللہ کے حکم کا، اللہ کی مرضی کا، اب اسے اپنی زندگی صحیح معنوں میں زندگی لگ رہی تھی، بامقصد۔اسے جو مسئلہ درپیش

ہوتا تو وہ غازی سے مدد مانگتی تھی اور وہ اپنے الفاظ سے اس کے کانوں میں ایسا رس گھول دیتا تھا کہ وہ اس کی دیوانی ہو جاتی تھی۔

اسے پہلے کبھی بھی مسلمان ہونے پر فخر محسوس نہیں ہوا۔اسے کبھی بھی مسلمان ہونا ایک بڑے اعزاز کی بات نہیں لگی۔ابھی اسے لگ رہا تھا کہ اس سے خوش قسمت انسان دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ایک تو مسلمان اور پھر مسلمان عورت! وہ پہلے دوسرے ممالک اور مذاہب میں عورت کا مقام دیکھتی رہتی تھی۔دوسرے ممالک میں عورت کو مرد کے برابر قرار دیا جاتا لیکن اسلام نے تو اسے اعلیٰ مقام دیا جس میں اسے نہ ہی پیسے کمانے کی ٹینشن نہ اس کی وجہ سے بازاروں میں خوار ہونے کے جھنجھٹ۔اگر وہ کوئی جائیداد رکھتی ہو تو وہ صرف اس کی ملکیت میں شامل ہے اس کا شوہر یا کوئی دوسرا انسان اس کی ملکیت میں موجود جائیداد پر حق نہیں رکھتا لیکن اس کے بھائی اور باپ اس کی ساری جائیداد پر

قابض تھے۔حالانکہ اس کے باپ کی جائیداد میں اس کا بھی حصہ اسلام میں رکھ دیا تھا۔

اسے زندگی سے پیار ہو رہا تھا۔اسے جینے کا دل کر رہا تھا۔

نماز کے دوران مسلسل اس کی آنکھوں سے آنسو گرتے رہے۔اسے اب حسرت ہو رہی تھی کہ کاش اس نے اپنی زندگی ایسے نہ گزاری ہوتی جیسے وہ گزار کر آئی تھی۔24 سال کی زندگی اسے ایک ڈراؤنے خواب کی طرح لگ رہی تھی۔

****

جیا سو کھا عشق اے

www.novelsclubb.com

حالے تیکوں تھیا نئیں

(جی جناب عشق بہت آسان ہے، کیونکہ ابھی آپ کو ہوا نہیں ہے)

باہر راہداری میں رات کے اس پہر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔رات کی تاریکی میں آسمان پر موجود ستارے روشنی کا کام دے رہے تھے اور چاند اس رات کا حسن مزید بڑھا رہا تھا۔ کمرے سے باہر آکر اس نے پہلے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ہر طرف پر سکون سی خاموشی تھی۔ وہ پرندوں سے بھی پہلے جاگ گئی تھی۔

اس کے لمبے بال کیچر میں مقید تھے اور دوپٹہ گلے میں پڑا ہوا تھا اور کچھ بال بائیں جانب سے آگے آئے ہوئے تھے۔سارے بال پیچھے کرتی وہ چھوٹے چھوٹے قدم چلتی صحن میں لگے نل تک پہنچی تھی۔وضو کرنے کیلئے اسے کوئی بالٹی وغیرہ نظر نہ آئی تو اس نے خود سے نل چلا کر وضو شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

پانی ٹھنڈا اور فرحت بخش تھا۔وہ کتنی ہی دیر منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھپاکے مارتی رہی۔ پانی بھی بغیر کے آرہا تھا تو اسے احساس نہ ہوا کہ کوئی اور بھی وہاں موجود ہے۔اس نے

دوبارہ سے وضو کرنا شروع کیا۔دل میں اللہ سے مخاطب تھی۔اتنا اچھا اور صاف پانی ہے،

سبحان اللہ!

جب وہ پاؤں دھونے کیلئے بیٹھنے لگی تو اسے یاد آیا کہ وہ تو نل سے وضو کر رہی تھی اور پانی

بغیر رکے کیسے آرہا ہے؟ گردن کو بائیں جانب موڑ کر دیکھا تو غازی بنار کے نل چلا رہا تھا تو

وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی۔حیرت سے آنکھیں کھل گئیں۔دوپٹہ سر پر ٹھیک کیا۔

"غ۔۔۔غا۔۔۔غازی بھائی! آپ کب آئے؟" لڑکھڑاتی آواز میں اس نے پوچھا۔غازی

نے نل چلانا چھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں وضو کرنے آیا تھا۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

"اوہ تو آپ کر لیں وضو۔۔۔" وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔

"تم نے وضو پورا نہیں کیا۔" غازی نے اسے یاد دلایا۔

"وہ میں۔۔۔ پاؤں دھونے رہتے تھے۔" اس نے شرمندگی سے کہا۔ وہ کہہ نہیں سکی کہ غازی وضو کر لے وہ بعد میں کر لے گی۔ غازی نے پھر سے نل چلا دیا۔ وہ آگے آ کر پاؤں دھونے لگی۔ زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتی تھی کیونکہ غازی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے عجیب لگ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے پر غازی نے نگاہیں دوسری طرف موڑ لیں۔

"شکریہ غازی بھائی!" وہ کہہ کر جلدی سے دادی کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ سیمی کے کمرے کی لائٹ بند تھی اور وہ سو رہی تھی تو اس کا دل نہیں کیا کہ جا کر اسے ڈسٹرب کرے اور دادی یقیناً تہجد کے لیے جاگ گئی تھیں سو وہ ان ہی کے کمرے میں آ گئی۔

"ارے مائعزم تم ابھی تک سوئی نہیں؟" انہوں نے مسکرا کر حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"دادی میں سو کر اٹھ بھی گئی ہوں۔اب مائعزم زیادہ دیر نہیں سوتی۔"اس نے دوپٹہ سر پر سیٹ کیااور آکر دادی کو پیار دیا جو جائے نماز پر بیٹھی تسبیحات پڑھ رہی تھیں۔

"ارے واہ! یہ تو ایک خوشگوار خبر ہے۔"انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا اٹھیں آپ، میں نماز پڑھ لوں۔"اس نے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

"کونسی نماز؟"دادی کو لگا وہ نماز فجر کی بات کر رہی ہے۔

"نمازِ تہجد!"اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

انہوں نے محبّت سے اس کے سر پر بوسہ دیا اور کہا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ تمہیں سلامت رکھے میری بچی۔"وہ جا کر اپنے پلنگ نما بستر پر بیٹھ گئیں۔مائعزم نماز پڑھنے لگی اور دادی اسے پیار سے دیکھتی رہیں۔جوان کی نماز واقعی بہت خوبصورت ہوتی

ہے اور جوانی میں بھی مائعزم کی نماز پر سکون اور آرام دہ تھی کہ دل کرتا تھا اسے دیکھتے ہی رہو۔

"السلام علیکم دادی۔۔۔" گیلے بال پیچھے کرتا اپنی رو میں بولتا وہ اندر آیا لیکن چوکھٹ پر کھڑے اس نے مائعزم کو دیکھ لیا اور چپ ہو گیا۔ اسے لگا وہ سیمی کے کمرے میں چلی گئی ہو گی تو وہ دادی سے کچھ دیر باتیں کر لے گا۔ وہ ابھی تک نماز پڑھ رہی تھی۔ غازی دبے دبے قدم اٹھاتا دادی تک آیا اور ان کے آگے سر رکھا تو دادی نے اسے بھی پیار کیا۔

"میں ذرا باہر کا چکر لگا آؤں۔ فجر کے بعد واپس آ جاؤں گا۔" اس نے سرگوشی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اب ظاہر ہے مائعزم کے جاگتے ہوئے کہاں وہ دادی کے ساتھ اکیلا بیٹھ پائے گا؟ اسی لیے باہر کی ہوا کھانے نکل جانا اچھا آپشن تھا۔

"جاؤاور آتے ہوئے امام صاحب کو میرا پیغام دے دینا کہ صبح جرگہ میں آجائیں۔" وہ بھی سر گوشی میں بولیں تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔دادی اپنے سابقہ کام پر لوٹیں۔مائعزم ابھی بھی نماز پڑھ رہی تھی۔

"ویسے دادی! مجھے لگتا ہے میرا ایمان مضبوط ہوتا جارہا ہے۔" نماز ادا کرنے کے بعد وہ مصلے کو تہہ لگارہی تھی تب اس نے خود پر تبصرہ کیا۔دادی مسکرائیں۔

"ایمان کہنے سے مضبوط نہیں ہوتا۔ عمل کرنے سے مضبوط ہوتا ہے۔ جیسے نماز کی عادت مسلسل پڑھتے رہنے سے ہوتی ہے نا بالکل ایسے ہی ایمان تازہ کرتے کراتے رہنے سے مضبوط ہوتا ہے۔" دادی نے کہا۔ان کے ہاتھ میں اب قرآن پاک تھا جو اس سے بات کہنے سے پہلے انہوں نے نشانی رکھ کر بند کر دیا تھا اور اب چوم کر رحل پہ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"کون سی سورت پڑھ رہی تھیں؟" پلنگ پر اپنی دادی کے پاس بیٹھ کر اس نے قرآن پاک کا رخ اپنی جانب کیا اور جہاں سے دادی نے نشانی چھوڑی تھی اس نے وہیں سے قرآن پاک دوبارہ کھولا۔

"ارے واہ! سورۃ الاعلیٰ۔۔۔سب سے خوبصورت سورت۔۔۔ Most fascinating Surah" اس نے خوشگوار حیرت سے کہا۔

"قرآن تو سارا ہی خوبصورت ہے۔ تم تو یہ کہتی تھی۔" دادی نے یاد دلایا تو وہ مسکرائی۔

"ہاں کہتی تھی پر مجھے یہ سب سے اچھی لگتی ہے۔ پتہ ہے کیوں؟ نہیں پتہ تو کوئی بات نہیں میں بتاتی ہوں۔" وہ خود سے کہہ کر شروع ہو گئی۔ قرآنِ پاک کی آیتوں کے بارے میں اسے کہیں بولنے کا موقع دیا جائے اور وہ نہ بولے ایسا ممکن نہیں تھا۔

"اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کرو۔" (سورۃ الاعلیٰ:1)

"Such a pure verse!" وہ اس آیت کو سراہتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"پتہ ہے دادی! ہم اللہ تعالی کو مانتے تو ہیں، زبان سے کہتے بھی ہیں کہ وہ سب سے بلند ہے لیکن اصل معاملہ تو دل کا ہوتا ہے۔ جب تک ہم اپنے دل کو یہ تسلیم نہ کروالیں کہ واقعی اللہ سب سے بڑا ہے تب تک ہماری رسائی اللہ تک نہیں ہوتی۔ آپ نے صحیح کہا تھا صرف زبان کے کہنے سے ایمان مضبوط نہیں ہوتا، عمل سے مضبوط ہوتا ہے۔ ہم صرف نام کے اور کہنے کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ سیلیکٹو عبادات کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اب ہم میں ایسا کوئی فیچر نہیں ہے جو ہمیں پاکیزہ مسلمان ظاہر کرے، ہمارے دلوں کو پاک رہنے دے۔ ہمارے دلوں میں ہمارے اپنوں کے لئے اتنی نفرت اور حسد آ گیا ہے کہ اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ دوسرا ہمارے بارے میں کیا سوچ رہا ہے تو ہم دوبارہ اس سے کلام کرنے سے بھی کترائیں۔۔۔ دل تو پانی کے قطروں کی طرح شفاف ہونا چاہیے کیونکہ اس

میں اللہ رہتا ہے اور مومن کا دل تو صاف ہونا چاہیے پھر اس میں نفرتیں کہاں سے پیدا ہونے لگی ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے ہمیں آرڈر دیا ہے کہ اس کی پاکی بولو جو پاکی بولنے کا حق دار ہے۔ وہ اپنی کتاب میں بھی مسلمانوں کو یہی کہہ رہا ہے لیکن آج کل کا مسلمان کس طرف جا رہا ہے؟ ہم لوگ مغرب سے بھی زیادہ مغرب زدہ ہو گئے ہیں۔ ہمیں خود بھی نہیں پتا کہ کس طرح ہم اپنے آپ کو ان کے حوالے کر رہے ہیں۔ ان کی تہذیب کو اپنا کر انہیں خوش کئے جا رہے ہیں لیکن جو ہماری تہذیب ہے، ہماری روایات ہیں انہیں ہم گھاس ڈالنے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ ہم لوگ کتنے ڈبل فیسڈ ہو گئے ہیں نا؟ ہمیں ہماری زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ ہمیں سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے ایک اچھی زندگی گزارنی چاہیے لیکن ہمارے لیے رول ماڈل بل گیٹس اور جیف بیزوس جیسے

لوگ بن گئے ہیں۔انتہائی ڈیپریس لوگ بھی کبھی رول ماڈل بنتے ہیں بھلا؟لیکن ہم نے بنا لیے ہیں۔ خیر چھوڑیں نیکسٹ آیت پڑھتے ہیں۔"اس نے مسکرا کر سر جھٹک کر کہا۔کالج میں پڑھانے سے اسے بولنے میں اتنی گرپ ہو چکی تھی کہ وہ جب چاہے جس موضوع پر چاہے گھنٹہ بول لیتی تھی۔اسے خاموش ہونے کے لیے خود ہی احساس کرنا پڑتا تھا کہ اب وہ زیادہ بول گئی ہے۔

"جس نے پیدا کیا پھر تناسب قائم کیا اور جس نے تقدیر بنائی پھر راہ دکھائی۔"

(الاعلیٰ:2،3)

www.novelsclubb.com

" کبھی کبھی مجھے اللہ تعالی کی پاور پر بے تحاشہ رشک آتا ہے۔اس کی قدرت اتنی ہے کہ وہ دنیا میں اتنے زیادہ انسان۔۔۔اتنے انسان تخلیق کر دیتا ہے اور ان سب میں مختلف دکھنے کی صلاحیت بھی ڈال دیتا ہے۔بے شک وہ best painter ہے۔وہ پہلے مٹی سے

ایک خوبصورت جسم تخلیق کرتا ہے، پھر اسے اپنے پاس سنبھالتا ہے،اس کی تخلیق پھر انسانی عقل کے مطابق سمجھاتا ہے،اس میں روح بھی ڈال دیتا ہے،ہیومن برتھ پر اسس کتنا معتبر ہوتا ہے دادی! ہمارا اللہ ماں کے پیٹ میں بھی اس نئ بننے والی جان کیلئے رزق رکھتا ہے۔I really respect this kind of love۔"وہ ستائش سے کہہ رہی تھی۔

"دنیا میں کروڑوں اربوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پھر وہ ہر ایک ایک کو واچ بھی کرتا ہے،ان کا رزق،ان کا کام،ہر چیز کا حساب وہ اپنے پاس رکھتا ہے۔پھر ہم لوگوں کی قسمت بھی اس نے لکھ رکھی ہے کہ کب، کس کو، کہاں، کیسے، کیا، ملنا ہے اس سب کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ہم کتنے بھی ناشکرے کیوں نہ ہو جائیں اللہ تعالیٰ ہماری وہ چیز نہیں چھینتا جو اس نے ہمارے لیے پہلے سے لکھ رکھی ہے۔ہماری تقدیر کو

بھی اللہ تعالیٰ نے روز اول اپنے ہاتھوں سے لکھ دیا تھا۔ ہم جو سوچتے ہیں، جو کرتے ہیں، وہ سب اللہ کو پہلے ہی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم بھٹک جاتے ہیں تو وہ ہمیں سیدھے راستے پر ڈال دیتا ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑتا دادی! آپ کو پتہ ہے قرآن پاک پڑھنے سے ہمیں مایوسی نہیں ہوتی۔ ہر جگہ ہر نئے صفحے پر ہمیں ایک امید دی جاتی ہے اور ایک امید جو ہماری روح میں اللہ تعالی کی طرف سے ڈال دی جاتی ہے تو ہمیں کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔

مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو لوگ مسلسل قرآن پاک پڑھتے رہتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ اس میں پرانے لوگوں کے قصے ہیں۔۔۔ قصہ یوسف، قصہ یونس، قصہ موسیٰ، وغیرہ لیکن وہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ان میں بھی ہماری زندگی سے جڑے کئی پیغام ہوتے ہیں۔ اگر ہم سمجھ کر پڑھنا چاہیں تو سیریسلی ہمیں کبھی کوئی دوسری کتاب، ناول،

ہیلپنگ بک کی ضرورت ہی نہ پڑے۔"اس نے بغور اپنی دادی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ بور ہو گئی ہیں سوری لیکن یہ بور ہونے والی بات نہیں ہے اس لیے میں آپ کو بھی گفتگو میں انوالو کرنا چاہتی ہوں۔اگلی چند آیات کے بارے میں آپ اپنی رائے مجھے دیں گی۔"اس نے قرآن پاک کا رخ اپنی دادی کی طرف کیا۔

"جو حکم!"انہوں نے سر ہلایا۔

"یہ میری educated دادی!"وہ خوش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اور جس نے نکالا چارا۔پھر بنا دیا اس کو کوڑا سیاہ۔البتہ ہم تمہیں پڑھائیں گے پھر نہ بھولو گے۔"(الاعلیٰ:4،5،6)

"اگر ہم ان آیات پر غور کریں تو ہمیں یہ لگے گا کہ یہاں صرف جانوروں کے چارے کی بات نہیں ہو رہی' یہاں مراد کل نباتات سے ہے۔ چارا اور گھاس صرف ایک مخلوق کے ساتھ سب کو جوڑنے کیلئے کہا گیا ہے۔ اگر وہ چوپائے اور پرندوں تک کا رزق اپنے پاس رکھتا ہے تو انسانوں کو تو شک بھی نہیں پڑنا چاہیے کہ ان کا رزق کہیں اور سے آئے گا۔ اللہ نے سب کا رزق رکھا ہے تو اشرف المخلوقات کا رزق بھی رکھتا ہے۔ یہاں اللہ ہمیں بتا رہا ہے کہ ان کی زندگی، ہم سب مخلوقات کی زندگی اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔ خوشی، غمی ہر کسی کی زندگی کا حصہ ہے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس کی زندگی میں سدا بہار رہے گی تو وہ غلط سوچتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کیونکہ بہار کے بعد خزاں بھی آتی ہے۔ ہر مثبت اور منفی چیز ساتھ ساتھ ہے۔ جس طرح یہاں چارا کا مطلب بہار ہے اسی طرح کوڑا کا مطلب خزاں

ہوا۔ ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ حالات کیسے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔"انہوں نے بہت پیار سے اسے سمجھانا شروع کیا۔

"Sorry for interrupting!" بات کرنے سے پہلے ہی اس نے معذرت کی۔

"لیکن پازیٹیو اور نیگیٹو ایک ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہم ایک وقت میں صرف مثبت سوچ سکتے ہیں یا منفی!"انہوں نے قرآن پاک بند کر دیا۔

"دیکھو مائعزم۔۔۔ ہم قرآن پاک پڑھتے ہیں تو ہمیں وہاں سب اچھا نہیں بتایا جاتا۔ اچھائی کے ساتھ اس کا منفی پہلو بھی بتایا جاتا ہے۔ جب ہم قرآن کے ریلیٹڈ بات کر رہے ہیں تو قرآن میں بھی ہمیں اچھی اور بری چیز کا ساتھ ساتھ ذکر ملتا ہے۔ جہاں جنت کا ذکر ہے ساتھ جہنم کا ذکر بھی ہے، جہاں مظلوم کا ذکر ہے ساتھ ظالم کا بھی ذکر ہوتا ہے، جہاں سچ

www.novelsclubb.com

کے بارے میں بتایا جاتا ہے وہاں جھوٹ کی مذمّت بھی شدید الفاظ میں کی جاتی ہے، اللہ کا انعام بڑا ہے تو عذاب بھی سخت ہے۔ ہر چیز اپنا تضاد رکھتی ہے اس لیے ہمیں ہر پہلو سے دیکھنا پڑتا ہے۔"

"او کے آگے؟" اس نے سمجھ کر پوچھا۔

"آگے سرکار کونین، خاتم النبیین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بات ہو رہی ہے چونکہ تم قرآن پاک کو زیادہ ڈیپلی پڑھتی ہو سو تم ہی بتاؤ!" دادی نے کہا تو اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی کیونکہ اسے ایک بار پھر سے بولنے کا موقع دیا گیا تھا سو وہ ہنسی خوشی پڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"بجائے اس کے جو اللہ چاہے، بے شک وہی جانتا ہے ظاہر کو بھی اور اس کو بھی جو پوشیدہ ہے۔ پر ہم تمہیں آسان طریقے کی سہولت دیں گے۔" (الاعلیٰ: 8،7)

"میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سورت بہت زیادہ خوبصورت ہے۔اس میں اللہ تعالی نے تین ٹاپکس پر بات کی ہے۔پہلے توحید کی بات کی ہے اب خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایات کے بارے میں بات کی ہے۔ کبھی کبھی مجھے یوں لگتا ہے کہ قرآن پاک پڑھتے ہوئے میں ڈائریکٹلی اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوں۔اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں، مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں، مجھ سے بات کر رہے ہیں، بہت مزہ آتا ہے خود پڑھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کو سناتے ہوئے۔وہ نہ ٹوکتے ہیں کہ کم بولو، نہ تھکتے ہیں کہ بس کرو۔اوکے لیٹس کم ٹو داٹاپک !(ٹھیک ہے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں)آپ کو پہلی وحی والا واقعہ پتا ہے اور یقیناً دوسری اور تیسری وحی والا بھی پتہ ہوگا۔پہلی وحی میں سورۃ العلق کی آیات نازل ہوئیں، دوسری وحی میں سورۃ المدثر اور تیسری وحی میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیات نازل ہوئیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے کہ میں پڑھنا نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ انہیں

حوصلہ دیتے کہ آپ یہ سب مجھ پر چھوڑ دیں، مجھے پتا ہے کہ آپ کو کیا پڑھانا ہے اور کیا نہیں! مطلب دیکھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت، ان کا پیار۔

ایک تو وہ امید نہیں یقین دلا رہے ہیں کہ آپ مجھ پر ٹرسٹ کریں اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو وہ بھلا بھی سکتا ہوں جو میں نہ چاہوں کے آپ یاد رکھیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی مایوس نہیں ہونے دیتا، کبھی بھی نہیں! اللہ تعالیٰ نے ہمارے اتنا نہیں ہوتا کہ اللہ caliber لیے ہر چیز پہلے سے خوبصورت پلان کی ہوتی ہے اور ہمارا کے فیصلوں کو جان جائیں یا ان میں پوشیدہ حکمت تلاش کر پائیں سوائے اس کے جس کے اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر وہ ہمیں ہر طرح سے آسانیاں دیتا ہے، ہمیں بتاتا ہے کہ کون سی چیز ہمارے لیے بہتر ہے؟ تہجد پڑھ کر بھی اگر کوئی چیز نہ مل رہی ہو اس کا مطلب ہوتا ہے آپ اپنے لیے لمبے عرصے سے غلط چیز مانگتے آ رہے ہو۔ جب ہمیں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا

جاتا ہے کہ دو میں سے ایک چنو اور ہم ایک چیز کو چنتے ہیں تو ہمیں وجدان دیا جاتا ہے کہ (روحانیت)ہوتی spirituality کون سی چیز تمہارے حق میں بہتر ہے اور یہ ہماری ہے جو ہمیں اللہ سے قریب کر دیتی ہے اور دنیا سے دور اور میں سمجھتی ہوں جسے اللہ کی محبت حاصل ہو جاتی ہے اسے دنیا اور آخرت میں کامیابی مل جاتی ہے۔ وہ کامیابی جس کے بارے میں ہمیں ہر نماز میں کہا جاتا ہے حی علی الفلاح۔ وہ انسان دنیا کا خوش قسمت انسان ہو گا جو دنیا میں ہی اپنے رب کو پا لیتا ہے اور اسے رب سے ملاقات کی جستجو ہوتی ہے۔

وہ۔۔۔"وہ ابھی شاید مزید بولنا چاہ رہی تھی لیکن اذان کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ خاموش ہو گئی اور قرآن پاک بند کر لیا۔

www.novelsclubb.com

"تم بہت خوبصورت بولتی ہو مائعزم!" دادی نے سرگوشی سے کہا۔وہ قرآن پاک بند کر چوم کر واپس رکھ چکی تو اشارے سے انہیں خاموش ہونے کا کہہ کر مسکرائی۔اذان کا احترام نہایت ضروری ہے۔

****

جب سے چمن چھٹا ہے یہ حال ہو گیا ہے

دل غم کو کھا رہا ہے، غم دل کو کھا رہا ہے

سدا بہار کشمیر میں ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں بلکہ کشمیر کے ہر موسم کا اپنا ہی لطف ہوتا ہے۔ایک لمحے یہاں دھوپ اپنی تمازت دکھاتی ہے تو اگلے ہی لمحے ہوا کے دوش پر بادل تیرتے ہوئے سایہ فگن ہو جاتے ہیں اور مینہ برساتے ہیں۔بہار کے موسم میں تو عجیب ہی دلربائی دیکھنے کو ملتی ہے۔پھولوں سے درخت کی شاخیں جھک جاتی ہیں گویا رکوع و سجود کا

www.novelsclubb.com

ایک پر حسین منظر دیکھنے کو مل رہا ہے۔ موسم سرما ہو تو بادل پہاڑوں پر اپنے ڈیرے ڈال لیتے ہیں، کالی گھٹائیں طوفان بن جاتی ہیں اور برفانی چوٹیوں پر سے گزرتی ہیں۔ کشمیر کی خوبصورتی کا دنیا میں کوئی ثانی نہیں۔ کشمیر ایک بہار ہے اور اس پر بہار اور پر لطف فضا کو کبھی زوال نہیں!

وہ وقت اتنا خوبصورت لگ رہا تھا' وہ نیلم کے پانی میں اپنے پیر ڈالے اللہ کی قدرت کے نظاروں کو دیکھ کر محسوس کر رہی تھی۔ اسے وہاں پر کوئل کی کوکو اور بلبل کا نغمہ سنائی دے رہا تھا۔ کشمیر میں ایک طلسماتی کیفیت تھی جو ہر دیکھنے، سننے والے کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی تھی۔ جھیل کے کنارے خوبصورتی سے پھولوں نے اپنا باغ سجایا ہوا تھا۔ نیلے، پیلے، اودے، لال، گلابی، نارنجی، بنفشی، سندر، سپید اور زعفرانی رنگ کے پھولوں کا تختہ قوس وقزاح کا منظر پیش کر رہا تھا اور ہوا ان پھولوں کی خوبصورت اور بھینی بھینی خوشبو سے

معطر تھی۔ وہ ایک پر سکون جگہ تھی جہاں وہ خود کو قدرت کے بہت قریب محسوس کر رہی تھی۔ جھیل کے ساکن اور خاموش پانی میں مرغابیاں اور بطخیں اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھیں۔

کچھ بگلے اٹھکیلیاں کرتے ہوئے اس تک آتے' وہ ان پر پانی پھینکتی اور وہ اسی طرح پانی کے سنگ اڑتے ہوئے دور ہو جاتے۔ ہوا انہیں پانی میں ڈبونے کی کوشش میں نظر آتی اور وہ پانی میں رہنے کے باوجود اپنے دامن کو تر نہیں ہونے دے رہے۔ وہ ایک حسین اور مکمل نظارہ تھا جو دیکھتا تو بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔ کشمیر کی خوبصورتی کو دیکھ کر مائعزم کو لگتا کہ اس جگہ پریاں آباد ہیں جو جب انسانی شکل میں باہر آجائیں تو کانوں میں گلاب کے بندے، گلے میں زعفران کا گلوبند، کرن کی پازیب پہن اور مخملی پڑنیاں اوڑھے باہر نکلتی ہوں تو انھیں دیکھ کر بلبل اپنا نغمہ بھول جاتا ہو گا! پھر اپنی ہی سوچ پر وہ کتنی ہی دیر مسکراتی رہتی۔

جنت اگر دنیا میں ہوتی تو یقیناً کشمیر میں ہوتی۔وہ کشمیر کی حسین وادیاں اور اس کی

خوبصورتی دیکھ کر سوچنے پر مجبور ہو جاتی کہ "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ

گے؟"وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھی کہ اسے سیمی کی آواز سنائی دی۔

"مائعزم تم یہاں ہو؟میں اور غازی کب سے تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔"

اس نے حیرت سے گردن موڑ کر سیمی کو دیکھا بھلا اس نے کب کہا تھا کہ اس کو ڈھونڈنے

نکل پڑو؟

"آپ لوگوں کو اپنے کسی رشتہ دار کے گھر جانا تھا اور مجھے ادھر نہیں جانا تھا اس لئے میں

www.novelsclubb.com

نیلم کے پاس آگئی۔"مائعزم نے سیمی اور اس کے پیچھے غازی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں اندازہ کر سکتی تھی کہ تم ادھر ہی ہو گی۔"سیمی نے مسکرا کر کہا اور آکر اس کے

ساتھ بیٹھ گئی۔

"سیمی ہمارا کشمیر بہت خوبصورت ہے۔" وہ دوبارہ سے سامنے دریا کے اس پار نظر آنے

والی خوبصورت کشتی کو دیکھنے لگی۔ہاں مائعزم کا کشمیر!

غازی ان دونوں سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"اسی وجہ سے تو اسے جنت نظیر کہتے ہیں۔"

"میں سوچتی ہوں اگر جنت نظیر اتنی خوبصورت ہے تو جنت کبیر کیسی ہو گی؟" وہ آنکھیں

بند کر کے گہرا سانس لے کر فضا کی معطر خوشبو کو اپنے اندر اتار رہی تھی۔

"میں چاہتی ہوں میرا کشمیر میرے مرنے سے پہلے آزاد ہو جائے۔میں ساری جنت نظیر

www.novelsclubb.com

وادی دیکھنا چاہتی ہوں۔" اس کی خواہش کا کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"غازی بھائی! آپ کے انگلینڈ میں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا؟" مائعزم نے غازی سے پوچھا جو اس کے نیلم کے پانی سے منہ دھو رہا تھا۔

"میرا انگلینڈ؟" اس نے ایسی حیرانی سے پوچھا جیسے اسے بوہر اٹامک ماڈل کو غلط ثابت کرنے کا کہا گیا ہو اور وہ کیمسٹری کی الف بے سے بھی واقف نہ ہو۔

"ہاں آپ انگلینڈ میں ہی تو رہتے تھے۔ سردار نے بتایا تھا۔" مائعزم کو اس کی حیرانی پر حیرانی ہوئی اور ایسا لگا کہ اس نے غلط سوال پوچھ لیا ہے۔

"اوہ اچھا انگلینڈ۔۔۔ انگلینڈ میں کچھ نہیں ہے سوائے برف کے۔ سب کچھ تو کشمیر میں ہے۔" غازی نے کھلے دل سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھا ہمارا کشمیر ہے ہی بہت اچھا۔" مائعزم نے جتانے والے انداز میں اسے غیر ملکی سمجھتے ہوئے کہا۔

"میں بھی کشمیری ہوں۔" غازی نے اس نے بتایا۔

"لیکن آپ انگلینڈ میں رہتے ہیں۔" مائعزم کو سمجھ نہیں آئی۔

"مدر لینڈ میری مظفر آباد ہی ہے۔" غازی نے مسکرا کر بتایا۔ یہ بات تو سچ تھی کہ مائعزم اپنے کزنز کے بارے میں حد سے کم معلومات رکھتی تھی اور کچھ کزنز کو تو وہ سرے سے جانتی ہی نہیں تھی اور غازی ان میں سے ایک تھا۔

"او آئی سی! میں نے آپ سے شاید زندگی میں پہلی بار ملاقات ہوئی ہے اس لیے مجھے لگا آپ باہر رہتے ہونگے تھوڑے عرصے کیلئے کشمیر آئے ہوں گے۔" اس نے اعتراف کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں بچپن میں بھی دیکھتا رہا تھا۔ اپنی امی کی بڑی بڑی چادروں میں خود کو لپیٹ کر رکھتی تھیں۔" غازی نے ہنستے ہوئے کہہ تو دیا لیکن مائعزم کی مسکراہٹ سمٹی بلکہ اسے

شرمندگی ہوئی۔ بچپن کی کچھ باتیں اور یادیں انسان کو ایسے ہی بے وقت شرمندہ کر دیا کرتی ہیں! غازی کو بھی اچانک غلطی کا احساس ہوا۔

"سیمی شام ہو رہی ہے اب گھر چلتے ہیں۔" اس نے پانی سے پاؤں نکالے اور ساتھ پتھر پر رکھے اپنے جوتے پہن لئے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اب جا رہی تھی۔ ہونہہ فضول میں منہ اٹھا کر وہاں آ گئے تھے!

"سوری مائعزم، میں مذاق کر رہا تھا۔" غازی نے فوراً معذرت کی لیکن مائعزم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

غازی نے نیلم کے عاشق کو ناراض کر دیا تھا۔۔۔ غلط کیا تھا۔ اس نے سیمی کو دیکھا تو اس نے بھی شانے اچکا دیئے کہ اب میں کیا کر سکتی ہوں؟ وہ بھی مائعزم کے پیچھے بھاگی۔ رائی کا پہاڑ بنانا کوئی مائعزم سے سیکھے! وہ بھی سر جھٹک کر رہ گیا اور واپس وہیں بیٹھ گیا۔

****

ہمیں بجھادے ہماری انا کو قتل نہ کر

کہ بے ضرر ہی سہی بے ضمیر ہم بھی نہیں

"حلیمہ آج میرا ایک فرینڈ آسٹریلیا سے آیا ہے۔اس نے رات کو ڈنر پر انوائٹ کیا ہے' تم میرے ساتھ چلو گی۔" حلیمہ آج فیصل کی آفر پر حیران ہوئی۔وہ کبھی بھی اس کے ساتھ ڈنر یا لنچ وغیرہ پر نہیں جایا کرتی تھی اور اب تو وہ بالکل اینٹی سوشل ہو چکی تھی اور یہ بات فیصل جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی باقی فیملی بھی ادھر ہی ہے ان میں سے کسی کو ساتھ لے جائیں۔مجھے کہیں نہیں جانا۔" اس نے بے نیازی سے ٹوسٹ کھاتے ہوئے کہا۔وہ لیٹ جاگی تھی اور ابھی ناشتہ کر رہی تھی اور چونکہ آج چھٹی تھی اس لیے فیصل بھی گھر پر تھا۔

"ڈیڈ کی اپنے کسی دوست کے گھر دعوت ہے۔ باسط کا رات کا الگ پلان ہے اور مام بھی گھر پر نہیں ہیں اور میرے فرینڈ نے مجھے فیملی کے ساتھ بلایا ہے۔ تم فری ہو تو چلو تمہاری بھی آؤٹنگ ہو جائے گی۔" خلاف معمول اس نے نرمی سے کہا تو وہ مزید حیران ہوئی۔

"مجھے آؤٹنگ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر ہوئی تو میں اپنی فرینڈز کے ساتھ چلی جاؤنگی۔" اس نے صاف منع کر دیا۔

"کبھی تو اچھے سے پیش آجایا کرو یار۔ وی آر فیملی!" فیصل نے تھوڑی سنجیدگی سے کہا۔

"سوچتی ہوں۔" اس نے محض اتنا ہی کہا۔ فی الحال وہ امن چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سوچنا نہیں ہے رات کو چلنا ہے۔" فیصل بضد ہوا تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

رات کو جب وہ ڈنر کے لئے تیار ہو کر نکلی تو فیصل اسے دیکھ کر سر پیٹ کر رہ گیا۔

"یہ کیا پہنا ہوا ہے؟"فیصل چیخا۔

"کیا مطلب کیا پہنا ہوا ہے؟ کپڑیں ہیں، نظر نہیں آرہا آپ کو؟"اس نے بے حد سنجیدگی سے پوچھا۔اس نے سالٹ رنگ کی ہلکے کام والی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور خود کے گرد بڑی چادر لپیٹی ہوئی تھی، بال آدھے کیچر میں مقید تھے اور میک اپ کے نام پر ہلکی سے گلابی رنگ کی لپ اسٹک لگائی ہوئی تھی اور اس میں بھی وہ بہت دلکش نظر آرہی تھی۔

"حلیمہ ہم ڈنر پر جارہے ہیں کسی فوتگی پر نہیں، کوئی اچھے سے کپڑے پہنو۔ تمہارے پاس کتنی اچھی شرٹ اور جینز ہیں ان میں سے کوئی سلیکٹ کرو۔۔۔بلکہ رکو! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کون سے کپڑے پہنو، آؤ میرے ساتھ۔ پتہ نہیں تمہارے ڈریسنگ سینس کو کیا ہوتا جارہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی چیزیں میز پر رکھ کر حلیمہ کے ساتھ اس کے کمرے میں جانا چاہتا تھا لیکن حلیمہ نے نہایت ٹھنڈے انداز میں کہا۔

"میں ڈنر پر جا رہی ہوں کسی کو اپنا جسم دکھانے نہیں۔ اگر آپ نے لے کر جانا ہے تو میں ایسے ہی چلوں گی ورنہ میں گھر پر ہی رہوں گی۔ چوائس از یورز!" اس کے دوٹوک انداز پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔ وہ اسے ناراض نہیں کر سکتا تھا۔ حلیمہ کو بہلانا اتنا آسان بھی نہیں تھا۔ اسے ابھی سمجھ آگئی تھی۔ غصّے کو قابو میں رکھتا وہ مسکرایا۔

"اچھا بال تو کھولو۔" وہ اس تک آیا۔ حلیمہ پیچھے ہٹی۔

www.novelsclubb.com

"میں خود کھول لیتی ہوں۔" لب بھینچتے ہوئے اس نے کہا۔

"اللہ ایسے بھائی کسی کو نہ دے۔" وہ بڑبڑا کر رہ گئی اور کیچر اتار کر بال سیٹ کر لیے۔اب وہ پہلے سے بھی زیادہ حسین اور دلکش نظر آ رہی تھی۔فیصل اسے ڈن کہتا ڈنر کیلئے نکلنے کا کہہ رہا تھا۔

ڈنر ایک فائیو سٹار ہوٹل میں تھا۔ہوٹل میں کافی بڑی تعداد میں ایلیٹ کلاس بیٹھی ہوئی تھی۔اکثر کو وہ جانتی تھی کیونکہ وہ کافی سوشل رہتی تھی لیکن ابھی کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔چلتے چلتے رسمی ہیلوہائے سب سے کرنی پڑی تھی اور پھر ان کے سوالات سے بچنے کیلئے وہ فیصل کے بتائے گئے ٹیبل پر آ گئی جہاں فیصل کی عمر کا کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس نے ان دونوں کو آتے دیکھا تو مسکرا کر کھڑا ہو گیا۔پہلے اس نے فیصل سے مصافحہ کیا اور پھر حلیمہ سے ہاتھ ملانے کے لئے آگے بڑھایا جسے حلیمہ نے رد کر دیا۔

"السلام علیکم!"اس نے صرف منہ سے کہا۔(نامحرم سے ہاتھ ملانے سے بہتر ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کاٹ لے۔۔۔غازی سمجھاتا نہیں تھا اسے آرڈر دیتا تھا۔)اس شخص نے شرمندگی سے ہاتھ واپس کر لیا اور مسکرا کر وعلیکم السلام کہا۔

"حلیمہ آپ کے بارے میں بہت سنا ہوا ہے۔"

"حلیمہ کی پرسنلٹی ہی ایسی ہے۔"فیصل نے مسکرا کر حلیمہ کے رویے کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی۔

وہ لوگ جس سوسائٹی سے تعلق رکھتے تھے وہاں ہاتھ ملانا اور گلے ملنا کوئی معیوب بات نہیں سمجھی جاتی تھی پر اب حلیمہ وہ نہیں رہی تھی۔اس کے لیے وہ معیوب بات تھی کیونکہ اللہ کو ناپسند تھی۔ڈنر پر آنے کیلئے بھی وہ اس لیے راضی ہو گئی کہ فیصل کا دوست

www.novelsclubb.com

شادی شدہ ہو گا' اگر انہیں فیملی کے ساتھ بلایا ہے تو خود بھی فیملی کے ساتھ آیا ہو گا پر وہ غلط تھی۔ان دونوں کی باتوں پر اس نے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور مینیو کارڈ دیکھنے لگی۔

"آپ کیا کرتی ہیں؟" حلیمہ نے اس شخص کو سنجیدہ نظروں سے گھورا۔اسے صرف ایک خیال آیا کہ اس آدمی کو پھر سے ذلیل ہونے کا دل کر رہا ہے اس لئے پھر سے حلیمہ کو مخاطب کر ڈالا۔

"آپ کا تعارف؟" اس نے ایک انجان نظر اس پر ڈالی اور سرد انداز میں پوچھا۔فیصل کو حلیمہ کا رویہ بہت برا لگ رہا تھا لیکن وہ خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

"میں عامر آفندی ہوں' وزیر۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنا مزید تعارف کرواتا حلیمہ بولی۔

"عامر صاحب! میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو بہتر ہے آپ مجھ سے ذاتی سوال جواب مت کریں۔ کھانا کھانے آئے ہیں اس کو انجوائے کرتے ہیں۔" حلیمہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے بولی۔

"حلیمہ! عامر بہت اچھا ہے۔ یہ تمہیں پسند بھی کرتا ہے اور۔۔۔"

"تو اسی لئے آپ مجھے یہاں پر لائے تھے؟" وہ اب فیصل کو دیکھ کر سرد مہری سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں میں ویسے ہی تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمہیں لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔" فیصل، عامر کے سامنے اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا سو اچھے بھائیوں کی طرح بات کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ میں جانتی ہوں۔"اس نے کہہ کر ویٹر کو ہاتھ کے اشارے سے قریب بلایا اور ویٹر بھی شاید اسی کے اشارے کا انتظار کر رہا تھا فوراً اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔اسی وقت فیصل کا موبائل فون بجا اور وہ معذرت کرتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کے رویے سے یہ لگتا ہے کہ آپ اپنے بھائی سے بہتر تعلقات نہیں رکھتیں۔"

"بالکل صحیح جانا آپ نے۔"وہ بغیر مسکرائے بولی۔

"آپ کی تو ماشاءاللہ سے فین فالونگ ہی اتنی زیادہ ہے کہ۔۔۔"

"اپنا آرڈر لکھوالیں۔"اس نے ویٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کہ ان دونوں کا آرڈر نوٹ کرنے کیلئے کھڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"You are the prettiest woman I have ever seen."

اپنا آرڈر لکھوانے کے بعد عامر نے اس سے کہا۔

"شکریہ عامر بھائی۔" سنجیدگی سے ابرو اچکا کر اس نے کہا تو عامر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"تم بھی جانتی ہو اور میں بھی جانتا ہوں کہ ہماری ملاقات ایک دوسرے سے بہن بھائی کا رشتہ جوڑنے کے لئے نہیں ہو رہی۔" اب عامر ارد گرد دیکھتے ہوئے عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتی ہوں کہ اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میاں بیوی کا رشتہ جوڑنے کے لئے ہماری ملاقات ہو رہی ہے تو یہ غلط فہمی ہے آپ کی بھی اور آپ کے دوست کی بھی۔"

"اوہ کم آن !اب تمہیں شادی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔"

"Not your concern!" وہ سختی سے بولی تو کچھ دیر کے لیے عامر کو خاموش رہنا پڑا۔

ویٹر کھانا لگا رہا تھا تب سارا وقت عامر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور وہ آگے پیچھے دیکھتی رہی۔وہ جان چکی تھی کہ یہ ملاقات صرف اسکی اور عامر کی تھی اور فیصل واپس آجائے بہت مشکل تھا لیکن وہ اس کا انتظار کرتی رہی۔ کھانا لگ چکا تو وہ اپنے لئے چائنیز ڈالنے لگی۔

I want to marry with you Halima, The !"

www.novelsclubb.com

beauty" ویٹر کے جانے کے بعد عامر نے سلسلۂ کلام وہیں سے جوڑا۔اب حلیمہ کے انداز سے بیزاریت واضح ہونے لگی۔

وہ "Just keep your mouth shut Amir, The berk!"

طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی تو عامر کو غصہ ہی چڑھ گیا۔

"تم خوبصورت ہو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ کسی کے ساتھ ایسے بکواس کرتی رہو۔وہ دوسرے مرد ہونگے جو عورتوں پر مرتے ہوں گے' بہت دیکھا ہے تمہارے جیسا حسن۔" وہ غصے سے دھاڑا۔ایک لمحے میں سارا اخلاق نکل کر سامنے آیا تھا۔ حلیمہ چاولوں کو چباتے ہوئے اسے سرد مہری سے دیکھتی رہی۔

"میں خوبصورت ہوں مجھے پتہ ہے۔اس لئے ان لوگوں سے ایسے ہی بات کرتی ہوں جو عزت کے قابل نہ ہوں۔ایک بات یاد رکھنا دوبارہ مجھ پر نظر مت رکھنا ورنہ شکل کا وہ حشر کرواؤں گی کہ خود کو بھی نہیں پہچان سکو گے۔" وہ بھی غصے سے دھاڑی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کرو گی تم؟ بولو! ہاں۔۔۔یہ پیسوں کا ڈھونک کسی اور کے سامنے بجانا۔مجھے تمہارے پیسوں سے نہیں تم سے مطلب ہے اور اگر میں کسی چیز کو حاصل کرنے کے بارے میں سوچوں تو وہ میری ہو ہی جاتی ہے۔یہ تم یاد رکھنا۔" وہ بھی وارننگ دینے والے انداز میں بولا۔

"چیزوں کو تو حاصل کر سکتے ہو انسانوں کو نہیں گھٹیا انسان اور حلیمہ کو حاصل کرنا تمہارے مقدر میں نہیں لکھا ہوا' حلیمہ تمہیں کبھی نہیں ملے گی۔" وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر آگے ہوتے ہوئے غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے اس رویے سے شدید متاثر ہوا ہوں۔غصے میں بھی بہت خوبصورت لگتی ہو تم! میری زندگی کی صرف اب تک کی لاحاصل ضد ہو تم اور میری ضد پوری نہ ہو ایسا ہو نہیں سکتا۔میں تمہیں ہر حال میں حاصل کر لوں گا۔یہ میرا وعدہ ہے بلکہ وارننگ ہے۔"

وہ پر سکون انداز میں کہہ رہا تھا جیسے اس کے پاس پلان موجود ہو۔ حلیمہ اپنی نشست سے کھڑی ہو گئی۔

"Idiot!" اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے وہ کہہ کر پلٹ گئی۔

"Pretty Gal!" حلیمہ نے سن لیا تھا لیکن اب وہ اس کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی سو لمبے لمبے قدم اٹھاتی وہاں سے باہر نکل گئی۔

جب فیصل واپس آیا تو اس پر بہت مشتعل تھا۔

"تم میرے دوست سے بد تمیزی کر کے آئی ہو۔ کوئی عقل ہے تم میں؟ اس طرح بات کرتے ہیں دوسروں سے؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے بھوک لگی ہے جلدی گھر چلیں مجھے کھانا کھانا ہے۔ کھانا اچھا تھا یہاں کا ہم انجوائے کر سکتے تھے لیکن آپ نے ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی ہمارے درمیان peace treatyہونے نہیں دی۔" وہ ونڈ سکرین سے باہر دیتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"حلیمہ تمہاری یہ ٹین ایجرز والی حرکتیں کب ختم ہو گیں؟ اب تم بڑی ہو گئی ہو، میں تمہارا بھلا ہی چاہتا ہوں۔" فیصل غصے سے بولا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے اس کے پیچھے آپ کا بھی کوئی بھلا ہو رہا ہو گا۔ میں سیاسی شادیوں کی اصلیت سے اچھی طرح واقف ہوں۔ مجھے مت بتائیں کہ میں ٹین ایجرز والی حرکتیں کر رہی ہوں یا نہیں! آپ بھی اپنے قد سے اونچے کام کرنے کی کوشش مت کریں۔" وہ اس کی بات سے متاثر ہوئے بغیر بولی تو فیصل لب بھینچ کر رہ گیا۔

"جانتی ہو تمہاری اس حرکت کا سن کر ڈیڈ کتنے خفا ہوں گے؟"

"Who cares!" اسے واقعی پرواہ نہیں تھی۔

"حلیمہ پلیز تم ہمیں اپنی فیملی سمجھو۔اگر تمہارے عامر سے شادی کرنے سے ہمارا کوئی فائدہ ہو رہا ہے تو کیا ہو جائے گا؟ہم نے بھی تمہارے لئے بہت کچھ کیا ہے۔"

"درمیان کا راستہ یہ ہے کہ مجھے مار دیں۔مت کریں میرے لئے کچھ بھی اور آئندہ بھی کچھ مت کریئے گا۔"اس نے بے نیازی سے کہا۔

"تم کب سمجھو گی؟"

"شاید کبھی بھی نہیں۔"وہ لاپرواہی سے شانے اچکا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم ہمیں ہر وقت آزماتی رہتی ہو،ہر وقت غصہ دلاتی ہو۔حلیمہ ہمارے ساتھ فیملی کی طرح کیوں نہیں رہتیں؟ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟"وہ آج کافی سنجیدہ تھا۔

"مجھے میری ماں واپس لادیں۔" حلیمہ نے سخت نظروں سے اسے دیکھا۔

"نہیں لا سکتے کیونکہ انہیں جانتے بھی نہیں ہوں گے' یہی بات میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ میرا آپ سے دور دور تک کوئی رشتہ نہیں ہے جناب! دور دور تک آپ میرے کچھ نہیں لگتے تو میری باتوں کو سیریس مت لیا کریں' غصہ کم کیا کریں اپنے کام سے کام رکھا کریں۔ گاڑی چلائیں مجھے گھر جانا ہے۔" بظاہر وہ پر سکون انداز میں بولی اور ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگی۔

"تم ہماری بہن ہو۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے ہنسی آرہی ہے۔ ہمیں گفتگو کو ایسے موضوع کی طرف نہیں لے کر جانا چاہیے۔" فیصل نے محسوس کیا کہ اب اس کی آواز گیلی تھی۔

کچھ خاص چیزوں کی کمی بے وقت محسوس ہو تو بہت تکلیف دیتی ہے۔

اس نے اپنا فون نکالا اور اس میں مصروف ہو گئی۔ یہ اشارہ تھا کہ اب وہ فیصل سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔ اسے غازی کو سب بتانا تھا اسے کہنا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کو اس کے گھر بھیجے۔ وہ مزید دیر کرنے کے حق میں نہیں تھی۔ باقی کا اسلام وہ غازی کے ساتھ سیکھ لے گی!

****

باب6

ہمیں آپ سے محبت ہے مگر ڈر لگتا ہے

www.novelsclubb.com

یہ دنیا کیا کہہ کر پکارے گی ہمیں ڈر لگتا ہے

"آئی سوئیر غازی! وہ میرا کچھ نہیں لگتا۔مجھے فیصل بھائی کسی ڈنر کا کہہ کر لے کر گئے تھے۔مجھے لگا ان کا فرینڈ شادی شدہ ہے اور فیملی کے ساتھ انوائیٹ کیا ہے تو خود بھی فیملی کے ساتھ ہو گا اس لیے میں مان گئی ڈنر کیلئے۔" وہ غازی کے سامنے اپنی صفائی پیش کر رہی تھی کیونکہ پرسوں رات کو غازی نے اسے عامر کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔جس وقت وہ عامر کے ساتھ باتیں کر رہی تھی غازی باسط کے ساتھ ادھر ہی موجود تھا اور اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ خود آج کسی کو صفائی پیش کر رہی ہے کہ وہ کسی نامحرم مرد سے کیوں ملنے گئی تھی؟ اگر کوئی اور یہ سوال پوچھتا تو حلیمہ اب تک اسے اچھی طرح سمجھا چکی ہوتی کہ وہ کیوں ملنے گئی لیکن سامنے غازی تھا جسے وہ سب کلیئر کرنا ضروری سمجھتی تھی۔یہ بہت بڑی تبدیلی تھی کہ وہ اپنے مرد دوستوں سے اکیلے ملنا ترک کر چکی تھی۔

"تمہارے بھائی نے تو کہا تھا کہ تمہاری اس سے شادی ہونے لگی ہے اور تم اسے پسند کرتی ہو؟" غازی نے سنجیدگی سے کہا تو اسے باسط پر بے تحاشہ غصہ آیا۔ غازی کا انداز آج مفاہمتی نہیں تھا اور اسی لئے حلیمہ کو ڈر لگ رہا تھا۔

"میں نے اسی لیے تمہیں یہاں بلایا ہے غازی! پلیز مجھے میرے گھر والوں سے بچالو۔ میں اپنے گھر والوں کی وجہ سے قربانی کا بکرا نہیں بننا چاہتی۔ وہ لوگ کسی سیاسی فائدے کے لیے میری اس سے شادی کروانا چاہتے ہیں۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں پلیز اپنے گھر والوں کو بھیجو میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں، تمہارے بغیر مر جاؤں گی۔" وہ اب التجا کر رہی تھی۔ نا جانے کیوں اسے اب بھی یقین تھا کہ غازی اس سے شادی کیلئے راضی ہے۔ اب وہ اس سے اتنی بے تکلف ہو گئی تھی کہ آپ سے تم پر آ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایمو شنل ہونے کی ضرورت نہیں ہے حلیمہ۔ کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟" حلیمہ نے ٹھٹک کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

"تم مجھ سے بہتر ڈیزرو کرتی ہو۔" وہ سنجیدہ تھا۔ حلیمہ نے چند پل اسے دیکھا کہ وہ غازی ہی ہے نا؟

"مجھے صرف تم چاہیے ہو غازی۔ یہ خواہش نہیں ہے بلکہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے اللہ تک پہنچنے کیلئے، مجھے تمہاری ضرورت ہے غازی اپنے زخموں پر مرہم رکھنے کیلئے، مجھے تمہاری ضرورت ہے ایک اچھی زندگی کیلئے۔ بھلے تم مجھ سے محبت نہ کرو بس بھٹکا ہوا انسان سمجھ کر اللہ سے ملوا دو۔ مجھے ضرورت ہے کسی اپنے کی۔ تم مجھے اگر چند ماہ پہلے والی حلیمہ سمجھ رہے ہو میں وہ نہیں ہوں۔۔۔ تم نے کہا تھا جب اللہ کسی کو

www.novelsclubb.com

صراطِ مستقیم پر چلانا چاہتا ہے تو اس کی چھوٹی سی کوشش پر بھی بے تحاشا نوازتا ہے۔اللہ ایک توبہ کے بول پر بھی راضی ہو جاتا ہے، معاف کر دیتا ہے۔میں بہت معافیاں مانگتی ہوں' اللہ معاف کر دیتا ہے۔مجھے یقین آ گیا ہے۔تم بھی معاف کر دو۔مجھے نہیں چاہیے تم سے بہتر پلیز اپنے گھر والوں کو بھیجو۔"

"تمہارے بھائی کیوں نہیں چاہتے کہ تم مجھ سے شادی کرو؟"غازی نے سرد مہری سے کہا۔وہ ایسا انداز کسی وجہ سے رکھے ہوئے تھا۔وہ حلیمہ کی بہتری چاہتا تھا۔

"میرے بھائی؟ایم سوری انہیں لگتا ہے مجھ سے شادی کے بعد تم انہیں کچھ نہیں دے سکتے۔"وہ شرمندگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں تو شادی کے بعد تمہیں بھی کچھ نہیں دے سکتا۔"اس نے صاف گوئی سے کہا۔

"غازی پلیز میں تمہارے ساتھ ایک کمرے والے مکان میں بھی رہ لوں گی۔ مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیئے۔ میں نے دیکھ لی ہیں دنیا کی آسائشیں۔ تم اپنا آپ تو مجھے دے سکتے ہو نا؟ تم میرے ساتھ رہ تو سکتے ہو ناں؟" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

اسے لگ رہا تھا آج غازی کسی بھی وقت منع کر سکتا ہے اور وہ اسی "کسی وقت" سے ڈر رہی تھی۔ غازی سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا' پھر وہ کتنی ہی دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ اتنے ماہ ساتھ گزر گئے تھے اور اب وہ بھی حلیمہ کا عادی ہوتا جا رہا تھا۔ اسے کب حلیمہ اچھی لگنا شروع ہو گئی اسے خود نہیں پتہ تھا لیکن اب وہ بھی اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔ کیا وہ حلیمہ کو انکار کر سکتا تھا؟

www.novelsclubb.com

"ایک کمرے کا گھر کہنا آسان ہے حلیمہ۔اس میں رہنا مشکل ہے۔" وہ غریب نہیں تھا بس چاہتا تھا حلیمہ اسے اس قدر غریب سمجھ کر ٹھکرا دے لیکن ابھی وہ حلیمہ کی انتہا نہیں جانتا تھا۔

"ابھی بھی وقت ہے حلیمہ اگر تم جذباتی ہو کر نہ سوچو تو کتنا بہتر ہے حقائق کے بارے میں جانو۔واقعی اگر تمہیں ایک کمرے میں رہنا پڑے تو کیسے رہ لو گی؟ تمہارے اسٹینڈرڈ آف لائف میں اور میرے اسٹینڈرڈ آف لائف میں بہت فرق ہے۔"

"تم میرے ساتھ ہو گے نا؟ میں کیسے رہوں گی وہ ہم بعد پہ چھوڑ دیتے ہیں۔ کبھی تم سے کوئی فرمائش نہیں کروں گی۔" وہ استہزایہ مسکراہٹ کے ساتھ ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔شاید شروع میں سب امیر لڑکیاں ایسے ہی کہتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"پلیز میری باتوں سے متاثر ہونا چھوڑ دو۔ تمہارے بھائی ٹھیک کہتے ہیں میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔"

"شادی مجھے تم سے کرنی ہے میرے بھائیوں کو نہیں۔ جب مجھے کچھ چاہیے ہی نہیں تو تم کیوں ہلکان ہو رہے ہو؟"

"میں دو تین دن تک اپنے گھر والوں کو بھیجتا ہوں۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ وہ اسے دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

پھر واقعی دو دنوں بعد غازی کا بھائی اور اس کی امی حلیمہ کے رشتے کی بات کرنے ان کے گھر گئے تھے پہلے تو انہیں ہی اندر ہی نہیں آنے دیا گیا تھا کہ گھر والوں میں سے کوئی ان کی آمد سے واقف نہیں تھا۔ حلیمہ کے مہمانوں کی حیثیت سے اندر آئے تو حلیمہ نے پر خلوص انداز میں گھر میں خوش آمدید کہا لیکن باقی سب کا رویہ کافی کھینچا کھینچا سا رہا۔ ان

کے ساتھ اچھے مہمانوں والا سلوک نہیں کیا گیا تھا اور انہیں دوٹوک انداز میں منع کر دیا گیا تھا۔ حلیمہ ان لوگوں سے ملی تھی۔ وہ لوگ اتنے ہی سادہ اور ملنسار تھے جتنا کہ غازی لیکن انہیں رخصت کرتے وقت وہ خود انتہائی شرمندہ تھی اور ان سے معافی مانگ رہی تھی۔

انسان کیا سے کیا ہو جاتا ہے صرف ایک حادثے کے بعد؟

"آپ لوگ ہوتے کون ہیں میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے؟ میں غازی سے محبت کرتی ہوں اور اسی سے شادی کروں گی۔ آپ لوگ میری زندگی سے نہیں کھیل سکتے اور نہ میرے دل سے غازی کی محبت ختم کر سکتے ہیں۔ آپ لوگوں کو ذرا شرم نہیں آئی اس کے گھر والوں کو بے عزت کر کے گھر سے نکالتے ہوئے؟ وہ لوگ کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے میں کیسے خاندان سے تعلق ہے میرا؟ اتنے بڑے گھر میں رہتے ہوئے آپ لوگوں کے دل اتنے چھوٹے کیوں ہیں؟ خود کو عقل کل سمجھنا چھوڑ دیں۔ منہ کے بل گر جائیں

گے۔۔۔"وہ تیز تیز تنفس سے بولی۔غازی کے گھر والوں کی اس قدر ناقدری اس سے برداشت نہیں ہوئی تھی۔

"میں نے تمہاری چوائس دیکھ لی ہے حلیمہ۔میں ایسے مڈل کلاس لوگوں میں تمہاری شادی نہیں کروں گا اور اب جتنی جلدی ہو سکے اس غازی کا بھوت اپنے سر سے اتار لو! بہت اچھا رہے گا تمہارے لئے بھی اور باقی سب کیلئے بھی۔"علی لغاری نہایت غصے سے بولے۔

"میں محبت کرتی ہوں غازی سے اور آپ کیا پاگلوں والی باتیں کر رہے ہیں' اسے بھول جاؤں جو میرا محسن ہے؟ سیریسلی آپ ایسا چاہتے ہیں؟ محبت کو آپ کیا جانیں ڈیڈ؟ کبھی محبت کی ہو تو پتہ بھی ہو کیا ہے؟ میں اپنی پسند کی شادی کروں گی ویسے ہی جیسے میری ماں سے پہلے چھپ کر ان سے کی تھی۔"وہ تنفر سے گلناز کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ میری زندگی کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔ یاسمین کی بیٹی تو ہوں لیکن اس کی طرح آپ سے دبنے والی نہیں ہوں۔ میں اکیسویں صدی کی لڑکی ہوں۔ یاد رکھیے گا۔" وہ بلند آواز میں کہتی جا رہی تھی۔ آج کسی کو بے عزت کیا تھا خود بھی عزت کے لائق نہیں رہے تھے۔

"حلیمہ تمہیں شرم آنی چاہیے اس غیر مرد کے لیے تم اپنے باپ سے بدتمیزی کر رہی ہو؟" باسط نہایت سختی سے بولا۔

"اچھا نہیں کر رہی؟ برا لگ رہا ہے؟" وہ باسط کو پچکارتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں بدتمیزی کر رہی ہوں تو تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ ان کو بڑی عزت کے ساتھ گھر سے رخصت کیا ہے نا؟" وہ ابھی بھی مشتعل تھی۔

"اب تم زیادتی کر رہی ہو حلیمہ! اپنی بکواس فوراً بند کر لو۔" فیصل بولا۔

"آؤلوگو! دیکھو کہہ کون کہہ رہا ہے کہ میں زیادتی کر رہی ہوں۔ میری کیا مجال کے آپ لوگوں کے ساتھ زیادتی کروں۔ آپ لوگوں کے سامنے تو پرندہ پر نہیں مار سکتا۔ غریب سانس لینے کو بھی توہین سمجھتا ہے۔ میں زیادتی کر رہی ہوں؟ میں؟" وہ تمسخرانہ انداز میں ہنسی۔ کبھی کبھی آنسو روکنے کیلئے آپ کو مسخرہ بننا پڑتا ہے کہ آپ مضبوط ہو اور اس مشکل سے نکل جاؤ گے۔ آپ کو ہنسنا پڑتا ہے اتنا ہنسنا پڑتا ہے کہ دوسرے آپ کو پاگل اور بیوقوف سمجھنے لگیں۔ حلیمہ کو بھی بننا پڑ رہا تھا۔

"میں کافی دیر سے تمہاری سو کالڈ بکواس سن رہا ہوں اور اب مزید ایک لفظ نہیں۔" علی لغاری اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"میری ایک بات کان کھول کر سن لیں۔۔۔ مجھے صرف غازی سے شادی کرنی ہے۔ اب چاہے مجھے بھاگ کر ہی شادی کیوں نہ کرنی پڑے۔ آپ میرا راستہ نہیں روک سکتے۔

سب سن لیں۔"آنسو روکتے ہوئے غصے سے کہہ کر پاؤں پٹختی جانے لگی تو علی لغاری کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی رہ گئی۔

"اگر غازی کی سلامتی چاہتی ہو تو اس سے دور رہنا۔اس کو مارنے کے لیے مجھے صرف دو سیکنڈ کا وقت درکار ہو گا اور بھاگ کر شادی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ آج سے تمہارا گھر سے باہر جانا بند۔تم نے جتنی پڑھائی کرنی تھی کر لی۔جتنا گھومنا تھا گھوم لیا۔اس گھر سے ایک قدم بھی باہر نکالنے سے پہلے یاد رکھنا کہ انجام بہت برا ہو گا اور اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔تم اب صرف اس چار دیواری میں رہو گی،اگر مزید کچھ کرنے کی کوشش کی تو یہ آزادی بھی چھین لوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"میں آپ کی بیٹی ہوں۔میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟"وہ بے بسی سے روتے ہوئے بولی۔اب رونا ہی تھا جب ایک ہی سگار شتہ ہو اور وہ ہی آپ سے بیزار ہو تو رونا آتا ہے، بہت رونا آتا ہے اپنی بے قدری پر!

"ارے واہ لگتا ہے آج میری بیٹی کی یاد داشت واپس آگئی ہے مجھے اپنا باپ مان رہی ہے، اگر تم یہ آنسو میرے سامنے بہا کر مجھے غازی کے لیے راضی کرنا چاہتی ہو تو یہ ممکن نہیں ہے بیٹا۔۔۔میں تمہاری شادی اس سے بہتر شخص سے کرواؤں گا جس کے ساتھ تم خوش رہو گی۔"وہ سنجیدگی سے بولے۔

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ ایسا نہ کریں ڈیڈ۔آپ لوگ غلط کر رہے ہیں۔میں آپ کو معاف نہیں کروں گی۔۔۔اللہ بھی آپ کو معاف نہیں کرے گا۔"وہ چاہتی تھی وہ بھی خدا سے ڈریں۔خود کو خدا نہ سمجھیں لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دلوں پر اللہ مہر لگا

دیتا ہے۔ کبھی ہدایت نہ دینے کیلئے اور یہ ہر انسان کی اپنی چوائس ہوتی ہے چاہے تو سیدھا راستہ مانگے چاہے تو گمراہی والا۔۔۔ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سب نے اسے کمرے کا دروازہ بند ہونے تک دیکھا تھا۔

"پہلا کام یہ غازی کو فون کر کے مدد مانگنے کا کرے گی اس کی فون کالز اور میسیج فارورڈ نہیں ہونے چاہیے اور تم دونوں اسے ہر حال میں مناؤ گے۔ گڈ کاپ' بیڈ کاپ کھیلو یا روٹ بی کا استعمال کرو۔" وہ سنجیدگی سے اپنے بیٹوں کو ہدایات دیتے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

گلناز ایک گہرا سانس لے کر رہ گئی۔ خاموشی بہت سی مصیبتوں کو ٹال دیتی ہے، اسے واقعی حلیمہ سے ہمدردی تھی لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ کچھ بول کر خود اپنے پیروں پر

کلہاڑی مارنے سے بہتر تھا چپ رہا جائے اور ایک چپ سو سکھ پر یقین رکھتے ہوئے وہ بھی خاموش تھی!

****

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا

اگر یہ نہ ہوتا تو اور انتظار ہوتا

وہ کتنی ہی دیر شیشے کے باہر سے اسے دیکھتا رہا۔اندر جانے کی ہمت وہ خود میں نہیں پاتا تھا۔ کوئی اور ہوتا تو مسئلہ ہی نہیں تھا لیکن یہ مائعزم تھی جسے وہ کبھی کچھ ایسا یاد نہیں کروانا چاہتا تھا جو اس کے لیے تکلیف دہ ہو۔اس کے ہاتھوں میں پسینہ آ رہا تھا۔خود کو نارمل کرنے کے بعد ہلکے سے دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا۔مائعزم پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس نووارد کو دیکھ رہی تھی۔آنسو تو جیسے تھم ہی گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کون ہو تم؟ مجھے کیوں باندھا ہوا ہے؟" وہ سانس روکے چلتا ہوا اس کے قریب آ رہا تھا۔

مائعزم جانتی تھی کہ اغواء کرنے کے بعد یہ غنڈے لڑکیوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں بس

وہی سوچ کر اس کی روح کانپ گئی تھی۔

"میرے قریب مت آنا۔۔۔ میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔ کون ہو؟ اپنا چہرہ کیوں

چھپایا ہوا ہے تم نے؟" میجر شام نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ صرف مسکرایا

اور گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔ مائعزم کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں لیکن

وہ اس کی بات کا اثر لئے بغیر اس کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ہاتھ لگانے کی ہمت بھی مت کرنا۔ میں تمہارا قتل کر دوں گی۔" بمشکل ڈر اور خوف

کو قابو کرتے وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔ میجر شام اس تک جانے کے بجائے کمرے میں

پڑے میز اور کرسی کی طرف گیا اور مائعزم کی طرف پشت کر کے اس نے اپنی جیب سے

ایک دوائی کی شیشی نکالی۔دونوں ہاتھوں سے اس کا شیشہ توڑااور اپنا ماسک نیچے اتار کر وہ محلول پی لیااور ماسک واپس چڑھالیا۔

مائعزم اسی کی جانب دیکھ رہی تھی لیکن وہ اس کی کارروائی غور سے نہیں دیکھ سکی۔ٹیبل کو اٹھا کر اس کے سامنے رکھا پھر کرسی اٹھا کر اس کے سامنے رکھی اور پانی کی بوتل ٹیبل پر رکھ کر گھوم کر اس کی طرف آیا۔

"میرے دانت بہت تیز ہیں۔مجھے ہاتھ مت لگانا۔"وہ بے بسی بھرے غصے سے بولی۔

"میں صرف تمہارے ہاتھ کھولنا چاہتا ہوں تاکہ تم کمفرٹیبل محسوس کرو۔"اب میجر شام کو بولنا ہی پڑا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟"وہ اب رونے لگی تھی۔

"پہلے وعدہ کرو ہاتھ کھولنے کے بعد یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کرو گی؟"اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اس نے کہا۔

"تم مجھے ایک مرتبہ کھول تو لو! تمہارا حلیہ نہ بگاڑ دیا تو میرا نام بھی مائعزم نہیں۔" پہلے وہ حیران ہوا پھر اس کی ادا پر مسکرایا۔مائعزم بھولی تھی یا اسے واقعی معلوم نہیں تھا اغواء کار کو طیش نہیں دلاتے۔

(مل گیا سکون؟ پر گئی کلیجے کو ٹھنڈک؟)

"یہ تو معاملہ مشکل ہو گیا ہے۔ویل مائعزم اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں یہاں سے

www.novelsclubb.com

باحفاظت نکالوں تو مجھے میرے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینا اور چونکہ تم رسیوں سے آزاد ہونے کے بعد میرا حلیہ بگاڑ دو گی تو ایسے بات کرنا میرے لیے سیف رہے گا۔"

وہ ماحول کو ہلکا پھلکا کرنا چاہ رہا تھا۔

"میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گی۔" وہ غصے سے چیخی۔

(ٹارگٹ کا ڈر ختم ہو رہا ہے۔)

"اس کے بدلے میں، میں تمہیں ایک favour دے سکتا ہوں۔" میجر شام نے سامنے پڑی ہوئی پانی کی بوتل کا ڈھکن کھولنے کے بعد بوتل اس کے سامنے رکھی۔

"فیور مائی فٹ! مجھے پانی پلا سکتے ہو؟ مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے ہاتھ سے پانی پینے کا، بدمعاش انسان۔" وہ جی بھر کر رونا چاہتی تھی، گھر جانا چاہتی تھی۔ پتہ نہیں کونسی جگہ پر تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے اعلیٰ درجے کے اندازے پر میجر شام عش عش کر اٹھا۔

(ایتھے رکھ!)

"تمہیں گھر چھوڑ سکتا ہوں۔" میجر شام نے اسے فیور کا بتایا جو وہ اسے دینے والا تھا۔ مائعزم نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ پہلے اغوا کرتا ہے اور پھر خود ہی کہتا ہے کہ گھر چھوڑ دونگا۔

"وعدہ کر رہے ہو؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"پکا وعدہ!" وہ اپنی نرم آواز میں بولا۔ "پر سوالات کے جوابات پر منحصر کرتا ہے تم کتنی جلدی گھر جانا چاہتی ہو۔"

"ٹھیک ہے، پہلے میرے ہاتھ کھول دو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" وہ روہانسی ہو گئی۔

"میں اس تکلیف کے لئے معذرت خواہ ہوں۔" وہ اس کی جانب آیا اور جھک کر اس کے ہاتھ رسی سے کھولنے ہی والا تھا کہ مائعزم چیخی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ہاتھ مت لگانا۔" اس کے چیخنے پر وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا۔

"ہاتھ نہ لگاؤں تو کیسے کھولوں؟"اس نے پوچھا۔

"بغیر ہاتھ لگائے۔"وہ بھی سنجیدگی سے بولی۔

"بغیر ہاتھ لگائے تو وہ لوگ تمہیں یہاں بھی نہیں لے کر آئے تھے۔میں تو صرف مدد کرنے کے لئے ہاتھ لگا رہا ہوں اپنی مرضی سے نہیں اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے کسی لڑکی کو ہاتھ لگانے کا۔"سنجیدہ' سپاٹ آواز ابھی بھی نرم تھی۔

"میں اس وقت بے ہوش تھی اگر ہوش میں ہوتی تو دیکھتی کیسے مجھے ہاتھ لگاتے وہ بدمعاش لوگ!"اپنے اغواء ہونے کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے چلا تو وہ جی جان سے کانپ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بے ہوشی میں بھی تمہارا نشانہ کتنا بہتر تھا۔ابھی تک اس بے چارے کا گال سرخ ہے۔"

وہ دھیرے سے ہنسا۔

(شام رومانس جھاڑنے کا ٹائم نہیں ہے جس کام کے لیے اسے لائے ہیں وہ کرو۔)اسے ائیر پیس پر ارسلان مسلسل زچ کر رہا تھا۔

(شام بی کیئر فل!)

اگلے دو منٹ میں وہ رسیوں کی قید سے آزاد تھی۔وہ اپنی کرسی کی طرف مڑا اور وہ کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ایک ہاتھ میں چادر اور دوسرے ہاتھ میں چھوٹا چاقو تھا جو اس نے رسیاں کھولنے کے درمیان میجر شام کی جیب سے نکالا تھا۔وہ خوشگوار شاک کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم بھاگنے کی کوشش کرنا چاہ رہی ہو تو سن لو یہاں سے بھاگ نہیں سکتی اور نہ ہی اس چاقو سے مجھے مار سکتی ہو۔"

"مجھے یہاں سے باہر جانے کا رستہ بتاؤ ورنہ میں۔۔۔میں یہ چاقو تمہارے سینے میں گھسا دوں گی۔"وہ ٹیبل کے دوسری طرف کھڑی ہو کر'اس کی طرف چھوٹا چاقو تانے ہوئے کہہ رہی تھی۔وہ دوبارہ گھوم کر اس کی طرف آیا۔یہ تو طے تھا کہ مائعزم کسی پر چاہ کر بھی حملہ تو دور ایک سوئی نہیں چبھو سکتی تھی پر ابھی سیلف ڈیفنس ضروری تھا۔وہ جس طرف جاتا مائعزم وہاں سے دوسری طرف چلی جاتی۔

(بیک اپ موجود ہے شام!)

"کیوں خود کا اور میرا وقت ضائع کر رہی ہو؟میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ ٹرسٹ می!صرف چند ایک سوال کرنے ہیں۔"اسے مائعزم کیلئے کسی بیک اپ کی ضرورت نہیں تھی۔دروازہ اب مائعزم کے پیچھے تھا اس نے ایک نظر ماسک والے اجنبی

www.novelsclubb.com

پر ڈالی اور چاقو کو وہیں پھینک کر دروازے کی جانب بھاگی۔ وہ خاموشی سے کچھ دیر اس کی حرکتیں دیکھتا رہا۔ جب دروازہ نہ کھلا تو چل کر اس تک آیا۔

"تسلی ہو گئی؟ شوق پورا ہو گیا؟ اب واپس بیٹھو ورنہ مجھے مزید ایک سو ایک طریقے آتے ہیں بات کرنے کے۔" اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا ہو کر وہ اسے حکم دے رہا تھا۔

وہ چند لمحے اسے گھورتی رہی پھر سوچا کہ اس پر حملہ کر دے پھر یاد آیا کہ وہ ٹرینڈ غنڈا ہو گا کہاں وہ اس کا مقابلہ کرے گی؟ اس لیے خاموشی سے جا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ جانے میں ہی عافیت جانی۔

www.novelsclubb.com

(شام! اس پر غصہ تو مت ہو۔)

وہ کچھ سوچ کر مسکرایا پھر سر جھٹک کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ میجر ارسلان بھی الرٹ ہو گیا فائنلی کچھ کام کی بات ہونے لگی ہے۔ مائعزم نے دوپٹہ اپنے سر پر رکھ لیا اور چادر گود میں رکھ لی۔ اتنی گرمی میں وہ بڑی چادر لپیٹنے سے قاصر تھی۔

"پانی پی لو بہتر محسوس کرو گی۔" وہ ایک بار پھر رونے کے لئے تیار تھی۔ خاموشی سے اس کی بات پر عمل کیا اور نظریں جھکا کر بیٹھ گئی۔

****

.....

حال

www.novelsclubb.com

کسی کو ہجر تڑپائے تمہیں کیا

جیئے کوئی، کہ مر جائے، تمہیں کیا

"مائعزم یار اٹھ جاؤ خدیجہ آ گئی ہے۔ تم ہی نے تو اسے شاپنگ کے لیے بلوایا تھا۔" ماہ جبین اسے جگانے کی بہت کوشش کر رہی تھی اور وہ ان لوگوں میں سے تھی جو نیند پوری کیے بنا نہیں اٹھتے تھے۔

"میں نے اسے پانچ بجے آنے کو کہا تھا وہ کیوں جلدی آ گئی ہے؟" وہ دو تکیوں کے درمیان اپنا منہ دیے ہوئے اونچی آواز میں بولی۔

"محترمہ پانچ ہو چکے ہیں اور تم جانتی ہو کہ وہ کتنی وقت کی پابند ہے۔" ماہ جبین نے کہا۔

"اتنی فرمانبردار وہ ہے نہیں جتنی میرے ساتھ شاپنگ کی ٹائمنگ پر ہو جاتی ہے اور اس کی پابندی صرف میرے کاموں کے لئے ہی کیوں ہوتی ہے؟ تھوڑی لیٹ ہی آ جاتی!" وہ تکیے سائیڈ پر کرتے ہوئے احتجاجاً بولتی اٹھ بیٹھی۔ ماہ جبین نے تاسف سے سر ہلایا۔

"بہت لکی ہو مائعزم کہ ایسی دوست ملی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"آپی!اب کیاخدیجہ ہی رہ گئی تھی میری خوش قسمتی کی علامت کے لیے؟یہ خوش قسمتی آپ کو مبارک ہو'آپ کی نند ہے۔"بیڈ سے اٹھ کر وہ اپنی کبرڈ سے کپڑے نکالنے لگی۔

ماہ جبین اس کا بستر ٹھیک کرنے لگی اور مائعزم نے ڈریسنگ روم سے منہ باہر نکالا۔

"آپی ایک منٹ بھی مزید میرے کمرے میں رکیں تو میں نے اپنے کمرے کے باہر لائن آف کنڑول بنالینی ہے آپ کے لئے۔۔۔کتنی دفعہ کہا ہے مجھے اچھا نہیں لگتا آپ میرے ایسے کام کرتی ہیں۔میں خود کرلوں گی پلیز آپ جائیں۔"وہ اپنے کپڑے صوفے پر پھینک کر ماجبین کے ہاتھوں سے تکیہ لے کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ارے چٹکی کچھ نہیں ہوتا۔بہتر ہے میں کرلوں جلدی کام ختم ہو جائے گا۔"وہ پیار سے بولی۔

"ناؤ گیٹ لاسٹ !" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر دروازے تک لائی اور مصنوعی غصے سے بولی۔

اس کے پیچھے دروازہ بند کر لیا اور مسکرا اٹھی۔

"آپی بھی نا۔۔۔!"

ساڑھے پانچ بجے تک وہ نہا کر نکلی اور عصر کی نماز پڑھ کر تیار ہو کر نیچے آ گئی تو لاؤنج میں

خدیجہ کے ساتھ احمد کو دیکھ کر ٹھٹک کر رک گئی۔ لو ہو گئی آج ساری شاپنگ !

وہ کل شام کو ہی گاؤں سے واپس آئی تھی۔ اس کے ابو اور غازی تو پہلے ہی کام کے سلسلے

میں کہیں چلے گئے تھے پر اس نے ایک ہفتہ دادی کے پاس گزارا تھا اور اس کے بعد ماہ

www.novelsclubb.com

جبین اور حذیفہ کی شادی کی شاپنگ کا اعلان کیا۔ شاپنگ کا سوچا تو اسے خدیجہ سے بہتر کوئی

نہیں جانتا تھا اس لئے اسے بھی بلا لیا۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ ان لوگوں تک آئی اور

سلام کیا۔احمد نے طنزیہ مسکراہٹ سے اس کے سلام کا جواب دیا جسے اس نے نظرانداز کر لیا۔

"خدیجہ تم پورے وقت پر کیسے آجاتی ہو؟" وہ خدیجہ سے ملنے کے بعد کہہ رہی تھی۔

"بس مجھے ہمیشہ سے پتہ ہوتا ہے کہ مائعزم صاحبہ نے جو ٹائم دیا ہے اس پر پہنچنا فرض اول ہے۔"

"بیٹا کافی دیر ہو گئی ہے اب تم لوگ جاؤ۔" بشریٰ بیگم نے ان سب سے کہا۔احمد کو اٹھتا دیکھ کر اس نے خدیجہ سے سرگوشی میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بھی چلے گا ہمارے ساتھ؟"

"ڈرائیور نہیں تھا تو اسی کو ساتھ لانا پڑا۔" خدیجہ نے بھی آہستہ جواب دیا۔

"ہمارے ڈرائیور کے ساتھ چلتے ہیں۔" مائعزم کو غصہ آیا۔احمد چابی اٹھا کر باہر چلا گیا تھا۔

"مائعزم بری بات ہے بیٹا اب وہ یہاں آ گیا ہے تو چلے جاؤ تم لوگ۔کتنا برا لگے گا اسے جب تم لوگ کہو گے کہ ڈرائیور کے ساتھ جانا ہے۔"

"اسے کچھ برا نہیں لگے گا امی! وہ۔۔۔"

"چلو مائعزم! وہ انتظار کر رہا ہے۔" خدیجہ نے اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے مزید بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔اسے چار و ناچار ان کے ساتھ جانا ہی پڑا۔خدیجہ احمد کے ساتھ آگے بیٹھ گئی اور وہ ماہ جبین کے ساتھ پیچھے بیٹھ گئی۔چونکہ وہ سب سے دیر سے آئی تھی اس لیے اسے احمد کی سیٹ کے پیچھے والی جگہ ملی تھی۔اب ایک چھوٹی سی بات کے لیے وہ ماہ جبین کو تکلیف نہیں دے سکتی تھی سو وہیں بیٹھ گئی۔احمد نے بیک ویو مرر اس کے چہرے پر سیٹ کیا اور گاڑی آگے بڑھا لی۔ایک دو مرتبہ مائعزم کی اس سے نظریں ملیں لیکن اس

www.novelsclubb.com

کے بعد وہ نو لفٹ کرواتے ہوئے سارا وقت اپنے موبائل میں گھسی رہی۔اسے اب خود ہی اس سے نپٹنا تھا۔

شاپنگ مال میں پہنچ کر وہ تینوں لیڈیز بوتیک میں چلی گئیں اور کپڑے چیک کرتی رہیں۔ کافی دیر بعد خدیجہ کو یاد آیا اس نے عثمان کیلئے شرٹس لینی ہیں تو وہ ماہ جبین کے ساتھ دوسری شاپ کی طرف چلی گئی۔مائعزم ابھی تک وہیں تھی کیونکہ اسے چیزیں لیٹ پسند آتی تھیں اور اس نے ان دونوں کے چلے جانا اتنا نوٹ نہیں کیا۔اسے نیلے رنگ کا ایک انگرکھا بہت خوبصورت لگ رہا تھا لیکن فی الحال تو سارے پیسے اس پر خرچ نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ ہینگر زپر لگے کپڑے چیک کر رہی تھی کہ احمد اس کے پیچھے ادھر آیا۔

"اس دن کے بعد تم ہمارے گھر واپس نہیں آئی کزن؟"آواز پر وہ چونکی۔گلہ تر کیا۔فائنلی اس کو مائعزم سے اکیلے ملاقات کا بہانہ مل ہی گیا تھا۔

"مجھے آنا چاہیے تھا آپ کی عیادت کیلئے پر آپ بالکل ٹھیک لگ رہے ہیں۔" وہ مزید دو قدم اس کے قریب ہوا تو وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔ارد گرد نظریں دوڑائیں لیکن خدیجہ اور ماہ جبین ادھر نہیں تھیں اور اس لائن میں کوئی سیلز مین بھی نہیں تھا۔مائعزم کا سارا کانفیڈنس ہوا ہو گیا تھا۔

"تم ہمارے گھر آتی رہا کرو کزن۔میرے دن اچھے گزرتے ہیں۔" وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"آپ کو شرم نہیں آتی احمد بھائی؟آپ مجھے کزن بھی کہتے ہیں اور میرے ساتھ چیپ باتیں بھی کرتے ہیں۔کزن بھی بہن کی طرح ہوتی ہے۔" وہ دوٹوک انداز میں بولی کہ شاید اسے شرم آجائے پر جسے شرم نہیں آتی تو نہیں آتی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میں کزن تو بول سکتا ہوں لیکن بہن نہیں کیونکہ کبھی بہن کی نظر سے دیکھا ہی نہیں تمہیں۔" وہ شیطانی مسکراہٹ سے بولا۔

مائعزم کو اس وقت میجر شام کی بات یاد آئی تھی۔اسے کم از کم تھوڑا سا سیلف ڈیفنس سیکھ لینا چاہیے۔اب کہاں اسے ہر جگہ مرد ہی ریسکیو کریں؟

"ایکسکیوزمی سیلز مین !اس ڈریس کی پرائس بتادیں؟" وہ اونچی آواز سے بولی تو دو سیلز مین جی باجی کہتے ہوئے اس طرف آئے تو احمد استہزایہ ہنستا ہوا اس سے تھوڑا دور ہوا اور وہ موقع پاتے ہی اس دوکان سے نکل آئی۔خدیجہ کو فون لگا کر پوچھا کہ وہ کس شاپ میں ہیں تو وہ بھی ادھر چلی آئی۔

"بھئی تم مجھے بتا کر نہیں آسکتی تھی؟ تمہارا کزن میرے پیچھے ادھر آگیا تھا۔واللہ وہ کسی دن سردار سے پٹے گا اور میں اس کی ویڈیو بناؤں گی۔" وہ خدیجہ کو غصے سے کہہ رہی تھی اس

بات کی پرواہ کیے بغیر کہ اس دکان پر سیلز مین اور کافی کسٹمر کھڑے تھے اور اس کی اونچی آواز پر اس جانب متوجہ بھی ہو گئے تھے۔

"مائعزم میری جان کام ڈاؤن۔" ماہ جبین نے اس کا غصہ رفع کرنا چاہا۔

"ایک تو مجھ سے پوچھے بغیر اسے ساتھ لے آئیں اور اب مجھے اس دکان پر اکیلا چھوڑ آئیں اور اب کہہ رہی ہیں کام ڈاؤن؟" وہ خفا لہجے میں بولی۔ آگے پیچھے دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ گھر پر نہیں ہے جو منہ میں آئے بولی جائے۔

کچھ دیر بعد جب وہ نارمل ہوئی تو ان کے ساتھ شاپنگ کرنے لگی۔ ویسے ہی شرٹس چیک کرتے ہوئے اسے غازی کا خیال آیا تو وہ حذیفہ کے ساتھ ساتھ غازی کیلئے بھی شرٹس پسند کرنے لگی۔ ماہ جبین اور خدیجہ بھی اس کی مدد کرنے لگیں۔ ان دونوں کی مدد سے اس نے غازی کے لئے بھی تین شرٹس پسند کیں۔ اتنی دیر میں احمد بھی ادھر آ گیا۔

"کتنی دیر ہے خدیجہ؟" وہ بیزاری سے بولا۔

"بس تھوڑی دیر اور احمد۔ ہمیں جیولری شاپ سے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔" خدیجہ نے جلدی سے وضاحت دی۔

"میں بھی اپنے لیے شرٹس پسند کر لیتا ہوں۔" وہ کہتا ہوا مائعزم سے تھوڑے فاصلے پر شرٹ نکال کر چیک کرنے لگا۔ وہ اسے غصے سے گھور رہی تھی۔ باقی سب کچھ دیکھیں نہ دیکھیں اسے سب نظر آ رہا تھا۔

"ایسے مت دیکھو جان من پیار ہو جائے گا۔" وہ اس کے قریب ہو کر سرگوشی سے بولا تو مائعزم کے گال ہتک سے سرخ پڑ گئے۔ ماہ جبین اور خدیجہ کسی شرٹ کے کلر پر تبصرہ کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ شرٹ مجھ پر کیسی لگے گی مائعزم؟" وہ اب تھوڑا اونچا بولا کہ خدیجہ اور ماہ جبین نے بھی ادھر دیکھا۔

"ایمی تم کیوں مائعزم کو تنگ کر رہے ہو؟" خدیجہ اس کی طرف آتے ہوئے غصے سے بولی۔

"میں تنگ کب کر رہا ہوں صرف رائے مانگ رہا ہوں۔" احمد نے فوراً کہا۔

"خدیجہ میں جیولری شاپ میں جا رہی ہوں تم ان شرٹس کا بل بھی پے کر کے ادھر آؤ۔"

خدیجہ کو شرٹس پکڑا کر وہ پلٹی تو احمد نے اس کا بازو پکڑا اور یہی اس نے غلط حرکت کی تھی کہ مائعزم کا پارہ شوٹ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کیوں جا رہی ہو بتا تو دو!" اگلے ہی لمحے احمد کے چہرے پر مائعزم نے دائیں ہاتھ کا پنجہ چھوڑا تھا۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی مائعزم کو ہاتھ لگانے کی؟ اب وہ اسی کہ قابل تھا کہ

بھری دکان میں بے عزت ہو۔شاپ میں موجود ہر بندہ اپنا کام چھوڑ کر ان کی جانب دیکھنے لگا۔احمد نے مائعزم کی کلائی چھوڑ دی۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔خدیجہ اور ماہ جبین نے بے اختیار اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"آئندہ میرے قریب نظر مت آنا ورنہ یہ تھپڑ میرے باپ اور بھائی سے پڑے گا گھٹیا انسان! زبان تو تم جیسوں کو سمجھ ہی نہیں آتی۔"اس نے مستحکم آواز میں کہا، تیز تیز قدم اٹھائے اور یہ شاپ سے باہر نکل گئی۔باقی سب ہونق بنے کھڑے رہے۔خدیجہ اور ماہ جبین نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور جلدی سے بل پے کر کے اس کے پیچھے باہر آ گئیں۔وہ ایک دیوار کے ساتھ لگی گہرے سانس لے رہی تھی۔وہ دونوں دوڑ کر اس تک پہنچیں۔

مائعزم کی غلطی نہیں تھی۔اسے مردوں سے insecurities تھیں۔اسے جب بھی محسوس ہوتا کوئی اس کی طرف غلط نظر رکھے ہوئے ہے وہ اس سے بھی شدید رد عمل دے دیا کرتی تھی۔یہ تو صرف ایک deserving انسان کو اس کا حق دیا تھا۔

شاپ میں موجود لوگوں کے سامنے احمد کو اپنی بہت بے عزتی محسوس ہو رہی تھی۔وہ بھی غصے سے لب بھینچتا اس دکان سے باہر نکل گیا۔

"مائعزم! تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں۔" وہ غصے سے بڑبڑایا۔

****

www.novelsclubb.com

اسے دیکھنے کی جو لو لگی تو نصیر دیکھ ہی لیں گے ہم

وہ ہزار آنکھ سے دور ہو، وہ ہزار پردہ نشیں سہی

وہ اس کے دمکتے چہرے کو آج پہلی مرتبہ اتنی غور سے دیکھ رہا تھا۔دل ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ وہ اس سے کچھ ایسا پوچھے جو اس کی صحت پر اثر انداز ہو۔وہ جس ٹراما سے مشکل سے نکل کر آئی تھی وہ اسے دوبارہ اس میں نہیں دھکیلنا چاہتا تھا لیکن دوسری طرف بھی استاد تھے،بہن کے قاتل تھے،جن کا سراغ لگانا ضروری تھا۔

وہ بہت خوبصورت تھی،بے تحاشا خوبصورت!کم از کم میجر شام کیلئے حسن مائعزم پر ختم ہوتا تھا۔اس کی نازک پلکیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں اور آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔وہ نچلے لب کو بار بار دانتوں میں دبا کر خود کو رونے سے باز رکھنے کی کوشش کرتی لیکن آنسو پھر رخساروں کو بھگوتے ہوئے جاتے۔میجر شام کچھ دیر دنیا مافیہا سے بے خبر اسے دیکھتا رہا پھر چونکا اور یکدم اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اٹھو، تمہیں گھر چھوڑ کر آؤں۔" مائعزم نے بے یقینی اور حیرت سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ چہرے کے نام پر اس نے صرف اس کی چوڑی پیشانی دیکھی تھی۔ سر پر الٹی پی کیپ پہن رکھی تھی۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا اور میجر ارسلان کو میجر شام کے الفاظ پر یقین نہ آیا۔

(کیا پاگل پن ہے شام؟) ابھی وہ میجر شام کو مزید کچھ کہتا کہ اس نے اپنے کان سے ایئر پیس نکال کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"اتنا ڈرامہ مجھے گھر چھوڑ کر آنے کے لیے کیا تھا؟" وہ پہلی مرتبہ خود کو ماحول میں کمفرٹیبل محسوس کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"فی الحال تمہارا گھر جانا بہتر ہے۔ سوال کسی اور دن پوچھ لوں گا۔ ادھار رکھ رہا ہوں یاد رکھنا۔" اس نے اپنی نرم آواز میں کہا تو وہ فوراً کھڑی ہو گئی مبادا اپنا فیصلہ بدل ہی نہ لے۔

اپنے پیروں پر نظریں دوڑائیں تو ایک جوتا پاؤں میں پہنا ہوا تھا اور ایک غائب تھا۔ بے تحاشہ دل بھر آیا' اتنے برے دن بھی آنے تھے۔

"چادر ٹھیک سے اوڑھ لو باہر بہت مرد ہیں۔" وہ کہتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور وہ شاک کے عالم میں اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔ پہلے اغوا کیا، پھر کھول دیا، پھر جانے سے روک دیا، اب خود گھر چھوڑنے جا رہا ہے، فکر ایسے کر رہا ہے جیسے اس کی عزت ہو، آخر چاہتا کیا ہے؟ مائعزم نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اسے اس کا چہرہ دیکھنے کا اشتیاق تھا وہ صرف گھر جانا چاہتی تھی۔ جوتا اتار کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ میجر شام نے ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے جوتے کو دیکھا تو مائعزم نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں اپنے ہاتھ میں پکڑے جوتے کو دیکھا۔

"دوسرا جوتا کہاں ہے؟" میجر شام نے حیرت سے پوچھا۔

"پتہ نہیں!"اس نے آنسو سے تر گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔

"سوری تمہیں ننگے پاؤں ہی گاڑی تک چلنا پڑے گا۔میں اپنے جوتوں کی قربانی نہیں دے سکتا۔"میجر شام نے کہا۔

"میں نے آپ سے جوتے مانگے بھی نہیں ہیں۔"وہ صدمے سے بولی۔

"اکثر فلموں میں ایسا ہوتا ہے ہیرو حد سے زیادہ ہیروئن کا خیال رکھتا ہے اور اس کیلئے ایسے چھوٹے موٹے کام کر ہی لیا کرتا ہے۔کہیں تم مجھ سے کوئی ایسی امید نہ لگا بیٹھی ہو۔"

"یہ میری حقیقی زندگی ہے۔میں کسی فلم کی ہیروئن نہیں ہوں۔آپ اپنے جوتے دے بھی دیتے تو میں نہ پہنتی۔"وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے ایزیووش! میں اپنے بوٹ اتارنے ہی لگا تھا۔"اس نے شانے اچکا کر بے نیازی سے کہا۔

تھوڑی دیر بعد باہر کے دروازے کا لاک کھولنے کی آواز آئی۔میجر شام کے پیچھے پیچھے وہ بھی باہر آ گئی۔

"وعدہ کریں گھر کے علاوہ کہیں نہیں لے کر جا رہے؟"میجر شام کے رویے نے اسے عزت کرنے پر مجبور کر دیا تھا اس لیے وہ تم سے آپ پر آ گئی۔

"یقین رکھو گھر نہ چھوڑ پایا تو قبرستان ضرور چھوڑ دوں گا۔"وہ بے رحمی سے کہتا ہوا

www.novelsclubb.com

سیڑھیاں اترتا چلا گیا اور وہ وہیں کھڑی رہ گئی۔جب ہوش آیا تو اس نے اپنا دوسرا جوتا وہیں پر پھینک دیا اور جلدی سیڑھیوں کی طرف بڑھی لیکن جلدی میں سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کے پاؤں میں کوئی چیز چبھی اور وہ بہت اندر چلی گئی۔درد کی ایک لہر اس کے اندر سے

گزری اور وہ کراہ کر نیچے جھکی۔ آخری سیڑھی پر پہنچے میجر شام نے مڑ کر اسے دیکھا تو وہ فوراً کھڑی ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ ہاں وہ اس کے سامنے مزید کمزور نہیں دکھنا چاہتی تھی۔ وہاں کافی اندھیرا تھا' جس وجہ سے وہ اس کے پیر سے نکلنے والا خون نہیں دیکھ سکا، وہ دوبارہ سے چلنے لگی اب اس نے سارا وزن دائیں پاؤں پر ڈال دیا تھا۔ بائیں پاؤں میں شدید درد ہو رہا تھا۔ سیڑھیاں اتر کر کھڑی ہوئی تو پاؤں میں ٹیس اٹھی تھی۔

"ہمت کرو مائعزم!" وہ خود کو حوصلہ دے رہی تھی۔ "بس تھوڑی سی دیر اور۔۔۔"

"کوئی مسئلہ ہے کیا؟" اس نے مڑ کر پوچھا۔ مائعزم نے زور و شور سے سر نفی میں ہلایا۔ بھلا اسے کیا مسئلہ ہونا؟

www.novelsclubb.com

میجر شام نے تھوڑے فاصلے پر کھڑے میجر ارسلان سے کچھ کہا اور دوسری طرف چلا گیا۔

"آئیں میں آپ کو گاڑی میں بٹھا دوں۔" میجر ارسلان اس تک آیا اور بولا۔

اس کی درد کے مارے آواز نہیں نکل رہی تھی۔اس نے ایک نظر اس جگہ پر دیکھا جہاں پہلے والا شخص غائب ہوا تھا پھر وہ میجر ارسلان کے ساتھ چلنے لگی۔میجر ارسلان نے اسے لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔

"آپ کو چلنے میں کوئی مسئلہ ہے؟" درد کے مارے وہ کوئی جواب نہیں دے پائی۔ہائے کاش اس کے پاس کوئی ڈنڈا ہوتا اور وہ اسے بتا پاتی کہ کیا مسئلہ ہے؟

باہر لاؤنج میں تین سے چار لوگ تھے اور وہ سب سے انجان تھی۔وہ سر جھکا کر چلنے لگی۔ اس کے پاؤں سے نکلنے والے خون کے زمین پر نشان بن رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بیائن (بہن)! آپ کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے۔" میجر ارسلان نے فکر مندی سے کہا تو اس کا دل کیا اسے ایک تھپڑ لگا دے۔

"اتنی فکر تھی تو لے کر ہی نہ آتے!" وہ غصے سے بولی تو سب لوگ اسے دیکھنے لگے۔ میجر ارسلان شرمندہ سا ہو گیا اور آگے چل دیا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

پورچ میں گاڑی کھڑی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ بھی تین چار مرد کھڑے تھے اسے باہر آتا دیکھ کر خود ہی سائیڈ پر کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک کو اس نے دیکھا تھا شاید اسے ہی تھپڑ مارا تھا۔ اسے بے تحاشا ڈر لگنے لگا۔ دوسری طرف نظر دوڑائی تو وہاں بھی کچھ طاقتور و توانا مرد آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ان سب نے ایک نظر اسے دیکھا ضرور تھا۔ ارسلان نے اسے گاڑی میں بٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کہاں گئے؟" اس نے گاڑی میں بیٹھ کر ارسلان سے پوچھا۔

"کون وہ۔۔۔ اوہ شام؟" میجر ارسلان نے حیرانی سے پوچھا۔

"جنھوں نے کہا تھا کہ گھر چھوڑ کر آئیں گے۔" اسے نام کب پتہ تھا اور اتنی دیر کا اسی پر بھروسہ ہوا تھا اور وہ بھی اچانک غائب ہو گیا تھا۔

"وہ آرہا ہے۔" میجر ارسلان نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور دوسری طرف کھڑے مردوں کے پاس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد میجر شام واپس آیا اور باہر کھڑے سب مردوں کو ایک طرف اکھٹا کر کے کچھ کہنے لگا۔ ایک دو مرتبہ اس نے کار کی طرف بھی اشارہ کیا اور سب اسے غور سے سنتے رہے کہ ان کے چہرہ اچانک معذرت خواہ بن گئے۔ پھر کچھ دیر ارسلان اسے مائعزم کے پاؤں کا بتاتا رہا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ آیت الکرسی پڑھ رہی تھی۔ نا جانے کیا وقت تھا؟ گھر میں سب کو پتہ بھی نہیں چلا ہو گا کہ وہ اغواء ہو گئی ہے۔ اگر وہ ایسے جا رہی ہے تو کیا کوئی اس کی بات پر یقین بھی کرے

گایا نہیں؟ یااللہ میری حفاظت فرما۔وہ پھر سے رونے لگی۔میجر شام نے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔اس کا ہینڈ بیگ اور فائل پچھلی نشست پر اس کے ساتھ رکھ دیں۔

"اتنے احسان کر رہے ہیں تو یہ بھی بتادیں گے آپ کون ہیں اور مجھے کیوں اغوا کیا تھا؟"

"یہ بات بغیر روئے بھی کہی جاسکتی ہے مائعزم۔"

"مجھے اغواء کیوں کیا تھا؟"

"تمہیں ڈرانے کے لیے۔"وہی لاتعلق سا انداز تھا۔

"کیا؟"وہ شاک سے بولی۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ آرمی کے بندے ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ سب سویلین کپڑوں میں تھے۔

www.novelsclubb.com

"وقت آنے پر بتادوں گا ابھی یہ تمہارا سر درد نہیں ہے لیکن ہم اچھے لوگ ہیں۔" شام نے گاڑی باہر نکالی اور ایک کالی پٹی اس کی طرف بڑھائی۔

"ہماری کچھ پرائیویسی ہے جس کی وجہ سے تمہیں یہ اپنی آنکھوں پر لگانی ہو گی تاکہ راستہ نہ جان سکو۔" اس نے سادہ الفاظ میں کہا۔

اس کے سر میں شدید درد ہونے لگا۔اب اس نے کچھ کہے بغیر اس سے وہ پٹی لی اور اپنی آنکھوں پر پہن لی اور سر کو پیچھے ٹکالیا۔اس میں لڑنے کی ہمت نہیں تھی۔پاؤں کے درد کی وجہ سے اس نے لب بھینچے ہوئے تھے۔کافی دیر راستہ خاموشی سے گزرتا گیا۔میجر شام کو لگا کہ وہ سو گئی ہے۔بیک ویو مرر اس کے چہرے پر سیٹ کر لیا اس کے ماتھے کی شکنیں واضح طور پر نظر آ رہی تھیں۔اسے دیکھ کر وہ بھی کہیں پیچھے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"دنیا میں سب سے اچھا بھائی! میرا بھائی میرا بھائی۔۔۔" وہ ابھی گھر آیا تھا جب اس کے

کانوں میں آواز پڑی اور وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"میں کسی پنگے میں تمہارا ساتھ نہیں دینے والا اور یہ مسکے تو مجھے بالکل مت لگانا۔"

"میرے بھائی نہیں پلیز!" وہ منت کرنے لگی۔

"اگر ایسا کیا کرو گی تو میں یہاں آنا ہی چھوڑ دوں گا۔"

"ناٹ فیئر۔۔۔ آرمی سے نکلوا دوں گی۔" وہ وارننگ دینے والے انداز میں بولی۔

"ہاہاہا دھمکی دے رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"بالکل! آپ کو صرف اتنا کرنا ہے ساتھ والے گھر میں اسی یونیفارم میں جا کر بتانا ہے کہ

آپ میرے بھائی ہیں اور ان کے گھر دن کا کھانا کھانے آئے ہیں۔"

"توبہ توبہ توبہ! میں کہیں جا کر یہ جھوٹا اعلان نہیں کروں گا۔ میں تمہیں نہیں جانتا۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر اٹھ کر اندر کی طرف بڑھا۔

"بھائی پلیز نا!" وہ بھی نخرہ دیکھاتے اس کے پیچھے اندر آئی۔

گردن کو ایکسر سائز کے انداز میں ہلا کر وہ حال میں واپس آیا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ اس نے مائعزم کو دیکھا۔

"مائعزم!" پھر اسے پکارا۔

"کہیں۔" وہ مدہم آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں تمہارے پاؤں کی پٹی کروالیں گے۔"

"بہت شکریہ! آپ کا وقت اور پیسے ضائع ہونگے۔ مجھے گھر چھوڑ دیں بس۔" وہ کہہ کر خاموش ہو گئی تو گاڑی میں کافی دیر خاموشی ہی رہی۔

"مائعزم!" اس نے پھر پکارا۔

"مجھے آپ کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ اگر اب آپ کو تکلیف ہو رہی ہے تو مجھے اپنے جوتے دے دیتے۔ برائے مہربانی مجھے مزید تنگ مت کریں۔" وہ خاموش رہا۔ گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"تم جب لاہور میں رہ رہی تھی تو ہاسٹل سے کیوں بھاگی تھیں؟" اس کی روح تک میں سرد لہر دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ کون تھا؟ اور کیوں اس سے اس طرح کے سوال پوچھ رہا تھا؟ اس کے دل کی دھڑکن یک دم بہت تیز ہو گئی۔ ہاں بہت تیز! خوف سے، ماضی کی یاد سے، ڈر سے!

****

باب7

پھر آنکھیں لہو سے خالی ہیں، یہ شمعیں بجھنے والی ہیں

ہم خود بھی کسی کے سوالی ہیں،اس بات پہ ہم شرمائیں کیا

"غازی پلیز فون اٹھاؤ میں مری جارہی ہوں۔" وہ کمرے میں چکر لگالگا کر پاگل ہورہی تھی لیکن کال تھی، مل کے نہیں رہی تھی۔جب وہ تھک گئی تو اٹھ کر کمرے سے باہر آئی اور لینڈ لائن سے کال ملانے لگی شاید کسی کو احساس نہیں تھا یا انہوں نے جان کر اسے لینڈ لائن استعمال کرنے دی۔پہلی ہی بیل پر غازی نے فون اٹھایا۔ایک ہفتہ ہو گیا تھا وہ غازی کو اسی طرح کالز کررہی تھی لیکن اس کی کال غازی تک نہیں پہنچ رہی تھیں۔وہ اس سے

www.novelsclubb.com

معافی مانگنا چاہتی تھی وہ اسے سب کچھ کلیئر کرنا چاہتی تھی۔ پتہ نہیں غازی اسے معاف بھی کرے گا یا نہیں؟

"غازی، میں حلیمہ!" اس نے چھوٹتے ہی کہا۔

"کیسی ہو حلیمہ؟" غازی بھی اس کی فون کال کا انتظار کر رہا تھا۔

"آئی ایم سوری۔" اس نے کہا۔

"کس لیے؟"

"تمہارے گھر والوں کی بے عزتی کے لیے۔" "ٹو دا پوائنٹ بات کرنا بہتر تھا۔ نا جانے کب لائن کٹ جائے۔

www.novelsclubb.com

"حلیمہ میں نے تمہارے کہنے پر اپنے گھر والوں کو ادھر بھیجا اور تمہارے گھر والوں نے کیسا سلوک کیا ان کے ساتھ؟ میرے گھر والوں کی بے عزتی کر کے انہوں نے اچھا نہیں کیا۔" اس کی معافی کا مقصد جان کر وہ غصہ ہوا۔ ایک تو پورا ہفتہ وہ اس کی کالز نہیں اٹھاتی رہی تھی۔ اسی وجہ سے اسے حلیمہ پہ بہت غصہ آیا ہوا تھا۔

"پلیز میری مدد کرو غازی۔ مجھے یہاں سے نکالو۔ وہ لوگ عامر سے میرے رشتے کی باتیں چلا رہے ہیں۔ وہ عامر مجھے پسند نہیں ہے۔" وہ ٹوٹ کر رو پڑی تھی۔ وہ غازی کو بہت چاہنے لگی تھی۔ وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا انسان نظر نہیں آتا تھا۔ غازی سے دور ہونا موت تھا اور اس کے بغیر زندگی گزارنا مرنے سے بھی برا تھا۔

"تم رو رہی ہو حلیمہ؟" غازی کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ اپنے گھر والوں کی بے عزتی بھول گیا۔

"میں کب سے تمہیں کال لگا رہی ہوں تمہارا فون کیوں بند جا رہا ہے؟" وہ ناراضگی سے پوچھ رہی تھی۔

"مجھے تمہاری کوئی کال نہیں آئی، میں خود تمہاری فون کال کا انتظار کر رہا تھا۔ تمہیں جب کال کرتا تھا تمہارا نمبر بند جاتا تھا۔" وہ حیران ہوا۔

"غازی ہم کورٹ میرج کر لیتے ہیں۔"

"تمہارا باپ ہمیں جان سے مار دے گا۔"

"انہوں نے میرا فون بھی بگ کر لیا ہے۔ میرے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی ہے۔ میری ہر آسائش چھین لی ہے اور جان سے مارنا کونسا بڑا کام ہے۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"حلیمہ پلیز مرنے کی باتیں مت کیا کرو۔ مر جانا ہر مسلئے کا حل نہیں ہے۔ تم ایک مرتبہ پھر کوشش کرو۔" وہ بھی بری طرح اس کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔ وہ اقرار بھی کر چکا تھا۔

"غازی! تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟" ایک لمبی خاموشی کے بعد اس نے پوچھا۔ وہ ہر ملاقات، ہر فون کال پہ غازی سے یہ سوال ضرور پوچھتی تھی۔

"اللہ اور اپنی فیملی کے بعد سب سے زیادہ!" وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا تھا۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" آج اس کا جواب مختلف تھا وہ اقرار کر رہا تھا، وہ اعتراف کر رہا تھا، وہ اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا شاید زندگی ان میں سے کسی کو دوبارہ موقع نہ دے۔

www.novelsclubb.com

آج سب بتا دینا چاہیے تھا ایک دوسرے کو!

"غازی!" وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"میں گھر سے بھاگ رہی ہوں۔ کیا تم میری مدد کرو گے؟" حلیمہ نے غیر متوقع سوال پوچھا تھا۔ غازی جواب نہیں دے سکا تھا۔

"غازی! جواب دو؟"

"تم ایسا کیوں کروں گی حلیمہ؟ جانتی ہو میرے پاس اتنے اثر و رسوخ نہیں ہیں کہ تمہاری حفاظت کر سکوں اور تمہیں تمہارے گھر والوں سے بچاؤں۔"

"میں مرتے وقت تمہارے ساتھ ہونا چاہتی ہوں۔ غازی صرف تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ لگانا چاہتی ہوں۔" وہ روتے ہوئے بولی۔ عجیب ہی ضد تھی اس کی۔

www.novelsclubb.com

"اگر وہ لوگ تمہارا فون بگ کر سکتے ہیں تو یقیناً یہ فون کال بھی بہت انہماک سے سن رہے ہوں گے، میں تمہیں گھر سے بھاگنے کا مشورہ نہیں دیتا اس لیے ابھی اس بارے میں مت سوچو۔ اپنے باپ کو منانے کی کوشش کرو شاید مان جائیں۔ میں اتنا بھی غریب نہیں ہوں

کہ تمہیں پروٹیکشن اور عزت نہ دے سکوں۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا کہ اگر کوئی سن رہا تھا تو سمجھ بھی لے۔ غازی کا صبر جواب دے رہا تھا۔ وہ ایسا کیا کرے کہ حلیمہ کی ساری تکلیفیں دور کر دے۔

"غازی میں مر گئی تو مجھے بھولو گے تو نہیں؟" وہ روتے ہوئے بولی۔

"کیوں کر رہی ہو ایسی باتیں؟ تم کیا کرنے کا سوچ رہی ہو حلیمہ؟" وہ تڑپ کر چیخا۔ وہ محبت کرتا تھا حلیمہ سے۔ یہ محبت پہلے صرف ہمدردی تھی۔ اس کی ماں کی جدائی اور پھر جس طرح کی زندگی اس نے گزاری تھی۔ اس سے زیادہ اذیت بھری زندگی اور کیا ہو سکتی تھی؟ سب کچھ قریب ہو کہ بھی آپ کا نہ ہو!

www.novelsclubb.com

"غازی ہو سکتا ہے یہ ہماری آخری کال ہو لیکن یہ یاد رکھنا میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔ تمہارے بغیر زندہ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تمہارے بغیر میں صرف مر

سکتی ہوں۔اس عامر جیسے انسان کو خود کا استعمال نہیں کرنے دے سکتی۔"وہ آج اپنے دل کی ساری باتیں اسے کر لینا چاہتی تھی۔

"حلیمہ پلیز اللہ پر بھروسہ رکھو۔دیکھو تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔کسی کو کچھ نہیں ہو گا! میں ایک مرتبہ پھر تمہارے ڈیڈ سے بات کروں گا۔"

"غازی وہ نہیں مانیں گے۔کچھ بھی نہیں ہو گا بس میں مر جاؤں گی۔وہ مجھے دشمنوں کی طرح ٹریٹ کرتے ہیں۔میں ان کی بیٹی نہیں ہوں!"

"حلیمہ تمہارا یقین اللہ پر کمزور کیوں ہو گیا ہے؟ میں نے کیا کہا تھا اللہ ہمیں آزماتا ہے۔وہ صرف اپنے پسندیدہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔تم کیوں مایوس ہو رہی ہو؟ تمہیں میں سورۃ الم نشرح کی آیتیں یاد ہیں؟"ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے، بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے"تم اس وقت صرف اللہ کو یاد کرو۔میرا یقین ہے وہ تمہارا مشکل وقت

www.novelsclubb.com

جلد ختم کر کے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔بس تمہارا faith کمزور نہیں ہونا چاہیے۔سن رہی ہو؟اگر پہاڑ جتنی بھی بڑی مشکل ہوئی تو اللہ اتنی نعمتیں دے گا کہ تم اپنی ہر پرابلم بھول جاؤ گی۔اس برے وقت کو صرف زندگی کا ایک ڈراؤنا خواب سمجھو گی۔"خود پر ضبط کئے وہ رات کے اس وقت اسے امیدیں دلا رہا تھا۔پتہ نہیں کیا بول رہا تھا۔وہ حلیمہ کو جانتا تھا وہ یقیناً کچھ غلط کرنے جا رہی تھی۔وہ اسے روکنا چاہتا تھا کسی بھی طرح کی سچی جھوٹی امید اسے دلانا چاہتا تھا۔وہ اسے معجزات پر یقین سکھاتا تھا۔کیا وہ اس کی بات سنے گی؟

"دنیا میں معجزے ہوتے ہیں۔معجزے ختم نہیں ہوئے۔ہر انسان کی زندگی میں معجزہ ہونا ہوتا ہے۔کیسے بھی ہو یہ اللہ جانتا ہے لیکن معجزہ ہوتا ہے۔معجزہ انسان کی زندگی کا وہ مقام ہوتا ہے جہاں آپ کو اپنا آپ ملتا ہے۔ٹرسٹ می معجزات ہوتے ہیں ابھی بھی ہوتے ہیں۔کچھ خاموشیوں کے ساتھ آتے ہیں اور کچھ علی الاعلان آتے ہیں۔بس امید رکھیں،خود کو

مطمئن رکھیں،اللہ پر یقین رکھیں، معجزے ہونگے،آپ کی روح تک کو فرحت بخشیں گے

آپ کی زندگی میں ہونے والے معجزے! یہ اسی دنیا میں ہوتے ہیں اسی دنیا میں۔۔۔

جہاں میں اور تم رہتے ہیں۔تم سن رہی ہو؟"

"تمہیں یقین ہے ہم دونوں ملیں گے؟"وہ اسی ہذیانی کیفیت میں کہہ رہی تھی اور غازی

اب کہہ رہا تھا تو اس کی آواز بھی بھیگی ہوئی تھی۔

"مجھے اللہ پر یقین ہے حلیمہ وہ بہتر کریں گے۔"

حلیمہ ابھی بھی رو رہی تھی وہ اسے منع نہیں کر پا رہا تھا۔وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔اسے

www.novelsclubb.com

ہوش تب آیا جب لائن کٹ گئی۔

"حلیمہ!۔۔۔حلیمہ؟تم مجھے سن رہی ہو؟بولو پلیز!کچھ تو بولو؟میں تمہیں سن رہا

ہوں۔۔۔"لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔

"حلیمہ پلیز بات کرو مجھ سے۔"اس کا دل کر رہا تھا کہ حلیمہ اس سے بات کرے لیکن دوسری طرف سے اب لائن نہیں مل رہی تھی۔اسے حلیمہ کی فکر ہو رہی تھی۔اگر وہ چاہتا تو ابھی کے ابھی ادھر جا کر اسے وہاں سے لے آتا لیکن سارا مسئلہ ہی یہ تھا کہ وہ اسے اور حلیمہ دونوں کو مار دیں گے۔اگر حلیمہ کی اس سے محبت کم نہ ہوئی تو وہ صرف اسے ہی نقصان پہنچائیں گے اور حلیمہ کو کہیں گے کہ غازی مر گیا ہے اور کچھ عرصے تک وہ move on کر لے گی پر اس وجہ سے وہ بہت ڈپریشن میں چلا گیا تھا۔اپنی طبیعت خرابی کی وجہ سے اس نے چند دنوں کی چھٹیاں لی ہوئی تھیں۔

اس کا دروازہ ناک کیا گیا تو اس نے پوچھا"کون؟"تو اسے احساس ہوا کہ وہ رو رہا ہے۔فوراً اپنی آنکھیں رگڑیں،دروازہ کھول کر اس کی ماں اندر آئیں۔

"غازی بیٹا ابھی تک جاگ رہے ہو؟" وہ دودھ کا گلاس لائی تھیں۔ ٹیبل پر گلاس رکھ کر انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔ وہ ان کے سامنے رونا نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی ان سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"یہ دنیا اتنی بے حس کیوں ہو جاتی ہے ماں؟ کیوں دوسروں کی زندگی کی ان کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہوتی؟ وہ وہاں صرف میرے لیے تڑپ رہی ہے اور میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں کچھ نہیں کر رہا اس کے لیے! وہ نادان ہے، کچھ کر بیٹھے گی۔ میں کیسے اس کے پاس جاؤں؟ وہ بہت اچھی ہے ماں! اس نے برائی والا راستہ چھوڑ دیا تھا پلیز اللہ پاک سے بولو نہ کہ اس کی آزمائش ختم کر دیں۔۔۔ اس کی زندگی آسان کر دیں! میں مر جاؤں گا اگر اس نے کچھ غلط کر دیا۔ وہ کبھی میرے پاس نہ آتی اگر میں نے اسے پہلے دن ہی انکار کر دیا ہوتا۔ میں اس سے بے انتہا محبت کرنے لگا ہوں۔ مجھے نہیں پتا کیسے، کہاں، مجھے اس سے

محبت ہو گئی لیکن مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔"وہ رو رہا تھا بہت رو رہا تھا، زار و قطار رو رہا تھا صرف اس لیے کہ وہ اس کا قصوروار ہو گا اگر اسے کچھ ہو جاتا ہے۔وہ قصوروار ہو گا حلیمہ کے ہر اگلے قدم کا!اس کے اندر ایک درد تھا، تکلیف تھی۔اتنا درد کہ اس کی ماں بھی اپنے لاڈلے بیٹے کو روتا دیکھ کر رونے لگی تھی۔وہ اس کے لئے پانچ سالہ غازی تھا۔وہ چھوٹا بچہ جو اپنی پسند کو حاصل نہیں کر پا رہا تھا اور رو رہا تھا۔کون کہتا تھا کہ یہ وہ افسر ہے جس کے ماتحت لوگ ڈرتے ہیں؟غازی بھی ایک انسان تھا اور اس کے بھی جذبات تھے۔

وہ بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگا کر نیچے زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔تھوڑی گھٹنوں پر رکھے، بائیں بازو کو ٹانگوں کے گرد لپیٹے وہ زمین کو گھور رہی تھی۔بالکل ساکن!اسٹریو پر پنجابی کلام گونج رہا تھا۔انسان کو ہر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔چاہے وہ اس کی موت کا موقع ہی کیوں نہ ہو!

او کلی کر کے چھڈ گیا مینوں۔

اتے پا گیا وچ فکراں۔

پاٹی لیر پرانی ونگنڑ۔

اتے ٹنگ گیا وچ ککراں۔

عشق سمندر دل دے اندر۔

عشق سمندر دل دے اندر۔

بھاگاں والیو نام جپو مولا نام۔

www.novelsclubb.com

وہ اب رو نہیں رہی تھی، بالکل ساکت تھی، پلک جھپکائے بغیر، جیسے وہ بیٹھے بیٹھے سو گئی ہو،

جیسے اسے دوسری دنیا کے باسی نظر آرہے ہوں، اس کے آس پاس کیا ہونے والا ہے وہ

سب نظر آرہا ہو۔ہر طرف خون ہی خون ہو اور حلیمہ کا بے سدھ وجود ہو۔اسے صرف یہ

سب نظر آرہا تھا!

بندہ مکڑی تو لے ککڑی۔

ہتھ وچ لکڑی لبدا روے۔

حسن جوانی دنیا فانی۔

شاہ ہر آنی جانی روے۔

اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا،اس کے دماغ میں آج وہ سب کچھ آرہا تھا جو اس نے

کیا تھا۔حیرت انگیز طور پر اسے کسی حرکت پر گلٹ نہیں ہوا تھا۔نہ پہلے کی زندگی پر اور نہ

ابھی کی زندگی میں۔ہاں ایک بات کا گلٹ رہنا تھا جو اس نے ابھی کیا نہیں تھا۔اسٹریو کی

آواز بہت پیچھے سے آ رہی تھی! وہ سننے کی کوشش کر رہی تھی۔انجوائے کرنے کی کوشش کر رہی تھی!

لوگ بپاری پیار دے ویری۔

عشق دی رمز نو جانن ناں۔

اوکھیاں راواں پہنچ نہ پاواں۔

لمیاں نی منزلاں پیار دیاں۔

نام مولا نام۔

عشق سمندر دل دے اندر۔

عشق سمندر دل دے اندر۔

www.novelsclubb.com

بھاگاں والیو نام جپو مولا نام۔

نام مولا نام۔

اس نے دائیں ہاتھ میں پکڑے کانچ کو اپنی بائیں کلائی پر رکھا۔استہزایہ مسکراہٹ سے کمرے کی ہر شے کو دیکھا اور بے دردی سے اس نے اپنی زندگی خود ختم کرنے کا گناہ کیا اور حلیمہ سعدیہ کو صرف ایک گناہ کا گلٹ ہوا تھا۔وہ گناہ خودکشی کا گناہ تھا۔اس کا سانس اکھڑا۔بازو کٹ گئی اور وہ بے یار و مددگار زمین پر گر گئی۔سب ختم ہو گیا تھا! حلیمہ سعدیہ ختم ہو گئی تھی۔سعدیہ اسے صرف اس کی ماں کہتی تھی اور آج وہ انہیں کے پاس جا رہی تھی۔آج خوشی کا دن تھا۔آج کی رات حلیمہ سعدیہ کے نام!

www.novelsclubb.com

بھاگاں والیو۔

نام جپو مولا نام۔

****

دنیا کے سبھی غم میرے سنگ نہ کیا کر

اے رات سونے دے یوں تنگ نہ کیا کر

ڈنر کی ٹیبل پر وہ سب سے دیر سے آئی تھی لیکن خلافِ معمول آج کھانے کی میز پر

خاموشی تھی،کاٹ کھانے والے خاموشی۔اس نے سلام کے بعد سب کے چہروں کو غور

سے دیکھا پھر اسے شام کے قصے کا ردعمل سمجھ کر سکون سے ٹیبل پر بیٹھ گئی۔

"سردار آپ واپس کب آئے مجھے بتایا بھی نہیں؟"وہ معمول کے خوشگوار انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

کھانے کی میز پر مائعزم کب خاموش رہتی تھی؟

"کچھ ہی دیر ہوئی ہے، تم بزی تھی۔" آج جواب دیتے ہوئے وہ مسکرائے نہیں تھے اور مائعزم کو بے تحاشا شرمندگی ہوئی۔ وہ بیٹیوں سے ہمیشہ مسکرا کر بات کرتے تھے اور آج اس نے یہ شدت سے محسوس کیا تھا۔ سردار ہمیشہ مسکراتے ہوئے ہی اچھے لگتے تھے۔

سلیمان احمد، غازی کے سامنے اس سے کچھ نہیں پوچھنا چاہتے تھے۔ ان کے سامنے بشریٰ کو ان کی بہن کا فون آیا تھا اور وہ اپنی نند کی شکایتیں انہیں بتا رہی تھیں۔ ان کے گھر جا کر بھی خدیجہ اور احمد کے درمیان کافی لڑائی ہوئی تھی چونکہ مائعزم نے احمد کے ساتھ واپس آنے سے انکار کر دیا تھا اس لیے وہ تینوں کیب سے واپس آئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک نظر اٹھا کر سب کو غور سے دیکھا سب ہی سنجیدہ تھے۔ اس نے کچھ غلط تو نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے اتنا سخت رد عمل دیا جا رہا تھا۔ اس کا رونے کو دل چاہا اور بے اختیار گلہ رندھ گیا۔

"آپ ناراض ہیں سردار؟"اس نے بغیر کسی نے تمہید کے پوچھا۔ سردار کی ناراضگی بہت معنی رکھتی تھی۔

"کیوں بھئی؟ناراض ہونے کے لیے وجہ کا ہونا ضروری ہے اور فی الحال میرے پاس ایسی کوئی وجہ نہیں ہے جس پر میں اپنی بیٹی سے ناراض ہو جاؤں۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہے تھے۔مائعزم کو کچھ سکون ملا پر بشریٰ بیگم کا بے تاثر چہرہ دیکھ کر اسے پھر سے شرمندگی ہوئی یقیناً وہ مائعزم سے ناراض تھیں۔

"امی آپ ناراض ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"تمہیں میری ناراضگی کی فکر ہے؟"وہ ہونق رہ گئی اور بے چینی سے ہونٹ کاٹنے لگی۔

"مجھے پتا ہے سردار آپ کو شام والا واقعہ کافی ملاوٹ کے ساتھ سنا دیا گیا ہے لیکن میری بھی سن لیتے؟مجھے کوئی بھی غیر مرد ہاتھ لگائے گا تو میں اس کے ساتھ ایسا ہی کروں گی اور

آپ نے ہی مجھے مضبوط ہونے کے لئے کہا تھا اور مضبوط بننے کا صلہ آپ ناراض ہو کر دے رہے ہیں؟ آپ کی نظر میں بیٹی کی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے؟ لوگوں سے باتیں سن کر مجھ سے ناراض ہیں، ٹھیک ہے سب ہو جائیں ناراض۔ مائعزم کی تو کوئی سنتا ہی نہیں!" وہ آنکھوں میں نمی لیے ماں کو دیکھتے ہوئے باپ سے کہہ رہی تھی اور باقی سب خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

کسی نے مائعزم کو کچھ کہا تو نہیں تھا لیکن وہ سب کے خوشگوار لہجوں کی عادی تھی ایسے ماحول میں وہ کچھ بھی سوچ سکتی تھی۔ غازی کی موجودگی کی فکر کیے بنا وہ خفگی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مہمانوں کے سامنے بھی اس کی زبان بند نہیں ہوتی!" وہ فرض کر سکتی تھی کہ بشریٰ یہی سوچ رہی ہوں گی۔

"بچے میں نے ابھی تک آپ سے اسی لئے کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ آپ نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ میرے کمرے میں آجاؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔ سوچا تھا ڈنر کے بعد تفصیل سے بات کروں گا لیکن یہ کام بہت زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ میری بیٹی کی غلط فہمی دور کرنا سب سے اہم کام ہے۔" وہ جانے لگے تو مائعزم بول پڑی۔

"ابو پلیز آپ کھانا کھائیں ہم بعد میں بات کر لیں گے۔ سوری!" وہ جلدی سے کہہ کر اپنے باپ کے پاس آئی اور انہیں روکا۔ ماں سے خاص طور پر نظریں چرائیں۔ وہ ماں تھیں، نظروں ہی نظروں سے بے عزت کرنے کا ہنر رکھتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ بھی تشریف رکھیے۔" وہ مسکرا کر کہہ رہے تھے۔

وہ بھی گہرا سانس لے کر واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس نے نظریں اٹھا کر غازی کو دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا، اس کے دیکھنے پر نظریں پھیر گیا۔

"پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہوں گے ؟ابو بھی ناں ان کی ہر چھٹی پر انہیں ساتھ لے آتے ہیں۔" وہ بے دلی سے کھانا کھاتے سوچنے لگی اور بے دھیانی میں کھانا کھاتے اس نے تین پلیٹیں کھالیں اور اسے پتہ نہ چلا پر باقی سب کافی حیرانی سے اس کی کھانے کی طرف رغبت کو نوٹ کر رہے تھے۔

"غازی، حذیفہ چلو کچھ دیر واک پر چلتے ہیں۔" سردار نے کھانا کھانے کے بعد ان دونوں کو مخاطب کیا تو وہ دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور مائعزم ہوش میں آئی۔

"چلئے سردار آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔" حذیفہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ابو کو تم پر یقین ہے چٹکی ! چھوٹی چھوٹی باتوں پر رویا مت کرو۔" حذیفہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھے، جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔ وہ کہہ کر غازی اور ابو کے ساتھ باہر نکل گیا۔ وہ اُدھر ہی بیٹھی رہی تو بشریٰ نے اسے مخاطب کیا۔

"مائعزم!"اس نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"جی امی؟"

"احمد سے شادی کرو گی؟"اسے لگا کہ کسی نے اس کے ارد گرد آکسیجن کم کر دی ہے یا اسے موت کا سندیسہ دیا ہے اور اسے حواس کی دنیا میں واپس آنے کے لیے چند سیکنڈ لگے۔

"امی آپ ہوش میں ہیں؟"وہ بے یقینی سے بولی۔

"جانتی بھی ہیں کیا کہہ رہی ہیں؟"

"ہاں بیٹا میں ہوش میں ہوں۔فوزیہ (بہن) کی نند نے آج ہی تمہارا رشتہ مانگا ہے کیونکہ احمد تمہیں پسند کرتا ہے۔"انہوں نے صاف گوئی سے کہا۔ماہ جبین برتن سمیٹ رہی تھی 'اس کا جواب سننے کے لیے وہیں رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"امی آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں بلکہ مجھ سے ایسی بات کر ہی کیوں رہی ہیں؟ میں آج ایک لڑکے کو تھپڑ مار کر آتی ہوں اور گھر آ کر سنتی ہوں کہ جناب مجھ سے شادی کے خواہشمند ہیں۔ واٹ آر بش؟ اور وہ بھی آپ احمد جیسے لڑکے کے لیے پوچھ رہی ہیں مجھے چھوڑیں کیا آپ کی خود کی بھی مرضی ہے میری شادی ایسے لڑکے سے کروانے کی؟ ہاں بولیں۔۔۔" وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مائعزم مجھے صاف لفظوں میں تمہارا جواب چاہیے؟" بشریٰ نرمی سے بولیں۔

"نہیں امی! میں احمد سے شادی قطعاً نہیں کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"اگر تمہارے ابو کہیں تو بھی نہیں؟" یہ سوال غیر متوقع تھا۔

"ابو مجھے کبھی احمد سے شادی کرنے کے لیے نہیں کہیں گے۔" وہ پر یقین تھی۔اس کی امی مدہم سا مسکرادیں لیکن اس کے اندر ہلچل مچ گئی تھی۔احمد کیا کرنا چاہ رہا تھا؟ وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

وہ تینوں سڑک پر جا رہے تھے جب سلیمان احمد نے سنجیدگی سے ایک مرتبہ غازی اور حذیفہ کو دیکھا۔

"کیا ہوا تایا جان؟" غازی نے پوچھا۔

"میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں غازی۔" سردار نے چلتے چلتے کہا۔ایک لمحے کو وہ رک سا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہمارے نصیب اتنے اچھے کب سے ہو گئے؟" وہ بھی مذاق میں بولا۔

"جب سے آپ پیدا ہوئے ہیں۔" حذیفہ نے لقمہ دیا۔

"پیدا ہوئے بھی عرصہ ہو گیا ہے اب تو بوڑھا ہو رہا ہوں۔" اس نے مصنوعی بے بسی سے کہا۔ وہ تینوں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

"تبھی میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں۔" وہ حیران ہوا آخر ایسی کیا چیز ہے جو تایا جان اسے دینا چاہتے ہیں؟

"سردار اب آپ suspense بڑھا رہے ہیں۔ بتا بھی دیں کیا دینے والے ہیں اس نکمے ٹائپ رائٹر کو؟" وہ غازی کو دیکھ کر بولا۔ غازی بھی منتظر تھا کہ سردار بتا دیں اب ایسی کیا چیز ملنے والی ہے اسے؟

www.novelsclubb.com

"میں اپنی بیٹی مائعزم تمہیں دینا چاہتا ہوں۔ کیا تم اس کا خیال رکھو گے ؟میری مائعزم سے شادی کرو گے ؟"غازی کو لگا اس نے غلط سنا ہے۔اس کا دماغ ایک لمحے کو گھوما۔ کہاں وہ اور کہاں مائعزم؟ سردار رک گئے تو غازی کو بھی رکنا پڑا۔

جواب کیا دینا تھا وہ سمجھ ہی نہیں پایا۔انکار کرے یا اقرار؟ انکار کی صورت میں چند دن پہلے ملنے والی فیملی سے دور ہونا پڑ سکتا تھا اور اقرار کی صورت میں وہ مائعزم کو کیسے خوش رکھے گا؟ کیسے وہ کسی کو دھوکا دے سکتا ہے؟ آج نہیں تو کل وہ سب کچھ جان جائے گی پھر دل بڑا کیسے کرے گی؟ کیسے اس کی بات کا یقین کرے گی؟ وہ اسے کچھ بھی نہیں سمجھا پائے گا۔وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"واللہ سردار کیا نایاب چیز آپ اپنے اس نکمے بیٹے کو دے رہے ہیں۔ صدقے جاؤں آپ کے۔"حذیفہ نے ہنستے ہوئے کہا لیکن غازی کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی تھیں۔

"غازی جواب دو۔" سردار نے اصرار کیا۔

"میں۔۔۔وہ مائعزم۔۔۔" جواب اس سے بن ہی نہیں پا رہا تھا۔اس کے چہرے پر پھیلے تاثرات کچھ اچھا سگنل نہیں دے رہے تھے۔ سردار بھی ٹھٹکے تھے۔

"تم ہاں کرنے میں ایسے شرما رہے ہو جیسے لڑکیاں اپنے منگیتر کے نام سے چھیڑے جانے پر شرماتی ہیں۔" حذیفہ اس کی حالت کا بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا۔

"حذیفے۔" سردار نے اسے گھوری ڈالی تو وہ ہنس پڑا۔

"غازی تم سوچ کر بھی بتا سکتے ہو۔ کوئی زبردستی نہیں ہے۔ہاں لیکن جلد از جلد اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا کیونکہ فوزیہ کی نند نے بھی اپنے بیٹے احمد کے لئے میری بیٹی کا رشتہ مانگا ہے تو انہیں بھی جواب دینا ہے۔اگر تم انکار کرتے ہو تو پھر ان کو انکار کرنے کا جواز نہیں بنتا۔"

ابھی مائعزم کو روتا دیکھ کر احمد سے تو غازی کو چڑ ہو گئی تھی۔اب تایا جان یقیناً اسے جذباتی

www.novelsclubb.com

طور پر بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور وہ ایسی حالت میں تھا کہ ہاں کہہ دینا موزوں تھا لیکن مشکل تھا۔

"میرا خیال ہے چٹکی کے لیے آپ کا نکما بھتیجا بہتر رہے گا۔ بس ابھی ذرا ہاں کرنے میں شرما رہا ہے۔" حذیفہ اسے تنگ کرنے سے باز نہ آیا اور غازی کی تو جان پر بن آئی تھی۔

"تایا جان میں آپ کو سوچ کر بتاؤں گا۔ ابھی گھر جا رہا ہوں سفر کی وجہ سے کافی تھک گیا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا واپس پلٹ گیا۔ ان دونوں کی بغیر کوئی بات سنے وہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ اس سے کیا چاہ رہے تھے؟ غازی کو لگا آج سر پھٹ جائے گا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے حذیفہ سردار سے کہہ رہا تھا۔

"غازی، مائعزم کو سنبھال لے گا؟" اس کے انداز میں تشویش تھی۔

"انشاءاللہ!" سردار نے یقین سے کہا اور آگے بڑھ گئے۔

گھر واپس آیا تو اسے لاؤنج میں سوتے پایا اور اس کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا شاید وہ اپنے ابو کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔ غازی کے دل کی بیٹ مس ہوئی۔ آنکھیں زور سے مینچتا' نچلے لب دانتوں میں دباتا' تیز تیز قدم بڑھاتا' وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور دروازہ زور سے بند کر کے اس سے ٹیک لگائے کھڑا رہا۔

مائعزم کی آنکھ دروازہ بند ہونے کی آواز سے کھلی تو وہ اٹھ بیٹھی۔ ارد گرد دیکھا تو خود کو لاؤنج میں سوتے پایا۔ اسے اپنے گھر کے دروازوں سے سخت چڑ تھی، کسی کو کھولو یا بند کرو اپنے ہونے کا پتہ ضرور دیتے تھے۔ سردار ابھی تک نہیں آئے تھے۔ وہ مایوس ہوئی۔

گھڑی ساڑھے دس بجا رہی تھی لیکن وہ انتظار کرتے کرتے تھک گئی سو کمرے میں آ گئی۔ لائٹس آف کر کے سونے لگی تو کال آئی۔ نمبر انجان تھا۔ اس کا پہلا شک احمد کی طرف گیا

پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے فون اٹھالیا۔ وہ خاموش ہی رہی شاید دوسری طرف سے کوئی بولے گا لیکن کوئی نہیں بولا تو اس نے ہی ہیلو بول دیا۔

"میجر شام بات کر رہا ہوں مائعزم۔" وہ کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ چہرہ سفید پڑ گیا۔

"آپ نے مجھے کال کیوں کی؟" وہ سختی سے بولی۔ دل زور زور کا دھڑک رہا تھا۔

"پتہ نہیں! کچھ ہیلپ چاہیے تھی۔" ازلی نرمی سے کہا گیا تھا۔ وہی پرانا، دھیما، مسحور کن لہجہ!

"سوری کسی اور سے رابطہ کریں میجر شام! ہمارے درمیان کچھ بھی نہیں ہے اور آئندہ مجھے کال کرنے کی کوشش مت کریئے گا۔" کافی رکھائی سے کہہ کر دوسری طرف سے کچھ بھی سنے بغیر اس نے کال بند کر دی۔ مبادا پھر کال نہ آجائے اس نے سیل بھی آف کر دیا۔

www.novelsclubb.com

اب نیند آنکھوں سے غائب ہو چکی تھی۔ کیا مدد درکار تھی اسے؟ وہ سوچ میں پڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ سے وعدہ بھی کیا ہوا تھا مجبوری تھی دوبارہ کال نہیں کر سکتی تھی۔ آخرت میں اگر اللہ پوچھتا میرے لیے کون سی من پسند چیز چھوڑی تھی تو وہ کہہ سکے گی میجر شام اور اس کے لیے دنیا میں کڑوا گھونٹ پینا تھا۔ اس سے دوبارہ بات نہیں کر سکتی تھی اگر وہ محرم نہیں بن سکتا تھا تو ٹھیک ہے۔ وہ مزید گناہ گار نہیں بن سکتی تھی۔ پھر ساری رات اسے میجر شام کے بارے میں سوچتے ہوئے گزارنی پڑی۔ آہستہ آہستہ زندگی چل ہی پڑی تھی اور وہ اسے بھولنے لگی تھی لیکن وہ پھر یاد آیا۔ بے تحاشہ یاد آیا۔

غازی، احمد یا میجر شام کون تھا جس کے ساتھ اسے اپنی اگلی زندگی گزارنی تھی؟ غازی سے اسے کوئی دلی وابستگی نہیں تھی۔ کبھی آتے جاتے سلام دعا ہو جاتی تھی اور کچھ اس کا حد سے سنجیدہ رویہ تھا کہ وہ اس سے بات ہی نہیں کرتی تھی لیکن غازی کے سامنے وہ

uncomfortable نہیں ہوتی تھی جیسے احمد کے سامنے ہوا کرتی تھی۔وہ احمد کی طرح نظروں سے اس کا سکین نہیں کرتا تھا بلکہ کبھی نظر مل جائے تو بھی وہ نظر پھیر لیتا تھا یا شاید سردار کے ڈر کی وجہ سے وہ اتنا فرینک نہیں ہوتا تھا۔جو بھی تھا وہ احمد سے بہتر تھا۔ احمد کے بارے میں سوچ کر ہی روح کانپ جاتی تھی اور کچھ احمد نے اپنی چیپ حرکتوں کی وجہ سے اپنی عزت ختم کر دی تھی۔وہ اس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی اور میجر شام! یہ وہ شخص تھا جو کبھی اس کا نہیں تھا شاید اسی کو لاحاصل محبت کہتے ہیں جو کسی ان دیکھے انسان سے ہو جاتی ہے اور وہ اسی کا شکار تھی لیکن اسے بھولنے کی کوشش ضرور کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

میں لوگوں سے محبت میں انائیں چھوڑ دیتا ہوں

وفائیں یاد رکھتا ہوں، جفائیں چھوڑ دیتا ہوں

اگلے دن مائعزم نے احمد کے بارے میں سردار کو سب کچھ سچ سچ بتا دیا تھا۔ وہ بھی بیٹی کی باتوں کو تحمل سے سنتے رہے۔

"ابو اس سب کے بعد بھی اگر آپ امی کی طرح کہیں گے کہ میں اس احمد سے شادی کر لوں تو میری طرف سے انکار ہے۔ باقی آپ کی مرضی۔" اسے لگا امی کی طرح ابو بھی اسے احمد سے شادی کرنے کے لئے کنوینس کریں گے لیکن انہوں نے ایک الگ ہی بات نکال لی۔

www.novelsclubb.com

"احمد کے بارے میں تو میں نے نہیں سوچا لیکن میرا ایک بیٹا ہے اس کے بارے میں ضرور سوچا ہے کہ اپنی گڑیا کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دوں گا۔" کسی بات پر تبصرہ کیے بغیر انہوں نے کہا تو انداز ہلکا پھلکا سا تھا جس پر وہ مزید حیران ہوئی۔

"یہ دو دنوں میں کون سا بیٹا بنالیا ہے جس کے بارے میں مجھے کوئی خبر نہیں ہوئی؟" وہ نروٹھے پن سے بولی۔

"کافی سمجھدار ہے میرا بیٹا۔ تم اس کے بارے میں سوچ لو۔ غازی نام ہے اس کا!" مائعزم کی مسکراہٹ چہرے سے غائب اور وہ بے چینی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"غازی ہی کیوں ابو اور بھی تو لوگ ہیں جنہیں آپ اپنا بیٹا کہتے ہیں؟" اس نے احتجاج کیا۔

"غازی ہی کیوں نہیں؟" انہوں نے پوچھا۔

"پتہ نہیں! میں نے کبھی ان کے بارے میں ایسا نہیں سوچا۔ میں انہیں صحیح طرح سے

www.novelsclubb.com

جانتی بھی نہیں ہوں اور کب ان کا ٹیمپرامنٹ بدل جائے پتہ ہی نہیں چلتا۔ ہنسنا تو شاید انہوں نے کبھی سیکھا ہی نہیں۔ ہر وقت اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں جیسے اپنی ہی زندگی سے تنگ ہوں اور زبردستی گزارا کر رہے ہوں۔ بات تک سیدھے سے نہیں کرتے تو

شادی کیسے کریں گے ؟"وہ خفگی سے غازی کے بارے میں ریمارکس دے رہی تھی۔اس کی اپنے ابو سے کافی گہری دوستی تھی سو بغیر کسی جھجھک کے سب کچھ کہہ دیتی تھی۔اس کی بات پر انہوں نے قہقہہ لگایا۔

"بچے اس کی زندگی کے حالات نے اسے ایسا بنا دیا ہے اور شادی کی بات یہ کہ تمہارے معاملے میں اللہ کے بعد مجھے اپنے بیٹے غازی پر یقین ہے۔"انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"کبھی کبھی حد سے زیادہ یقین بھی انسان کو مار دیتا ہے سردار جی۔"وہ ڈرامائی انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"بات تو درست ہے پر مجھے خود سے جڑے رشتوں پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے اور یہ یقین ہی ہوتا ہے جو آپ کے رشتوں کو مزید مستحکم کرتا ہے۔"

"آپ مجھے آج بتا ہی دیں کہ کس شاعر کے شاگرد رہے ہیں؟ یہ فلسفیانہ باتیں میرے پلے نہیں پڑتیں۔" اس نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تو وہ ہنسنے لگے۔

"تم بات کو گھما رہی ہو، بچے مجھے جلد از جلد جواب دینا۔" وہ جھنپ سی گئی۔ یہ بات بھی سچ تھی کہ سلیمان احمد کسی سے زور زبردستی کرنے کے حق میں نہ تھے اور اپنی اولاد سے تو بالکل بھی نہیں جس طرح وہ مائعزم سے پوچھ رہے تھے اسی طرح حذیفہ اور ماہ جبین سے بھی پوچھا تھا۔

گاؤں میں بھی اگر کسی کو بیٹی یا بیٹے کی شادی کروانا ہوتی تو سردار سے مشورہ لیا جاتا کیونکہ وہ سب ان کی بہت عزت کرتے تھے اور انہوں نے گاؤں والوں کے کافی ایسے کام کیے ہوئے تھے جو انہیں عزت کرنے پر پر مجبور کرتے تھے۔

****

وقت سے پوچھ رہے ہیں کہ زخم کیا واقعی بڑھ جاتے ہیں؟

زندگی تیرے تعاقب میں ہم اتنا چلتے ہیں کہ مر جاتے ہیں

"سو تم نصیحت کرتے رہو اگر نصیحت نفع دے، ضرور نصیحت قبول کرے گا جسے اللہ کا خوف ہو گا اور اس سے گریز کرے گا جو انتہائی بدبخت ہو گا، وہ جو بڑی آگ میں جا پڑے گا۔"(سورۃ الاعلیٰ:9,10,11,12)

"سو ان آیات میں اللہ تعالی نے ہمیں آخرت کے بارے میں یقین دلایا ہے کہ تم اس دنیا میں جو مرضی کر لو لیکن میرا آخرت کا وعدہ سچا ہے اور ایزیو نو اللہ اپنے ہر وعدے میں سچا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کو ہدایت دی ہے وہ آگے دوسرے لوگوں کی رہنمائی کریں جو سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ خیر یہ اُن وقتوں کی باتیں ہیں جب ناصح کو قابل عزت سمجھا جاتا تھا۔ آج کل تو تبلیغ کو کافی آؤٹ ڈیٹڈ سمجھا جاتا ہے اور ہر کسی کو

www.novelsclubb.com

اپنے کام سے کام رکھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔اوکے تو میں کیا کہہ رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں وہ ضرور نصیحت قبول کرے گا جسے میرا ڈر ہو گا، جس کے دل میں آخرت کا ایمان ہو گا اور جانتے ہیں ایک مسلمان کے لیے ایمان دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے، میں نے آپ لوگوں کو بتایا تھا کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے تین ٹاپکس کو ڈسکس کیا ہے۔

ایک توحید کے بارے میں بات کی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایات کے بارے میں بات کی ہے، یقیناً وہ ہمارے لئے بھی مشعل راہ ہیں اور اب وہ آخرت کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔مجھے پتا ہے کہ آپ سب کے ننھے ننھے دماغوں میں یہ question ضرور آ رہا ہو گا کہ یہ سب باتیں تو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں پھر میں اپنا point of view

کیوں آپ لوگوں کو سنا رہی ہوں تو جان لو بلکہ آج اسے لکھ لو کہ جب بھی قرآن پاک پڑھنا شروع کرو تو یہ سمجھو کہ یہ ابھی ابھی تازہ تازہ صرف اور صرف آپ کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔آپ اللہ تعالی کے لئے اسپیشل ہو، میں اسپیشل ہوں، اسی لیے یہ میرے لئے لکھا گیا ہے تو یقین مانو پڑھ کر اتنی خوشی ہوتی ہے کہ ہم دوسری بار اور پھر تیسری بار اور پھر بار بار خود ہی پلٹ کر اس کے پاس آتے ہیں اور پھر اسے چھوڑنے کا دل نہیں کرتا۔

پھر جو نصیحت پر عمل نہیں کرتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ بندے ہوتے ہیں جن کے پاس رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ بندہ بھیج بھی دے لیکن وہ اس پر عمل نہ کرے کریں۔

That person is too much of foe of himself(وہ شخص خود کا بہت بڑا دشمن ہے)دیکھو ایک تو ہوتے ہیں نان مسلم جن کے پاس ہدایت نہیں

ہوتی اور ایک ہوتے ہیں مسلمان جنہیں سب پتہ ہوتا ہے اور وہ کانوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ بھولے سے بھی ہمارے کانوں میں ایسی باتیں نہ پڑیں جو ہمیں راہ ہدایت تک پہنچائیں۔ اگر اللہ پاک اپنی رحمت سے ہمیں unlimited نوازتے ہیں تو اس کا عذاب بھی سخت ہوتا ہے بچو اور برائی کرنے والے کو اس کے حصے کا پورا پورا حساب ملے گا بالکل اسی طرح جیسے اچھائی کرنے والے کو اس کی نیکیوں کا پورا پورا حساب ملتا ہے سو ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں سخت ترین عذاب ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اینڈ ایز آئی سیڈ بی فور کہ وہ اپنے وعدے میں سچا ہے۔" وہ اپنے سامنے بیٹھے بچوں کو کسی کہانی کی طرح قرآن پاک کی آیات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی چونکہ اسے دادی نے کہا تھا کہ وہ سورۃ الاعلیٰ کی مکمل ریکارڈنگ اسے بھیجے تو وہ بچوں کو بھی وہی سمجھا رہی تھی اور بچے بھی انتہائی شوق سے اپنی استانی کو سن رہے تھے کیونکہ مائعزم بہت اچھا بولتی تھی۔

"پھر نہ موت آئے گی اسے اس میں اور نہ زندہ ہی ہو گا، یقینا فلاح پا گیا وہ جس نے خود کو پاک کیا۔"(سورۃ الاعلیٰ:13,14)

"اس بات پر تو سب کا ایمان ہے کہ ہم نے مرنا ہے ہر انسان نے موت کا مزہ چکھنا ہے لیکن جن لوگوں سے اللہ ہدایت چھین لیتا ہے تو پھر وہ انسان نہ ہی دنیا کا ہوتا ہے اور نہ ہی آخرت کا ہوتا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی مردوں کی سی زندگی گزارتا ہے مطلب ہم انہیں مرا ہوا بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کے سانسیں چل رہی ہیں ہیں اور اور انہیں زندہ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ایک زندہ لاش بن چکے ہیں۔ کیوں وہ زندہ لاش بن چکے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے اپنے دل کو اس سے نہیں متعارف کروایا جس سے کروانا چاہیے یعنی کہ اللہ سے اور اس طرح ان کا دل اس اجڑے ہوئے باغ کی مثال ہے جس کا مالی اس کی دیکھ

بھال ترک کر دے۔"اگلی آیت اسے لگا وہ واقعی سو فیصد اسی کے لیے ابھی ابھی نازل ہوئی ہے۔

"پھر وہ شخص دنیا میں بھی کامیاب ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی جسے اللہ اپنی ہدایت کا نور دے دیتے ہیں اور اسے پاکر وہ خود کو پاک کر لیتا ہے۔اسے برائیوں سے نفرت ہو جاتی ہے۔آپ لوگوں میں یہ بات ایسے سمجھاتی ہو جیسے کہ۔۔۔"وہ کچھ سوچنے لگی کہ ان کے ننھے اور معصوم دماغوں تک اپنی بات کیسے پہنچائے؟

"ہاں دیکھو، جیسے آپ سب نے پرامس کیا تھا کہ آج سے پوری نمازیں پڑھو گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ مجھ سے سچ بولتے ہیں جب آپ دل لگا کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوں تو آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ آپ کے دل میں ایک ہیپی سی فیلنگ آتی ہے جیسے آپ کو اللہ تعالیٰ سننے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔جب آپ وضو کرتے ہو تو آپ پاک

www.novelsclubb.com

ہو جاتے ہو۔آپ کے سارے گناہ دھل جاتے ہیں۔وضو کے لیے ہم جو پانی استعمال کرتے ہیں وہ بھی پاک ہوتا ہے بالکل صاف!

وضو کرنے کے بعد جب ہم پاک ہو جاتے ہیں تو وہ پانی گندا ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے ہمیں پاک کیا پھر جب اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو ہمیں یقین ہوتا ہے ہم پاک ہو کر ہی آئے ہیں کیونکہ وہ پاک لوگوں کو ہی اپنے پاس بار بار بلانا پسند کرتا ہے، سمجھ آئی؟"وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے انہیں سمجھا رہی تھی۔ان بچوں کے معصوم چہرے نور سے چمک رہے تھے۔اتنے پاک چہرے کہ مائعزم کا دل کیا سب کو پیار دے اور پھر اپنی سوچ پر ہی مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن زم زم بیائن ہماری ٹینکی سے آنے والا پانی گندا بھی تو ہو سکتا ہے؟" چودہ سالہ احد نے معصومیت سے سوال کیا تو وہ مسکرائی اور بچوں کی تھوڑی تھوڑی سی کھی کھی کی آوازیں بھی سنائی دیں۔

"پانی تو صاف ہوتا ہے میری جان! چاہے وہ ٹینکی سے آئے یا نہر سے بس یقین کامل ہونا چاہیے یعنی اللہ نے اس پانی کو انسانوں کی پاکی کے لیے ہی بنایا ہے۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"اور لیا نام اپنے رب کا پھر نماز پڑھی، لیکن تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، جبکہ اُخروی زندگی بہت بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔" (سورۃ الاعلیٰ: 15,16,17)

www.novelsclubb.com

وہ عربی پڑھنے کے ساتھ آیات کا آسان سا ترجمہ بھی انہیں سنا رہی تھی۔

"تم لوگوں کو پتہ ہے ہم نماز میں کتنے ٹائم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو بیان کرتے ہیں؟"اس نے نرمی سے سوال کیا۔

"نہیں پتہ؟"وہ ان کے چہروں کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔بچے سوچنے لگے۔

"بڑی آسان سی لاجک ہے، ہم جتنی دیر نماز پڑھتے ہیں اللہ تعالی کی تعریف ہی تو کر رہے ہوتے ہیں، اس کی حمد بیان کر رہے ہوتے ہیں۔اب اگر ہم پورے دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے نماز کا وقت count کریں تو تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ بنتا ہے۔اتنا کم ٹائم وہ بھی چوبیس گھنٹوں سے اور کچھ لوگ نماز آدھی پڑھ کر اس خوبصورت وقت کو مزید مختصر کر کے خود کو رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ویسے کبھی سوچا کہ وہ جو ہم سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے ہم اسے کتنا کم وقت دیتے ہیں؟ مطلب دیکھو 24 گھنٹے ہوتے ہیں ایک دن میں ہمارے پاس اور اس میں صرف ایک گھنٹہ ہم دھکے سے اپنے رب کے ساتھ گزارتے

www.novelsclubb.com

ہیں۔اس کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔اسے برا نہیں لگتا ہو گا کہ اس کا یہ بندہ اس سے دور ہے۔اس کی رحمت سے مایوس ہے؟ دراصل مسئلہ پتہ ہے کہاں آتا ہے؟ ہماری نیت میں، ہمارے خلوص میں! اب ہمارے اندر خلوص نہیں ہے۔ ہم اس سے اتنی محبت نہیں کرتے جتنی وہ ہم سے کرتا ہے یا ہم اللہ پاک سے اتنی محبت نہیں کرتے جتنی ہمیں کرنی چاہیے۔ ہم لوگ اپنے رب کو بھی مناتے ہیں اور دنیا کی رنگینیوں میں بھی کھوتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں اللہ کو بھی خوش رکھیں اور شیطان سے دوستی بھی نہ ٹوٹے لیکن مومن کا دل ایسا نہیں ہوتا وہ صرف اللہ کا بندہ ہوتا ہے اور دیکھو تو کتنا فاصلہ ہے ایک اور 23 کے درمیان میں؟ ہم لوگ equality بھی تو نہیں کرتے! یہ کہ بارہ گھنٹے ہم اللہ تعالیٰ کے لیے spend کریں اور بارہ گھنٹے ہم اپنے دوسرے کاموں کے لیے۔ ہم یہاں کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں حالانکہ ہم یہاں ویری شارٹ پیریڈ آف ٹائم (بہت

کم وقت) کے لیے ہیں۔ سو ہمیں اپنے عمل اور باتوں سے اللہ تعالی کو یہ بتانا چاہیے کہ ہم اس سے کتنی زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کی نعمتوں کی کتنی قدر کرتے ہیں۔ ہم ایک ریجیکشن پر مایوس نہیں ہوتے کیونکہ ہم کفر نہیں کر سکتے ! ہم اللہ کی رحمت پر یقین رکھتے ہیں۔"

اس کے پاس قرآن پڑھنے کے لئے آنے والے بچوں کی عمریں 14 سے 15 سال تھی اور وہ آس پاس کے گھروں سے آتے تھے۔ مائعزم کو قرآن پاک پڑھانے میں بہت مزہ آتا تھا اور وہ انہیں بغیر کسی لالچ کے پڑھاتی تھی۔ بچے اس سے جلد گھل مل جاتے تھے اس لیے اس کے پاس آنا پسند کرتے تھے اور اس کا بہت احترام کرتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ صرف اسے ہی تو سننے آتے تھے تو کچھ غلط نہیں ہو گا۔ کچھ حفظ کر رہے تھے۔ کچھ ناظرہ اور

کچھ ابھی کافی چھوٹے تھے تو وہ نورانی قاعدہ پڑھ رہے تھے۔اس کے ان بچوں کے ساتھ دو گھنٹے بہت اچھے گزرتے تھے!

"بے شک یہی بات (لکھی ہوئی ہے) پہلے صحیفوں میں بھی، صحیفے ابراہیم کے اور موسیٰ کے!"(سورۃ الاعلیٰ:18،19)

"ہمم! تو صحیفہ کیا ہوتا ہے' کوئی بتائے گا؟"اس نے پوچھا۔

جواب نہ پا کر وہ خود ہی بولی۔

"پتہ ہے قرآن مجید بھی ایک صحیفہ ہے! صحیفہ ایک مقدس کتاب ہوتی ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے اپنے پیغمبروں پر نازل ہوتی ہے، پاک اور برتر بندوں پر! صحیفے اللہ تعالی کے نیک بندوں پر نازل ہوتے ہیں اور وہ نبی ہوتے ہیں، انہیں ایک قوم کو راہِ راست پر لانے کا مشن دیا جاتا ہے اور جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ نبی، پاک اور معصوم ہوتے ہیں سو اللہ

www.novelsclubb.com

کے محبوب ترین بندے بھی ہوتے ہیں اور اللہ کے محبوب نبی ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ کا محبوب صحیفہ ہمارا قرآن پاک ہے جو اس وقت ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے اور ہمیں اس کے معنی و فہم کی سمجھ ہے تو یہ کسی نعمت سے کم نہیں ہے، اس سے زیادہ خوش قسمتی کیا ہو گی بچو کہ ہمارے پاس اللہ تعالی کی فیورٹ بک ہے اور ہم اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، Consider yourself luckiest person" اسکا لہجہ مخلصانہ اور محبت سے بھرا ہوا تھا اور بچوں نے بھی اسے محسوس کیا تھا۔

"لاسٹ دو ورسز (آخری دو آیات) میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جن نبیوں پر آسمانی صحیفے نازل ہوئے ہیں ان سب میں بھی یہی تھا لیکن وہ سب سپیسیفک قوموں کے لئے تھا اور قرآن پاک کل کائنات کے لیے ہے، اور پرانے صحیفوں

سے قرآن اس لیے بھی افضل ہے کیونکہ لوگوں نے پہلے صحیفوں میں ردوبدل کر دیا ہے۔ مثلاً جو بائیبل آج کل عیسائی لوگ پڑھتے ہیں وہ اصل نہیں ہے کیونکہ اس میں اتنا ردوبدل ہو چکا ہے کہ اصل والی سے لوگ واقف ہی نہیں ہیں اور یہ کتاب ہمارا مصحف، ہمارا قرآن، ہماری کتاب بغیر کسی ردوبدل کے ہے۔ کوئی اس میں تبدیلی لانے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری رب العالمین نے اٹھا رکھی ہے۔ This pure book is a gift from Allah for us!"اس نے کہہ کر قرآن پاک بند کر کے چوم کر آنکھوں سے لگایا۔

پھر نماز اور دعائیں وغیرہ سن کر اس نے سب کو چھٹی دی۔ آج جمعہ تھا اور وہ اس دن صرف دعائیں اور نماز، کلمے وغیرہ یاد کرواتی تھی۔ بچے چلے گئے تو اس نے وہاں کی صفائی

کی اور جب وہ پردہ پیچھے کر رہی تھی تو صوفے پر غازی کو بیٹھے پایا۔ دوپٹہ ابھی تک چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر رک گئی۔

ان کا ڈرائنگ روم کافی بڑا تھا اس لئے اس کے دو حصے بنائے گئے تھے۔ باہر والے دروازے والی طرف نیچے بیٹھنے کا انتظام کر کے بیٹھک بنائی گئی تھی اور دوسرے حصے میں صوفے وغیرہ رکھے گئے تھے۔ مہمانوں کے لیے یہی حصہ استعمال ہوتا تھا۔ درمیان میں پردے لگے ہوئے تھے اور پردے لگے ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔ غازی نے بھی اسے دیکھ کر سر اٹھایا۔ دونوں کی نظریں ملیں اور مائعزم نے نظریں جھکا لیں۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم غازی بھائی!" اس نے ہاتھ میں پکڑا فون اور تسبیح ٹیبل پر رکھ دی اور غازی کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔اس کے خیال میں غازی سے ابھی بات کرنا ٹھیک رہے گا۔ وہ اس کا شادی کے بارے میں خیال بھی جان لے گی کہ وہ کیا چاہتا ہے؟

"یار اب تو غازی بھائی مت بولو تمہارے ابا ہماری شادی کا سوچ رہے ہیں!" غازی نے تپ کر سوچا۔

"وعلیکم السلام! کیسی ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں آپ کب واپس آئے؟" اس نے پوچھا کیونکہ پچھلے چند دنوں سے وہ کہیں گیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی واپس آیا ہوں صرف حذیفے کو بتانے کہ میں ڈر کر نہیں گیا تھا؟" غازی نے ہمیشہ کی طرح سنجیدگی سے کہا۔بلاشبہ وہ ایک خوبصورت مرد تھا، چہرے

پر ہلکی داڑھی مونچھیں، اٹھی ہوئی مغرور ناک اور سنجیدہ نین نقش اسے مزید باوقار بناتے تھے۔اس کی بھوری آنکھوں میں بھی ایک جہاں آباد تھا اور بلنوڈ ہیئر بھی آج فوجی کٹ میں تھے۔پہلے سے الگ نظر آرہا تھا یا صرف مائعزم کو ایسا لگا! مائعزم نے آج پہلی مرتبہ اس وجیہہ مرد کو غور سے دیکھا تھا وہ بھی چند لمحوں کے لیے ورنہ وہ ابھی بھی آگے پیچھے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کس چیز کے ڈر سے؟"اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"تم سے شادی کے سوال کے ڈر سے۔"وہ صرف سوچ کر رہ گیا کیا۔جس رات کو سلیمان احمد نے غازی سے اس بارے میں بات کی تھی تو وہ فجر کے بعد ہی گھر سے چلا گیا تھا۔اس گھر میں رہنے کے لیے وہ اتنی بھاری قیمت ادا نہیں کر سکتا تھا لیکن حذیفہ نے فون پر اسے

www.novelsclubb.com

کافی چڑایا تو وہ تنگ ہو کر واپس آ گیا کہ مائعزم سے ہی دوٹوک بات کر لے کہ وہ کیا چاہتی ہے؟

"کسی چیز کے ڈر سے نہیں، ویسے تم بہت unrealistic (غیر حقیقی) باتیں کرتی ہو۔" بہت سہولت سے اسے موضوع سے ہٹا کر وہ بات بدل گیا جس پر وہ حیران ہوئی۔

"میں نے ایسا کیا کہا؟"

"وہی سب جو تم بچوں کو بتا رہی تھیں۔"

"اور میں بچوں کو کیا بتا رہی تھی؟" اسے تو پتنگے ہی لگ گئے۔

www.novelsclubb.com

"تم بچوں کو دنیا کی باتیں نہیں بتا رہیں تھیں کہ ادھر رہنے کے بھی طریقے ہوتے ہیں جن کا ثواب ہمیں آخرت میں ملتا ہے۔ تم انہیں صرف اسی بارے میں بتا رہی ہو کہ ہم سب

نے مر جانا ہے تو کیا مطلب ہوا ہم اس دنیا میں کچھ بھی نہ کریں؟ اچھا انسان بننے کے لئے یا کچھ اور بننے کے لئے۔ ہر وقت اپنی موت کے انتظار میں تو نہیں بیٹھا جا سکتا ناں؟ انھیں حقیقت پسند بناؤ مائعزم' آئیڈیلسٹ نہیں۔ زندگی بہت تلخ ہے۔" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا اور مائعزم غصہ کنٹرول کرنے کے چکر میں لال ہو رہی تھی۔

"میرا خیال ہے جو ہماری اصل حقیقت ہے میں اسی کے بارے میں بچوں کو بتا رہی ہوں اور جو قرآن پاک میں آتا ہے میں وہی ڈسکس کرتی ہوں۔ اگر کہیں دنیا کا ذکر آئے۔۔۔ انفیکٹ آتا ہے تو میں انہیں اس بارے میں بھی سچ ہی بتاتی ہوں۔ اس میں unrealistic کچھ بھی نہیں ہے غازی بھائی! ہم پہلے دنیاوی زندگی کی بات بھی کر چکے ہیں کیونکہ یہ قرآن ہے تو ہر آیت خاص مقام پر ہی آتی ہے۔" وہ لفظ لفظ چبا کر بولی تو غازی مسکرا دیا۔

"اوکے آئی گاٹ اٹ !(ٹھیک ہے مجھے سمجھ آگئی ہے)۔"اس کے تیور دیکھ کر غازی نے ہاتھ اٹھا کر کہا جیسے وہ بحث نہیں کرنا چاہتا۔

اب شادی کی بات تو دور وہ اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ہونہہ بڑا آیا اسے بتانے والا کہ وہ unrealistic باتیں کرتی ہے !

"میں چائے بناتی ہوں آپ کے لئے۔"وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں چائے پی چکا ہوں۔"وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا اور آج اسے کنفیوز کر رہا تھا۔پہلے تو وہ مسکراتا ہی نہیں تھا آج ایسا کیا خاص مل گیا جو مسکراہٹ لبوں سے جدا ہی نہیں ہو رہی۔

www.novelsclubb.com

بمشکل ضبط کر کے وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔

اس وقت ابو اور بھائی گھر پہ نہیں تھے اور یقیناً امی اور ماہ جبین بھی سو رہی تھیں۔وہ اب کوئی بات نہیں کر رہی تھی اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھنا ہمیشہ سے اس کے لئے بہت کٹھن

مرحلہ رہا تھا۔ کوئی جاگ رہا ہوتا تو اسے غازی کے پاس بٹھا کر منظر سے غائب ہو جاتی پر کس کو بٹھائے؟ ہاں وہ اسے آرام کرنے کا کہہ سکتی تھی۔ ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ غازی کہہ رہا تھا۔

"مائعزم تمہیں میں کیسا لگتا ہوں؟" بہت غیر متوقع تھا سوال پوچھا گیا تھا جس پر مائعزم کو بے وقت کھانسی لگ گئی۔ سینٹرل ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر غازی اس کی طرف آیا۔

"اب اتنا برا بھی نہیں ہوں۔" اسے پانی کا گلاس آفر کرتے غازی نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

بہت مشکل سے سر اٹھا کر مائعزم نے اسے دیکھا اور شرمندگی سے گلاس لے لیا۔

"آپ اچھے ہیں غازی بھائی۔" اس کے منہ پر اسے وہ سب نہیں کہہ سکتی تھی جو سوچتی تھی

"غازی بھائی؟ غازی بھائی۔۔۔مائی فٹ!" وہ سہی والا تپ گیا تھا اور واپس جا کر بیٹھ گیا۔

"صرف اچھا؟" غازی نے استفسار کیا اور ممکنہ حد تک لہجہ شائستہ رکھنے کی کوشش کی۔

"نہیں! اڑیل، سڑیل، کھڑوس، بدتمیز، بدلحاظ، مغرور، منہ پھٹ، کبھی نہ ہنسنے والے، سنجیدہ رہنے والے اور پتہ نہیں کیا کیا۔۔۔" وہ بھی جل کر صرف سوچ کر رہ گئی۔

"جی اور کیا کہوں؟" وہ مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ اتنی دلکش ہو گی اس نے سوچا نہیں تھا بلکہ اس نے تو کبھی غازی کے بارے میں بھی نہیں سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔کچھ مت کہو!"

****

ویکھ نجومی ہتھ دیاں لیکاں

بختاں والی گل تے دس

ہن تے ساہ وی مکدے جاندے

جیون دا کوئی ول تے دس

"تم ہوش میں ہو اپنی کلائی کیوں کاٹی؟ تم پاگلوں والی حرکتیں کرنا کب چھوڑو گی حلیمہ؟"

اس کے ہوش میں آنے کے بعد فیصل اس پر غصہ ہو رہا تھا اور وہ بس خاموشی سے سامنے

دیکھتے ہوئے خود سے یہ سوال کر رہی تھی کہ وہ بچ کیسے گئی؟

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ تو جانتے ہیں ہماری ہمشیرہ کو ایڈونچر کرنے کا شوق ہے لیکن افسوس یہ ایڈونچر کامیاب نہیں ہوا۔" باسط کمرے میں آچکا تو طنزاً مسکراتے ہوئے بولا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

"موت ایڈونچر نہیں ہوتی حلیمہ!" فیصل پھر بولا لیکن جواب ندارد۔

وہ ان دونوں کو سن رہی تھی لیکن دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ ان کے چہروں پر اس کا تمسخر اڑاتی مسکراہٹ ہوتی تھی۔ وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہوئی تھی اور اسے اس بات کا دکھ تھا کہ وہ واپس ان لوگوں کے پاس آگئی ہے! وہ جیل نما گھر اب اسے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔ ہاسپٹل میں بھی ٹف سیکیورٹی کی وجہ سے وہ بھاگنے میں ناکام رہی تھی۔ اسے نرس کے حلیے میں بھاگتے ہوئے باسط نے دیکھ لیا تھا لیکن خیر وہ ہمت نہیں ہارے گی۔ اس کے دماغ میں اگلا منصوبہ چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جب سے واپس آئی تھی اس نے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ کسی سے بات کی تھی۔ وہ دونوں مزید بھی کچھ نصیحتیں کر رہے تھے لیکن وہ روبوٹ بنی بیٹھی ہوئی تھی۔

"لائٹ آف کر جایئے گا مجھے سونا ہے۔" نقاہت بھری آواز میں اس نے صرف اتنا ہی کہا۔

"وعدہ کرو آئندہ ایسا نہیں کرو گی؟ تم خود کو غیر اہم کیوں سمجھتی ہو؟" فیصل اس سے کہہ رہا تھا اس کا حلیمہ کو سمجھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ وہ اس کا رویہ جانتا تھا لیکن اپنے باپ کے سامنے مجبور ہو گیا تھا۔ ان کے کہنے پر وہ حلیمہ کا حال احوال پوچھنے آ گیا اور اسے سمجھا لگا۔ حلیمہ بچپن سے ہی اپنے بھائیوں کو جانتی تھی۔ ابھی کی ہمدردی اس کے لیے نئ نہیں تھی!

www.novelsclubb.com

"leave me alone!" وہ رخ موڑ کر لیٹ گئی تاکہ وہ لوگ چلے جائیں۔ فیصل اور باسط میں نظروں کا تبادلہ ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے اور دروازہ بند کر دیا۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ گرے ہڈی سے بھورے بال شولڈر تک آ رہے تھے۔ اس نے ہاتھوں سے بال پیچھے کئے اور کتنی دیر انہیں ایسے ہی تھامے بیٹھی رہی۔ بیٹھے بیٹھے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

"سوری اللہ پاک!" اپنی مخروطی انگلیاں چہرے پر پھیرتے ہوئے وہ معافی مانگ رہی تھی۔ وہ بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن کمزوری کی وجہ سے اس سے چلا نہ گیا اور وہ واپس بیٹھ گئی۔ عجب بے بسی تھی! آنکھیں آنسو بہائے جا رہی تھیں اور دل تھا کہ پھٹنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیوں زندہ کیا آپ نے؟ مرنے کیوں نہیں دیا؟ کیا رکھا ہے اس اذیت بھری زندگی میں؟" وہ دوبارہ اٹھنے کی کوشش میں زمین پر گر گئی کیونکہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا اس لیے وہ بے بس سی چلائی۔ اس کی چیخیں کمرے سے باہر نہیں جاتیں تھیں کیونکہ دیواریں ساؤنڈ پروف تھیں۔

"مجھے اپنے پاس بلا لیں۔ آئی پرامس میں آپ کو ناراض نہیں کروں گی!" دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملائے روتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر فریاد کر رہی تھی۔ کبھی کبھی موت ہی سب سے بڑا ریلیف لگتی ہے۔ خاموش یادوں کی ساتھی! اس کے بعد کوئی غم نہیں رہتا۔ نہ عشق کا اور نہ ہجر کا۔

www.novelsclubb.com

"میں بہت تکلیف میں ہوں اللہ تعالیٰ! پلیز میری تکلیف کو دور کر دیں۔ غازی کو ان لوگوں سے بچا لیں اور مجھے میرے گناہوں کی پھر سے معافی دے دیں۔ میں بہت ناشکری

ہوں میرے اللہ! مجھے معاف کر دیں۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ آنسو سے تر چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور آنسو اس کی ہڈی میں جذب ہو رہے تھے۔ گھٹنوں پر سر رکھے وہ ہچکیوں میں روتی رہی اور رات کا کیا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی گزرتی گئی!

****

لگی ہوئی ہے بد دعا تعاقب میں

سکون شکل دیکھاتا ہے، لوٹ جاتا ہے

"آپ کون ہے مجھ سے کیا جاننا چاہتے ہیں؟" غصے و خوف کے مارے اس نے اپنی آنکھوں سے پٹی اتار لی۔ پرائیویسی گئی بھاڑ میں! میجر شام نے بیک ویو مرر سے حیرت سے اسے دیکھا۔ اب مائعزم سے اتنی جرأت کی توقع بھی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنے سوال کا جواب۔" اس نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں وہاں لڑکیوں کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو پائی تھی اسی لیے واپس آ گئی۔" ایک ایک لفظ اس نے بے بسی سے ادا کیا تھا کیونکہ اس نے جھوٹ بولا تھا۔ یہ سوال وہ ساری زندگی کسی سے نہیں سننا چاہتی تھی اور وہ انجان شخص اس سے پوچھ رہا تھا کہ وہ واپس کیوں آئی؟ سب جانتے تھے کہ وہ ڈر کر واپس آئی تھی اور آگے پڑھنے سے بھی انکاری ہو گئی تھی۔ وہ ایک ٹراما سے گزر کر موو آن کر چکی تھی لیکن لوگوں کو ہماری ان سیکیورٹیز کی گاسپس کرنا مزہ دیتا ہے۔ وہ شخص بھی یقیناً ایسا ہی چاہ رہا تھا۔ ماضی یاد آ گیا پل بھر میں تو بے اختیار گلے میں آنسو کا گولہ اٹکا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات سب جانتے ہیں، میں وہ جاننا چاہتا ہوں جو کوئی بھی نہیں جانتا۔"

"آپ ہیں کون؟ مجھ سے کیوں یہ سب جاننا چاہتے ہیں؟ میں آپ کو یہ سب کیوں

بتاؤں؟" وہ بھڑک اٹھی تھی۔ کاش زمین پھٹے اور وہ اس میں غائب ہو سکے۔

وہ اسے کچھ نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ کیوں پوچھ رہا ہے؟ وہ اسے کیسے بتائے کہ یہ سب صرف

وہ اپنی بہن کے لئے پوچھ رہا تھا؟

"میں صرف آپ کی دوست کی مدد۔۔۔"

Who the hell are you, how dare you to ask !"

about Huda" وہ چیخ کر بولی تو میجر شام نے بے اختیار گردن پیچھے موڑ کر اسے

www.novelsclubb.com

دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو تھے' ایک پل کے لیے اس کا دل گویا رک سا گیا۔ یہ

لڑکی رونا کب بند کرے گی؟ وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ یہ طریقہ بھی کارگر نہیں ثابت

ہوا تھا۔

"ریلکس مائعزم!"اس نے گاڑی کو سڑک کے سائیڈ پر کھڑا کر دیا۔اس نے توہدیٰ کا نام تک نہیں لیا تھا۔

"مائعزم غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ نرمی سے بولا کیونکہ اسے رلانے کا ارادہ ہر گز نہیں رکھتا تھا۔وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے ہوئے اسے چپ کرانے کے لئے دوبارہ پانی کی بوتل پکڑانے لگا۔

"میں نے گھر جانا ہے۔"اس کے ہاتھ میں موجود پانی کی بوتل کو اگنور کر کے اس نے کہا اور پھر سے رو دی۔میجر شام کو وہ بہت اچھی لگتی تھی،معصوم سی،بے ضرر سی لڑکی۔جس کے بارے میں وہ سب جانتا تھا لیکن اس کی تکلیف دور نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ خود بھی اسی تکلیف کا شکار تھا۔

"مجھے صرف سچ بتا دو۔پرامس میں گھر چھوڑ دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ چار سال پہلے کا کوئی منظر بھی یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس واقعے کے بعد خود کو بھی مار دینا چاہتی تھی۔اس کی وجہ سے اس کی دوست گینگ ریپ کا نشانہ بنی تھی۔وہ دوست جس نے اسے دنیا کے ساتھ چلنا سکھایا تھا۔وہ دوست جو ہمیشہ یونیورسٹی میں اس کی ڈھال بن کر چلتی تھی۔اپنی بہن کہہ کر یونیورسٹی میں متعارف کروایا تھا۔مائعزم نے یونیورسٹی میں اس کے ساتھ صرف دو ماہ گزارے تھے اور وہ دونوں اتنے قریب آگئی تھیں جیسے برسوں کا ساتھ ہو!

پہلے وہ اپنے گھر سے اتنا دور جانے پر راضی نہیں تھی لیکن ڈاکٹر بننا اس کا خواب ہوا کرتا تھا اور اچھی یونیورسٹی سے پڑھانا اس کے ابو کا خواب تھا۔ان دنوں اس کے ابو کا ٹرانسفر بھی لاہور میں ہی تھا سو انہوں نے اپنی بیٹی کو اپنی حفاظت کا یقین دلا کر لاہور میں ہی ایک اچھی یونیورسٹی میں داخل کروایا۔شروع کے چند دن تو اسکا رونے دھونے کے علاوہ کوئی کام

نہیں تھا۔اکیلے شہر میں جسے وہ جانتی ہی نہیں تھی اور وہاں اپنا کوئی بھی نہیں تھا اسے ڈر لگتا تھا۔یونیورسٹی میں بھی کوئی اسے کچھ کہہ دیتا تو وہ بیٹھ کر رونے لگتی اور پھر دوست کے طور پر اس کی ملاقات ہدیٰ ریاض سے ہوئی۔

مائعزم کو یونیورسٹی میں اوباش لڑکوں کا گروپ تنگ کر رہا تھا جس سے بچانے ہدیٰ آئی تھی۔

"شاہ ویز تم کس قدر گندے انسان ہو؟ تمہیں ذرا شرم نہیں آتی۔"

"شرم تو ان کو آتی ہے جو شرمانا جانتے ہیں مس ریاض۔"جواباً وہ بھی بے باکی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اس شاہ ویز نامی لڑکے کو ہدیٰ نے ساری یونیورسٹی کے سامنے بے عزت کیا تھا لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی ڈھیٹ تھا جو مائعزم کو چھوڑ کر ہدیٰ کے پیچھے پڑ گیا پر مائعزم کی جان چھوٹ گئی تھی اور بعد میں وہ اسے شکریہ کہنے گئی۔وہ اسے لڑکوں کو ان کی اوقات میں

رکھنے کے گر بتاتی رہی جیسے بعد میں میجر شام بتایا کرتا تھا۔ پھر وہ روز ملنے لگیں اور دوست بن گئیں۔

ہدیٰ ایک بہت ہی ہنس مکھ اور سب سے پیار کرنے والی لڑکی تھی۔ اس کی نیلی آنکھیں بہت خوبصورت تھیں اور اس سے زیادہ خوبصورت اس کے گہرے سیاہ بال تھے جو باب کٹ میں اس کے ماتھے پر ہمہ وقت پڑے ہوتے تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھی جسے دیکھ کر اس کے بنانے والے پر پیار آتا تھا۔ ہدیٰ اس سے سینئر تھی اور اسی کے ڈیپارٹمنٹ میں ہی تھی۔ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ یونیورسٹی کے ہر لڑکے کا اس پر کرش تھا۔ ہر لڑکا اسے اپروچ کرنے کی کوشش کرتا۔ ہر بندے کو وہ اچھی لگتی تھی کیونکہ وہ کسی کی بھی مدد کو ہمیشہ تیار رہتی تھی۔ ہدیٰ ریاض یونیورسٹی میں بہت ہی مقبول نام تھا اور یہی مقبولیت اس کے لیے خطرہ ثابت ہوئی تھی۔ اسے گرل فرینڈ بننے کی آفرز ہوتیں۔ اسے راستے میں

روک کر یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس تنگ کرتے۔اسی وجہ سے وہ سیکیورٹی کے ساتھ آنے لگی۔

مائعزم یونیورسٹی میں حجاب کر کے جاتی تھی اور زیادہ کسی سے بات چیت بھی نہیں کرتی تھی اور یہی احتیاط اسے بچائے ہوئے تھی۔اسے یہ تک معلوم نہیں تھا کہ اس کی کلاس میں اسٹوڈنٹس کی تعداد کتنی ہے؟اسے کوئی بھی مسئلہ ہوتا ہدیٰ ریاض اس کے لیے حاضر ہوتی۔چاہے ڈین کے آفس جانا ہوتا یا کوئی اسائمنٹ کسی پروفیسر کے آفس میں جا کر سبمٹ کروانا ہوتی ہدیٰ ریاض ہر جگہ اس کے ساتھ ہوتی،اس کا تعلق ملٹری فیملی سے تھا اور اس کی فیملی بہت اچھی تھی۔وہ اکثر اپنے ابو سے اجازت لے کر ہاسٹل سے ایک دن کے لیے اس کے گھر بھی رہنے چلی جاتی تھی۔اس کی فیملی لبرل تھی اس کے باوجود بھی اس کا کوئی بوائے فرینڈ نہیں تھا۔مائعزم کے ایک بار پوچھنے پر اس نے جواب دیا تھا"میں صرف

ایک بوائے فرینڈ بناؤں گی جو لیگل ہو گا۔شرعی اور قانونی لحاظ سے۔"شروع میں اس کے دو بھائی تھے افرسیاب اور سبکتگین لیکن کچھ دنوں بعد اس نے مائعزم پر دھماکہ کر دیا کہ اس کے تین بھائی ہیں اور تیسرا بھائی آرمی میں ہوتا ہے۔مائعزم نے اس کے کسی بھائی کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ کبھی سامنا نہیں ہوا۔دونوں کی زندگی کا ایک ہی خواب ہوا کرتا تھا اور وہ ڈاکٹر بننا لیکن ان دونوں میں سے کسی کا یہ خواب پورا نہیں ہو سکا تھا۔

ان کی زندگی میں ایک حادثہ ہو گیا جس کے بعد مائعزم کو لگا وہ زندہ نہیں رہ سکے گی۔کاش کبھی ہدیٰ سے ملی ہی نہ ہوتی۔کاش ہدیٰ اس کی مدد کرنے کبھی آتی ہی ناں!کاش یہ سب سچ ہو جاتا کاش!

www.novelsclubb.com

وہ سردیوں کی ایک شام تھی جب مائعزم نے کوئی اسائمنٹ بنانی تھی اور اسے لائبریری سے کتابیں چاہیے تھیں۔اکیلے لائبریری جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔فوراً سے ہدیٰ کا

نمبر ملا کر اسے مسئلے سے آگاہ کیا اور وہ زکوٹا جن کی طرح اس کے ہاسٹل میں موجود تھی۔ کالے بالوں کی ہائی ٹیل بنائے' اوور کوٹ اور اونی ٹوپی پہنے وہ بھالو معلوم ہو رہی تھی لیکن ہمیشہ کی طرح خوبصورت!

لائبریری سے مائعزم ایک گھنٹے میں ہی فارغ ہو گئی لیکن ہدیٰ کوئی انگلش ناول پڑھنے بیٹھ گئی اور مائعزم نے اپنا سر پیٹ لیا کیونکہ سردیوں میں راتیں جلدی آجایا کرتیں ہیں اور اس نے ہاسٹل بھی جانا تھا۔ لائبریری بند ہونے تک مائعزم اس کی منتیں کرتی رہی کہ جلدی چلے لیکن وہ سکون سے بیٹھی رہی تھی۔ مائعزم کو شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ جب وہ لائبریری سے باہر نکل آئیں تو ہدیٰ نے اپنا کوٹ بھی اس کو دے دیا اور ٹوپی بھی کیونکہ مائعزم کا چہرہ سردی سے سرخ ہو رہا تھا جبکہ ہدیٰ نے گاڑی میں پڑا ایک مردانہ بند سویٹر پہن لیا۔

"تم نے یہ مجھے کیوں دے دیا؟"

"تاکہ تم پہن لو۔"اس نے بے نیازی سے کہا۔

"مجھے اب اتنی بھی ضرورت نہیں ہے' تم پہن لو ٹھنڈ لگ جائے گی۔"

"کہاں ملیں گے میرے جیسے ایثار مند دوست تمہیں لڑکی؟ چلو پہنو' ابھی میں تمہیں ہاسٹل چھوڑنے نہیں جارہی۔"

"تم مجھے صرف ہاسٹل چھوڑ دو۔ میری توبہ جو آئندہ شام کے وقت تمہارے ساتھ کہیں جاؤں۔"وہ کوٹ پہننے لگی اور پھر ٹوپی بھی ٹھیک کرلی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کوٹ تم پر زیادہ سوٹ کر رہا ہے۔"

"مجھے پتہ ہے میں پینڈو لگ رہی ہوں!"

"یہ کوٹ بنا ہی تمہارے لئے ہے زم زم بیائن! تم سے خوبصورت کوئی نہیں ہے۔"

مائعزم نے کوئی جواب نہ دیا۔ابھی وہ کچھ کہتی تو مزید لمبا لیکچر سنتی۔

"ابھی تو ہم سیخ کباب پارٹی کریں گے۔اس کے بعد ایک ڈھابے پہ چائے پیئں گے، پھر شاپنگ پہ چلے جائیں گے۔آں۔۔۔نہیں میں پیسے نہیں لائی شاپنگ کینسل! اس کے بعد تمہیں قید خانے میں چھوڑ کر میں لانگ ڈرائیو کر کے گھر جاؤں گی کیونکہ آج میرے انسانی فرشتے ساتھ نہیں ہیں۔"وہ ہنس کر کہہ رہی تھی کیونکہ وہ سیکیورٹی کے بغیر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہدیٰ میری وارڈن شک کرے گی یار مجھے ہاسٹل چھوڑ دو۔میں کسی کی نظر میں بری لڑکی نہیں بننا چاہتی۔"

"تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہے کہ تم اچھی لڑکی ہو؟ اتنی مار کھاؤ گی کہ تمہاری وہ سڑی شکل والی وارڈن بھی نہیں پہچانے گی۔"

"ایسے تو مت کہو۔" وہ منمنائی۔

"میں اس کے منہ پر کل اسے نسلی بھینس بول کر آئی تھی اسے ذرا برا نہیں لگا اور ایک تم ہو۔ تمہارے سامنے کسی بے غیرت انسان کو بھی کوسا جا رہا ہو تو محترمہ کو برا لگ جاتا ہے۔"

"ہاں تو لگتا ہے نا۔ تم اچھی ہو تو اچھی باتیں کیا کرو۔"

www.novelsclubb.com

"یہ سادہ پن اور اچھا اخلاق تمہیں مبارک ہو۔ مجھے اس کا اچار نہیں ڈالنا۔ ہاں پر تمہارے لیے جان بھی حاضر ہے۔"

"تم بہت اچھی ہو۔" اسی پل گاڑی کو بریک لگا اور مائعزم کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرایا۔ وہ بری طرح ہدیٰ پر غصہ ہوئی۔

سڑک پر پتھر پڑے ہوئے تھے اور وہ کچھ اس طرح پڑے ہوئے تھے کہ انہیں سائیڈ پہ کیے بنا گاڑی نکالنا ممکن نہیں تھا اور رات کے اس لمحے انجان سڑک پر گاڑی کا رکنا مائعزم کے خوف کو آواز دے گیا تھا۔ باہر دیکھا تو جان نکلتی محسوس ہوئی، دونوں اطراف میں جنگل تھا اور سڑک خالی۔

"دیکھا تم ہمیشہ میری جھوٹی تعریف کرتی ہو، تمہیں میں اچھی نہیں لگتی اس لیے گاڑی رک گئی۔ اسے بھی اچھا نہیں لگا۔" وہ باہر دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ گڑبڑ کا احساس اسے بھی ہوا تھا۔ یہاں سے وہ ایک قریبی ڈھابے پر پہنچنا چاہ رہی تھی لیکن کچھ مسئلہ تھا۔

"گاڑی کیوں روک دی؟" وہ بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔ اس کا مذاق کا موڈ نہیں تھا۔

"نظر نہیں آرہا آگے راستہ بلاک ہے۔ہم گاڑی میں انتظار کریں گے۔"

"کس کا؟"

"فرشتوں کا!"

"تمہیں کہا تھا سیدھے راستے سے مجھے ہاسٹل چھوڑ دو۔"وہ ہراساں لہجے میں بولی۔ہدیٰ بس بیزاری سے اسے دیکھنے لگی۔

"مائعزم تمہیں گن چلانا آتی ہے؟"وہ باہر دیکھتے ہوئے جلدی سے پوچھ رہی تھی۔

"ہدیٰ؟"وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم ڈارلنگ میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں۔۔۔"وہ گاڑی کی لائٹ آن کر کے اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔

"ہمیں یہاں کس کا انتظار کرنا ہے؟" اسے لگا ہدیٰ کا دماغ چل گیا ہے۔اس لیے اس کی بات کاٹ کر پوچھا۔

"کوئی آ کر وہ پتھر راستے سے ہٹائے۔" اس نے شانے اچکا کر کہا لیکن مائعزم اسے سن ہی نہیں پائی وہ تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہدیٰ کے ہاتھ میں موجود نائن ایم ایم کو دیکھ رہی تھی۔

"واٹ؟۔۔۔میں پتھر ہٹاتی ہوں تم گاڑی آگے کرو۔" وہ کہتے ہوئے لاک کھولنے لگی کہ ہدیٰ نے چیل کی سی تیزی سے اس کا لاک بند کیا۔

"اوسائیں۔۔۔دیکھو ہم گاڑی میں زیادہ سیف ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تم اکیلی کیوں آئی تھی آج؟" وہ رو دینے کو تھی۔وہ زیادہ تر سیکیورٹی کے ساتھ باہر نکلتی تھی۔

"میں شام کو آؤٹنگ پر ہمیشہ اکیلی آتی ہوں لیکن آج نہیں آنا چاہیے تھا۔"اس نے کار کی لائٹ بند کر دی۔ باہر بھی اندھیرا تھا لیکن کچھ کچھ نظر آ رہا تھا۔ فون کے سگنل بھی کام نہیں کر رہے تھے۔

"ہدیٰ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ کسی کو بلاؤ۔"

"میں نے افرسیاب کو میسج کیا ہے لیکن یہاں سروس ویک ہے۔"

"وہ تو شہر سے باہر ہیں نا؟ اپنے آرمی والے بھائی کو کال کرو۔"

"ہاں میں ان سے مدد کا کہتی ہوں لیکن پہلے تم یہ پکڑو۔ میں بتاتی ہوں اسے کیسے چلاتے ہیں۔۔۔"وہ گن مائعزم کو پکڑا رہی تھی۔ مائعزم کا دل زور کا دھک دھک کر رہا تھا۔

"یہ کیوں چلانی ہے؟"اس کی آواز میں نمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم جان! ایسے کام کر منلز کے ہوتے ہیں۔ ہم گاڑی سے باہر نکلیں گے تو کہیں سے آ جائیں گے اور۔۔۔ ہمیں مار دیں گے۔ کسی کو پتہ بھی نہیں چلنا!"

"کیا؟۔۔۔ ایسے تو وہ گاڑی کے اندر بھی آ سکتے ہیں نا!" وہ ڈر سے چلائی۔ اس نے ہدیٰ کو بات بھی مکمل نہ کرنے دی۔

"ہاں، اسی لیے تم یہ پکڑو۔۔۔" وہ اسے گن پکڑا کر نرمی سے سمجھانے لگی کہ اسے کیسے چلاتے ہیں؟ مائعزم نے کانپتے ہاتھوں سے اسے تھاما۔

"اگر کوئی ہوا بھی تو مائعزم ہم الگ جگہوں پر بھاگیں گے۔ اس جنگل میں خود کو گم کر لیں گے۔۔۔ سمجھ رہی ہو؟ تاکہ ہمیں وہ پکڑ نہ سکیں۔"

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی۔" وہ روتے ہوئے چلائی۔ اس نے مائعزم کے برف ہوتے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں پکڑا اور انہیں چوما۔

"تم بہت بہادر ہو اس لیے پہلی بات رونا نہیں ہے۔یہ سیلف ڈیفنس کے طور پر اپنے ساتھ رکھو۔اوکے ؟اور۔۔۔"ابھی وہ کچھ مزید کہتی کہ ان کی گاڑی کے پیچھے دو گاڑیاں آ رکیں۔مائعزم نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور پھر پیچھے۔۔۔

"اللہ تمہیں غرق کرے۔۔۔"ہدیٰ دانت بھینچتے ہوئے چلائی۔مائعزم کے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکل گئے۔

"مائعزم میرے تین بولنے پر تم اپنی طرف والے جنگل میں بھاگو گی۔"

"ہدیٰ مجھ سے نہیں ہو گا،وہ مجھے۔۔۔پکڑ لیں گے۔۔۔"وہ رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میری قسم ہے تم بھاگو گی اور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھو گی۔جہاں تک بھاگ سکی بھاگو گی۔۔۔"ہدیٰ کی طرف والی کھڑکی کسی نے بجائی۔ان دونوں نے اکٹھے چیخ ماردی۔عجیب

بے بسی کا احساس ہوا تھا اور وہ بھی انجان سڑک پر! کوئی مسلسل بجا رہا تھا اور وہ دونوں سہمی ہوئی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بیٹھی تھیں۔

کسی نے اپنی طرف والا دروازہ نہ کھولا تو باہر موجود مردوں میں سے کسی نے ہدیٰ کی طرف والے شیشے کو پتھر مار کر شیشہ توڑ دیا۔ وہ مائعزم کی سیٹ کی طرف کھسکی۔ کانچ ٹوٹ کر ان پر گرا اور وہ دونوں ہی خوف سے چلائیں۔

"مائعزم!۔۔۔ جلدی نکلو باہر۔۔۔" ہدیٰ نے کسی کو منہ پر اپنا جا گر مارا تھا۔ مائعزم کپکپاتے ہاتھوں سے لاک ڈھونڈ کر کھول رہی تھی کہ اس کی طرف بھی دو مرد تھے اس نے فوراً دروازہ بند کر دیا لیکن ان میں سے کسی نے بازو رکھ دیا اور دروازہ پورا کھل گیا۔ مائعزم کو کسی نے کھینچ کر باہر نکالا تو رہے سہے حواس بھی سلب ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑو مجھے!" وہ باہر گرتے ہوئے اپنا آپ اس مرد سے چھڑوا رہی تھی۔ ہدیٰ کی دی ہوئی گن اس کے بائیں ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری۔ وہ چیخ و پکار کرنے لگی تو اس شخص نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ایک انجانی قوت اس کے اندر آئی تھی اس نے اپنا آپ اس سے چھڑوا لیا تھا جس کے بعد اس نے مائعزم کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا اور اس کا سر گھوم گیا تھا۔

دوسری طرف ہدیٰ کو دو مرد قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن مائعزم کے برعکس وہ ان سے لڑ رہی تھی۔ وہ چھ مرد تھے اور مائعزم پیچھے ہوتے ہوتے سب کو بے یقینی اور خوف سے دیکھ رہی تھی۔ وہ کیا کرنے والے تھے؟ وہ ان سب کے چہروں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اچھے لوگ نہیں تھے۔ وہ بھیڑیے تھے۔ مائعزم خوف سے کانپنے کے باوجود ان سے لڑنے کی کوشش کرنے لگی۔ عزت بچانے کا عزم سارے خوف پر بھاری پڑنے لگا۔

"چھوڑو مجھے!" مائعزم نے گن اٹھا کر اس پر تانی جو اسے مارنے کے لیے قریب آ رہا تھا۔

"میں گولی چلا لوں گی، میرے قریب مت آنا۔۔۔" دوپٹہ کہیں گر گیا۔ سر پر ہدیٰ کی دی گئی اونی ٹوپی رہ گئی۔ ایک اور گاڑی کے رکنے کی آواز پر وہ سب اس طرف دیکھنے لگے۔

"مائعزم!۔۔۔ فاریسٹ۔۔۔ ہری اپ بھاگو۔۔۔ تھری۔۔۔ ہری اپ۔۔۔" ہدیٰ کی آواز تھی یا وارننگ مائعزم جنگل کی طرف بھاگنا شروع ہو گئی اور دوسری طرف ہدیٰ نے بھی جنگل میں پناہ ڈھونڈنا چاہی۔

"کسی حرامی کی اولاد و۔۔۔ تم لوگوں سے دو لڑکیاں نہیں سنبھالی گئیں؟" کوئی بہت غصے سے چیخ رہا تھا اور وہ دونوں الگ الگ راستوں پر بھاگتی چلی جا رہیں تھیں۔

"میرے اللہ۔۔۔ ہمیں بچا لیں۔۔۔" وہ بھاگتے بھاگتے رو رہی تھی۔

آگے کنواں پیچھے کھائی تھی۔ پیر نا جانے کس سمت لے کر جا رہے تھے؟اس کا جوتا ٹوٹ گیا۔۔۔ لیکن وہ اسے اتارنے کے لئے رکی نہیں۔ بھاگتی رہی۔ جوتا اتر گیا۔۔۔اس کے پاؤں زخمی ہوتے گئے۔۔۔ہاتھ میں نائن ایم ایم اسی طرح ٹھنڈی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں فریز ہو رہے تھے۔۔۔اپنے پیچھے قدموں کی آواز پر اس نے خود کی اسپیڈ تیز کی لیکن کوئی بہت تیز بھاگ رہا تھا۔وہ بھی حواس باختہ سی بھاگی جا رہی تھی۔۔۔آج مائعزم کی دنیا ختم تھی۔۔۔وہ روتے ہوئے بھاگتی جا رہی تھی۔

"رک جاؤ ورنہ گولی مار دوں گا۔"اس کے قدم تھمے اور پورے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔ پاؤں میں کانٹے بہت اندر تک چلے گئے تھے کہ اب ان کا درد تک محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ آنسو سے تر آنکھوں سے اس نے ہاتھ میں پکڑی گن کو دیکھا۔

"دونوں ہاتھ ٹریگر پر رکھ کر اسے مسلسل دباتی رہنا۔۔۔نشانہ باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔گن loaded ہے۔۔۔اس سے تمہیں بھاگنے کا مزید وقت مل جائے گا۔"

مائعزم رک گئی تو قدموں کی آواز قریب تر ہوتی گئی۔

اس نے آؤدیکھا نہ تاؤ روتے ہوئے ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔۔۔اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے لیکن وہ ٹریگر دباتی گئی۔۔۔گولیوں کی گونج فضا میں بہت دور تک سنی جانے لگی تھی۔۔۔وہ روتی جا رہی تھی،ٹریگر دباتی جا رہی تھی۔نفسیاتی طور پر وہ اتنا ٹارچر ہو گئی تھی کہ اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے؟اندھیرے میں گن خالی کرنے کے بعد اس نے وہیں پھینک دی۔پھولے ہوئے سانس کے ساتھ وہ پھر سے بھاگنا شروع ہو گئی۔۔۔آسمان بھی خاموش تھا اور بے نور تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی ہمت جواب دے گئی تو وہ گر گئی۔وہ وحشیانہ انداز میں چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی لیکن اب آواز بھی ساتھ نہیں دے رہی تھی۔اب ہمت ختم ہو گئی تھی۔

سخت سردی میں بھی وہ ہاسٹل سے جاگرز کے بجائے سینڈلز پہن کر نکلی تھی جو بھاگتے ہوئے ٹوٹ گئیں۔ایک بڑے سے درخت کی اوٹ میں وہ چھپنے کی کوشش میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔دور کہیں گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔۔۔آنسو ابل ابل کر نکل رہے تھے۔۔۔وہ اللہ سے دعائیں مانگ رہی تھی لیکن اب اس کے پیچھے کوئی نہیں تھا۔۔۔ مائعزم دو قتل کر چکی تھی!اور وہ خود اس بات سے انجان تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

رات آہستہ آہستہ گزرتی گئی۔۔۔سوائے کیڑے مکوڑوں کے کوئی دوسری آواز نہیں آرہی تھی۔وہ گھٹنوں پر سر رکھے نڈھال سی بیٹھی ہوئی تھی۔وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ

اس نے ہدیٰ کو کھو دیا ہے ہمیشہ کے لیے۔۔۔وہ اس سنسان جنگل میں شاید اپنی موت کا

انتظار کر رہی تھی۔

I still remember the third of December

Me in your sweater

You said it look better on me

Because you gave me

Only you know how much I like you

www.novelsclubb.com

Your blue eyes are brighter than blue sky

"ہدیٰ۔۔۔مائعزم۔۔۔ہدیٰ۔۔۔مائعزم۔۔۔!"رات کا آخری پہر تھا۔اسے دور سے آوازیں سنائیں دے رہی تھیں۔

اس نے گھٹنوں سے سر اٹھایا۔اداسی سے گردن موڑ کر دیکھنے کی کوشش کی لیکن گردن ہلا نہیں سکی۔۔۔شاید کوئی مدد کے لیے آگیا تھا یا۔۔۔ان لوگوں نے مزید لوگوں کو بلا لیا تھا! جسم میں خوف کی لہر گزری۔اس نے بے بسی سے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا لیکن وہ آج بے رونق تھا۔۔۔

"یااللہ اتنا بے بس نہ کر۔رحم کر۔۔۔"اس نے آنسو کی آمیزش کے ساتھ دعا کی۔مائعزم مزید خود میں سمٹ کر درخت سے لگ کر بیٹھ گئی۔وہ مزید نہیں بھاگ سکتی تھی۔

اسے زمین پر کسی جانور کے رینگنے کی آواز آئی۔حواس اتنی بری طرح متاثر ہو چکے تھے کہ پہلا دھیان سانپ کی طرف گیا۔مائعزم درخت کے دوسری طرف ہونے لگی۔اس کے

ہاتھوں میں بھی کانٹے دار جھاڑیاں گھس گئیں وہ اپنی چیخ کا گلہ روکتے پھر سے رونے لگی۔

اس نے کبھی زندگی میں اتنی بری طرح بے بس ہونے کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔

بائیں ہاتھ سے اس نے اندھیرے میں ٹٹول کر دائیں ہاتھ میں گھسی ہوئی کانٹوں کی ٹالیوں کو ایک کے بعد ایک نکالنی شروع کی۔ صرف ہاتھ کا درد ہوتا تو وہ برداشت کر لیتی لیکن پورے جسم میں درد ہونے لگا اور اس پر بے بسی یہ کہ وہ مزید چل نہیں سکتی تھی۔

اس کے دائیں طرف بہت قریب میں فائر ہوئے تھے۔ کانوں پر ہاتھ رکھے مائعزم کی چیخوں سے وہ جنگل گونج اٹھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"سر! ایک لڑکی مل گئی ہے۔" کوئی اونچی آواز سے ماؤتھ پیس پر کہہ رہا تھا اور اس نے تین چار بار یہ جملہ دہرایا۔ مائعزم روتے ہوئے گھاس پر پتھر تلاش کرنے لگی۔ دوسری طرف سے کوئی بھاگتا ہوا اس طرف آیا۔

"مائعزم؟۔۔۔"

"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔میرے قریب مت آنا۔۔۔"وہ مر جانے کے قریب تھی۔

موت کا خوف کیسا ہوتا ہے؟موت کیسی ہوتی ہے اس وقت مائعزم سے کوئی پوچھتا۔

"مائعزم ڈرو نہیں، ہم پولیس سے ہیں۔۔۔میں افرسیاب ہوں۔ہدیٰ کا بھائی۔۔۔ہدیٰ کہاں ہے؟"وہ اس کے قریب آکر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھ رہا تھا لیکن مائعزم کو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔اسے خود نہیں پتہ تھا کہ ہدیٰ کہاں ہے؟وہ افرسیاب کو دھکا دے کر اس سے دور ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں مار دوں گی تمہیں، میرے پاس گن ہے۔۔۔"وہ پاگلوں کی طرح زمین پر گن ڈھونڈنے لگی۔دونوں آفیسرز نے گہرا سانس لیا۔افرسیاب آگے ہوا اور اسے خود سے لگایا۔

"ہدیٰ کے بھائی پر یقین رکھو۔ تمہارا بھی بھائی ہوں! وہ فائر سانپ پر کیے تھے ورنہ وہ تمہیں کاٹ لیتا۔"

"یہاں سے پانچ کلو میٹر دور جنگل ختم ہوتا ہے اور آگے کوئی نہیں ہے۔۔۔دوسری طرف سے بھی ٹیم بی کو کوئی نہیں ملا۔" ایک آفیسر افرسیاب کو بتا رہا تھا۔

"ہدیٰ۔۔۔رائٹ سائیڈ بھاگی تھی۔۔۔اس نے مجھے یہاں بھاگنے کا کہا تھا۔۔۔" وہ جلدی سے بولی۔ وہ واقعی پریشان لگ رہے تھے اور ان کی شکلیں ان غنڈوں سے بہتر تھیں۔

"زیبی۔۔۔تم مائعزم کو لے کر آؤ۔ میں دوسری طرف دوبارہ سرچ آپریشن کرتا ہوں۔۔۔مائعزم تم اب سیف ہو تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔زیبی بھائی تمہیں گاڑی تک لائے گا۔ میں ہدیٰ کو ڈھونڈ لوں۔" وہ مائعزم کے سر پر ہاتھ رکھتا اٹھ کر واپس بھاگا تھا۔

"ہدیٰ نہیں ملی؟" وہ اب دوسرے سے پوچھ رہی تھی جو پولیس وردی میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم سرچ کر رہے ہیں وہ مل جائیں گی۔آئیں میں آپ کو لے چلوں۔"شاہ زیب نے اسے کھڑا ہونے میں مدد دی تھی لیکن وہ ایک قدم بھی نہیں چل سکتی تھی۔

"میں ہدیٰ کے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی۔"وہ پھر سے رونے لگی۔شاہ زیب نے اپنی گن جیب میں ڈالی اور مائعزم کو اٹھالیا۔

"ہدیٰ ٹھیک ہو گی۔اللہ پر بھروسہ رکھیں مائعزم!"اس کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔وہ کچھ سوچنا سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔

"مائعزم!"میجر شام نے اسے خیالوں میں گم پایا تو اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے گھر چھوڑ دیں پلیز میں یہاں مرنا نہیں چاہتی!"وہ ہاتھ جوڑ کر التجائیہ انداز میں بولی۔

اسے سب یاد آ گیا تھا اور اب وہ اپنا دماغ پھٹتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔میجر شام نے گاڑی

اسٹارٹ کرلی۔گاڑی میں اے سی چل رہا تھا لیکن اسے پسینہ آرہا تھا۔اب موت سے ڈر نہیں لگتا تھا لیکن ہدیٰ کی موت یاد آئے تو اسے بہت خوف آتا تھا۔

"مائعزم کچھ کھاؤ گی؟"اب اس کی حالت کے پیش نظر اس نے مزید سوال کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا اور اب آرام سے پوچھ رہا تھا۔

"مجھے گھر چھوڑ دیں پلیز!"وہ سختی سے بولی۔گاڑی گھر کی گلی میں آئی تو میجر شام نے آخری سی کوشش کی۔

"مائعزم پلیز میری تھوڑی سی مدد کر دو ہدیٰ کے قاتلوں کو پکڑنے میں،میں وعدہ کرتا ہوں انہیں عبرتناک سزا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں کہ میں بھی ہدیٰ کے پاس چلی جاؤں اور میں آپ کو یہ سب کیوں بتاؤں؟"اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ میجر شام کو تکلیف ہوئی تھی۔

"میں صرف تمہاری مدد۔۔۔"

"ڈیم مدد!۔۔۔مجھے آپ کی کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔آپ جو کوئی بھی ہیں میں آپ کو معاف نہیں کروں گی اگر میرے گھر والوں نے میری بات کا یقین نہ کیا۔"

گاڑی گھر کے باہر رکی تو وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی۔اس کے بائیں پیر میں شدید درد ہو رہا تھا اور پاؤں بھی سوج رہا تھا اور اب تو چلنے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔وہ گاڑی میں بیٹھ کر اسے دیکھتا رہا۔اس کے چہرے پر درد تھا اس کی وجہ سے وہ آج پھر سے اتنا روئی تھی۔وہ اس کے آنسو لوٹانا چاہتا تھا۔کچھ بھی کر کے اس کی تکلیف دور کرنا چاہتا تھا۔فون بجا تو وہ حقیقت میں آیا۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑ دیا ہے!"دوسری طرف سے کچھ پوچھے جانے پر اس نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی۔"

"ہمارے لیے اس کی زندگی سے بھر کر کوئی معلومات نہیں ہیں، کچھ دن دیں میں اُن

خبیثوں کا پتہ کروالوں گا۔"

"اس مرتبہ وہ میرے شکار ہیں، چار سال مجھے اس کیس سے دور رکھ کر آپ نے اچھا نہیں

کیا۔اب بدلہ میں خود لوں گا اور کوئی میرے راستے میں نہیں آئے گا۔"اس نے فون بند

کر کے ڈیش بورڈ پر پھینک دیا اور پھر سے مائعزم کے بارے میں سوچنے لگا۔

****

باب8

www.novelsclubb.com

سوچتا ہوں تو خوف آتا ہے

کیا بنے گا میری محبت کا

سننے والے سنیں گے کس دل سے

تم ہو عنوان جس حقیقت کا

رات کو بارش ہوئی تھی جس کی وجہ سے موسم ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ وہ لان میں بچھی کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ دونوں اطراف میں سبز گھاس اگی ہوئی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور وہ فون پکڑے خفگی سے سن رہی تھی۔

"ابھی تو سب حذیفہ اور ماہ جبین کی شادی کی تیاریوں میں بزی تھے۔ ایک دم سے تمہارا خیال کیسے آ گیا؟" سیمی نے اسے فون پر کہا۔ وہ ابھی تک اپنے ابو کو جواب نہیں دے پائی تھی اور غازی سے شادی والے شوشے نے اس کی راتوں کی نیند حرام کی ہوئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا دنیا میں صرف غازی ہی اس کے لائق بچا ہے۔ دوسرا اسے ڈر تھا کہ اگر اس نے ہاں کہہ لی تو کہیں ابو حذیفہ اور ماہ جبین کے ساتھ ساتھ اس کی بھی شادی نہ کروا لیں۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بتاؤ پیاری سیمی، میں کیا کروں؟اماں میری' مجھے اپنے رشتے داروں میں بھیجنا چاہتی ہیں اور ابا جان کو اپنا بھتیجا عزیز ہے، میں تو جیسے ان کی اولاد ہوں ہی نہیں۔" وہ ناراضگی سے بولی۔

"میری بات مانو تو غازی کے حق میں ہاں کہہ دو!"

"لو جی۔۔۔بہت شکریہ آپ کی میلین ڈالر نصیحت کا۔میں کیسے ان کے حق میں ہاں کہہ دوں؟اگر کل کو وہ میرے ساتھ رہنا ہی نہ چاہیں تو میں بچاری کدھر جاؤں گی اور اوپر سے ان کے موڈ سونگز بھی اتنے زیادہ ہیں کہ پتہ ہی نہیں چلتا کب ان کا موڈ آن ہوا اور کب ان کا موڈ آف ہو!" اس بات سے ناواقف جس کے موڈ سونگز کے بارے میں وہ بات کر رہی ہے وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا ہے۔

وہ سیمی کے ساتھ ویڈیو کال پر تھی اور سیمی کی نظر بھی غازی پر نہیں پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو میری جان پتہ لگاؤ نا کس بات پر اس کا موڈ آف ہوتا ہے اور کس بات پر آن۔" سیمی محظوظ ہوتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے اور نہ اتنا فضول وقت ہے۔پر دیکھو نا یار کتنا آکورڈ لگتا ہے جس کو آپ بھائی بولتے رہو اور۔۔۔اور آپ کے ابا جی اس سے آپ کی شادی کروانا چاہ رہے ہوں۔" وہ سخت غصے میں لگ رہی تھی۔

"میں تو کہتا ہوں مجھے بھائی مت بولا کرو پر تمہاری ہی عادت نہیں جاتی۔" غازی سنجیدگی سے کہتا اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔غازی کی آواز پر وہ بوکھلا کر کھڑی ہو گئی۔ہاتھ سے فون بھی گرتے گرتے بچا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں۔۔۔غازی بھائی!"اسے سمجھ نہیں آیا کہ یہ اچانک کہاں سے آیااور اب اس کے سامنے کیا بولے؟اگر وہ یہ بات پہلے سے جانتا تھا تو مائعزم کو منہ چھپانے کو جگہ چاہیے تھی۔اسے کیسے شادی والی بات پتہ چلی؟

"چونکہ ہم شادی کر رہے ہیں سو آج سے تم مجھے غازی بھائی نہیں بلاؤ گی۔"غازی کا موڈ آج کافی خوشگوار تھا۔اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔

"آپ سے کس نے کہا کہ ہم شادی۔۔۔"وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئی۔

"تایا جان نے کہا تھا کہ وہ اپنی لاڈلی بیٹی مجھے دینا چاہتے ہیں۔میں نے کافی سوچا اور اب مجھے کوئی تحفظات نہیں ہیں اس شادی کو لے کر۔"اسے لگا سردار نے شادی والی بات صرف اسی سے کہی ہے اور غازی ناواقف ہے لیکن سردار کی سروس کافی تیز تھی۔وہ ہونق بنی کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

"ان کی آفر اچھی تھی۔مجھے منظور ہے۔" وہ بہت اچھے موڈ میں تھا اور اس کی آواز میں

نرمی دیکھ کر بے اختیار اسے کوئی یاد آیا۔

"کیا مطلب؟" وہ رونے والی ہو گئی تھی لیکن چہرے پر بہر حال ایسے تاثرات نہیں آئے

تھے۔

"آسان سا مطلب ہے کہ مجھے تایا جان کی آفر دل و جان سے قبول ہے۔" وہ مزے سے

بول رہا تھا جیسے مائعزم کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا ہے اور وہ؟۔۔۔وہ روہی تو دی تھی۔

اس نے سیمی کی کال بھی کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"ارے تم رونے کیوں لگیں؟" وہ حیران پریشان سا کھڑا ہوا۔

"آپ شادی سے انکار کر دیں۔"

"اور میں ایسا کیوں کروں؟" وہ حیرت و سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"کیونکہ ہماری شادی نہیں ہو سکتی۔"

"کیوں نہیں ہو سکتی؟" وہ نہیں جانتا تھا مائعزم ناخوش ہے۔

"کیونکہ میں۔۔۔" وہ چپ ہو گئی۔ آگے کیا کہتی؟ اس لیے اسے غصے سے گھورتی اندر کی طرف چلی گئی۔

وہ ابھی بھی میجر شام کی وجہ سے انکار کرنے والی تھی؟ اوہ خدایا!

راستے میں وہ حذیفہ سے ٹکرا گئی۔

www.novelsclubb.com

"چٹکی آرام سے دیکھ کر چلو۔ کونسی بس نکل رہی ہے تمہاری؟" حذیفہ نے اسے کہا تو اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ٹھٹک گیا جو سرخ ہو رہی تھیں۔

"تم رو کیوں رہی ہو؟" حذیفہ نے پریشانی سے پوچھا۔ سیریسلی وہ رو رہی ہے اتنی سی بات کو لے کر؟

"وہ غازی بھائی پاگل ہو گئے ہیں۔" اس کی رضامندی والی بات یاد آئی تو فوراً کہا۔ اس نے بھائی ہی بولا۔ کون ہے جو اسے روکے؟ نہیں کرے گی وہ غازی سے شادی۔

"کون غازی؟ اسے کیا ہوا؟ ابھی تو اندر سے ٹھیک ٹھاک باہر گیا تھا۔" حذیفہ حیران ہوا تو وہ جھنجھلا گئی، مطلب سب ہی اپنی دنیا میں مگن ہیں۔

"جا کر خود دیکھ لیں۔"

www.novelsclubb.com

"چلو جا کر خود دیکھ لیتے ہیں۔ یہ کونسی بڑی بات ہے؟" وہ پیر پٹختی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اور اسی وقت بیرونی دروازے سے غازی کی آمد ہوئی۔

"غازی تم پاگل ہو گئے ہو؟" جس طرح مائعزم نے بتایا تھا وہ واقعی یہ سوال کر گیا تھا۔

"نہیں! لگ تو میں ٹھیک رہا ہوں۔ محسوس بھی اچھا کر رہا ہوں، تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

غازی نے الٹا اس سے سوال پوچھا۔

"میری ہمشیرہ کہہ رہی ہیں کہ تم پاگل ہو گئے ہو۔ یقیناً تمہارے اچھے موڈ نے اسے ڈرا دیا ہے۔" دونوں لاؤنج میں پڑے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ غازی نے اس کی بات پر بھرپور قہقہہ لگایا۔ حذیفہ اسے دیکھ کر صرف مسکرایا۔ آہ وہ کتنے عرصے بعد ہنسا تھا!

"Your sister is a real diamond! (تمہاری بہن ایک قیمتی ہیرا ہے۔)" حذیفہ اسے دیکھے گیا۔ کبھی کبھی بات کرنے والا آج بات بے بات مسکرا رہا تھا!

www.novelsclubb.com

"ویسے تمہیں بالکل ڈر نہیں لگ رہا اگر تمہاری بہن کی میرے ساتھ شادی ہو جائے؟"

"نہیں مجھے ڈر نہیں لگ رہا۔اچھا خاصا ٹف ٹائم دینے والی ہے لکھوالے اور اچھا ہے تمہارے خیر خبر دینے کے لیے کوئی تو ہو گا۔کسی کو ڈر لگنا چاہیے تو وہ تم ہو۔"حذیفہ نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ تو سیکورٹی گارڈ کا رول تم اپنی بہن سے پلے کرواؤ گے۔کتنے شرم کی بات ہے؟ استغفار!"اس نے مصنوعی ڈپٹنے والے انداز میں کہا۔

"عشق اور جنگ میں سب جائز ہے۔"حذیفہ نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور کھڑا ہو گیا غالباً وہ باہر جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایں؟ کونسا عشق؟"غازی نے بھنویں سکیڑ کر پوچھا۔

"ان دیکھا عشق جو تم میری بہن سے کرتے ہو۔"حذیفہ نے کہا۔

"مجھے تمہاری بہن سے کوئی عشق نہیں ہے۔یہ غلط فہمیاں اپنے دل ودماغ سے نکال لو تو بہتر ہے۔"وہ بگڑ کر بولا۔

"میری بہن اب تمہاری ہونے والی بیوی بننے لگی ہے تو تمہیں اس سے۔۔۔"اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتا غازی نے قریب پڑا کشن کھینچ کر اسے دے مارا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

"یار تو لڑکیوں کی طرح شرماتا ہے۔صدقے جاؤں!"حذیفہ نے اونچی آواز میں قہقہہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"آجائے تمہاری بیوی' پھر دیکھو کیسے آگ لگاتا ہوں۔"وارننگ دیتے ہوئے وہ سنجیدہ ہو گیا تھا اور ابھی بھی خفا تھا۔حذیفہ نے ایک اور جاندار قہقہہ لگایا۔

غازی نے اوپر سے ہی ایک گلدان اس کی طرف پھینکنے کی ایکٹنگ کی اور حذیفہ باہر کی طرف بھاگ گیا اور وہ گلدان واپس رکھ کر ریکنگ تھامے سرد تاثرات لیے وہیں کھڑا رہا۔

****

دعویٰ بہت بڑا ہے ریاضی میں آپ کو

طولِ شب فراق ذرا ناپ دیجئیے

عثمان سویڈن سے واپس آ چکا تھا سو وہ حذیفہ اور امی کے ساتھ خالہ کے گھر آئی ہوئی تھی۔ وہ آنا نہیں چاہتی تھی لیکن خدیجہ کی ضد کے آگے اس کی ایک بھی نہ چلی۔ دوسرا عثمان کافی سالوں بعد واپس آیا تھا تو وہ ملنا چاہتی تھی۔ احمد کو تھپڑ مارنے کے بعد وہ پہلی مرتبہ ادھر آئی تھی۔ سب بہت خوش لگ رہے تھے۔ دس دنوں بعد عثمان اور ماہ جبین کی شادی تھی۔ وہ بھی خدیجہ سے باتیں بگھاڑ رہی تھی۔ شکر احمد وہاں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم! یہ میں تمہارے لئے لایا تھا۔" عثمان نے ایک گفٹ پیک اس کی طرف بڑھایا۔

وہ سب کو گفٹ دے چکا تھا اور اب مائعزم کو دے رہا تھا۔ان دونوں کا رشتہ بہن بھائی جیسا

تھا کیونکہ وہ فرسٹ کزن تھا اور ماہ جبین کی وجہ سے دوستی زیادہ تھی۔

"شکریہ عثمان بھائی لیکن اس میں کیا ہے' میں ابھی کھول لوں؟" اس نے اشتیاق سے

پوچھتے ہوئے بیگ سے وہ باکس نکال لیا۔ عثمان کچھ کہنے لگا کہ احمد وہاں آیا۔

"بھئی تمہارا گفٹ ہے جب مرضی کھولو بلکہ مجھے دو میں کھولتا ہوں۔" آواز پر وہ کرنٹ کھا

کر اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کے ہاتھ سے گفٹ باکس لے لیا گیا تھا اور جس نے لیا تھا وہ اس

کے یہاں نہ آنے کی کافی دیر سے دل میں دعائیں کر رہی تھی۔اس کے یکدم کھڑے

ہونے پر اس کا کندھا عثمان سے مس ہوا۔ عثمان اس کی حرکت پر حیران ہوا۔

"آریواو کے مائعزم۔ کیاہوا؟" عثمان نے نرمی سے اس سے پوچھا۔اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں جو وہاں بیٹھے کسی بھی شخص سے چھپی نہ رہیں تھیں۔

"ہونہہ !بی بی کا ڈرامہ شروع۔" احمد کی امی نے تنفر سے کہااور اٹھ کر کچن میں چلی گئیں۔ان کی بات پر وہ شرمندہ شرمندہ سی ہو گئی۔ابھی عثمان انھیں کچھ کہتا مائعزم نے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں عثمان بھائی۔" پانی کا گلاس اٹھا کر وہ دوسری طرف جا کر اپنی امی کے ساتھ بیٹھ گئی جس پر وہ مزید حیران ہوا۔ایک نظر احمد پر ڈالی اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑے باکس پر۔وہ ڈھیٹوں کی طرح باکس الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا تو عثمان نے واپس لے لیا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم کا گفٹ!" اسے باور کروا کر باکس واپس بیگ میں ڈال کر خدیجہ کو تھمایا۔احمد نے برا نہیں منایا اور وہیں بیٹھ گیا جہاں سے مائعزم اٹھ کر گئی تھی۔اس کے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ دیکھ کر خدیجہ نے بمشکل خود کو کچھ کہنے سے روکا۔

حذیفہ کسی کی کال سننے باہر گیا ہوا تھا جب آیا تو دیکھا اس کی جگہ پر مائعزم بیٹھی ہوئی ہے تو مسکراتے ہوئے دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"مائعزم آؤ میرے کمرے میں چلتے ہیں۔ تمہیں گفٹس دکھاؤں جو بھائی میرے لیے لائے ہیں۔" خدیجہ نے مائعزم کی حالت کے پیش نظر کہا۔وہ اسے جانتی تھی' اس وقت وہ سب کی نظروں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔مائعزم نے ایک منٹ بھی دیر نہ لگائی اور اس کے پیچھے چل پڑی۔احمد نے بے باک نظروں سے اسے دور تک جاتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

عثمان گفٹس ٹیبل پر اکھٹے کر رہا تھا کہ اس کی نظر حذیفہ پر پڑی۔ وہ احمد کو ہی دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے کہ ابھی اٹھ کر احمد کی ٹھکائی کر دے گا۔ عثمان نے خطرہ بھانپ لیا اسی لیے باقی کام چھوڑ کر حذیفہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"حذیفے! چل باہر چلیں کچھ بات کرنی ہے۔" عثمان نے حذیفہ سے کہا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔ عثمان بھی اس کے پیچھے گیا۔

بشریٰ نے افسوس سے فوزیہ کو دیکھا جو انھیں سب ٹھیک ہو جانے کی تسلی دے رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم یار وہ انسان ہی تو ہے۔ تمہیں کھا نہیں جاتا وہ سب کے سامنے۔" کمرے میں لا کر خدیجہ اس پر غصے سے چلائی تھی جو رونے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔

"تمہارا کزن بہت برا انسان ہے۔" وہ سوں سوں کرنے لگی۔ ہاں رونے کے لیے تیار!

"زم زم اللہ کا واسطہ ہے آج کے دن یہ آنسو کا سمندر مت بہانا ورنہ میں دو تھپڑ لگا دوں گی۔" وہ بھی غصے میں تھی۔

"میں آج کے بعد تمہارے گھر نہیں آؤں گی' چاہے تم ناراض بھی ہو جاؤ۔" اس نے اپنی طرف سے بہت بڑی دھمکی دے ڈالی۔

"سوچ لو ویسے بھی چند دنوں بعد یہ تمہاری بہن کا سسرال بن جائے گا۔" خدیجہ نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔ جانتی تھی وہ ماہ جبین سے دور نہیں رہ سکتی۔ اپنی بہن سے بہت پیار کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کاش وہ تمہارا کزن نہ ہوتا!" وہ خفگی سے بولی۔

"کاش کہ تم اتنی سادہ اور معصوم نہ ہوتی!" خدیجہ نے اسے خود سے لگایا۔

"مجھے لوگوں سے ڈر لگتا ہے۔" وہ اب اداسی سے اپنے دل کی بات کہہ رہی تھی۔

"سردار ٹھیک کہتے ہیں کہ اب تمہاری شادی ہو جانی چاہیے۔" خدیجہ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے میں احمد سے شادی کرو نگی؟" وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"نہیں، میں تو غازی بھائی کی بات کر رہی تھی۔" خدیجہ نے کہا تو وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

"دل کے ارمان آنسوؤں میں بہہ گئے۔"

www.novelsclubb.com

"مطلب؟"

"تمہارے غازی بھائی اتنے بھی شریف نہیں ہیں جتنا میں سوچتی تھی۔" وہ کل والی بات پر سوچ کر کہہ گئی۔

"اچھا تم کتنا سوچتی تھی؟" خدیجہ نے شرارت سے پوچھا۔

"یہ بتاؤ احمد کا رشتہ میرے لیے کس نے بھیجا تھا؟" مائعزم نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔

"احمد نے چچی سے کہا تھا کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے اس لیے چچی نے مما سے بات کی اور مما نے خالہ سے۔" خدیجہ نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"اور تمہاری خالہ اس نکمے جن کو میرے سر پر تھوپنے کے چکر میں ہیں۔" وہ بولی۔

"بڑا مزہ آئے گا اگر تم اس گھر میں آجاؤ مائعزم!"

"اب میں خود سے پانچ سال چھوٹے حنان سے شادی کرنے سے تو رہی۔"اس نے بھی شرارت سے خدیجہ کے چھوٹے بھائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

"ارے میں تو ایمی کی بات کر رہی ہوں۔"

"بکواس نہ کرو۔ کہیں قبولیت کی گھڑی نہ ہو۔"اس نے خدیجہ کے بازو پر چٹکی کاٹی تو وہ مسکرائی۔

"مائی لٹل پرنسز!"خدیجہ کہتے ہوئے دوبارہ اس کے گلے لگ گئی۔

"اچھا ہٹو۔۔۔مجھے مکھن نہ لگاؤ اور گفٹس دیکھاؤ۔"وہ اس کو پیچھے کر کے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایک آئی فون مانگا تھا بھائی سے اور مجھے چاکلیٹس پر ٹرخا دیا۔"خدیجہ نے ناگواری سے کہا اور مائعزم ہنسی تو ہنسی چلی گئی۔

"کیا تمہارا آئی فون نہیں آیا؟" وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"بھائی کہتے ہیں میں درختوں سے پیسے نہیں اتارتا۔ کوئی اینڈرائڈ موبائل رکھو۔ سال سال بعد بدلتی رہو۔ اگر بہت شوق ہے تو اپنا گردہ بیچ دو۔"

"کہتے تو ٹھیک ہیں۔ تمہیں ہی یونیورسٹی میں شوخیاں مارنے کی عادت ہے۔ بہت اچھا ہوا تمہارے ساتھ!"

"میں تو اگلے دو ہفتے یونیورسٹی ہی نہیں جا رہی۔ کتنا شور ڈالا ہوا تھا میرا بھائی آئی فون لے کر آئے گا تو ان چڑیلوں کو جیلس کروں گی جو آج کل مجھے اپنے آئی فون 14 سے جیلس کرتی ہیں لیکن۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"دل کے ارمان آنسو میں بہہ گئے۔" مائعزم نے جملہ مکمل کیا۔ اس کا واقعی نقصان ہوا تھا۔ مائعزم ہنستی جا رہی تھی۔

"کتنا عجیب لگ رہا ہے میرا سب سے اچھا دوست میرا سالا بن گیا۔" عثمان نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔وہ حذیفہ کو لان میں لے آیا تھا تاکہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔

"لیکن مجھے اچھا لگ رہا ہے میری بہن کا شوہر اچھا انسان ہے۔اب بہنوئی ہو تو سر پر بٹھانا پڑے گا' نا جانے لارڈ صاحب کے کتنے نخرے ہوں گے۔" اس کا نام لینے کے بجائے اس نے بہن کا شوہر بولا۔

"کل تمہارے گھر آؤں گا۔اپنی بیوی کو بہت مس کر رہا ہوں۔" عثمان نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ظاہر ہے اُس گھر کے داماد ہو' میں روک نہیں سکتا۔اگر تمہارا نکاح نہ ہوا ہوتا تو میں ماہ جبین کو تم سے ملنے نہ دیتا لیکن میری قسمت اتنی اچھی نہیں ہے۔" حذیفہ نے مصنوعی سا افسوس کیا۔عثمان نے شانے اچکائے کہ تم روک بھی نہیں سکتے۔

"اچھا یہ مائعزم اور احمد کا کیا چکر ہے؟"اس کے سوال پر پہلے تو حذیفہ حیران ہوا پھر جو کچھ جانتا تھا(احمد کے تھپڑ سے لے کر رشتے کی بات تک)اس نے سب بتا دیا۔

"آر یو شیور غازی مائعزم کے لیے ٹھیک رہے گا؟آئی مین وہ ابھی پوری طرح اُس ٹراما سے نہیں نکلی اور پھر شادی؟"

"غازی سمجھدار انسان ہے۔وہ مائعزم کو سنبھال لے گا۔"

"میں غازی سے ملنا چاہوں گا،اگر تم لوگوں نے اسے مائعزم کے لئے پسند کیا ہے تو واقعی وہ اچھا ہو گا۔"عثمان نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ بھی تمہاری طرح اچھا ہے۔نا جانے کہاں کہاں غائب رہتا ہے؟"حذیفہ نے کہا۔

"ٹرسٹ می ! میں کسی غلط کام میں نہیں ہوں اور غازی سے تم خود ہی پوچھ لینا کہ وہ کہاں کہاں غائب رہتا ہے۔"

"یار تم تو ایجنسی کے بندے ہو تم پر شک کرنے کا فائدہ ہی نہیں لیکن غازی کے کبھی میر پور کبھی اسلام آباد اور بلوچستان کے چکر اسے میری نظروں میں مشکوک بنا رہے ہیں۔"

"سردار نے بتایا تھا کہ انگلینڈ سے واپس آیا ہے۔ پاکستان گھوم رہا ہو گا۔ یہ شکی عورتوں والی عادتیں چھوڑ دو مسٹر حذیفہ ! آفٹر آل وہ بھی تمہارا بہنوئی بننے والا ہے۔"

"اُس جیسے سنجیدہ انسان نے گھوم کر کیا کرنا ہے ؟"

www.novelsclubb.com

"چلو کل غازی سے بھی اس بارے میں بات ہو جائے گی۔ کہاں غائب رہتے ہیں جناب۔"

عثمان اس کا دھیان احمد سے ہٹانے میں کامیاب رہا تھا، اب حذیفہ تھوڑا مطمئن نظر آرہا تھا،

اس نے شکر ادا کیا۔

****

جمالِ یار سے آنکھوں میں عکس بنتا ہے

عکس جب روح میں اترے تو نقش بنتا ہے

واعظو، آؤ! میں سمجھاؤں رقص کی تشکیل

روح جب وجد میں آئے تو رقص بنتا ہے

www.novelsclubb.com

گلناز کہیں جا رہی تھی لیکن حلیمہ کو لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر ٹھٹک کر رک گئی تھی۔ وہ اتنی

پیاری لگ رہی تھی جیسے آج کسی سے خاص ملاقات ہو۔ وہ میگنٹا رنگ کے کام دار فراک

پہنے بہت حسین لگ رہی تھی، ہم رنگ دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا اور بلونڈ بال سلیقے سے کمر پر پڑے ہوئے تھے۔ گلناز نے دور سے ہی اس کی نظر اتاری اور چل کر اس کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو حلیمہ ! میں جان سکتی ہوں اتنی تیاری کس لیے؟" گلناز نے مسکرا کر پوچھا۔ وہ کافی عرصے بعد اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی۔ گلناز کو اس کا رویہ کل رات فیصل کے مارے جانے والے تھپڑوں کا نتیجہ لگا تھا۔ چلو دیر آئے درست آئے !

انہیں دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی۔ گلناز کو لگا کہ اب وہ غازی کو بھول چکی ہے یا شاید تھک چکی ہے اس لیے نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہے۔ ان کو یہ سوچ کر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

"آج کے دن ٹھیک ایک سال پہلے انگلینڈ میں غازی سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ ایک سال پہلے آج کا پورا دن میں نے اور غازی نے ساتھ گزارا تھا۔ یقین کریں میری زندگی کا

سب سے یادگار دن تھا۔"گلناز ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئی کیونکہ حلیمہ نے اس کی

امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا۔اس نے تاسف سے سر جھٹکا۔اس لڑکی کو جتنا مرضی سمجھالو

لیکن وہ پھر مرغی کی ایک ٹانگ کے مترادف تھی۔

"حلیمہ !غازی کو بھول جاؤ نئی زندگی شروع کرو۔۔۔"گلناز نے اسے سمجھانا چاہا۔

"ایک شرط پر غازی کو بھول جاؤں گی اگر آپ اپنے شوہر سے طلاق لے لیں۔"اس نے

گلناز کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو؟"وہ غصے سے غرائی۔

www.novelsclubb.com

"فریحہ تو نہیں بولی میں نے۔۔۔میں نے کہا اپنے شوہر سے طلاق لے لیں۔"

"ہوش میں ہو تم؟"

"ناممکن سی بات لگتی ہے نا؟میرے لیے بھی غازی کو بھلانا اتنا ہی ناممکن ہے۔میں ساری زندگی اس کی یادوں کے ساتھ بھی زندہ رہ سکتی ہوں۔"

"حلیمہ تم بالکل پاگل ہو چکی ہو۔تمہیں خود نہیں پتہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں!"وہ غصے سے کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی!سارے اچھے موڈ کا بیڑا غرق ہو گیا تھا۔

"میں تو پاگل ہو چکی ہوں۔کچھ بھی کہہ سکتی ہوں۔کچھ بھی کر سکتی ہوں۔اب کسی کا قتل بھی لیکن آپ فکر نہ کریں اپنی لائف انجوائے کریں۔"وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔اتنے دنوں بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی بھی تو غازی کے ساتھ گزرے لمحات کو یاد کر کے!

www.novelsclubb.com

گلناز تاسف نگاہوں سے اسے دیکھتی باہر نکل گئی۔اس نے گلناز کے چلے جانے پر کوئی خاص رد عمل ظاہر نہ کیا۔

"چھوٹی بی بی آپ کا جوس!" مراد بابا نے اس سے آکر کہا تو وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکلی۔

"آپ سے میں نے کل کچھ منگوایا تھا۔ کیا آپ لے کر آئے ہیں؟" کھڑے ہو کر اس نے جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا یہ غلط چیز ہے آپ کی صحت پر اچھا اثر نہیں پڑے گا۔" مراد بابا نے ہاتھ میں پکڑے لفافے کو اس کی طرف بڑھایا تو اس کے چہرے پر ایک خوشگوار حیرت امڈ آئی۔

"آپ نے کہا تھا جہاں تک ہو سکے گا میری مدد کریں گے۔ اس کے لئے شکریہ۔" اس لفافے کو قیمتی اثاثے کی طرح وہ اپنی مٹھی میں بھینچ کر تیز تیز سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی جانب بھاگی اور مراد بابا اس گڑیا کو تباہ ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ بے اختیار انہیں کچھ یاد آیا اور ان کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ میرے بابا کے وفادار ملازم ہیں۔میری بیٹی کا خیال رکھیے گا۔اسے ان لوگوں سے بچا لیجئے گا۔یہ لوگ اسے جینے نہیں دیں گے۔کہیں دور بھیج دیجئے گا۔" یاسمین بیگم نے اپنی موت سے چند دن پہلے ان سے کہا تھا اور وہ تب حلیمہ کی مدد نہیں کر پائے تھے لیکن اب مدد کرنی تھی، ہر حال میں کرنی تھی!

****

میں ٹھیک ہوں بھی تو لگتا ہے رو پڑوں گا ابھی

تمہارے دکھ تو مرے خال و خد میں آ گئے ہیں

www.novelsclubb.com

ڈرتے ڈرتے اس نے گھر کی ڈور بیل بجائی۔فوراً ہی چوکیدار نمودار ہوا جیسے اس کے ہی آنے کا انتظار کر رہا ہو۔اسے دیکھتے ہی باہر نکلا لیکن گلی میں کسی کو نہ پایا تو اسے اندر جاتے دیکھا۔سامنے ڈرائیور بھی کھڑا ہوا تھا اور ان دونوں کی نظروں کا تبادلہ ہوا لیکن سردار نے

سختی سے ان دونوں کو گھر کے معاملات میں بولنے سے منع کیا ہوا تھا تو کسی نے مائعزم سے کچھ نہ پوچھا۔ دوسرا اس کی حالت بھی ایسی تھی کہ پوچھنا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔

"ٹائم کیا ہوا ہے؟" اس نے اندر جانے سے پہلے پوچھا تو فوراً جواب ملا۔

"پونے نو جی!" وہ اثبات میں سر ہلا کر بھاری سر اور وجود کے ساتھ اندر چلی آئی۔ بشریٰ اور ماہ جبین جیسے اس کے کہیں چلے جانے پر ماتم کر رہیں تھیں۔ اسے واپس دیکھ کر ان کی جان میں جان آئی۔

"مائعزم میری بچی کہاں تھیں تم؟" بشریٰ نے بڑا لاؤنج سیکنڈز میں عبور کر کے اسے خود سے لگاتے ہوئے پوچھا اور وہ خاموش نظروں سے ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ کہاں تھی وہ؟ ماہ جبین بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن مائعزم کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اور وہ کمزور وجود کے ساتھ زمین پر ڈھے گئی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم۔۔۔!"ماہ جبین کی چیخ سنتے ہی ڈرائیور اور چوکیدار اندر آئے۔

ایک نے فوراً ڈاکٹر کو کال کی۔وہ بے سدھ بشریٰ کی بانہوں میں پڑی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر آگیا۔اس نے چیک کر لیا اور جو وجہ بتائی تھی وہ سب کے لیے خطرناک تھی۔ٹینشن کی وجہ سے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا۔مائعزم کو پہلے بھی ڈاکٹرز نے سٹریس لینے سے منع کیا تھا اور اب خطرہ بڑھ گیا تھا۔ڈاکٹر نے اسے نیند کی گولیاں دے کر پر سکون نیند سلا دیا تھا۔

سلیمان احمد کو فون کر کے ماہ جبین نے ساری صورتحال بتائی جبکہ حذیفہ رات کو ہی آگیا تھا اور اس کی حالت کو لے کر بہت پریشان تھا۔وہ ساری رات سو نہ سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

سردار سلیمان فجر کے قریب واپس آئے تھے اور مائعزم کی حالت نے ان کا دل چیر دیا تھا وہ جب سے آئے تھے کرسی لے کر اپنی بیٹی کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔بار بار اس کے

ہاتھ چومتے اور دعائیں پڑھ کر اس پر دم کرتے۔ابھی تک کوئی نہیں جانتا تھا کہ مائعزم کے ساتھ ایسا کیا ہوا جس کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو گئی لیکن ایسا ہمیشہ تب ہوتا تھا جب کوئی اس سے ہدیٰ ریاض کے بارے میں بات کرتا تھا اور ایسا ہدیٰ کی موت کے بعد سے ہی ہونا شروع ہوا تھا۔ایسا کون تھا جو اس سے ہدیٰ ریاض کے بارے میں سوال جواب کر رہا تھا؟

وہیں بیٹھے بیٹھے ان کی آنکھ لگ گئی پھر نو بجے بشریٰ ان کو جگانے آئیں اور وہ ناشتے کے لیے نیچے چلے گئے۔مائعزم کی حالت دیکھ کر وہ سب بہت پریشان تھے۔آج ناشتے کی ٹیبل پر بھی خاموشی تھی۔حذیفہ بھی کل سے تھکا ہوا تھا اور وہ بھی ٹھیک سے سو نہیں سکا تھا فجر کے بعد اسے نیند آئی تھی جب اس کے ابو واپس آئے تھے۔سب خاموشی سے ناشتہ کرتے رہے۔کسی نے مائعزم کے بارے میں کسی سے کوئی سوال نہیں کیا۔

مائعزم کی آنکھ جب کھلی تو کمرہ روشن تھا جو اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ کافی لمبی نیند کے بعد جاگی ہے۔ارد گرد نظر دوڑائی تو وہ اپنے ہی کمرے میں تھی۔ایک پر سکون تحفظ کا احساس ہوا تھا۔وہ بستر سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور پاؤں کے درد نے اسے ساری رات کی کہانی پھر سے یاد دلادی،اس کے سر میں پھر سے درد ہونے لگا لیکن وہ تمام تکلیفوں کو بالائے طاق رکھ کر ڈریسنگ روم میں آئی اور الماری سے کپڑے نکال کر نہانے کے لیے واش روم میں چلی گئی۔جب واپس آئی تو کوکونٹ کلر کی قمیض اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی اور گلے میں گہرے گلابی رنگ کا دوپٹہ تھا۔اس سے زیادہ سے زیادہ تر کپڑے سفید رنگ کے ہی ہوتے تھے کیونکہ یہ رنگ اس کا پسندیدہ تھا اور باقی تمام کپڑے بھی ہلکے رنگوں کے تھے۔

پاؤں میں لگی پٹی گیلی ہونے کی وجہ سے اسے تکلیف دے رہی تھی اس لیے اس نے اتار دی۔ وہ بیڈ پر بیٹھ کر بال سنوار رہی تھی جب ماہ جبین کمرے میں آئی اور اسے جاگتا پا کر اس کے قریب آئی اور مسکرا دی۔

"زم زم ایسا مت کیا کرو، میری جان نکل جاتی ہے۔" وہ پیار سے اسے خود سے لگا کر کہہ رہی تھی لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ پھر سے رات کی تمام باتیں یاد آئیں تو رونے کو دل چاہا۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟ مجھے بتاؤ ہوا کیا تھا؟" اب ماہ جبین نرمی سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہدیٰ یاد آ رہی تھی۔" اس نے مختصر کہا کیونکہ یہاں آ کر سارے سوال جواب ختم ہو جاتے تھے۔

"پھر تم کہاں چلی گئی تھی؟" ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اس کا فون بج اٹھا۔اسے یقین تھا ٹویشن سینٹر سے کال ہو گی۔

"آپی آپ اٹھالیں پلیز!" اس نے منت کی اور وہ خود سے سوچنے لگی۔وہ کل سارا دن کہاں تھی؟ کس کے ساتھ تھی؟ اگر وہ اسے گھر نہ چھوڑتا تو مائعزم کا کیا ہوتا؟ وہ ساری ذہنی اذیت یاد کر کے پھر سے رونے لگی۔وہ کل کا سارا دن کتنی تکلیف میں تھی۔

"ہیلو!۔۔۔ہیلو!" ماہ جبین بار بار فون پر کسی کو کہہ رہی تھی لیکن جب دھیان مائعزم کی طرف گیا تو وہ رو رہی تھی۔فون ٹیبل پر رکھ کر جلدی سے اس کی طرف آئی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم میری جان کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ تم بالکل ٹھیک ہو، گھر پہ ہو۔" اس نے پیار سے اسے خود سے لگاتے ہوئے کہا۔

"آپی ہدیٰ بہت اچھی تھی اس کے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ وہ میری وجہ سے ان لوگوں کے ہاتھ لگی، آپی میں خود کو معاف نہیں کر سکوں گی۔ میں پاگل ہوتی جا رہی ہوں۔ میں کل کا سارا دن کہاں تھی؟ کس کے ساتھ تھی؟ مجھے خود بھی نہیں پتا! میں پاگل ہو جانا چاہتی ہوں، کسی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی۔ بس دور کہیں چلے جانا چاہتی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے کہتی ہوں کہ وہ میری یادداشت چھین لیں۔ لوگ یادداشت میں اضافہ مانگتے ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ میرا برین واش ہو جائے۔ میں ہر چیز بھول جاؤں۔ میں اس گلٹ کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتی کہ میں تین لوگوں کی قاتل ہوں۔ باقی دو لوگوں کو میں نہیں جانتی تھی پر وہ اچھے لوگ نہیں تھے اور ایسے لوگوں کو مر جانا چاہیے۔

مجھے ہدیٰ کی فکر ہے۔وہ کیا سوچتی ہو گی مائعزم کتنی سیلفش ہے۔اللہ کی قسم آپی اگر وہ مجھے وہاں سے نہ ہلنے کا کہتی تو میں مر جاتی وہاں سے کہیں نہ جاتی پر آپی اس نے مجھے کہا میں جنگل میں بھاگ جاؤں۔۔۔مجھے نہیں سننی چاہیے تھی اس کی بات۔میں ان یادوں کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتی! میں کہاں جاؤں؟میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔زندگی ایسا کیوں کرتی ہے ہمارے ساتھ؟مجھے اللہ سے کوئی گلہ نہیں ہے پر ہدیٰ ایسی موت ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔اسے رونے کے لئے کسی کا کندھا چاہیے تھا۔

(کال پر میجر شام تھا اور وہ تمام باتیں سنجیدگی سے سن رہا تھا کیونکہ ماجبین نے کال کاٹی نہیں تھی۔میجر شام' مائعزم سے بات کرنا چاہتا تھا۔اس کے سنجیدہ' سپاٹ چہرے کے پیچھے بھی دکھ رقم تھا لیکن وہ مزید کہہ رہی تھی۔)

"آپی کیا دنیا میں ایسی بھی کوئی جگہ ہے جہاں جا کر مجھے سکون ملے گا؟ جہاں ایسی یادیں میرے ساتھ نہیں ہونگی۔ میں بھی کچھ پل سکون کے گزارنا چاہتی ہوں۔ میں نیند میں ہوتی ہوں تو مجھے ہدیٰ کا چہرہ نظر آتا ہے وہ ہمیشہ کی طرح مسکرا رہی ہوتی ہے۔ میں رو رہی ہوتی ہوں وہ مجھے کہتی ہے زم زم بیائن تمہیں رونے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے' مجھے اپنا مسئلہ سناؤ!" وہ روتے روتے ہنس دی۔

"اسے کشمیری زبان سیکھنے کا بہت شوق تھا اور مجھے کشمیری زبان بولنا آتی تھی۔ اس نے مجھ سے کچھ ورڈز سیکھ لیے۔ وہ چند الفاظ سیکھ کر ہی بہت خوش تھی۔ کتنا اچھا ٹائم تھا آپی وہ میرے ساتھ تھی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے معاف کر دے! وہ میری بہت اچھی دوست تھی مجھے اس کو نہیں بلانا چاہیے تھا۔ میں خود کو معاف نہیں کر پا رہی۔۔۔" وہ روتے روتے خاموش ہو گئی۔

(میجر شام اس کے مزید بولنے کا انتظار کرنے لگا۔)

"مائعزم؟" ماہ جبین نے اسے خود سے جدا کر کے پکارا تو اس نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر کہا کر اسے دیکھا جو رونے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"میں سونا چاہتی ہوں آپی!" اپنے آنسو صاف کرنے کے بعد وہ سرہانے پر ڈھے گئی۔

"مائعزم میری جان کچھ کھالو؟" ماہ جبین نے نرمی سے کہا۔

"آپی میں ٹھیک ہوں، تھوڑی دیر تک کھانا کھالوں گی؟" وہ کہہ کر آنکھیں بند کر کے سو گئی جیسے کب کی سونا چاہ رہی ہو۔ ماہ جبین اس کے پاؤں کی دوبارہ بینڈیج کر کے کمرے سے باہر چلی گئی تو میجر شام نے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

("میں جانتا ہوں دنیا میں ایک جگہ جہاں سے تمہیں سکون مل سکتا ہے مائعزم!" اس نے مائعزم کے نمبر پر میسج سینڈ کیا۔)

اب وہ چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی بلکہ کہیں پیچھے چلی گئی تھی۔

شاہ زیب اسے سڑک تک لے آیا تھا۔ وہاں کافی پولیس اہلکار کھڑے تھے۔ اسے ایک بڑی ایمبولینس میں بٹھایا گیا۔ نرس نے اس کا کوٹ اتارا جو کہ ہدیٰ کا تھا۔ اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اس پر بلینکٹ اوڑھا گیا لیکن وہ تکلیف سے ایمبولینس سے باہر دیکھنے لگی کہ وہاں سے ہدیٰ آئے گی اور وہ اس سے لپٹ کر ڈھیر سارا روئے گی۔

www.novelsclubb.com

نرس اس کے ہاتھ میں پھنسی جھاڑیوں کو نکال رہی تھی اور ڈاکٹر اس کے پیروں کا معائنہ کرنے میں مشغول تھا۔ وہ دونوں کچھ بات بھی کر رہے تھے لیکن ماؤف ہوتے ذہن کی وجہ سے وہ کچھ سمجھ نہیں پائی۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی تکلیف زیادہ ہو رہی تھی۔

ہاتھ پاؤں میں بینڈ یج ہو گئی تو اسے نیند کی گولیاں دی گئی جو اس نے نہیں کھائیں۔ وہ ہدیٰ کی راہ دیکھ رہی تھی۔ جو کہ اس پورے جنگل میں کہیں نہیں تھی۔

وہ دائیں طرف بیک سے ٹیک لگائے نڈھال سی بیٹھی ہوئی تھی کہ اسے پولیس اہلکاروں کے پاس سلیمان احمد کھڑے نظر آئے۔ وہ ساری تکلیفوں کو نظر انداز کرتی اٹھ کر ان کی طرف بھاگی۔ اس ساری دنیا میں باپ سے بڑھ محافظ کوئی نہیں ہوتا۔ سلیمان احمد بھی اس کی طرف بھاگے اور وہ ان سے لپٹ کر رونے لگی۔

"کچھ نہیں ہوا میرا بچہ۔۔۔ میں آ گیا ہوں نا!" پر وہ کچھ نہیں سن رہی تھی بس روئے چلی جا رہی تھی۔ باپ کو دیکھ کر کچھ خوف کم ہوا تھا لیکن وہ ذہنی طور پر یہ ماننے کو تیار نہیں تھی کہ اتنا کچھ اس کے ساتھ ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

"سر اس پورے علاقے میں کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں ہے اور دو ملزمان کو قتل کیا گیا ہے شاید انھوں نے گولی چلائی تھی۔" کوئی کسی سے بہت مدہم آواز میں کہہ رہا تھا لیکن مائعزم نے سن لیا تھا۔

"میں۔۔۔ میں نے قتل کیا؟ ابو وہ مجھے مارنے والے تھے۔۔۔ میں نے انہیں مار دیا۔۔۔ کیا وہ مر گئے؟۔۔۔" وہ روتے ہوئے دیوانہ وار پوچھ رہی تھی۔ سلیمان احمد اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر ہی غمزدہ تھے۔ اسے کیا بتاتے؟

"نہیں۔۔۔ میں نے کسی کو نہیں مارا۔۔۔! مائعزم قاتل نہیں ہے۔ ابو میں قتل؟۔۔۔" وہ خوف سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ ایک سرخ ہو رہا تھا اور ایک پہ پٹیاں لگی ہوئیں تھیں۔ سلیمان احمد کے لیے اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ کسی نے اس کے پاس زمین پر جوتے رکھے۔ وہ نرم اور کھلے جوتے تھے لیکن وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سر! آپ انہیں گھر لے جائیں!" کسی نے بہت نرم آواز میں کہا تھا۔

"شام! میری دوسری بیٹی کو ہر صورت میں تلاش کرو۔" سلیمان احمد نے سنجیدگی سے کہا اور مائعزم کو ساتھ لگائے مڑے۔

"ابو! میں نے کسی کو نہیں مارا۔۔۔" وہ پیچھے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ اسے گاڑی میں بٹھا رہے تھے کہ اس نے جنگل کے اس حصے کی طرف دیکھا جہاں ہدیٰ بھاگی تھی۔

"پلیز اللہ ہدیٰ کی حفاظت کریں۔" اس نے دل میں اس کے لیے دعا کی۔ افرسیاب جنگل کے اس حصے سے آ رہا تھا پر ہدیٰ ساتھ نہیں تھی۔ مائعزم کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"افرسیاب بھائی؟۔۔۔"وہ اس کی طرف بھاگی۔زخمی پیروں سے بھاگتے وہ اس تک پہنچی۔

"ہدیٰ کہاں ہے؟"اس کے ہاتھ میں پھٹا ہوا سویٹر تھا۔مائعزم کو اچھی طرح یاد تھا اسے کوٹ دینے کے بعد ہدیٰ نے یہی سویٹر پہنا تھا۔نہیں وہ ایسے نہیں جا سکتی۔ہو ہی نہیں سکتا۔افرسیاب کو ہدیٰ نہیں ملی تھی اور وہ کچھ کہنے لائق ہی نہیں رہا تھا۔

"مائعزم! تمہیں اچھے سے یاد ہے ہدیٰ اسی طرف گئی تھی؟"وہ بولا تو آواز میں شکست خوردگی تھی۔مائعزم نے تھوک نگل کر اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"ہدیٰ نہیں ہے وہاں!"وہ سکتے میں آ گئی۔

سلیمان احمد بھی وہاں آ گئے تھے۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے اسے وہاں جاتے دیکھا تھا۔ابو انہیں کہیں پھر

ڈھونڈیں۔۔۔وہ کہیں چھپ گئی ہو گی!" وہ اس مجمع میں اپنے ابو کے علاوہ کسے جانتی تھی؟

سو انہیں کی منت کرنے لگی۔

"مائعزم! تم وہاں گاڑی میں بیٹھو، ہم ہدیٰ کو تلاش کرتے ہیں۔" سلیمان احمد نے اس کو

دلاسہ دیا۔وہ کہیں جانے پر رضامند نہیں تھی۔

اسے ایمبولینس میں بٹھایا گیا تھا کیونکہ وہ ہدیٰ کے بغیر واپس جانے سے انکاری تھی۔

I obey you what you said

www.novelsclubb.com

But why you don't return

I will wait till my last breath

Oh friend! Come back

I am waiting for so long

You have to come back

وہ سوچتے سوچتے سو گئی۔ جس وقت دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو عشاء کی اذان ہو رہی تھی۔

خود کو بہتر محسوس کرتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھی۔ وضو کر کے نماز ادا کی اور دعا کیے بغیر اٹھ

گئی۔ اب اس کی حالت پہلے سے بہتر تھی۔ کمرہ ٹھیک کرنے کے بعد وہ باہر آ گئی۔

نیچے لاؤنج سے ہلکی ہلکی باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ چہرے پر مسکراہٹ بکھیرے وہ

www.novelsclubb.com

نیچے آ گئی۔ اسے دیکھ کر سب نے گویا سکون کا سانس لیا اور اس کے چہرے پر سکون نماز ادا

کرتے ہی آ گیا تھا۔

"میری بچی اب کیسی ہے؟" بشریٰ بیگم جلدی سے اٹھ کر اس تک آئیں اور اسے والہانہ پیار کیا۔

"اے ون پرفیکٹ امی! یہ اتنی نثار کیوں ہوئی جا رہی ہیں؟" وہ ہلکے پھلکے انداز میں انہیں چھیڑتے ہوئے بولی۔ان سے پیار لے کر سردار کے گلے جا کر ملی۔انھوں نے محبت سے اسے اپنے پاس بٹھایا اور طبیعت کا پوچھا۔

"آپ کب واپس آئے؟" جیسے سب ہی بار بار پوچھ رہے تھے وہ خود کو بہت بیمار محسوس کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری طبیعت خرابی کا سن کر فوراً واپس آیا!" انہوں نے مسکرا کر کہا۔

"ہاؤ سویٹ!" اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کب واپس آئے ؟ٹرپ تو بڑا اچھا گزرا ہو گا؟"اب وہ حذیفہ سے پوچھ رہی تھی۔

"کل رات کو آ گیا تھا لیکن تمہاری طبیعت کا گھر آ کر پتہ چلا۔اب تمہارا مکمل چیک اپ کروانا میرے کاموں میں سر فہرست ہے۔"حذیفہ واقعی سنجیدہ تھا۔

"او بھائی نہیں مرتی میں اتنی آسانی سے۔آپی کھانے میں کیا ہے ؟بہت بھوک لگی ہے۔۔۔"حذیفہ کی بات پر تبصرہ کرنے کے بعد اس نے ماہ جبین سے پوچھا۔اب اسے ڈاکٹرز اچھے نہیں لگتے تھے اور ان کے سفید کوٹ سفید کفن لگتے تھے۔حذیفہ نے یہ بات کہہ کر سارا موڈ غارت کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی تو ماہ جبین بھی اس کے پیچھے گئی۔

"دن کو کری پکوڑہ بنایا تھا پر تمہارے لیے سوپ بنایا ہے۔"

"ایویں؟میں مریضوں والی خوراک نہیں کھانے والی۔مجھے پکوڑے بنادیں پلیز!"اس نے فرمائش کی اوراس وقت مائعزم کی ہر بات مانی جانی تھی۔ماہ جبین نہ مانتی لیکن وہ کچھ کھاتی تو دوا بھی اثر کرتی سو خاموشی سے اس کے لیے پکوڑے بنانے چل دی۔

****

ہم لوگ تو مے نوش ہیں، بدنام ہیں ساغر

پاکیزہ ہیں جو لوگ، وہ کیا کیا نہیں کرتے

آج حذیفہ اور ماہ جبین کی مایوں تھی اور مائعزم بہت خوش تھی۔گھر میں پہلی پہلی شادی تھی اور وہ بھی اس کے بھائی بہن کی اسی لیے وہ بالکل مشین بنی ہوئی تھی کہ کہیں کچھ مس نہ ہو جائے۔ہر طرح سے وہ تیاریاں مکمل کر رہی تھی۔اس نے ماہ جبین سے میچنگ کر کے پیلے رنگ کی کام والی فراک پہنی ہوئی تھی اور بالوں کا رف سا بن بنایا ہوا تھا۔میک

www.novelsclubb.com

اپ بالکل سمپل سا کیا ہوا تھا اور ہونٹوں پر گلابی لپ سٹک لگائی ہوئی تھی۔بہن اور بھائی کی مایوں والے دن زیادہ تیار نہیں ہونا چاہیے !

گھر میں جشن کا سماں تھا اور اس ماحول میں ہر طرف بے فکر قہقہے لگائے جا رہے تھے۔کافی لوگ آئے ہوئے تھے البتہ مرد چند ایک تھے جو خاندان کے تھے۔اس کی دادی اور سیمی بھی شادی کے فنکشنز کے لئے ان کے گھر تھے اور بھی کئی رشتہ دار تھے۔

"مائعزم !دادی کی جان اب تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر لو۔کب سے روبوٹ کی طرح کام کیے جا رہی ہو تھک جاؤ گی !اور وہ عورتیں کہہ رہی ہیں ایسی لڑکی کو بہو بنانا چاہیے۔اب اچھی لڑکی بن کر کس کس کی بہو بنو گی ؟"دادی نے بہت پیار سے اسے اپنے پاس صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔مائعزم کے چہرے پر ناگواری در آئی۔گھر والے کم تھے جو باہر والوں کو بھی اس کی شادی کی فکر ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم کی جان !ان دنوں مجھے تھکنے دیں ورنہ میں نے ساری زندگی پچھتانا ہے اور کون سا بھائی اور آپی کی دوبارہ شادی ہونی ہے جو مجھے ایسے کام کرنے کا موقع ملے گا؟اور اُن عورتوں سے کہیں مائعزم کو تاڑنا بند کریں ورنہ کشمیری چائے کے ساتھ حلوہ نہیں ملے گا اور سیمی جو شیر خورمہ بنا رہی ہے وہ تو دیکھنے بھی نہیں دوں گی۔" وہ بھی پیار سے ان کو کہہ رہی تھی۔

لاؤنج میں ماحول بنا ہوا تھا۔اس کے پھوپھی زاد کزنز، خالہ زاد کزنز، دور پار کے کزنز سب آئے ہوئے تھے۔ماہیے اور ٹپوں کا مقابلہ بھی زور و شور سے جاری تھا لیکن اسے اتنی پبلک میں بیٹھ کر مراسی بننے کا شوق نہیں تھا اور نہ وہ اپنے کزنز سے اتنی فری تھی کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر گانے گائے !اسی لیے وہ کچن میں ہی سیمی، رضیہ اور دیگر ملازمین کے ساتھ کام کر رہی تھی البتہ کبھی باہر کا بھی چکر لگا لیتی تھی۔

وہ اپنی ایک کزن سے بار بار بچ رہی تھی جو اسے پکڑ پکڑ غازی کے بارے میں سوال جواب کر رہی تھی۔ کب آیا؟ کہاں ہوتا ہے؟ تم نے بتایا کیوں نہیں؟ اور اس طرح کے کئی سوال۔ جب وہ تیار ہو کر نیچے آئی تھی تب اس نے غازی کو دیکھا تھا جو سفید کاٹن کے شلوار قمیض کے اوپر پیلے رنگ کی واسکٹ میں ملبوس اچھا لگ رہا تھا اور اس کے بعد نظر نہیں آیا ورنہ وہ اسے غازی کے بارے میں بتا دیتی بلکہ خود اس کے پاس چھوڑ آتی۔

"چٹکی! مجھے غازی کا نمبر دے دو کافی دیر سے نظر نہیں آ رہا۔" دادی سے دو چار گپیں لگا کر وہ واپس کچن میں جا رہی تھی جب امبر اس کے پاس آئی۔ وہ ضبط کر کے رہ گئی۔ بھلا غازی اس کا سگا تھا جو وہ اس کا نمبر رکھتی؟ حد ہے ویسے!

www.novelsclubb.com

"اپیا! میرے پاس تو ان کا نمبر نہیں ہے' آپ ایسا کریں حذیفہ بھائی سے پوچھ لیں ان کے پاس ہو گا۔"

"حد کرتی ہو۔ نمبر نہیں دینا تو سیدھا سیدھا بولو! یوں نخرے کیوں کر رہی ہو؟" امبر جواباً غصے سے بولی اور وہ ہکا بکا رہ گئی۔

"اپیا مجھے ذرا کچن میں کام ہے وہ دیکھ لوں!" چاہ کر بھی وہ لہجہ تلخ نہیں کر پائی کیونکہ مایوں کا فنکشن اور موڈ دونوں خراب نہیں کرنا چاہتی تھی سو وہاں سے کھسکنے کا ایک یہی طریقہ نظر آیا کہ منظر سے غائب ہو جائے۔

کچن میں آئی تو سیمی ملازموں کے ساتھ چائے بنا رہی تھی اور تیز تیز انہیں کچھ ہدایات بھی دے رہی تھی۔ وہ بھی جا کر شیر خورمہ میں چمچ ہلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم کو کیا ہوا؟" اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ سخت غصے میں ہے۔

"مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو رہا۔" اس نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور شیلف پر چڑھ کر ساری پی گئی۔ سیمی تھرماس میں چائے ڈال رہی تھی۔ جانتی تھی کیوں اس کی برداشت ختم ہو رہی ہے اس لیے بس مسکرا دی۔

"کہیں سے غازی بھائی کا نمبر لے کر امبر آپی کو دے آؤ، میرے پاس نہیں ہے اور ان کو غلط فہمی ہے کہ میں جان بوجھ کر نہیں دے رہی۔ بھلا میں نے ان کا نمبر چھپا کر اچار ڈالنا ہے؟" رضیہ اور سیمی کے علاوہ فی الحال وہاں کوئی نہیں تھا اس لیے وہ جلدی سے بول گئی۔

اس کی بات پر سیمی ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟" وہ حیران ہوئی۔

"صرف غازی بولنے کی عادت ڈال لو۔ شادی کے بعد بھی کیا بھائی بولتی رہی رہو گی؟ اور میں کسی سے نہیں لے رہی غازی کا نمبر۔ وہ خود جا کر مانگ لے۔" سیمی ٹرے اٹھا کر باہر چلی گئی اور وہ اپنی عقل پر ماتم کرتی رہی۔

"جب شادی ہو گی تب دیکھ لیں گے۔" اس نے سیمی کو پیچھے سے آواز لگا کر بتایا پھر رضیہ کو دیکھا جو اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہنس لو تم بھی! کھل کر ہنسو۔۔۔ ایسے دوپٹے میں منہ کیوں چھپا رہی ہو؟ میں ہنسنے پر کوئی ٹیکس نہیں لگاتی۔" وہ بے بسی سے کہتی باہر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تینوں پتہ ہے غازی صاحب نوں مائنڈ بی بی بہت چنگی لگدی اے۔ اسی واسطے تے باقی کڑیاں نل گل نی کر دے وے!" سیمی اندر گئی تو رضیہ نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

"ششش ! وہ ابھی آ کر تمہیں بتاتی ہے کہ وہ کس کو پیاری لگتی ہے۔" سیمی نے اسے ڈپٹا۔

مائعزم نے سن لیا تھا اور سارے موڈ کا ستیاناس ہوا تھا صرف غازی کے نام پر۔

"کیا ہوا آپا؟ صیام کیوں رو رہا ہے ؟" وہ دادی کی دوا لینے اوپر آئی تھی تو اپنے کمرے میں

سدرہ کو دیکھ کر ٹھٹک کر رک گئی جو اپنے بیٹے کو چپ کم اور ڈانٹ زیادہ رہی تھی۔

اس کے کمرے میں دادی اور سیمی ٹھہرے ہوئے تھے اور ان کا سامان وہاں تھا' باقی سب

کے رکنے کا انتظام بیٹھک میں کیا گیا تھا اور شادی والے گھر میں رشتے دار ہر کمرہ استعمال

کرنے کا حق رکھتے ہیں !

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں مائعزم ! اسے کل سے پیٹ میں درد تھا اور مجھے دوا ساتھ لانے کی یاد نہیں رہی۔

اب درد سے چیخ رہا ہے۔" سدرہ نے کوفت سے کہا۔ وہ اس کے ابو کے کزن بھائی کی بیٹی

تھی اور رشتے میں وہ بھی اس کی کزن تھی۔

"میں کسی ڈرائیور کو بھیج کر دوا منگوا دیتی ہوں۔آپ تب تک اسے سنبھالیں۔"اس کے اندر فی میل ایدھی کی روح ہمیشہ سے تھی سو ابھی بھی اسے آفر کی۔وہ ایسی ہی تھی سب کا خیال کرنے والی۔۔۔وہ باہر جانے لگی تو سدرہ کی آواز آئی۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے اگر تم کسی سے کہہ کر پودینے کا قہوہ بنا کر لے آؤ تو کچھ وقت کے لیے چپ ہو جائے گا' تمہاری بہت مہربانی ہو گی۔"اسے کہہ کر وہ پھر اپنے بیٹے کو باتیں سنانے لگی جو چار سال کا تھا اور درد سے چلا رہا تھا۔

"اچھا اسے مت ڈانٹیں، میں خود بنا کر لے آتی ہوں۔"اسے اچھا نہیں لگتا تھا چھوٹے بچوں پر چیخنا چلانا سو مسکرا کر جلدی سے کہتی باہر جانے لگی لیکن پھر یاد آیا کہ وہاں پر دادی کی دوا لینے آئی تھی۔اسی لیے ڈریسنگ روم میں جا کر جلدی سے دادی کے سوٹ کیس سے دوا نکالی اور باہر آئی۔

www.novelsclubb.com

"میں بس پانچ منٹ میں لائی۔" اسے فضول میں وضاحت دیتی وہ باہر جانے لگی تو سدرہ کی آواز پر رکی۔

"یہ فریم بہت پیارا ہے مائعزم!" اس نے حیرانی سے واپس دیکھا تو سدرہ اس کے اسٹڈی ٹیبل کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں کافی انٹیک پیس پڑے ہوئے تھے لیکن جو زیادہ توجہ کھینچتا تھا وہ عثمان کا دیا گیا تحفہ تھا۔

اس کے باکس سے نکلیں خوبصورت سی آیات! وہ چوکور سا فریم ایک خوبصورت شیشے کا محل لگتا تھا۔ اس کے اندر کا منظر کچھ یوں تھا کہ وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور قرآن پاک درمیان سے کھلا ہوا تھا۔ چاروں طرف سے دیکھنے میں وہ مختلف لگتا تھا، ایک طرف سے وہ پہاڑوں پر برف پڑنے کا نظارہ دیکھا رہا تھا اور مدہم سی پہاڑوں کے بارے میں آیت لکھی ہوئی تھی۔ دوسری طرف سے آسمان کا نظارہ اور اس سے متعلق آیت تھی۔ تیسری

www.novelsclubb.com

طرف سے اس میں ستارے دکھائی دے رہے تھے اور چوتھی طرف سے اس میں وہ پھول دکھائی دے رہے تھے جو پانی کے اندر لگتے ہیں۔ یہ منظر اور تحفہ مائعزم کے دل کے بہت قریب تھا کیونکہ اس میں اتنی باریکی سے سارے مناظر کو تراش کر بنایا گیا تھا کہ بنانے والے کی اس کے خالق سے محبت کا پتہ چلتا تھا! اس نے شکر ادا کیا تھا کہ یہ گفٹ اس دن احمد نے نہیں کھولا تھا۔

"جی بہت پیارا ہے۔ عثمان بھائی لائے تھے میرے لئے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ لہجے میں عثمان کے لیے عزت تھی جو سدرہ کو چبھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے سارے بھائی تم پر بہت مہربان ہیں مائعزم! نا جانے دل میں کیا سوچ کر تمہیں تحفے دیتے ہیں۔" وہ سمجھ نہ پائی کہ سدرہ نے ایسا حسد سے کہا ہے یا رشک سے لیکن اس بے ہودہ بات پر ہتک سے اس کا چہرہ ضرور سرخ ہوا تھا۔

"عثمان بھائی سب کے لئے گفٹ لائے تھے سو میرے لیے بھی لے آئے۔بہت اچھے ہیں میرے بہنوئی!" وہ نرمی سے اسے بہت کچھ جتا رہی تھی۔صیام پھر سے رونے لگا تو وہ مزید کچھ کہے بنا باہر آ گئی۔

باہر آ کر گہرے سانس لیے۔

"چند دن کی بات ہے مائعزم' صرف چند دن!" وہ خود کو غصہ کنٹرول کرنے کی ترغیب دے رہی تھی۔

"پتہ نہیں کون کونسے جادو کرتی ہے یہ تمام مردوں پر۔اس کے بارے میں تو بات ہی نہیں کرنے دیتے۔ایک قرآن پاک کیا آ گیا اس کو سب نے عالمہ فاضلہ ہی سمجھ لیا۔غازی کو دیکھ کر پتہ لگ رہا تھا کہ محترمہ کتنی پارسا ہے۔کیسے بن ٹھن کر نیچے گئی تھی۔بہت اچھا ہوا اسے دیکھتے ساتھ ہی غائب ہو گیا۔ہونہہ مجھے کیا؟ کرتے رہیں ایک ہی چھت کے نیچے

www.novelsclubb.com

نین مٹکا!" مائعزم کے کانوں میں سدرہ کی باتیں ہتھوڑے کی مانند لگیں تھیں۔وہ لب بھینچ کر سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی۔رونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔بھلا باہر والوں کے رویوں پر کیوں رویا جائے؟

وہ شروع دن سے ہی نہیں جان پائی تھی کہ آخر اس کی کزنز اس سے جیلس کیوں ہوتی ہیں؟اس کے پاس تو انہیں متاثر کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔اُس کی کزنز کو اُس کے بقول حسد تھا جس کا اس کے پاس کوئی علاج نہیں تھا لیکن کس چیز کا حسد یار؟نہ ان کی طرح فیشن کرتی ہے۔نہ ان کی طرح قریب اور دور پار کے کزنز سے رابطے رکھتی ہے۔نہ ان کی طرح آؤٹنگ پر جاتی ہے۔نہ ان کی طرح اس کے پاس کوئی ٹیلنٹ تھا جس سے وہ کسی کو متاثر کر سکے۔صرف یہ تھا کہ مائعزم اپنی زندگی میں مطمئن تھی۔جو اللہ نے دیا تھا اس پر شکر کیا۔کسی کا خود سے مقابلہ کبھی کیا ہی نہیں جو اسے لوگوں سے حسد ہوتا۔اللہ

نے سیدھا راستہ دکھایا تھا اور مائعزم نے اسی کو پکڑا ہوا تھا! خیر حذیفہ اور ماہ جبین کی شادی کی وجہ سے اسے برداشت کرنا تھا۔

"کہاں جا رہی ہو مائعزم بچے؟" اس کے ابو نے اسے باہر جاتے دیکھا تو اس کے قریب آ کر پوچھا۔ وہ اپنے خیالات سے چونکی۔ اسے یاد ہی نہیں رہا کہاں جا رہی ہے پھر ایک گہرا سانس لیا۔

"سردار! مہمانوں کی خاطر مدارت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ صیام کے پیٹ میں درد ہے تو اس کے لیے قہوہ بنانے لگی ہوں۔ اب پودینہ باہر گارڈن میں لگا ہوا ہے تو باہر ہی جاؤں گی نا۔ کونسا اس نے میرے پاس آ جانا ہے کہ مائعزم بی بی میں پودینہ خان آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔" وہ اکثر اوقات پریشانی میں لمبے مکالمے بول دیا کرتی تھی۔ سردار اس کے قریب آئے' اس کی پیشانی کو چوما اور اسے نظر بد سے بچنے کی دعا دی۔ سردار سمجھ گئے تھے

www.novelsclubb.com

مائعزم کو کوئی چیز پریشان کر رہی ہے۔ناجانے کتنی نظریں ان دونوں کی طرف اٹھی تھیں۔

"میری بیٹی کو دوسروں کا کتنا احساس ہے۔اللہ تمہیں ہمیشہ خوش وآباد رکھے۔آمین!" انہوں نے پیار سے کہا۔

"آپ ہی تو کہتے ہیں جو دوسروں کا احساس کرتے ہیں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے!بس میں یہی چاہتی ہوں کہ اللہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں۔"وہ بھی مسکرا کر کہہ رہی تھی۔لوگوں کو تجسس ہو رہا تھا کہ آخر ایسی کیا بات ہے جو بڑے مسکرا مسکرا کر کی جا رہی ہے حالانکہ وہ لوگ تو روٹین میں بھی ایسے ہی باتیں کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میری بیٹی بڑی سمجھدار ہو گئی ہے میری باتوں کو یاد رکھنے لگی ہے۔"

"میرے ابو مجھے باتوں میں لگا کر سدرہ آپا کا پارہ ہائی کرنے کے چکر میں لگتے ہیں لیکن مائعزم ایسا ہونے نہیں دے گی۔" وہ ہنستے ہوئے باہر چلی گئی تھی اور سلیمان احمد مردوں کی طرف۔

باہر روشنی تو تھی ہی اور اس پیلی روشنی میں مائعزم کے کپڑوں کا رنگ اور نکھر گیا تھا' وہ اور بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ وہ ابھی پچھلے لان کی جانب بڑھنے ہی والی تھی جہاں اس کی امی نے چھوٹی موٹی سبزیاں اگائی ہوئی تھیں کہ غازی کی آواز سن کر رک گئی۔

"نہیں یار میں کتنا بھی برا کیوں نہ ہو جاؤں ایسے کسی کی زندگی خراب نہیں کر سکتا۔ کل کو وہ میرے ساتھ نہ رہنا چاہے تو میں کیا کروں گا؟ کیسے اپنے اندر اسے چھوڑنے کا حوصلہ پیدا کروں گا؟ مانا کہ اسے پسند کرنے لگا ہوں پر اسے دکھ دینے سے پہلے ہی اس سے الگ ہو جاؤں گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ یہی بہتر ہے کہ اپنے دل پر پتھر رکھ کر انکار کر دوں۔ وہ

ویسی نہیں ہے جیسی وہ نظر آتی ہے۔" مائعزم کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ وہ ایسا کیسے کہہ سکتا ہے؟ کیا وہ اس کے انکار کا کوئی اور مطلب نکال چکا ہے؟ یا وہ اس کے بارے میں سب جانتا ہے؟ کیا میجر شام کے بارے میں بھی جانتا ہے؟ یا خدا!

"ہاں میں نہیں چاہتا ان کا بھرم ٹوٹے۔ ہر کوئی بہت امپورٹنس دے رہا ہے۔ کل کو میں ان کی بیٹی کا خیال نہ رکھ سکا یا اسے خوش نہ رکھ پایا تو میں ساری زندگی پچھتاتا رہوں گا۔ میں اپنی اس فیملی سے کبھی نظریں نہیں ملا پاؤں گا۔ یہ لوگ بہت اچھے ہیں۔ یقین کرو اتنے سالوں بعد مجھے لگ رہا ہے کہ میں اپنی فیملی کے ساتھ ہوں۔ میں دھوکہ نہیں دے سکتا یار۔" دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم تو سکتے میں تھی۔۔۔ آج انکشافات کا دن تھا اور وہ ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔

صحیح کہتے ہیں کہ انسان بے خبر رہتا ہے تو خوش رہتا ہے۔جب انسانی چہروں سے نقاب اٹھ جائیں تو ان کے اصل کا سامنا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ ہم ان کے نقاب کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ ان کے اصل کو بھی کوئی وقتی کریکٹر سمجھتے ہیں۔اصل کے مقابلے میں نقل ہمیشہ جیت جاتا ہے!

"ہاں میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ میرے علاوہ کسی اور سے شادی۔۔۔"کہتے ہوئے غازی نے رخ موڑا تو مائعزم کو اپنے پیچھے کھڑے دیکھ کر رک گیا۔آنکھیں حیرت و شاک سے پھیل گئیں۔کیا اس نے کچھ سنا؟اف اس نے کیا کچھ سنا؟وہ کہاں تھا' کیا بات کر رہا تھا' سب بھول گیا۔خود پر ہزاروں لعن طعن کر کے اس نے گلہ صاف کیا۔

"کچھ چاہیے مائعزم؟"اس نے لہجہ ہموار رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن دل وسوسوں سے تیز تیز دھڑکنے لگا۔

"آہ پتہ نہیں کیا کیا بکواس سن لی؟" وہ خود کو ہی ملامت کرنے لگا۔ وہ جسے دیکھتے ہی دل پر قابو نہ رکھ پایا تھا اور باہر آ گیا تھا اب اس کے پیچھے کھڑی تھی۔ بلاوجہ غازی کا دل رونے کو چاہا تھا۔ وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ مہمانوں سے بھرے گھر میں اسے اور مائعزم کو موضوع گفتگو بنایا جائے۔

مائعزم چل کر اس کی طرف گئی۔ غازی بے اختیار پیچھے ہوا کیونکہ ایسی باتیں بول لینے کے بعد وہ تھپڑ کی ہی امید کر سکتا تھا۔

"وہ مائعزم، میں۔۔۔" اس کی تو گویا سٹی ہی گم ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں پودینہ لینے آئی تھی۔" یہ اشارہ تھا کہ سائیڈ پہ ہو جائے۔

اس نے سنجیدگی سے کہا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ کتنا مشکل ہوتا ہے سب کچھ جان کر بھی انجان بننا۔ مائعزم اسے واقعی سمجھ نہیں پائی تھی۔ یہ انسان تھا کون؟ ایک طرف روڈا تنا

کہ اس سے بات کرتے ہوئے ڈر لگے اور دوسری طرف محض اس کی فیملی ہرٹ نہ ہو وہ شادی سے انکار کرنے والا تھا۔

غازی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے خود کے کہے الفاظ کی وضاحت کرے؟

"میں اتار دیتا ہوں۔" وہ فوراً بولتے ہوئے نیچے کیاریوں میں پودینہ دیکھنے لگا۔

"وہ اُدھر ہے!" مائعزم نے انگلی سے نشاندہی کی تھی۔ غازی شرمندہ سا پنجوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا۔

مائعزم خاصی تنقیدی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی شاید وہ کچھ جاننا چاہ رہی تھی کہ اس کی نظر غازی کے ہاتھوں پر پڑی۔ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے ہاتھوں سے نظریں نہیں ہٹا پائی۔ نا جانے انہیں دیکھ کر اسے کیا یاد آیا پھر سر جھٹک کر نارمل سے انداز میں کھڑی ہو گئی۔ چہرے پر اتنی سختی طاری کر لی کہ وہ چاہ کر بھی کچھ کہہ نہیں پایا۔ غازی نے اس کے

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں پودینہ تھما دیا اور وہ جانے کے لیے مڑی پر قہر آلود نظروں سے اسے گھورنا نہیں بھولی۔ مائعزم جب تک وہاں سے چلی نہیں گئی غازی خاموشی سے سانس روکے کھڑا رہا۔ جب وہ وہاں سے چلی گئی تو غازی نے کھینچی ہوئی سانس باہر نکالی۔

"آج تو تو نے مروا ہی دیا تھا کمینے۔" وہ واپس فون کی طرف متوجہ ہوا۔

"اس کے سامنے تو تیری سیٹی ہی گم ہو جاتی ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بک مت!"

"جادو چل گیا ہے غازی پہ" دوسری طرف سے پھر کہا گیا اور ایک قہقہہ بلند ہوا۔

www.novelsclubb.com

غازی ابھی بھی اسے اندر جاتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ نا جانے وہ کیا سوچ رہی ہو گی؟

****

باب9

یہ عشق کرے شکستہ،وہ عشق کرے غازی

ہائے وہ عشقِ حقیقی،ہائے یہ عشقِ مجازی

کمرے میں بالکل اندھیرا تھااور واحد روشنی جو آرہی تھی وہ ڈریسنگ روم میں جلتے بلب کی تھی۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھے پرفیوم کی شیشی سے ان گولیوں کو پیس کر رہی تھی اور وہ چھوٹے سے پیکٹ میں چوڑا چوڑا ہو رہیں تھیں۔مرنے کی ایک اور کوشش! غم بھلانے کی ایک اور کوشش!

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر ایک اذّیت بھری مسکراہٹ تھی۔جب ان گولیوں کا بلکل پاؤڈر بن گیا تو اس نے پاس پڑے جوس کے گلاس میں اس پاؤڈر کو انڈیل دیا۔وہ تعداد میں کتنی تھیں وہ

نہیں جانتی تھی۔ صرف ایک بات جو اس کے ذہن میں تھی اور وہ یہ کہ اسے جوس کا

گلاس پینا تھا۔

"آج کی رات پھر سے سلطان غازی کے نام!" آئینے میں خود کو دیکھ کر اس نے چیئرز کیا

اور گلاس لبوں تک لائی لیکن اس کی نظر اپنے خوبصورت چہرے پر اٹک گئی۔ وہ کتنی

خوبصورت تھی اور خوبصورت لوگوں کا غم بھی خوبصورت ہوتا ہے۔ دور کہیں سے غازی

نے کچھ یاد دلایا تھا۔ اس نے آئینے میں خود کو غازی سے مخاطب کیا۔

"یہ میری غلطی نہیں ہے، مجھے ایسے ہی مرنا تھا۔" وہ بے بس نظر آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"خودکشی حرام ہے حلیمہ!" اس کے چہرے پر فکرمندی تھی۔

"جن کا غم بڑا ہو ان کے لیے حلال ہونی چاہیے۔" اس نے ضد کی۔

"کسی کا غم بڑا نہیں ہوتا' اللہ برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔" وہ ڈپٹ کر بولا۔

"لیکن اللہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔ میں بہت زیادہ نافرمان ہوں۔" وہ تکلیف سے بولی۔

"اللہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے حلیمہ۔ وہ اپنے نافرمان لوگوں سے بھی اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنی عبادت گزار سے کرتا ہے۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

"میں نے ایک ماں کا پیار بھی نہیں دیکھا ہوا غازی۔" اسے کسی ایک چیز کا غم ہوتا تو مان جاتی۔

"ایسے مت کہو جب تم جنت میں اپنی ماں سے ملو گی، تمہیں پتہ چل جائے گا وہ بھی تم سے محبت کرتی تھیں۔" وہ پر یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جنت میں جا سکتی ہوں؟" اس کا لہجہ بے یقینی لیے ہوئے تھا۔

"ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ وہ جنت میں جائے گا۔" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

"میں مسلمان ہوں؟" اس نے عجیب سے انداز میں پوچھا۔

"تمہیں اس میں شک نہیں ہونا چاہیے۔" وہ نرمی سے بولا۔

"مجھے شک نہیں ہے لیکن میں یہ پینا چاہتی ہوں۔" وہ پھر ہٹ دھرمی سے بولی۔

غازی باز نہیں آیا۔ وہ اسے قرآن سنانے لگا۔ اسے آج کچھ نہیں پینا تھا۔

جب آسمان پھٹ جائے گا۔

اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔

اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔

اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔

www.novelsclubb.com

تب ہر جان کو پتا چلے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا ہے۔

اے انسان تجھے اپنے ربّ کریم سے کس چیز نے بہکایا؟

جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے ٹھیک بنایا، پھر تیرے اندر اعتدال پیدا کیا۔

جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

حقیقت تو یہ ہے تم اِس کے برعکس روزِ جزا کو جھٹلاتے ہو۔

اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں۔

معزز لکھنے والے۔

www.novelsclubb.com

جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

یقین رکھو کہ نیک لوگ یقیناً بڑی نعمتوں میں ہوں گے۔

اور بے شک برے کام کرنے والے جہنم میں ہوں گے۔

بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔

اور وہ اس سے غائب نہیں ہو سکتے۔

اور تم کیا سمجھے جزا کے دن کو؟

ہاں تمہیں کیا پتہ سزا و جزا کا دن کیا چیز ہے؟

یہ وہ دن ہو گا جس میں کسی دوسرے کے لیے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہیں ہو گا، اور تمام

تر حکم اس دن اللہ ہی کا چلے گا۔

www.novelsclubb.com

(سورۃ الانفطار: ۱ تا ۱۹)

آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا لیکن وہ آنکھیں کھولے نیم اندھیرے کمرے میں خود کو دیکھتی رہی تھی۔ گلاس خوف سے واپس رکھ دیا۔ صرف چند آیات میں اسے موت، موت کے بعد کی زندگی، قیامت کی نشانیاں اور سزا و جزا کے تصور سے لے کر ان کے ہونے کے وعدے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔

اس کا ایمان اتنا مضبوط نہیں تھا کہ وہ لمبا صبر کرتی لیکن ایسے اللہ کی نعمت کو خود سے ختم کرنا؟ وہ قیامت والے دن اللہ کو کیا جواب دے گی صرف غازی نہ ملنے پر اس نے انتہائی قدم اٹھایا؟ حلیمہ کو قیامت کے خوف سے پسینے آنے لگے۔ اس نے ٹیبل پر پڑے گلاس کو دیکھا اور اسے پھینک دیا۔ وہ جوس جس میں اس نے خود نشہ آور گولیاں ملائیں تھیں کارپیٹ پر گر گیا کر اس میں جذب ہو گیا۔

"حلیمہ ہوش میں آؤ...ہوش میں آؤ حلیمہ ! کیا کر رہی ہو؟"آئینہ پھر اس سے مخاطب ہوا تھا اور اس کا دل کیا کہ آئینہ توڑ دے۔

ڈگمگاتے قدموں سے وہ واپس کمرے میں آئی اور بیڈ پر گر گئی۔ایک بات اسے سمجھ میں آ رہی تھی کہ جو قسمت سے نہیں ملتے وہ کسی قیمت پر نہیں ملتے پھر چاہے انسان بار بار خودکشی کی کوشش ہی کیوں نہ کرتا پھرے'اللہ نے جو نصیب میں نہیں لکھا اس کیلئے ضد کرنے کا کیا فائدہ؟ شاید اسے غازی نہیں ملنا تھا اور اگر وہ اتنی تکلیفوں بعد مل بھی جائے تو کیا ہو گا؟اس کی آنکھیں پھر سے برسنے لگیں۔ چھت کو گھورتے ہوئے اس نے قدرتی موت مرنے کا فیصلہ کیا۔وہ اب خودکشی کی کوئی کوشش نہیں کرے گی۔اسے اپنی زندگی سے پیار کرنا ہو گا! صرف غازی ہی تو سب کچھ نہیں ہے۔اسے سمجھ لینا چاہیے۔وہ اللہ کا غصہ نہیں برداشت کر پائے گی۔

****

تیری گلی سے جو ہوتا ہوا گزرتا ہوں

یقین جان میں روتا ہوا گزرتا ہوں

وہ فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی کہ اس کا موبائل بجا۔جب تک وہ مصلہ تہہ کر کے فون تک آئی، وہ بج بج کر بند ہو گیا۔سورۃ یٰسین پڑھتے پڑھتے وہ نوٹیفکیشن چیک کر رہی تھی۔

"وَمَالِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ۔۔۔(اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں)۔۔۔"وہ رک گئی کیونکہ وہ کچھ اور پڑھنے لگی تھی۔کال والے نمبر سے کوئی میسج تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں دنیا میں ایک جگہ جہاں سے تمہیں سکون مل سکتا ہے مائعزم!"اس نے حیرت سے میسج پڑھا اور میسج کرنے والے کی آئی ڈی دیکھی۔وہاں نمبر شو نہیں ہو رہا تھا لیکن private number کے نام سے آئی ڈی تھی۔میسج شاید دو دن پہلے آیا تھا اور وہ فون کم ہی استعمال کرتی تھی اس لیے اس نے دیکھا نہیں تھا۔پھر اس نے کال کرنے والے کی آئی ڈی چیک کی تو وہاں بھی private number سے کال آئی تھی۔

اس نے میسج کا ریپلائے لکھا"کون؟"اور سینڈ کا بٹن دبا دیا۔

وہ کون تھا اور اس نے کب کسی سے خود کی بے سکونی کے بارے میں بات کی تھی؟

www.novelsclubb.com

"میجر شام!"دوسری طرف سے کہا گیا۔جواب میسج پر ہی آیا تھا اور وہ اتنی جلدی جواب آنے پر حیران تھی۔وہ سوچنے لگی کہ ایسے کسی میجر کو وہ جانتی تھی؟

"شام ادریس؟"اس نے اندازہ لگایا کہ کوئی اس سے مذاق کر رہا ہے لیکن اتنی صبح کوئی اس سے مذاق کیوں کرے گا؟وہ میسج کا انتظار کرنے لگی۔شام ادریس کو وہ اپنے اسٹوڈنٹس کے توسط سے تھوڑا جانتی تھی اس لیے شام کے نام سے وہی اس کے ذہن میں آیا تھا۔

"نہیں!میجر شام جو دو دن پہلے آپ کو گھر چھوڑ کر گیا تھا۔"کافی دیر بعد جواب آیا تو مائعزم کا دل دھڑکنا بھول گیا اور خوف کی لہر اس کے وجود میں گزری۔وہ اس کا نمبر بھی حاصل کر چکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اسے غصہ آگیا۔

"آپ کے پاس میرا نمبر کیسے آیا؟"

www.novelsclubb.com

"تمہیں میری قابلیت پر شک ہے؟"اس کی پیشانی کے بلوں میں اضافہ ہوا۔

"آپ میں تھوڑی سی شرم وحیا ہے؟یہ کوئی وقت ہے کسی سے بات کرنے کا؟اگر بات کرنی ہے تو کسی اور لڑکی کو میسج کریں مجھے معاف رکھیں۔"خود کو نارمل کرنے کے بعد اس

نے میسج سینڈ کیا کہ اب وہ سیف ہے' اپنے گھر میں ہے۔گھر آنے کے بعد وہ پر سکون تھی کیونکہ گھر میں کسی نے اس سے پورا دن غائب رہنے کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔

"اوکے یہ وقت نہیں ہے تو میں کسی اور وقت میسج یا کال کر لوں گا،ٹائم بتا دیں۔" مائعزم کا تو پارہ ہی ہائی ہو گیا۔ عجیب چپکو انسان ہے۔

"دیکھیں میجر شام آپ کی بہت مہربانی ہو گی اگر آپ سیدھے سیدھے اپنا مسئلہ بتائیں اور مجھے میسج نہ کریں۔"

"یہ ہوئی نا بات!" وہ بیزار ہوئی۔اب نا جانے اسے کیا مسئلہ تھا؟

www.novelsclubb.com

"پہلے یہ بتائیں آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" وہ چڑ گئی۔

"میں آپ کو بلاک کر رہی ہوں اور دوبارہ مجھے میسج مت کریئے گا میں اپنے ابو کو بتادوں گی۔"

"ابو کیا کریں گے؟"

"میرے ابو آپ کو بتادیں گے کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔"

"میں آپ کے ابو کو جانتا تک نہیں ہوں۔ وہ مجھے کیسے بتائیں گے وہ کیا کر سکتے ہیں؟ آپ ہی بتادیں۔"

انتہائی فارغ انسان ہے یہ تو!

www.novelsclubb.com

"میں آپ کے خلاف پرچہ کرواؤں گی۔"

"بھلا کونسا دفعہ لگوائیں گی؟" وہ محظوظ ہو رہا تھا یا بات بڑھا رہا تھا؟ دونوں مائعزم کو پسند نہیں آئے۔

"دفعہ 362 برائے اغواء!" وہ نہایت سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔اس دن کے اغواء کا کیس تو وہ دائر کروا ہی سکتی تھی پر ابھی ویسے دھمکی دی تھی کہ وہ پیچھے ہٹ جائے۔

"اچھا اور آپ میرے نام کے علاوہ ابھی تک کیا جان پائی ہیں مادام؟" مائعزم کو فت زدہ ہوئی۔اس نے فون رکھ دیا اور بیڈ پر بیٹھ کر سورۃ یٰسین پڑھنے لگی لیکن اس کے حواسوں میں اب میجر شام گھس گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ فجر کے بعد سوتی نہیں تھی بلکہ اپنا کوئی لیکچر وغیرہ دیکھ لیتی تھی چونکہ اب وہ استاد بھی تھی اس لیے اس نے M.Ed کرنے کا سوچا تھا۔کچھ دیر بعد وہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی اپنے نوٹس کی ورق گردانی کر رہی تھی جب اس کا فون بجا۔

"یہ چاہتے کیا ہیں؟"اس نے سر اوپر کر کے بے زاری سے کہا اور اٹھ کر فون تک گئی۔تب تک فون پھر بند ہو گیا۔

"آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟"اس نے میسج کیا۔

"طبیعت کیسی ہے؟"

"میری طبیعت آپ کا سر درد کیوں بنی ہوئی ہے؟"

"کیونکہ میں نے آپ کو جوتے نہیں دیے تھے۔"

"میں ٹھیک ہوں۔"اس نے لکھ بھیجا۔

www.novelsclubb.com

"پاؤں کا درد کیسا ہے۔"

"آپ کون ہیں؟"

"میجر شام!"

"میں آپ کو بلاک کرنے والی ہوں میجر!" اس نے پھر دھمکی دی۔

"دراصل اس کا فائدہ نہیں ہے۔ میں دوسرے نمبر سے میسج کر لوں گا اور آپ کے پاس

میرا نمبر آیا نہیں جس سے آپ مجھے بلاک کر سکیں۔" ڈیم ٹیکنالوجی!۔۔۔

"آپ مجھے کیوں تنگ کر رہے ہیں؟ میں نے کیا بگاڑا ہے؟"

"اگر تمہیں ایسا لگا تو میں معذرت چاہتا ہوں لیکن میں نے تنگ کرنے کی نیت سے میسج

نہیں کیا۔" مائعزم کو غصہ آ رہا تھا یار ونا اس نے میسج نہیں کیا۔ وہ آپ سے تم پر آ گیا بلکہ وہ

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی آپ کہنے کا تکلف کرتا تھا ورنہ تم ہی کہتا تھا۔

"پاؤں کا درد کیسا ہے؟" دوبارہ سے وہی سوال پوچھا گیا۔ وہ کون تھا اور کیوں اس کی اتنی فکر کر رہا تھا۔

"آپ کو کس نے میرے پیچھے لگایا ہے؟"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔" دوسری طرف سے بھی فرصت سے کہا گیا۔ اس کا کوئی نمبر کیوں شو نہیں ہو رہا تھا؟ وہ بے چینی سے لب کاٹنے لگی۔

"وہ بھی ٹھیک ہے۔" چار و ناچار اس نے اپنے پاؤں کا حال بھی کہا۔

"ویری گڈ!"

www.novelsclubb.com

وہ جی بھر کر حیران ہوئی کیونکہ اب ادھر سے کال آ رہی تھی۔ آج شاید اس کے لیے حیرانی کا دن تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتی رہی پھر اسے سنانے کی غرض سے اس نے کال اٹھا ہی لی۔

"آپ کا مسئلہ کیا ہے میجر شام؟ مجھے کیوں تنگ کر رہے ہیں؟ آپ نے میری مدد کر دی بہت شکریہ اس سے زیادہ کیا چاہتے ہیں؟ میری آپ سے جان پہچان نہیں تو آپ کیوں ایسے سر چڑھ رہے ہیں؟" وہ غصے سے بولی تو چپ نہ ہوئی۔

"اگر آپ نے مدد کرنے کے بعد ایسے ہی تنگ کرنا تھا تو بہتر رہتا وہاں گلہ دبا دیتے۔۔۔"

"ارے واہ تم نے تو میرا نام بہت جلدی یاد کر لیا!" دوسری طرف سے خوشگوار انداز میں کہا گیا تو وہ مزید حیران ہو کر رہ گئی۔

"کاش میں اس وقت وہ چاقو آپ کے سینے میں مار دیتی۔" اس نے افسوس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن یہ ممکن نہیں تھا مائعزم! اگر ممکن ہو بھی جاتا تو تم اس وقت میری قبر پر بیٹھ کر رو رہی ہوتیں۔" دوسری طرف سے نرم آواز میں کہا گیا۔ اس کی آواز میں کچھ تھا کہ مائعزم اس کے سحر میں جکڑ گئی۔ چند دن پہلے اس کی آواز مختلف تھی لیکن اسے کیا؟

واقعی اگر وہ اسے مار بھی دیتی ہے تو اس وقت وہی کر رہی ہوتی جو اس نے کہا تھا۔

"اسی وجہ سے مار نہیں پائی۔" وہ افسوس سے کہہ رہی تھی۔

"ارے واہ! تمہیں میری اتنی فکر ہے کہ کہیں تمہارا وہ چاقو کھانے سے میں مر نہ جاتا۔"

"کام کی بات بولیں پلیز!" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"تم میری مدد کرو گی۔ اسی سلسلے میں تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔" دوسری طرف سے قطعیت سے کہا گیا۔

"میری توبہ جو میں آج کے بعد گھر سے اکیلے باہر نکلوں۔" اس نے کہتے ہوئے کانوں کو بھی ہاتھ لگا۔ اس نے تو ابو سے بھی سیکیورٹی کا مطالبہ کیا تھا۔ دوسری طرف قہقہہ گونجا تو وہ خفت زدہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ہنس کیوں رہے ہیں؟"

"تم ڈر گئی ہو کیا؟"

"میں کیوں ڈروں؟ڈریں میرے دشمن ان کے نانکے دادکے۔۔۔"اس نے فوراً کہا۔

"ہمم،تو تم میں دنیا کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے ڈرپوک لڑکی۔"مائعزم کو لگا کسی مجمع میں اس کی بے عزتی کی گئی ہے۔وہ ڈرپوک نہیں تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔آپ پلیز مجھے ایسا مت کہیں،میں ڈرپوک نہیں ہوں۔"وہ خوفزدہ تھی لیکن ڈرپوک نہیں تھی۔ہاں وہ ڈرپوک نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے میں تمہیں ڈرپوک نہیں بولوں گا اگر تم کچھ ایسا کر کے دکھاؤ جس سے تم بہادر ثابت ہو جاؤ۔"

"میں کیسے دکھاؤں؟ ہم آمنے سامنے تھوڑی ہیں؟" اس نے حیرت سے کہا۔

"یہ تو مسئلہ بن گیا۔۔۔ چلو تم گھر سے باہر واک کے لیے نکل جاؤ، تھوڑی سی دور۔"

"استغفر اللہ میں مر نہ جاؤں؟" اسے مظفر آباد میں کوئی مسئلہ نہیں تھا، سادہ سے لوگ تھے۔ راہ گزرتے لوگ ایک دوسرے کی مدد کر جاتے تھے لیکن دو دن پہلے اسے مظفر آباد سے ہی اُٹھایا گیا تھا۔ وہ باہر جانے کے حق میں نہیں تھی۔

"اوکے۔ پھر ٹیرس پر چلی جاؤ۔"

"ہاں میں یہ کر سکتی ہوں۔" وہ کھل اٹھی۔ گھر کے اندر تو کہیں بھی جا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ لڑکی آرام سے! کیا سب گھر والوں کو جگانے کا ارادہ ہے؟" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس وقت تک سب ہی جاگ جاتے ہیں۔" ابھی تک وہ حیران نہیں ہوئی تھی کہ کیوں کسی اجنبی کی بات مان رہی ہے شاید اسی لیے کیونکہ وہ اپنے گینگ کے خلاف جا کر اسے اغواء کرنے کے بعد گھر بھی چھوڑ گیا تھا۔ہاں یہی وجہ ہو سکتی ہے!

وہ دبے قدموں سے کمرے سے نکلی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اوپر ٹیرس پر چلی آئی۔

"میں اوپر آ گئی ہوں اب میں ڈرپوک نہیں ہوں۔" اس نے اتنی خوشی سے بتایا جیسے کے۔ٹوسر کر کے آئی ہے۔

"ہاں تمہارے لیے تالیاں!" دوسری طرف سے ہلکی سی تالیوں کی آواز بھی آئی۔وہ گرل کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی اور مسکرا دی۔ صبح کی تازہ ہوا اس کی روح کو سکون دے گئی۔

میجر شام نے آسانی سے یقین کر لیا کیونکہ مائعزم جھوٹ نہیں بولتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم بہت معصوم ہو مائعزم!" آنکھیں بند کر کے ہوا کو محسوس کرتی مائعزم نے ٹھٹک کر آنکھیں کھولیں۔ وہ یہاں کیا کر رہی ہے؟ صرف اس کے کہنے پر یہاں موجود ہے جسے دیکھا تک نہیں۔ عجیب ساڈر پھر سے لگا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی وہاں سے ہل نہ پائی۔

"مائعزم معصوم ہے لیکن کمزور نہیں ہے۔" خود کو بتا کر وہ وہیں جمی رہی۔ گھر میں بھلا کون اسے نقصان پہنچا سکتا تھا؟

"میں شیطان بننا چاہتی ہوں تاکہ دنیا کے ساتھ چل سکوں۔" وہ افسردگی سے بولی۔

ماہ جبین اور خدیجہ بھی یہی کہتیں تھیں "زم زم بیائن معصوم ہے۔" اب وہ کیا کرتی جب برائی سیکھی ہی نہیں تھی۔ کبھی کسی کا برا چاہا ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم معصوم ہی بہت اچھی ہو۔ اپنی معصومیت کبھی مت کھونا اور شیطان بن کر دنیا کے ساتھ چلنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شیطان بن کر انسان دوسروں کی اور خود کی

زندگی تباہ کر دیتا ہے۔اس سے زیادہ کچھ نہیں۔" دوسری طرف سے بہت کرب سے کہا گیا جو اس نے محسوس کیا تھا۔ غیر ارادی طور پر اسے ہمدردی ہوئی تھی۔

"آپ کو پتا ہے کہ ہر انسان کے اندر ایک شیطان ضرور موجود ہوتا ہے چاہے وہ انسان کتنا بھی نیک اور پارسا کیوں نہ ہو جائے،اس کے اندر کا شیطان اسے پل پل بہکانے کی ضرور کوشش کرتا ہے۔اچھے انسان کو الگ طریقے سے شیطان بہکاتا ہے اور برے انسان کو الگ طریقے سے۔اب یہ اُس انسان پر منحصر ہے کہ وہ اپنے اندر کے شیطان کو کیسے قابو کرتا ہے۔اس پر اپنے ایمان کو غالب کرتا ہے یا اس کو خود پر غالب آنے کا موقع دیتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بالکل سہی لیکن جس انسان کو اللہ ہدایت دیتا ہے اور اپنے ایمان کی دولت دیتا ہے پھر شیطان تو کیا اس کے چاچے،مامے،تایے سب مل کر بھی اس انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ اللہ خود اپنے بندے کو اپنا ایمان عطا کرتا ہے اور وہ جس سے محبت کرتا ہے اسے بھی

پاک کرلیتا ہے کیونکہ پاک انسانوں کو ہی وہ اپنی پاکی بیان کرنے کے لیے چنتا ہے اور ایسے لوگ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں ورنہ اس دنیا میں کچھ لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں وہ سب کچھ عطا کر کے بھی سجدوں کی توفیق نہیں دیتا، اور ایک مسلمان کے لیے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ اس سے سجدوں کی توفیق چھین لی جائے۔" وہ خاموشی سے سنتی رہی۔ اسے اب اس کا فون کرنے کا مقصد یا غیر محرم ہونا یاد نہیں رہا۔ وہ اسے آواز کے سحر میں جکڑ چکا تھا۔

"اللہ ہمیشہ ہمیں سیکنڈ چانس دیتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں سیکنڈ چانس ہر کوئی ڈیزرو کرتا ہے۔ اللہ ہمیں دوسرا، تیسرا اور چوتھا موقع بھی دیتا ہے اور کئی موقع دیتا جاتا ہے کہ میرا بندہ پلٹ آئے گا تو میں اسے رحمت کی چادر میں سمیٹ لوں گا۔ اللہ ہمیشہ ہماری توبہ کے انتظار میں ہوتا ہے۔ ہمارے سیدھے راستے پر

آنے کے بعد وہ ہمیں تھامے رکھتا ہے۔وہ ہماری جدوجہد دیکھتا ہے اس کا صلہ دیتا ہے۔

distract ہم ہو جاتے ہیں۔اللہ تو ہمیشہ ہماری مشکلات میں بھی ساتھ ہوتا ہے،وہ ہمیں

ہر مشکل میں سروائیو کرنے کا طریقہ بتاتا ہے قرآن مجید سے ! لیکن انسان۔۔۔انسان کو

سیکنڈ چانس کبھی نہیں دیا کرتا یاد رکھنا۔"

"آپ نے قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھا ہوا ہے؟" یہ سوال وہ ہر بالغ مسلمان سے

لاشعوری طور پر پوچھا کرتی تھی شاید عادت بن گئی تھی۔اس لیے اس نے ویسے ہی سوال

کر لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں پڑھ رکھا ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور مائعزم کو اب وہ اچھا لگا۔اہل قرآن

اسے ہمیشہ سے اچھے لگتے تھے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

انڈونیشیا کا ایک قاری بہت پیاری تلاوت کرتا تھا اور مائعزم اسے بہت شوق سے سنتی تھی۔

مائعزم حافظ قرآن نہیں تھی لیکن اسے قرآن پاک یاد تھا۔اس نے کبھی حافظہ بننے کی

کوشش نہیں کی اور نہ کبھی اپنے نام کے ساتھ حافظہ لگایا کیونکہ اسے ڈر لگتا تھا وہ قرآن کو

بھول جائے گی اور ایک حافظ بہت سے لوگوں کے لیے آخرت میں رحمت بھی بن سکتا

ہے اور زحمت بھی۔اسے حافظوں کا اجر بہت اچھا لگتا تھا لیکن وہ قرآن کو بھول جانے سے

ڈرتی تھی۔وہ اللہ کو ناراض کرنے سے ڈرتی تھی۔

"تم نے؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں روز پڑھتی ہوں۔"

"ویری گڈ!" اس نے جیسے سراہا۔

"ایک بات بتائیں۔"

"پوچھو؟"

"دنیا میں ایسی کونسی جگہ ہے جہاں مجھے سکون مل سکتا ہے؟" جس وجہ سے اتنی لمبی بات چلی تھی وہ بات مائعزم نے پوچھ ہی لی۔

"مصلے پر، نماز پڑھتے ہوئے اللہ کے ساتھ باتیں کر کے دل کو سکون مل جاتا ہے۔"

"آپ کو ملتا ہے؟" اس نے جواباً سوال کیا۔

"مجھے نہیں ملتا کیونکہ میں وہاں سکون کی تلاش میں نہیں جاتا۔"

"پھر آپ دوسروں کو کیسے کہہ سکتے ہیں؟" وہ حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین ہے اللہ کی یاد سے دلوں کو سکون ملتا ہے اور قرآن بھی یہی کہتا ہے۔" دوسری طرف سے نرم انداز میں کہا گیا۔

"تو آپ یہ یقین اپنے اوپر کیوں اپلائے نہیں کرتے؟"

"کوشش تو کرتا ہوں لیکن ہو نہیں پاتا۔" وہ حیران ہوئی۔

"میں نہیں مان سکتی! اللہ جب ہمیں بلاتا ہے تو ہمیں تب ہی سکون کا احساس ہو جاتا ہے اور پھر نماز ختم کرنے تک ہم سر سے پیر تک سکون میں ڈوب چکے ہوتے ہیں۔ سچے دل سے سچے رب کو پکارنے کے بعد بھی آپ کو سکون نہ ملے آئی کانٹ بیلیو دس!" مائعزم نے سر نفی میں ہلایا جیسے وہ اپنے سامنے بیٹھے کسی شخص سے بات کر رہی ہو اور وہ اس جگہ سکون مل جانے سے اتفاق کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کس ٹائپ کا سکون چاہیے؟" میجر شام نے پوچھا۔

"بس کچھ یادوں سے چھٹکارا چاہتی ہوں۔" وہ ایک دم بہت اداس ہو گئی۔ ہدیٰ کے بارے میں نہیں بھولنا چاہتی تھی لیکن جو سب کچھ ہدیٰ کے ساتھ ہوا وہ سب بھولنا چاہتی تھی۔

"ایک طریقہ ہے۔میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اگر تم چاہو۔"

"میں ان لوگوں کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی اگر اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ ہے

تو آپ ضرور بتائیں۔"وہ مزید دماغی جنگ نہیں لڑ سکتی تھی۔

"تم بہتر طریقے سے سوچ لو، تھوڑی سی مدد تم کرو اور باقی مجھ پر چھوڑ دو۔"

"آپ مجھ سے کیا مدد چاہتے ہیں۔"

"چند وجوہات کی بنا پر میں اس کیس کو فالو نہیں کر رہا تھا۔اس لیے ابھی تک میں نہیں جانتا

کہ وہ کون لوگ تھے ؟اگر تم انہیں پہچاننے میں مدد کرو تو میں شکر گزار رہوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ ہدیٰ کے کیا لگتے ہیں؟"

"یہ بات میں تمہیں تمہارے فیصلے کے بعد بتاؤں گا۔"

"میں آپ کی مدد نہیں کر سکتی، مجھے معاف کر دیں۔"

"ہو سکتا ہے میری مدد کرنے سے تمہارا پچھتاوا ختم ہو اور تمہاری دوست کی روح کو بھی سکون ملے۔ تم تو اس کی مغفرت کی دعائیں بھی کرتی ہو تو مجھے لگتا ہے اگر ہم اس کے قاتلوں کو سزا دے دیں تو اسے خوشی ہو گی اور آئی بیلیو تمہیں سکون بھی مل جائے گا!"

میجر شام نے کہا۔ مائعزم فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔

"ایک بات سچ بتائیے گا' میرے کمرے میں آپ نے کوئی جی پی ایس تو نہیں لگایا ہوا؟ جس سے آپ میری باتیں سن سکیں؟ اگر لگایا ہوا ہے تو سچ ہی بولیے گا۔" مائعزم کو یوں ہی شک ہوا کیونکہ سکون والی بات، دوست کی مغفرت والی ساری باتیں، وہ اپنے کمرے میں کرتی تھی تو اسے کیسے پتہ چل گیا؟

www.novelsclubb.com

"نہیں اب اتنا بھی گرا ہوا نہیں ہوں۔" میجر شام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ سے کچھ بھی امید کی جاسکتی ہے۔خدا حافظ پتا نہیں کیا نام تھا آپ کا؟"وہ واقعی بھول گئی تھی۔

"میرا نام میجر شام ہے اور سوچ کر بتانا۔میں انتظار کروں گا مائعزم۔"شام نے جلدی سے کہا۔

"کیا؟"اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"ایک ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟"اس نے تاسف سے کہا۔

"وہ تو میں سوچے بغیر بھی بتادوں۔"

www.novelsclubb.com

"تم میری مدد کرو بدلے میں،میں تمہاری مدد کروں گا۔"

"آپ کیا مدد کر سکتے ہیں؟"

"جو تم کہو!"

"میری ایک کزن کے شوہر اور بیٹی لاپتہ ہیں کیا آپ انہیں ڈھونڈ کر واپس لا سکتے ہیں؟"

"سعود اور آمنہ مر چکے ہیں۔ جس کنٹینر میں انھیں سمگل کیا جا رہا تھا اسے راستے میں حبشیوں نے آگ لگا دی تھی۔" مائعزم اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی تھی۔ وہ اس کے بارے میں، اس کی فیملی کے بارے میں سب جانتا تھا۔ اوہ تو سیمی اکیلی رہ گئی تھی اور یہ بات وہ اسے بتا رہا تھا جسے وہ جانتی تک نہیں تھی۔

"میں کیسے یقین کر لوں؟"

www.novelsclubb.com

"تمہارے ابو جانتے ہیں۔" مائعزم کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔ اسے سیمی کے لیے دکھ ہو رہا تھا۔

"خداحافظ!" وہ یہی کہہ سکی۔

"اچھا سنو!" وہ جان چکا تھا مائعزم کے لیے یہ دھچکا بہت بڑا ہے۔

"کہیں۔" وہ غائب دماغی سے بولی۔

"تم بہت خوبصورت ہو۔" میجر شام نے کہا تو وہ فوراً حقیقت میں واپس آئی اور اس کی بات پر بہت شرمندہ ہوئی۔

"آپ بہت لوفر ہیں اور چیپ باتیں کرتے ہیں۔" اس نے غصے سے کہا ورنہ وہ اسے اچھا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں صرف تعریف کر رہا تھا۔"

"لیکن میں حقیقت بتا رہی تھی۔" مائعزم نے بھی ترکی بہ ترکی کہا۔

"میں کل کال کروں گا۔میں نے تمہاری مدد کر دی ہے۔"

"کیا مدد کی ہے آپ نے؟"

"تم کو غنڈوں سے بچایا اور باحفاظت گھر چھوڑا اور تمہیں سیمی کی لاپتہ فیملی کا سچ بھی بتا دیا۔"

"اچھا!"اس نے فون بند کر دیا۔

"ابھی تو report کروں، کل کی کل دیکھیں گے۔"اس نے سوچا ہی تھا کہ میسج آیا۔

"تم روتے ہوئے بھی بہت خوبصورت لگتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ہاہ!۔۔۔"اس کا منہ کھلا رہ گیا۔

غصے سے اس نے میجر شام کو report کر دیا تو وجہ پوچھی گئی۔ جس میں اس نے ہر اس کرنے والے آپشن پر کلک کر دیا، پھر میسج آیا۔

"یہ نمبر report نہیں ہو سکتا۔" مائعزم نے افسوس سے فون کو دیکھا اور ریکنگ پر رکھ کر خود کو نارمل کیا۔ اتنی ٹیکنالوجی کا کیا فائدہ اگر وہ مائعزم کے کسی کام کی نہیں؟

وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اسے ٹیرس پر کیوں بلوایا گیا تھا؟ وہ صرف صبح کی ٹھنڈی ہوا محسوس کر رہی تھی۔

میجر شام نے اسے موت دکھا کر بیماری پر راضی کیا تھا۔ وہ جانتا تھا وہ واک پر نہیں آئے گی اس لیے اسے ٹیرس پر بلا لیا۔ وہ بھی صرف اس لیے کہ اس کی ایک جھلک دیکھ لی جائے۔

اس کی گلی سے آگے دو گلیاں چھوڑ کر کھڑی کار میں میجر شام بیٹھا ہوا تھا۔ مائعزم کا گھر اونچائی پر تھا جس سے وہ اسے نظر آ رہی تھی۔ ہاں وہ اسے پسند کرنے لگا تھا۔

اپنے فون کی سم بدل کر اس نے کار کو آگے بڑھا لیا۔آج کیلئے اتنا دیدار کافی تھا!اس سے

زیادہ مائعزم کو دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔

****

گل تہ گلزار یموروٹ مزار

یاد تیزبی وزوزایستھاوو

خواب لیش وٹ چک تتھ پازاریس بناوو

The blooming flowers, who got nipped in the

bud

We will remember them forever

www.novelsclubb.com

And we will turn their dreams into reality

مائعزم کے علاوہ سب لوگ میرج ہال پہنچ چکے تھے۔شام کے سات بج چکے تھے اور اسے ابھی ماہ جبین کے جھمکے لینے بھی جانا تھا لیکن وہ امی کے آنے سے پہلے گھر کے سارے کام بھی مکمل کر لینا چاہتی تھی تاکہ واپسی پر انہیں پریشانی نہ ہو،ڈرائیور مہمانوں کو چھوڑنے گیا ہوا تھا اب اس کے واپس آنے پر مائعزم رضیہ کے ساتھ چلی جاتی۔ابھی وہ گھر کے چند ملازموں کے ساتھ صفائی کر رہی تھی کیونکہ ابھی ان سب نے بھی جانا تھا۔

"رضیہ پلیز یہ والا کشن مجھے پکڑا دو' میں روم میں رکھ آؤں۔" وہ تھک گئی تھی اس لیے جلدی سے بولی۔ابھی وہ کشن رکھ کر واپس ہی آئی تھی کہ رضیہ غازی سے گفتگو کر رہی تھی۔مائعزم نے اسے دیکھا اور پھر خود کو!اس کا دوپٹہ دائیں طرف پن کیا گیا تھا،وہ اسے سر پر نہیں لے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیوں واپس آ گئے؟"اس نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

"سردار کا حکم ہے کہ آپ کو لے کر آؤں، بہت شدت سے آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔"

عزت سے بات کرتے ہوئے بھی غازی نے گویا طنز کیا۔

"وہ۔۔۔بس پانچ منٹ دیں غازی بھائی! میں گفٹ اور اپنا پرس لے کر آئی۔"وہ جلدی سے کہتی اوپر کی طرف جا رہی تھی کہ پھوٹی قسمت اس کا دوپٹہ سیڑھیوں کے ساتھ پڑے ٹیبل کے نوکیلے کونے میں پھنس کر رہ گیا۔جب وہ اسے وہاں سے نکالنے لگی تو وہ کونے سے تھوڑا سا پھٹ گیا۔مائعزم تو شاک رہ گئی،اف اس کا نیا دوپٹہ پھٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ!"وہ کہتے ہوئے مایوسی میں سر ہلاتی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی گئی۔غازی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔رضیہ نے غازی کی مسکراہٹ کو دیکھا تو تھوڑے رازدارانہ انداز میں قریب آئی۔

"غازی صاحب! مائعزم بی بی بہت سوہنی لگ ری ان۔ ویکھو تے یہ لمبا لہنگا۔۔۔" رضیہ نے غازی سے کہا تو اس کی مسکراہٹ سمٹی اور اسے خاموش رہ جانے کا اشارہ کیا۔

مائعزم نے گہرے سبز رنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا اور اس پر چاندی کے موتیوں کا کام تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی خوبصورت لگ رہی تھی لیکن دوپٹہ اس نے ماہ جبین کی خواہش پر دائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا، جس کی وجہ سے وہ آرام دہ نہیں ہو پا رہی تھی۔ اور بالوں کو کرل کیا ہوا تھا، میک اَپ نفاست سے کیا ہوا تھا اور اس میں وہ بہت دلکش اور پر سحر لگ رہی تھی۔ غازی صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔ رضیہ سمیت اس نے ملازمین کو ہدایت دی کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں وہ مائعزم کو لے آئے گا۔

اگلے سات آٹھ منٹ وہ اس کا انتظار کرتا رہا پر وہ نیچے نہ آئی تو اسے تشویش ہوئی اور وہ اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔ دروازہ ناک کر کے وہ اندر آ گیا۔

"کیاہوامائعزم!اتنی دیر کیوں لگارہی ہو؟"وہ بغیر پوچھے کمرے میں آیاتو پورے گھر کی نسبت اس کے کمرے کاحلیہ بکھرا ہوا تھا۔

"وہ میرا فون نہیں مل رہا،یہیں تو رکھا تھا۔"وہ ہر چیز الٹ پلٹ کر رہی تھی اور پریشان بھی لگ رہی تھی۔غازی ضبط سے اس کے ساتھ فون ڈھونڈنے لگا۔

"کتنے ممالک کی خفیہ معلومات تھیں فون میں کہ تم اس کے بغیر نہیں چل سکتیں؟"

"وہ آپی کے جھمکوں کی تصویر۔۔۔"

"تم مجھے اپنا نمبر بولو،میں کال کرتا ہوں۔"غازی نے اس کی بات کاٹ کر سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو اپنا نمبر نہیں آتا۔" وہ دھیرے سے بولی کہ غازی کا ٹیمپر امنٹ نہ بدل جائے۔

غازی کا دل کیا اپنا سر دیوار پر دے مارے۔

"کیا تمہارے ساتھ سارے مسئلہ آج ہی ہونے تھے؟" وہ دبے دبے غصے سے بولا کیونکہ وہ کافی وقت ضائع کر چکے تھے۔

"آپ غصہ نہ کریں، مجھے صرف پانچ منٹ دیں ابھی مل جاتا ہے۔" وہ واقعی اس کے غصے سے خائف تھی اس لیے وہ گفٹس وہیں چھوڑ کر اب کمرے سے باہر جا رہی تھی کہ شاید کہیں اور رکھ دیا ہو۔ وہ کمرے سے باہر چلی گئی تو غازی نے بیڈ پر پڑے گفٹس اٹھائے اور

www.novelsclubb.com

کمرے سے باہر آ گیا۔

اب مائعزم لاؤنج میں پریشان کھڑی نظر آئی۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور فکر مندی بھی کتنی سوٹ کرتی تھی۔ وہ صرف سوچ کر رہ گیا۔

"مائعزم چلیں؟" وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔ آدھے گھنٹے سے وہ فون نہیں ڈھونڈ پائے تھے۔

"بس تھوڑی دیر رک جائیں فون یہیں ہو گا۔" وہ جانتی تھی کہ اس کا غصہ فوراً ہائی ہو جائے گا اس لئے اس سے نظر ملائے بغیر فون ڈھونڈنے میں جتی رہی۔ اسے ماہ جبین کے جھمکے لینے تھے اور تصویر فون میں تھی اس لیے وہ اس کے بغیر نہیں جا سکتی تھی۔

"سردار کو بھی اسی کھڑوس کو مجھے لینے بھیجنا تھا اور یہ رضیہ بھی پتہ نہیں کہاں چلی گئی؟ مدد ہی کروا جاتی لیکن نہیں، وہ میرے لیے فنکشن کیوں چھوڑتی؟" وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اسے یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں نے کچن کی شیلف پر رکھا تھا، مجھے یاد ہی نہیں رہا۔ میں بس ایک منٹ میں آئی۔"

وہ کچن کی طرف بھاگی۔

"واہ محترمہ کی یاداشت ٹھیک ہو گئی۔" غازی بڑبڑاتا ہوا ٹیبل سے گفٹس اٹھاتا باہر نکل گیا۔

وہ پورے پانچ منٹ مزید ضائع کرنے کے بعد گھر کا داخلی دروازہ بند کرتی باہر آئی۔ بڑی کام دار شال اس نے اپنے بازو پر رکھی ہوئی تھی۔

"مجھے امید نہیں تھی تمہیں لینے آنے کے لئے مجھے اتنا ذلیل ہونا پڑے گا۔" وہ اس پر طنز کر رہا تھا۔

"سوری غازی بھائی! میں نے جان کر نہیں..."

"اچھا اچھا بس کرو! میں نے وضاحت نہیں مانگی اور مجھے بھائی مت بولا کرو، بہت آکورڈ لگتا ہے۔" غازی نے گاڑی کو سڑک پر ڈال دیا۔ مائعزم کو وہ ہمیشہ سے ہی روڈ لگتا تھا اس لیے وہ ابھی بھی جی بھر کر حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کھڑوس نہ ہو تو!" اس نے پیچھے سے اسے گھور کر دیکھا۔ یہاں سے صرف اس کا سائیڈ پوز ہی نظر آ رہا تھا۔ مائعزم کے دل نے تائید کی یہ رف ٹف سا بندہ بہت ہینڈسم ہے! خیر اسے کیا؟

"غازی بھائی اس شاپ کے باہر رکیں پلیز! میں نے آپی کے جھمکے لینے ہیں۔ ان کا ایک ائیر رنگ ٹوٹ گیا تھا۔" وہ جلدی سے منت کرتے ہوئے بولی مبادا گاڑی چلاتے ہوئے آگے ہی نہ بڑھا دے اور وضاحتیں ایسے دے رہی تھی کہ اگر نہ دیں تو وہ اسے کھا جائے گا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ آج کون سے گناہ ہو گیا تھا مجھ سے؟" غازی نے ضبط سے سوچا کیونکہ وہ واقعی زچ ہو گیا تھا۔ اس نے کار کو مارکیٹ کے باہر کھڑا کر دیا تب تک مائعزم نے شال سر پر رکھ کر اچھی طرح سے خود کو کور کر لیا جو اس نے پہلے ایک بازو پر اوڑھ رکھی تھی۔ غازی کو اس کی

یہ حرکت اچھی لگی۔ باہر کافی رش تھا اور اندر تو راستہ ہی بمشکل ملنا تھا۔ عید کے دن تھے اس لیے شاپنگ کے لیے لوگ رات کو ہی باہر نکلتے۔

"تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں اگر پانچ منٹ میں واپس نہ آئیں تو سچ میں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔" مائعزم اس کی سرد آواز سن کر فوراً اس کی بات پر عمل کرتے ہوئے اندر بھاگی جیسے سچ میں اگر پانچ منٹ سے اوپر ہو گئے تو وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا اور اکیلے جانا اتنی رات کو وہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

ایک تو وہ تھی بھی اتنے بھاری ڈریس میں اوپر سے مارکیٹ میں اتنا رش تھا کہ اسے بار بار بچ کر چلنا پڑ رہا تھا کیونکہ لوگ جان بوجھ کر ٹکرانے کے چکر میں لگ رہے تھے۔ وہ اس وقت جس شاپ میں تھی وہاں رش کافی زیادہ تھا اور اسے اپنی باری کا انتظار کرنا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات ایسی لڑکی کے لگ رہے تھے جو شادی کے فنکشن سے بھاگ کر آئی

ہو۔کافی دیر بعد جب اس کی باری آئی تو اس نے دکاندار کو فون سے تصویر نکال کر دیکھائی کہ اسے کس طرح کے جھمکے چاہیے۔دکاندار نے اسے پانچ منٹ انتظار کرنے کا کہا وہ پریشان سی اسے جلدی آنے کا کہہ رہی تھی۔وہ انتظار کر لیتی لیکن غازی کا کوئی پتہ نہیں تھا وہ اسے چھوڑ کر بھی جا سکتا تھا۔

"یااللہ پلیز غازی بھائی کے دل میں تھوڑی سی نرمی ڈال دیں،انھیں مسکرانا سکھا دیں۔۔۔ ایسے مجھے چھوڑ کر نہ چلے جائیں۔"اسے تو ویسے بھی وہ بندہ ایسا لگتا تھا کہ جو میں کہتا ہوں وہ میں کرتا ہوں۔چند منٹ بعد جھمکے مل گئے اور پیسے دینے کے بعد جب وہ باہر آئی تو غازی کے وقت سے دس منٹ زیادہ ہو چکے تھے۔ارد گرد نظر دوڑائی تو گاڑی نظر نہ آئی۔اس کا دل کیا کہ وہیں بیٹھ کر رونے لگ جائے،اتنی فضول ہے مائعزم غازی کے لیے؟وہ اسے

قتل کر دینا چاہتی تھی۔فی الحال وہ ایسا بھی نہیں کر سکتی تھی سو رونے کا اور قتل کرنے کا ارادہ ملتوی کر کے خود کو نارمل کیا اور لگی رکشہ رکوانے!

رکشے میں بیٹھ جانے کے بعد اس نے ڈرائیور کو پتہ سمجھایا،اس بھلے ڈرائیور نے اسے دس منٹ تک منزل تک پہنچانے کا دعویٰ کیا۔وہ اب رکشے میں بیٹھ کر آیت الکرسی پڑھنے لگی۔اسے اب ڈر لگ رہا تھا۔

"اب بندہ اتنا بھی کیا جلاد ہو گیا کہ آدھی رات کو کزن کو ایسے سڑک کے بیچ میں چھوڑ کر چلا جائے۔ذرا نہیں سوچا کہ وہ بیچاری اکیلی،ڈری سہمی سی لڑکی ہے کہیں ڈر کے مارے ہارٹ ہی فیل نہ ہو جائے لیکن صاحبزادے کے پاس دماغ ہو تو سوچیں نا!انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہے ان کے پاس۔سردار سے ایسی کلاس لگواؤں گی کہ یاد رکھیں گے۔بلکہ

www.novelsclubb.com

یاد کریں گے کہ کبھی کسی مائعزم سے پالا پڑا تھا۔" وہ بڑبڑاتی جا رہی تھی اور اس وقت سخت غصے میں تھی۔

"اللہ جی میری حفاظت فرمانا! میں ڈرپوک سی لڑکی ہوں، ایسے مر گئی تو لوگ کتنی باتیں بنائیں گے۔" اسے ایک تورکشے میں اکیلے بیٹھنے سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔ اندھیری رات۔ انجان راستہ۔ انجان ڈرائیور۔ اف!

"میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں جناب غازی! اللہ کرے پورے ہال کے مہمانوں کے سامنے ابو آپ کو بے عزت کریں کہ دوبارہ گھر میں اپنی شکل نہ دکھا سکیں۔ پورے کے پورے جلاد ہیں آپ۔" وہ رونے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

راستہ بھی ایسا خوفناک تھا کہ اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ بمشکل اپنے کانپتے ہاتھوں کو تسلی دی کہ کچھ نہیں ہو گا اللہ ساتھ ہیں لیکن دل تو ایسے زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے آج تھک

چکا ہے اور اس وجود سے باہر آنا چاہتا ہے۔آج ہارٹ اٹیک نہ سہی اسکا نروس بریک ڈاؤن ضرور ہو جائے گا۔انہی سوچوں میں گم اسے روشنی کی کرن دکھائی دی۔اسے میرج ہال نظر آ گیا جہاں چار لوگوں کی اکٹھی مہندی کی جا رہی تھی۔

رکشے کا کرایہ دے کر وہ داخلی دروازے کی طرف دوڑی۔رکشے والا باجی باجی کرتا رہ گیا جو اسے زیادہ پیسے دے گئی تھی لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔وہ غازی کو قتل کر دینا چاہتی تھی کیونکہ جو غازی نے کیا تھا مائعزم پر اس کا قتل واجب ہو چکا ہوتا لیکن غازی اسے نظر نہ آیا۔

****

www.novelsclubb.com

تیری ابتدا کوئی اور تھا، تیری انتہا کوئی اور تھا

تیری بات ہم سے ہوئی تو کیا؟ تیرا آشنا کوئی اور تھا

ہمیں شوق تھا بڑی دیر تک، تیرے ساتھ شریکِ سفر رہیں

تیرے ساتھ چل کر خبر ہوئی، تیرا راستہ کوئی اور تھا

کچھ دیر پہلے مائعزم کے اندر چلے جانے کے بعد وہ فون پر کسی کو میسج کرنے لگا۔اسے یقین تھا مائعزم پانچ نہیں تو دس منٹ لگا سکتی ہے لیکن جب وہ کافی دیر گزرنے کے بعد بھی نہ آئی تو اس نے گاڑی کو سائیڈ لگا کر اندر جانے کا سوچا۔وہ گاڑی کو پارکنگ کی طرف لے آیا کیونکہ مارکیٹ کے باہر کار کھڑی کرنے پر پابندی تھی۔اس کے بعد وہ اندر کی طرف چلا گیا۔تب تک مائعزم رکشے پر سوار ہو چکی تھی اور غازی اس بات سے بے خبر اندر کی جانب چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اگلے بیس منٹ تک وہ پاگلوں کی طرح ہر دکان میں اسے ڈھونڈتا رہا لیکن وہ نہیں ملی۔

"یااللہ یہ پاگل لڑکی کہیں خود تو نہیں چلی گئی؟" وہ یہ سوچ کر باہر کی طرف بھاگا۔ہر طرف دیکھا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئی۔اب غازی کو پریشانی لاحق ہوئی۔کم از کم مائعزم

سے اتنی بیوقوفانہ حرکت کی امید نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اس کے مذاق کو بھی اس قدر سنجیدہ لے سکتی ہے اسے یقین نہ آیا۔ اپنی کہی بات پر شرمندگی ہوئی کہ اس سے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔ ہال میں کسی کو فون کر کے پوچھنا خود کو اور مائعزم کو مشکوک بنانے کے مترادف تھا۔ اللہ کا نام لے کر گاڑی کو میرج ہال کی طرف جانے والے راستے پر ڈال دیا۔ وہ اب آہستہ گاڑی چلا رہا تھا اور حد سے زیادہ پریشان نظر آ رہا تھا شاید راستے میں کہیں مل جائے لیکن مائعزم نہیں ملی۔

اتنے میں حذیفہ کی کال آئی تو وہ مزید پریشان ہوا۔ وہ مائعزم کو لانے کے متعلق پوچھے گا تو غازی کیا جواب دے گا؟

www.novelsclubb.com

"جناب غازی! آپ کی طبیعت اب متوقع سالے صاحب صاف کریں گے۔" وہ بے چارگی سے بولا۔

"یار کدھر ہے؟میری ہمشیرہ کب سے اندر آچکی ہے۔تمہارا کیا گاڑی میں بیٹھے رہنے کا پلان ہے؟"حذیفہ کی بات پر غازی کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"گاڑی پارک کر رہا ہوں،آرہا ہوں صبر رکھو۔"اس نے فون بند کر دیا۔

"یہ پاگل لڑکی میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گی۔"اس نے بڑبڑاتے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی۔وہ اب سخت غصے میں لگ رہا تھا۔کچھ کام کی ٹینشن یعنی فکر معاش اور کچھ گھر کی ٹینشن،اس کا تو دماغ مائعزم نے گھما دیا تھا۔

وہ دل ہی دل میں اسے صلواتیں سنانے کا منصوبہ بنا رہا تھا اور ادھر مائعزم کا بھی غازی کے بارے میں کچھ ایسا ہی خیال تھا۔ایک بار سامنے آجائے پورے ہال کے سامنے بے عزتی کروائے گی۔

www.novelsclubb.com

****

یار باجوں ہن جیوں کوڑے

اندر درد ہزاراں

غلام فرید میں روواں ایویں

جیویں وچھڑی کونج قطاراں

وہ خاموش سی سامنے سڑک پر دیکھ رہی تھی، پولیس والے ادھر سے اُدھر چکر لگا رہے تھے اور وہ بس اپنی دوست کی راہ دیکھ رہی تھی۔ایمبولینس کی سیٹ سے ٹیک لگائے اس کے پیر باہر سڑک پر تھے اور پیروں میں نرم اور کھلے جوتے تھے جو یہیں پر کسی نے دیئے تھے۔آسمان پر زور سے بادل گرجے اور مائعزم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی، کچھ دیر پہلے والا خوف واپس آگیا۔اس کی نظریں کسی اپنے کو تلاش کرنے لگیں لیکن سلیمان احمد کو اس

www.novelsclubb.com

نے خود ہدیٰ کو لینے بھیجا تھا۔اب وہ خود کو پر سکون کرتی دوبارہ سر ایمبولینس کے دروازے پر ٹکا دیا۔

"پلیز ہدیٰ واپس آجاؤ! پلیز۔۔۔"وہ خود سے بڑبڑائی۔

"اللہ ہدیٰ کی حفاظت کریں پلیز۔۔۔"وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔بادل گرجنے کے بعد ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی تھی لیکن وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"مادام! آپ اندر رہو جائیں۔"کسی اہلکار نے اسے سردی سے بچنے کے لیے اندر رہو جانے کو کہا۔مائعزم نے گویا سنا ہی نہیں،وہ دور سڑک کو دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد اس نے دیکھا ساری پولیس اپنی موبائل میں بیٹھ رہی تھی اور جنگل میں جانے والے بھی سارے واپس آگئے تھے۔

سلیمان احمد اس تک آئے۔

"تم شاہ زیب؟۔۔۔افرسیاب کے ساتھ رہنا!" سلیمان احمد اس بیس اکیس برس کے لڑکے کو سنجیدگی سے کہہ رہے تھے اور مائعزم کو اپنے حصار میں لیے گاڑی کی طرف بڑھے۔

"ابو ہدیٰ؟" وہ ہراساں سی پوچھ رہی تھی۔

"اسے وہ لوگ لے گئے ہیں، ہم اسی جگہ پر جا رہے ہیں لیکن تمہیں ہاسٹل چھوڑنے کے بعد۔۔۔" وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں کہیں نہیں جاؤں گی ابو! میں آپ کے ساتھ جاؤں گی جب تک ہدیٰ نہیں ملے گی، نو میں کہیں نہیں رکوں گی۔ میں ہدیٰ کو ڈھونڈنے جاؤں گی۔ میں نے نہیں پڑھنا

یہاں۔۔۔میں واپس جاؤں گی۔۔۔ابو آپ وعدہ کریں میری دوست کو واپس لائیں گے۔

میری ہدیٰ کو واپس لائیں گے۔"وہ غنود گی میں جاتے ہوئے کہتی رہی۔

"میں ہدیٰ سے ملے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی۔مائعزم سیلفش نہیں ہے؟"وہ بڑبڑاہٹ

جاری رکھے ہوئے تھی۔وہ ہیٹر کی گرمائش کی وجہ سے پر سکون ہو رہی تھی لیکن آنکھیں

بھیگی ہوئیں تھیں اور سارا منظر دھندلا ہو رہا تھا۔

"کیا تم نے ان میں سے کسی کو دیکھا تھا؟"

"وہ چھ لوگ تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ان کی شکلیں بہت بری تھیں۔۔۔

ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ہم جنگل میں بھاگ گئے۔۔۔

وہ میرے پیچھے آئے تھے ابو۔۔۔

میں۔۔۔میں بہت ڈر گئی تھی۔میں نے ان پر گولی چلادی۔"وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔

"کیا مجھے جیل ہو جائے گی؟"وہ تکلیف میں تھی اور مائعزم کی تکلیف سلیمان احمد سے دیکھی نہیں جارہی تھی۔یہ دکھ ان لوگوں کے پاس ہی کیوں جاتے ہیں جو لاڈلے ہوتے ہیں؟

www.novelsclubb.com

"نہیں میرا بچہ !آپ کو کوئی جیل نہیں ہو گی۔آپ صرف آرام کرو،میں آپ کی دوست کو ڈھونڈنے جاؤں گا،اگر آپ ساتھ رہو گی تو میرا دھیان آپ کی طرف رہے گا۔میں آپ کو اپنے دوست کے گھر چھوڑ دوں؟"

"جی!" وہ سیٹ سے سر ٹکا کر مدہم آواز میں بولی لیکن اس کے ابو اسے ہدیٰ کے گھر لے آئے۔

"ابو یہ ہدیٰ کا گھر؟۔۔۔"

"ہدیٰ کو اس کے گھر ہی لاؤں گا، تمہیں پہلے سے یہاں موجود ہونا چاہیے۔" وہ بس خاموشی سے انھیں سنے گئی۔

اسے گیسٹ روم میں رکھا گیا لیکن ہدیٰ کا محل بالکل خاموش تھا۔اس کی امی نے مائعزم کا خیال رکھا بالکل ہدیٰ سمجھ کر! مائعزم نظریں ہی نہیں ملا پا رہی تھی لیکن انھوں نے مائعزم سے اس حادثے کے بارے میں ایک سوال نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اللہ پر یقین ہے، میری ہدیٰ ٹھیک ہے۔" وہ چاہتی تھی یہ یقین قائم رہے۔

اسے دودھ میں نیند کی گولیاں دی گئیں تھیں جس سے وہ جلد ہی اپنے اور ہدیٰ کے بارے میں سوچتے سوچتے سو گئی۔

ناجانے کیا وقت تھا اس کی آنکھ ایک عجیب سے احساس سے کھلی جیسے کوئی بہت اونچا رو رہا ہو' بین کر رہا ہو۔اس کے سر میں درد ہونے لگا اور اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کہاں ہے اور کب سے ہے؟ کچھ دیر وہ اندھیرے میں خود کو بھی دیکھ نہ سکی۔اس نے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر کمرے کا دروازہ ڈھونڈنا چاہا جو کہ جلد مل گیا۔لاک پر ہاتھ رکھ کر اس نے خود کا سر گھومتا ہوا محسوس کیا۔اس نے دروازے سے ٹیک لگا لی، رونے اور بین کرنے کی آوازیں بھی تیز ہو گئیں۔مائعزم کا سر درد سے پھٹنے لگا۔اس نے جنون کی سی کیفیت میں دروازہ کھولا اور باہر کا منظر دیکھ کر ساکت رہ گئی۔اب وہ رونے کی آوازیں واضح سن سکتی تھی لیکن اس کی نظریں لاؤنج کے بیچ و بیچ پڑی میت پر ٹھہر گئیں۔وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔

سب ایک خواب سا تھا۔ کبھی کبھار خواب میں ایسا ہو جاتا کہ وہ کسی مانوس جگہ پر ایسے میت دیکھ لیا کرتی تھی اور اس کے بعد صدقہ دیا کرتی تھی لیکن اسے محسوس ہوا یہ خواب نہیں ہے تو وہ دیوانہ وار بھاگتی ہوئی عورتوں کے رش میں سے جگہ بناتی اس میت تک پہنچی۔

وہ چہرہ دیکھنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔اس کے وہاں کھڑے ہونے سے عورتوں کے رونے میں مزید اضافہ ہوا، وہ اسے بھی کچھ کہہ رہی تھیں جیسے اس نے کسی کو مارا ہے، اس نے ہدیٰ کو مارا ہے، وہ بدنصیب لڑکی ہے، اس نے سارے میں خاموش نظر ڈالی اور ہدیٰ کو ڈھونڈنا چاہا لیکن ہدیٰ تو وہاں کہیں نہیں تھی۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے چہرے پر سے کپڑا ہٹانا چاہا تو کہیں سے دو مرد اس تک آئے۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم! آپ باہر چلیں۔" وہ شاید عورتوں کی بلند و باگ اور سر عام دینے والی بد دعاؤں کی وجہ سے کہہ رہے تھے۔ایک آواز جانی پہچانی تھی۔

"افرسیاب بھا۔۔۔یہ ہدیٰ نہیں۔۔۔ہدیٰ زندہ ہے نا؟"وہ چہرہ نہیں دیکھ سکی۔افرسیاب کی سرخ روئی روئی آنکھوں سے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"ہدیٰ نہیں ہو سکتی یہ۔۔۔یہ میری ہدیٰ نہیں۔۔۔"اس نے چہرے سے کپڑا ہٹایا۔آدھا جھلسا ہوا چہرہ! وہ چہرہ ہدیٰ کا ہی تھا۔وہ پر سکون نظر آنے والا چہرہ ہدیٰ ریاض کا تھا۔مائعزم نے نفی میں سر ہلایا۔آنکھوں کو رگڑ کر صاف کیا۔سب کچھ دھندلا سا تھا۔

"یہ ہدیٰ نہیں۔۔۔"الفاظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے۔

"تم نہیں ہو؟۔۔۔بولو یہ سب جھوٹ ہے ہدیٰ!"اس نے نرمی سے ہدیٰ کے چہرے کو چھوا۔وہ ٹھنڈا برف ہو رہا تھا اور ایک سرد سی لہر مائعزم کے پورے وجود میں اتر گئی۔

مائعزم نے اسے ہلایا،اسے پکارا اور پھر پکارتی چلی گئی۔اس کی دوست کیسے جا سکتی ہے؟یہ

سب جھوٹ ہے۔مائعزم کی پھٹی اور اونچی آواز سے عورتوں کے رونے میں کمی ہوئی تھی۔

مائعزم نے افرسیاب کو دیکھا تو وہ بے آواز آنسو بہائے جا رہا تھا۔مردوں کو سرعام رونے کی اجازت نہیں ہوتی تو وہ کیوں رو رہا ہے؟

"یہ بول کیوں نہیں رہی؟ ہدیٰ خاموش کیوں ہے؟"اس نے جنونی انداز میں افرسیاب کا کالر تھام لیا۔اسے جواب چاہیے تھا کہ ہدیٰ ایسے کیوں پڑی ہے؟

"چٹکی۔۔۔"اتنے لوگوں میں ایک اور شناسا آواز! مائعزم نے اس طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی۔۔۔میری دوست بول نہیں رہی،اسے بولیں اٹھ جائے!"وہ دیوانہ وار حذیفہ کی طرف لپکی۔حذیفہ نے کرب سے اسے خود سے لگایا اور روتا رہا۔مائعزم کا درد اب شدت سے تکلیف دے رہا تھا۔اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں ہے؟ کیا کر رہی ہے؟ ارد گرد کیا

ہو رہا ہے؟سب کسی فلم کی طرح بس چلتا جا رہا تھا لیکن جاپانی زبان کی فلم جس کی اسے کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی اور فلم اپنے اختتام تک پہنچتی جا رہی تھی!

"مائعزم! تمہاری دوست مر گئی ہے، تمہیں صبر کرنا ہو گا جیسے اپنے بیٹے کی موت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر فرمایا۔" حذیفہ نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی جو روتی چلی جا رہی تھی اور اب روتے ہوئے وہ کچھ کہنے لگی۔

وہ جانتا تھا اس وقت حالت غم میں اسے کوئی فرمان، کوئی تسلی ریلیف نہیں دے سکے گی لیکن وہ کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"موت کیسے ہوئی؟" اس کے کانوں میں کسی نئی آئی عورت کی آواز گونجی۔ وہ لاشعور میں سننے لگی۔

"ہائے بہن! ظالموں نے کچھ نہیں چھوڑا۔ پوسٹ مارٹم میں کہہ رہے ہیں اجتماعی زیادتی کے بعد قتل ہوا ہے لیکن گھر والے صرف قتل کا بتا رہے ہیں۔ بھلا ایسی باتیں کہاں تک چھپ سکتی ہیں اور تین دن درندوں کے ظلم کے بعد کیسے بچ پاتی؟" مائعزم سانس نہیں لے سکی۔ وہ کیا کہہ رہی تھیں؟

"بھائی ہدیٰ کیسے؟" حذیفہ نے کچھ نہیں سنا تھا۔ ابھی وہ کچھ کہنے کے لیے لب کھولنے والا تھا کہ کسی نے اسے باہر چلنے کا کہا۔ ہدیٰ کے کسی بھائی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ حذیفہ اسے ایک طرف بیٹھنے کا کہہ کر جلدی سے باہر دوڑا۔

www.novelsclubb.com

"ہدیٰ کا قتل ہوا؟۔۔۔ اس کا ریپ!۔۔۔" اور اس سے آگے مائعزم کے حواس جواب دے گئے۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی حذیفہ کے پیچھے بھاگتی گئی۔

باہر ہر طرف انجان چہرے تھے۔وہ کسی کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن کس کو؟وہ صرف ہدیٰ کو زندہ دیکھنا چاہتی تھی۔جب باہر کچھ نہیں ملا تو وہ بھاری ہوتے سر کو تھامے اندر بھاگی۔

"ہدیٰ کا قتل۔۔۔"

"وہ سب صرف ہدیٰ کو مارنا چاہتے تھے۔۔۔"

"کیا ہدیٰ مر گئی؟۔۔۔"

"ہدیٰ تو بڑی بہن تھی۔۔۔بہادر۔۔۔وہ کیسے؟"

وہ عورتوں کے رش سے آگے نکل آئی۔اسے ہدیٰ کی میت کے قریب بیٹھنے دیا گیا۔وہ اس کے چہرے کو بار بار نرمی سے چھوتی مسلسل روتی جا رہی تھی۔ہدیٰ کا چہرہ آج بھی کھلے گلاب کی طرح تھا خوبصورت!مائعزم روتے ہوئے اس کی آنکھوں کو چوم رہی تھی،اس

www.novelsclubb.com

سے معافی مانگ رہی تھی لیکن اب روتے ہوئے اس کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔وہ بہت تکلیف میں تھی،اتنی تکلیف کہ دل پھٹ جائے۔وہ روتی جارہی تھی لیکن آواز!آواز کہیں کھو گئی تھی یا بند ہو گئی تھی۔اس کا دکھ بڑا تھا اور ایک آخری چیز جو وہ کرنے لگی تھی وہ خود کو ختم کرنے لگی تھی۔ہدیٰ مر گئی تھی تو مائعزم کیسے زندہ رہ جاتی؟

کچھ دیر بعد جنازہ اٹھانے کے لیے مرد اندر آئے۔وہ خاموشی سے پیچھے ہو گئی اور کسی چیز کی تلاش میں پاگلوں کی طرح ارد گرد دیکھتی رہی۔وہ ماتمی صفوں سے دور ہوتی گئی۔عورتوں کا رونا،پیٹنا تیز ہو گیا لیکن مائعزم اوپر کو بھاگی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم!"کسی کی بھاری مردانہ آواز گونجی تھی لیکن اس نے سنا ہی نہیں۔

سیڑھیوں پر کھڑی عورتیں راستے سے ہٹ گئیں کیونکہ سلیمان احمد چند مردوں کے ہمراہ تیزی سے مائعزم کے پیچھے بھاگے تھے۔مائعزم کے قدم خود بخود ٹیرس کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔اسے راستہ معلوم تھا۔

ہدیٰ کی موت اس کی وجہ سے ہوئی تھی اور اسے بھی مر جانا چاہیے۔وہ بھاگتی گئی بالکل ایسے جیسے اس رات وہ جنگل میں بھاگی تھی۔وہ ٹیرس کا دروازہ پار کر گئی۔وہ کم عمر مائعزم ہوش میں نہیں تھی۔موت سے ریلیف چاہ رہی تھی بالکل ویسا جیسا ہدیٰ کو مل گیا تھا۔سلیمان احمد نے اسے جالیا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم بچے ہوش کرو۔۔۔"سلیمان نے اسے روک کر خود سے لگایا اور بھیگی ہوئی آواز میں کہا۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔مجھے مرنا ہے! مجھے ہدیٰ کے پاس جانا ہے۔مجھے اسے بتانا ہے کہ۔۔۔ مائعزم قاتل نہیں ہے' خدا کی قسم مائعزم نے ہدیٰ کو نہیں مارا۔مائعزم اپنی دوست کو نہیں مار سکتی۔میں مر جاؤں گی سردار! مائعزم مر جائے گی۔"وہ ان کے بازوؤں میں بے قابو ہو رہی تھی اور بار بار اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کرتی۔

کسی نے سلیمان احمد کو کچھ پکڑایا اور انھوں نے خاموشی سے دل پر پتھر رکھ کر وہ تھام لیا اور اس کی سوئی مائعزم کی گردن پر چبھو دی۔وہ چیخی لیکن اس کی چیخیں بھی دم توڑ گئیں اور وہ بے ہوش ہو گئی۔وہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئے۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ سبکتگین کی طرح مائعزم کے ساتھ بھی کچھ برا ہو جائے کیونکہ ہدیٰ واپس نہیں آسکتی تھی۔

****

باب10

سفر کے شوق میں تھا فاصلہ ہی بھول گیا

عجیب سحر تھا میں راستہ ہی بھول گیا

میں آشنا ہی نہ تھا دشتِ جذب و مستی سے

جو پائے ننگ میرا قافلہ ہی بھول گیا

بنایا سجدوں سے جب ایک گوہرِ نایاب

حریم کعبہ سے تب رابطہ ہی بھول گیا

کسی کی دید کا کچھ ایسا لرزہ طاری تھا

کہ احترام کا ہر قاعدہ ہی بھول گیا

کہا تھا ساقی نے احمد کہ آج شام آنا

www.novelsclubb.com

جو شام آئی تو میں میکدہ ہی بھول گیا

جب وہ ہال میں پہنچا تو سخت غصے میں تھا لیکن اسے موڈ ٹھیک کرنا پڑا تھا، کم از کم اسے فنکشن ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

"اس مائعزم کی بچی کو تو میں گھر جا کر سیدھا کرونگا۔" وہ غصے کو بالائے طاق رکھ کر وہ مسکراتا ہوا اندر آیا۔

لاشعوری طور پر اس کی نگاہیں مائعزم کو ہی ڈھونڈ رہی تھیں۔ آخر وہ اسے نظر آ ہی گئی، وہ بہت انہماک سے یقیناً اپنے باپ کو اس کی شکایت لگا رہی تھی۔ اب دو چار شکایات لگانے کا حق اس کا بھی بنتا تھا۔ وہ سنجیدگی سے چلتا ہوا اسی طرف بڑھا لیکن راستے میں کسی کے روکے جانے پر بہت بدمزہ ہوا۔

"غازی کہاں تھے تم اتنی دیر سے؟"

www.novelsclubb.com

"چپکو کہیں کی!" اسے عجیب سے لقب سے نوازتا وہ اس کی طرف مڑا۔

"میں مائعزم کو لینے گھر گیا تھا۔ کیوں کوئی کام ہے تمہیں؟" غازی نے جبراً مسکراتے ہوئے امبر سے پوچھا جو پچھلے ایک ہفتے سے اس کی ہر کارروائی پر نظر رکھے ہوئے تھی اور غازی کو یہ سخت برا لگ رہا تھا۔

"اتنا سر چڑھایا ہوا ہے تم نے مائعزم کو، بہت روڈ ہے ویسے۔" وہ بھی غالباً حسد میں ایسا کہہ رہی تھی۔

"نہیں میرا خیال ہے کہ وہ بہت ہمبل اور کیئرنگ ہے۔" غازی نے امبر کے سامنے مائعزم کا دفاع کیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں آئے ہوئے چند دن ہوئے ہیں، بہت جلد اس کی اصلیت سے واقف ہو جاؤ گے۔" امبر کو یقیناً غازی کا مائعزم کی سائیڈ لینا اچھا نہیں لگا تھا۔

"ٹھیک ہے جب اس کی اصلیت سے واقف ہو جاؤں گا تو تمہارے ساتھ کھڑا ہو کر اس کی برائی کروں گا۔ ناؤ ایکسکیوز می!" وہ کہتا ہوا دوسری طرف چلا گیا کیونکہ اب وہاں سردار اور مائعزم نہیں کھڑے ہوئے تھے۔

"منہا یہ تمہارے شوہر نامدار جو ہیں نا! بہت کنجوس ہیں، سمجھ لو جدی پشتی کنجوس ہیں۔ بہتر ہے انکا والٹ ہمیشہ اپنے قبضے میں رکھنا۔" مائعزم کا ادھر آنے پر موڈ اچھا ہو گیا تھا اور غازی کی کافی ساری شکایات لگانے کے بعد اس کے دل میں خوشی والی فیلنگ آ رہی تھیں۔ کن اکھیوں سے وہ دیکھ سکتی تھی کہ اس کے ابو غازی سے کچھ کہہ رہے ہیں اور وہ یقیناً شرمندہ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم پر ہی گیا ہوں۔" حذیفہ نے مائعزم سے کہا۔ دراصل مائعزم' حذیفہ سے پیسے لے کر منہا کے لئے گفٹ خریدنا چاہتی تھی لیکن حذیفہ نے پیسے دینے سے انکار کر دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو خود ہی تحفہ دے گا۔

"استغفر اللہ۔۔۔" مائعزم نے بے اختیار اپنے چہرے کو ہاتھ لگایا تو سب ہنسنے لگے۔

"میری کون سی داڑھی مونچھ نکل گئی ہے؟" وہ خفگی سے پوچھ رہی تھی۔ زیادہ تر رسمیں مائعزم ہی کر رہی تھی کیونکہ وہ دونوں طرف سے سب سے قریبی رشتہ دار بنتی تھی۔ امبر' غازی کو بھی ادھر کھینچ لائی جس کا مہندی کی رسوم میں کوئی خاص دل نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے غازی صاحب آپ بھی آئیں ہمارے درمیان بیٹھیں، آخری کو اب آپ ہمارے سالے بننے والے ہیں۔" حذیفہ نے شوخیہ انداز میں کہتے ہوئے غازی کو فوراً اپنے اور عثمان کے درمیان جگہ دی۔ تھری سیٹر صوفے پر وہ دونوں تھے اور سائیڈ میں ٹو سیٹر پر

منہااور ماہ جبین بیٹھی ہوئیں تھیں۔امبر بار بار غازی کے ساتھ چپک کر کھڑی ہو رہی تھی تواس نے ان دونوں کے درمیان جا کر بیٹھنا ہی مناسب سمجھا۔

اسے ادھر آتے دیکھ کر مائعزم کا موڈ خراب ہوااور وہ اسٹیج سے نیچے اتر آئی۔غازی سمیت سب نے یہ بات نوٹ کی لیکن اسے پرواہ نہیں تھی کیونکہ مائعزم نے کبھی اپنے چہرے کے تاثرات چھپانے کی کوشش کی ہی نہیں تھی۔

وہ اسٹیج سے اتر کر اپنی خالہ اور امی کے پاس بیٹھ گئی۔

"مائعزم!آج آنے میں اتنی دیر کیوں لگائی تھی؟میں تو پریشان ہو گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"آتو گئی ہوں بشریٰ جی!"وہ بے زاری سے بولی۔

"سب تمہارا پوچھ رہے تھے۔"بشریٰ نے اسے کہا۔

"ہونہہ بڑی فکر ہے سب کو میری۔" وہ جلے دل سے سوچ کر رہ گئی۔

"میں نے مارکیٹ سے کچھ لینا تھا اسی لئے دیر ہو گئی۔" اس کے رویے سے صاف ظاہر ہوا کہ وہ جواب نہیں دینا چاہتی۔

"مائعزم آپی، کیا آپ میرے ساتھ واش روم چلیں گی؟ اکیلے میں ڈر لگتا ہے۔" زرین اس کی پھوپھو کی بیٹی تھی جو اپنے میک اپ کو لے کر بہت conscious تھی۔ مائعزم اس کے ساتھ چلنے لگی کیونکہ خود کو پیچھے رکھ کر دوسروں کی مدد کرنا مائعزم کا خاصہ تھا۔

اتنے میں کھانا بھی لگ گیا تھا۔ زرین نے اسے اپنا میک اپ ٹھیک کرنے پر لگا دیا۔ مائعزم نے بغیر برا منائے اس کا میک اپ ٹھیک کر دیا پھر زرین وہاں سے خوشی خوشی چلی گئی۔

مائعزم کو بھی بھوک لگی ہوئی تھی سو وہ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے کے ارادے سے باہر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

راستے میں غازی ملا وہ اسے گھور کر آگے جانے لگی کہ غازی نے اس کا بازو پکڑ کر اسے

روکا۔

"کس کے ساتھ آئی ہو؟" وہ اتنے غصے میں غرایا کہ مائعزم کا دل دھڑک کر رہ گیا۔

"میں جس مرضی کے ساتھ آؤں آپ کو کیا؟ چھوڑ کر مت آتے نا مجھے۔" بہت ہمت

کر کے اس نے غازی کی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا۔

"میں تمہیں کب چھوڑ کر آیا تھا؟ آدھا گھنٹہ پاگلوں کی طرح تمہیں اُدھر ڈھونڈتا رہا۔"

غازی ابھی بھی غصے میں تھا اور وہ چاہتا تھا مائعزم کی طبیعت صاف کرے۔

www.novelsclubb.com

"میں باہر آئی تو گاڑی نہیں تھی، میں سمجھی آپ واقعی چلے گئے ہیں! اس لئے میں رکشے

میں آ گئی۔" اب کہ مائعزم آرام سے بولی۔

"اللہ کی بندی میں ویسے ہی کہہ رہا تھا کہ تم جلدی باہر آؤ اور تم آدھی رات کو اپنی بہادری دکھانے کے چکر میں رکشے پر چلی آئی۔ وہ کہیں اور لے جاتا تو؟" وہ دبے دبے غصے میں چیخا۔

"یہ آپ کی غلطی ہے اگر آپ مجھے وہ سب نہ کہتے تو میں اُدھر ہی کھڑی رہ کر آپ کا انتظار کر لیتی۔" اس نے غازی کو فکر مند دیکھا تو مدھم آواز میں سنجیدگی سے کہا۔

"جانتی ہو میں کتنا پریشان ہو گیا تھا؟۔۔۔ تم سے تو بندہ کچھ بھی نہ کہے مائعزم!" وہ افسوس سے کہہ رہا تھا یا شرمندگی سے لیکن مائعزم کو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے اپنائیت نظر آئی تھی اور یہ اسے بالکل پسند نہیں آیا۔ وہ اس سے پیچھے ہوئی اور اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔

www.novelsclubb.com

"جو بھی ہے آئندہ مجھے ہاتھ مت لگایئے گا ورنہ میں بھول جاؤں گی کہ آپ کون ہیں؟" وہ اسے شہادت کی انگلی سے وارن کر رہی تھی۔ اتنی دیر وہ غصے سے بھری ہوئی تھی اس لیے اب اچانک یاد آنے پر اسے احساس ہوا کہ وہ نامحرم ہے۔

غازی اس کی بات پر گویا بوکھلا کر رہ گیا اور مائعزم کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ اس سے مزید دور ہوا۔ اس کا مائعزم کو رلانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مائعزم غصے سے اسے گھورتی وہاں سے چلی گئی۔ وہ اسے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن وہ چلی گئی۔

"ڈیم اٹ!" وہ بڑبڑاتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

جب واپس آئی تو سب کھانا کھا رہے تھے اور یقیناً وہ سب ان کی نظروں سے بھی چھپا نہیں رہا تھا۔ کسی کے بھی سوالات سے بچنے کے لیے وہ اپنا کھانا ڈال کر ایک الگ میز پر آ کر بیٹھ گئی۔ اسے نارمل ہونے کے لئے تھوڑا وقت چاہیے تھا کہ سب کے سامنے ہونے والی

بے عزتی کو بھلادے۔وہ خاموشی سے کھانا کھاتی رہی۔وہی مائعزم کی عادت پریشانی میں زیادہ کھانا!

"لڑکے پھنسانا تو کوئی اس سے سیکھے۔"امبر اس کے پیچھے کہیں کھڑی بات کر رہی تھی۔ مائعزم بہت ضبط سے بیٹھی رہی۔اسے رونا آرہا تھا کیونکہ اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا اور دلوں کی نیتیں تو اللہ جانتا ہے۔

"مائی پرنسز ادھر اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟"خدیجہ نے اس کے پاس آکر پوچھا لیکن وہ خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم؟"خدیجہ نے حیرانی سے دوبارہ اسے پکارا۔

"ہاں کیا ہے؟"

"اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟"

"بس ایسے ہی۔" وہ نظریں چرا کر وہ کھانے پر ہی جھکی رہی۔

"غازی بھائی کیوں غصے میں تھے؟" خدیجہ اس کے سامنے اپنی پلیٹ رکھ کر بیٹھ گئی۔

"انہیں سے جا کر پوچھو۔" اس نے ناگواری سے جواب دیا۔

"امبر آپی تو پوری طرح غازی بھائی پر لٹو ہو گئی ہیں، میں نے انہیں کسی سے غازی کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہہ رہی تھیں۔۔۔" خدیجہ ہنستے ہوئے تبصرہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بولوں گی غازی صاحب کو کہ امبر سے شادی کر لیں۔" خدیجہ کی بات کاٹ کر بولی۔ وہ بری طرح تپی ہوئی تھی اور وہ بس رونا نہیں چاہتی تھی۔

"تو تمہارا کیا ہو گا؟" خدیجہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تمہارے گھر آ جاؤں گی نا!" وہ نہایت سنجیدگی سے بولی۔

"تم احمد سے شادی؟۔۔۔" خدیجہ حیران ہوئی۔

"احمد اور غازی میں کوئی فرق نہیں ہے۔"

"کیا ہوا ہے مائعزم؟ سب نے دیکھا تھا کہ غازی بھائی نے تمہارا بازو پکڑا ہوا تھا، اب ایسی بھی کیا بات تھی جو بازو پکڑے بغیر نہیں ہو سکتی تھی؟ سدرہ لوگ تمہارے بارے میں باتیں کر رہیں تھیں۔" خدیجہ نے نارمل سے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"سب نے تمہیں میرے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ غازی نے میرا بازو کیوں پکڑا؟" وہ اس پر بگڑی۔ خدیجہ خفا ہوئی۔

"ایسی بات نہیں ہے میں بس تمہارا موڈ ٹھیک کرنا چاہتی تھی۔"

"یار خدیجہ میرا موڈ ٹھیک ہے بس دعا کرو میں اپنی زبان بند ہی رکھوں جب تک یہ شادی کے فنکشن ختم نہیں ہو جاتے۔" وہ بے زاری سے بولی۔ جتنی خوشی تھی سب ختم ہو گئی۔

"تمہاری کزنز بہت عجیب باتیں کرتی ہیں۔"

"اور میں ان کی یہ باتیں برداشت کرنے کی آخری حد پر ہوں۔" بے بسی سے کہہ کر وہ ذرا سا مسکرائی۔

"تم بہت اچھی ہو مائعزم! آپر فیکٹ گرل۔" خدیجہ نے کہتے ہوئے اس کے گال کھینچے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بس بھی کرو زیادہ مکھن نہ لگاؤ، مجھے ضرورت نہیں ہے۔" وہ خفا سی بولتے ہوئے اپنے گال اس سے چھڑوانے لگی۔

"کتنی غلط بات ہے، ہماری بہن اور بھائیوں کی مہندی ہے اور ہم ادھر بیٹھی ہوئیں ہیں۔ یہ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟" خدیجہ نے کہا تو مائعزم نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

کن اکھیوں سے دیکھا غازی اسٹیج پر تو نہیں ہے؟ اس کے نہ ہونے کا یقین کر کے وہ قدرے ریلکس ہوئی۔ پھر وہ دونوں کھانا ختم کر کے اسٹیج پر ہی آ گئیں۔ باقی کی رسمیں کافی اچھے ماحول میں کی گئی تھیں۔ رات دس بجے تک فنکشن چلتا رہا اور گیارہ بجے تک تقریباً سب مہمان چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

احمد بھی فنکشن میں ہو اور اس کا سامنا مائعزم سے نہ ہو یہ ممکن نہیں تھا۔ ابھی مائعزم کسی دوست کی کال سن کر واپس اپنی امی کی طرف جا رہی تھی کہ سامنے سے احمد آتا دکھائی دیا۔

اس نے اشارے سے ہی مائعزم کی خاصی تعریف کرلی تھی۔مائعزم نے غصے سے لب بھینچ لیے۔

"تم بہت ہاٹ ہو۔"احمد اس کے قریب آیااور اس پر جملہ کسا۔کاش کہ وہ اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس کو پھر سے تھپڑ مار سکتی۔وہ اسے مڈل فنگر دکھاتی وہاں سے چلی گئی۔

احمد بھی شرمندہ سا مسکراتا ہوا دوسری طرف ہو گیااور غازی بے یقینی سے یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ مائعزم ہی تھی کیونکہ اسے کم از کم مائعزم سے ایسی امید نہیں تھی، اس نے دیکھ لیا تھااور اسے احمد کی حالت پر مزہ آیا تھا۔وہ خوشگوار حیرت میں تھا کہ وہ اپنا دفاع کرنا جانتی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ بارہ بجے تک گھر پہنچ چکے تھے۔مائعزم کا موڈ تھا کہ آج ساری رات وہ ماجبین کے ساتھ باتیں کرے گی لیکن اس کے کمرے میں خاصا ہجوم تھا سو وہ اپنے کمرے میں آئی اور

نماز پڑھ کر سونے کے لئے لیٹ گئی۔ تھکاوٹ کی وجہ سے وہ جلد ہی نیند کی وادی میں کھو گئی۔ یہ انتخاب اس کے لیے اچھا ثابت ہوا' بجائے اس کے کہ سب کزنز کو اپنی اور غازی کی بات بتاتی۔

اسی لیے وہ جلد ہی فجر کے لیے اٹھ گئی رات کو اس کے کمرے میں کوئی اور نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ آرام سے سوئی۔ دادی اپنی عمر کی رشتے دار ملنے کے بعد سے انھیں کے ساتھ تھیں اور سیمی شاید ماہ جبین کے پاس ہی تھی۔ فجر ادا کرنے کے بعد وہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگی۔ سورۃ رحمٰن کی بلند آواز میں تلاوت کرنے کے بعد وہ اسٹڈی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی۔ تلاوت ہمیشہ وہ اتنی ہی آواز میں کرتی تھی کہ وہ خود سن سکے اور پھر تلاوت کے آخر میں اس کو یہی احساس ہوتا کہ یہ سورت ابھی صرف اس کے لیے اتاری گئی ہے۔

"جو اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا کارساز بناتے ہیں ان کی مثال مکڑی کے کمزور ترین گھر کی ہے۔"(سورۃ العنکبوت:41)

"تھینک یو سو مچ اللہ پاک! اتنے اچھے ٹائم پہ اتنی اچھی آیت۔ یقیناً آپ دلوں کے حال سے واقف ہیں۔ مجھے نہیں پتہ آج کل میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ میں خود کو سمجھ ہی نہیں پا رہی، یونو میں اپنی ہر پرابلم آپ سے شیئر کرتی ہوں۔" وہ جیسے اللہ تعالی کو یقین دلانا چاہ رہی تھی۔

"اب کی بار مجھے پتا ہی نہیں ہے کہ میرے ساتھ پرابلم کیا ہے۔ سب کچھ اتنی تیزی سے چل رہا ہے۔ اب اپنے ہی گھر میں ان سیکورٹی والی فیلنگ آتی ہے۔ شاید زیادہ مہمان آ گئے ہیں اس لیے آپ مجھ سے بہتر جانتے ہوں گے ایکچلی وٹ از مائی پرابلم؟ ان سب کی عجیب باتیں اف میری ہمت جواب دے جاتی ہے۔ سوری میں کسی کی شکایت نہیں کر رہی اللہ

تعالیٰ! فی الحال ہم آیت ڈسکس کرتے ہیں۔۔۔"وہ جیسے یاد آنے پر مسکرائی۔اسے ایسا لگا کہ کوئی اس کے سامنے بیٹھ کر اسے سماعت کر رہا ہے۔

"مجھے ان لوگوں پر بہت ترس آتا ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو پوجتے ہیں حالانکہ وہ بھی انسان ہیں لیکن وہ بھٹکے ہوئے ہیں کہ ان کے پاس ہدایت نہیں گئی۔اس سے زیادہ افسوس ان لوگوں پر ہوتا ہے جو آپ کے ماننے والے ہیں،سب جانتے ہیں کہ آپ کے علاوہ ان کے کام کوئی بھی ٹھیک نہیں کر سکتا،پھر بھی وہ درباروں اور مزاروں پر جا کر سجدے کرتے ہیں۔اور ان مردہ لوگوں کو اپنا مسیحا سمجھتے ہیں،مان لیا کہ وہ لوگ بہت نیک اور پرہیز گار تھے لیکن ایسا بھی کیا ہو گیا کہ وہ ان لوگوں کو سجدے ہی کرنے لگ جائیں؟"اس نے خفگی سے سر نفی میں ہلایا اور کہتے ہوئے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"میں پرامید ہوں کہ ایسے لوگوں کو جلد ہی عقل آجائے اور ایسے مسیحے بنانے کے بجائے آپ سے ڈائریکٹ مانگیں۔آپ انسان کو اس چیز سے بھی نوازتے ہیں جس کا اس نے گمان بھی نہیں کیا ہوتا۔آپ کو پتا ہے جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے کہ اللہ سے رابطہ رکھنے سے تمہیں کیا ملا تو میں جواب دیتی ہوں سب کچھ جو میں نے مانگا اور آپ تو جانتے ہیں میں نے آپ سے ہمیشہ ہدایت مانگی ہے، صراطِ مستقیم مانگا ہے اور آپ نے وہ مجھے دے دیا ہے کیونکہ یہ ہی میرے لیے سب کچھ ہے۔ہاں کبھی کبھی میں بھٹک جاتی ہوں لیکن مجھے یقین ہے آپ مجھے سیدھے راستے پر ہی رکھیں گے اور الحمدللہ مجھے یقین ہے کہ میں اس راہ مستقیم پر زندگی بھر چلوں گی۔بس آپ مجھ سے ہدایت واپس مت لینا کیونکہ اس کے بغیر مائعزم کچھ بھی نہیں ہے۔"

"مکڑی کا گھر واقع کمزور ترین گھر ہے، ہوا کے جھونکے سے بھی ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے۔

you want to say that کہ جو لوگ اپنے کاموں کو پورا کروانے کے لیے کسی

دوسرے کی تلاش میں ہوتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے اور ان کی مثال آپ نے

spider سے دی ہے لیکن پتہ ہے آپ کو میں نے کلاس میں ایک کہانی پڑھی تھی،

King and the spider (بادشاہ اور مکڑی)۔اس میں تھا کہ اس کنگ نے اس

چھوٹی سی مکڑی سے ہی موٹیویشن لی تھی پر دیکھا جائے تو پس منظر میں وہ مکڑی بھی آپ پر

ڈیپینڈ کرتی تھی۔اگر آپ نہیں چاہتے تو وہ نویں مرتبہ بھی اوپر نہ چڑھ سکتی۔اور اس کا گھر

اتنا کمزور ہوتا ہے کہ وہ صرف اس کا ہی وزن اٹھا سکتا ہے جو خود کمزور ہے۔یہ انسان بھی

بس وہی مکڑی کا گھر بن جاتا ہے جو ایک ننھی مخلوق کا وزن بھی بمشکل سہہ پاتا ہے۔فرق

صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط نہیں کر پاتے ایون ہم لوگ اپنی ہی خواہشات

کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں، کتنے بے بس ہو جاتے ہیں اپنے ہی نفس کو نہیں مار سکتے،

کبھی کبھی مجھے بھی یہ خیال آتا ہے کہ میں بھی ان انسانوں میں سے ہوں جو اپنی خواہشات

کو پورا کرنے کے لئے کسی بھی حد تک چلی جاتی ہوں لیکن میں ایسی نہیں ہوں یہ سب مجھے

شیطان بھڑکا رہا ہے۔ میں اس کو جاننے لگی ہوں، وہ مجھے گڈ کاپ سے قابو کرنے کی

کوشش کرتا ہے بیوقوف!"

"انسان کو اپنی خواہشات پوری کرنی چاہئیں لیکن اچھے برے کی تمیز نہیں بھولنی چاہیے۔

یہی مسئلہ ہے کہ لوگ کسی بھی حد تک چلے جاتے ہیں، نہ ہی اچھے کو دیکھتے ہیں اور نہ ہی

برے کو، ہر چیز ان کے لئے صرف انجوائمنٹ کی طرح ہوتی ہے۔ مجھے بھی اپنی کزنز کی

طرح فیشن ایبل ہو کر سوسائٹی میں موو کرنا چاہیے لیکن میرا ضمیر نہیں مانتا۔ میں یہ بناؤ

سنگھار کر کے قیامت میں آپ کی نظر میں برا نہیں بن سکتی ہاں گھر کی شادی ہے تھوڑا سا

تیار تو ہو ہی سکتی ہوں، اینڈ یو نو مائ عزم آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔ میں تو۔۔۔" دروازہ زور کا بجنے لگا تو وہ جو بہت انہماک کے ساتھ پڑھ رہی تھی فوراً ہڑ بڑا کر کھڑی ہو گئی اور گہرا سانس لیا۔ قرآن پاک چوم کر بند کیا۔

آنے والے کا قتل کا ارادہ کرتے ہوئے اب وہ دروازہ کھول رہی تھی لیکن سامنے سیمی تھی جو اس سے اس وقت کس سے باتیں کرنے کے بابت پوچھ رہی تھی۔

"جن بھوتوں سے سیمی جان!" وہ مسکرائی۔ سیمی بہت اچھی تھی وہ اس پہ کیوں غصہ کرتی؟ اور ویسے بھی وہ اسے پہلے سے بھی زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہمیں فرصت نہیں ملتی

مگر جب یاد کرتے ہیں زمانے بھول جاتے ہیں

وہ ارسلان کے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑا اس کا دروازہ کھولنے کا انتظار کر رہا تھا۔ جب ارسلان اندر ہوتا تھا تو وہ ہمیشہ ہی مہذب انداز میں اس کے اپارٹمنٹ میں آتا تھا اور وہ عذاب سمجھتے ہوئے تین سے چار منٹ تک باہر کھڑا رہتا تھا۔ آج کل وہ ملک سے باہر ہوتا تھا لیکن خاص میٹنگ کے لیے وہ پاکستان موجود تھا اور ساتھ ہی دو تین کام نپٹانے میں مگن تھا جن میں سے ایک مائعزم کو مدد کرنے پر منانا بھی تھا۔ دروازہ کھولنے کے بعد ارسلان نے اپنا چہرہ باہر نکالا تو وہ سنجیدگی سے کھڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آ گئے میجر صاحب؟ بہت اچھے وقت پر آئے ہو تمہاری غزالہ بھی ادھر ہی بیٹھی ہوئی ہے۔" ارسلان نے دروازہ کھول کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ میجر شام ایک لمحے کے لئے رک گیا۔ اس کا دماغ تیزی سے حساب کتاب کر رہا تھا کہ اندر جائے یا واپس

نیچے کیونکہ وہ مائعزم کو بغیر تفتیش کے چھوڑنے کے بعد سے ان سے نہیں ملا تھا اور وہ اس کے باس تھے۔

ارسلان نے اس کے تیور بھانپ لئے اور کہا۔

"اگر بھاگنے کا سوچ رہے ہو تو غلط سوچ رہے ہو اور اگر اندر چلنے کا سوچ رہے ہو تو اچھا کھانا تمہارا انتظار کر رہا ہے۔" ارسلان شانے اچکا کر کہتا اندر کی جانب چل پڑا اور وہ بھی منہ بناتے ہوئے اس کے پیچھے آیا تھا۔

"اگر مجھے پتا ہوتا تو ان کو گھر بلائے گا تو میں پہلے ہی کسی ہوٹل میں روم بک کر لیتا۔" اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے وہ بھی اندر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں جتنا امیر تو ہے ہوٹل میں رہ ہی جاتا۔" لاؤنج میں ہی سفید اور کالی داڑھی والی غزالہ اس کو آتا دیکھ کر مسکرا رہی تھی، وہ بھی مروتاً مسکرایا۔

"What a pleasant surprise Major!"غزالہ اس کو چڑانے والے انداز میں بولی جیسے اس کے یہاں آنے سے واقعی انجان ہو۔

"آپ کیوں نہ خود سکون سے رہتے ہیں اور نہ مجھے رہنے دیتے ہیں؟"وہ بے چارگی سے بولا تو وہ ہنسنے لگے۔وہ واقعی ان سے نہیں ملنا چاہتا تھا۔جب سے وہ سیکرٹ سروس میں آیا تھا وہ اس کے باس تھے اور اسے ان کی مان کر چلنی پڑتی تھی اور مائعزم کے اغواء کی وجہ سے وہ پہلے ہی ان سے سخت ناراض تھا۔

"ہمیں تم سے پیار کتنا یہ تم نہیں جانتے۔۔۔"میجر ارسلان کا قہقہہ بے ساختہ تھا جو انڈیا سے روپوش ہو کر واپس یہاں آیا تھا اور چند دن عیش میں تھا۔سیکرٹ ایجنٹس کے پاکستان میں چند دن تو واقع عیش والے ہوتے ہیں۔میجر شام کے گھورنے پر وہ جھینپ سا گیا۔

"کھانے میں کیا ہے ارسل؟"وہ خاموشی سے اٹھ کر اوپن کچن میں چلا آیا۔

"ہم نے باہر سے بروسٹ اور چلپی کباب منگوائے ہیں، تم دیکھ لو دال چاول پکے ہوئے ہیں۔" ارسلان اس وقت شام کی غزالہ کے ساتھ بروسٹ اور چلپی کباب کے ساتھ انصاف کرنے میں مصروف تھا۔ وہ جانتا تھا شام کی پسندیدہ ڈش دال چاول ہے، اس لیے اس کے آنے سے پہلے ہی وہ پکا چکا تھا۔

وہ باہر کے کھانے کا زیادہ شوقین نہ تھا۔ اوون میں دال گرم کرنے کے بعد وہ چاولوں پر ڈال رہا تھا اور کن اکھیوں سے ان دونوں کو دیکھا۔ ان کے کھانے کے طریقے سے صرف ایک لفظ دماغ میں آیا تھا "حبشی!"

www.novelsclubb.com

پلیٹ اٹھا کر وہ باہر آ کر ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گیا اور بہت شوق سے ارسلان کے ہاتھوں کے دال چاول کھانے لگا۔

"ارسل آج تمہارے راجما چاول میں ملاوٹ ہے۔" میجر شام میں کھاتے ہوئے چوٹ کیا کیونکہ وہ ذائقہ پہچان گیا تھا۔

"غزالہ نے میرے ساتھ مل کر بہت پیار سے بنائے ہیں' خاموشی سے کھاؤ!" اس نے یہ ظاہر کیا جیسے ابھی تک اس نے جتنے نوالے لیے ہیں وہ سب باہر آنے کو بے تاب ہیں۔ وہ دونوں اس کی اس حرکت سے محظوظ ہوئے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ ٹی وی کا ریموٹ لے کر صوفے پر لیٹ گیا اور ان دونوں کی باتوں سے کوفت زدہ ہونے لگا۔ اسے ارسلان سے کچھ پوچھنا تھا جس کی بھنک تک وہ اپنے باس کو نہیں لگنے دینا چاہتا تھا لیکن وہ ایڈیٹ ایسے اگنور کر کے باتوں میں مگن تھا جیسے میجر شام بن بلایا مہمان ہو۔

"یار آپ دونوں آج کی رات ادھر گزارو میں جا رہا ہوں۔" وہ جھنجھلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"او میجر بندہ بن یار! کب تک گاڑیوں میں سوتا رہے گا؟ جب ادھر آتا ہے تو عیش کیا کر۔"

میجر شام نے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈال کر کچھ باور کروایا اور اپنے باس کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

"یہ بندہ میرا استاد نہ ہوتا تو یہاں بیٹھا مسکرا رہا نہ ہوتا۔" وہ جھنجھلا کر سوچتا کچن میں چلا گیا تاکہ چائے بنائے۔

"چائے چاہیے!"

"کونسی جناب؟" ارسلان نے بھی ان کا ساتھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"میجر کے ہاتھ کی تو ہے۔۔۔"

"سب سے لاجواب!" وہ دونوں ہنس رہے تھے لیکن ان کی اوور ایکٹنگ سے اس کا سر دکھ رہا تھا۔

دودھ چولہے پر چڑھا کر اس نے ارسلان کو اشارہ کیا چائے بنالے اور وہ باہر آ کر غصے سے دوبارہ بیٹھ گیا۔ ٹی وی کو میوٹ کیا اور صوفے پر ہی سونے لگا، وہ سوتا نہیں تھا صرف درد سے آنکھیں کھول نہیں پا رہا تھا۔ وہ دونوں اب بھی باتوں سے باز نہ آئے۔

"میں مائعزم سے بات کرنے لگا ہوں۔" میز پر سے اپنا فون اٹھاتے ہوئے اس نے سختی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لو بھئی! میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی لڑکی کی کیا ضرورت ہے؟" وہ پھر سے غزالہ بن گئے۔

"آپ خود کو واقعی لڑکی سمجھتے ہیں؟" وہ جیسے اب محظوظ ہوا۔

"جو بھی ہو میں تمہاری غزالہ ہی ہوں، کیوں ارسل؟" انہوں نے مسکرا کر کہا تو ارسل گڑبڑایا۔

"جی۔۔۔جی بالکل!"

وہ ہنستے ہوئے بہت خوبصورت لگتے تھے اور میجر شام ان سے بہت عقیدت رکھتا تھا، تب ہی ان کو پیار سے غزالہ بولتا تھا اور ارسلان نے تو ان کو جیسے میجر شام کی پہلی بیوی بنا دیا تھا۔

"لیکن فی الوقت تو مجھے اس خوبصورت لڑکی سے بات کرنی ہے۔" اس نے غزالہ کو چڑاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"شوق سے کرو!" وہ بھی کہاں چڑنے والے تھے۔ سر درد اگنور کرتا ہوا وہ مائعزم کا نمبر ملانے لگا۔

"السلام علیکم!" کال ملانے کے بعد اس نے فون کو اسپیکر پر ڈال دیا۔

"کون؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہا۔۔۔ابھی کل ہی تو ہماری بات ہوئی تھی، اتنی جلدی بھول گئیں؟" میجر شام نے

حیرت سے پوچھا۔

"اوہ شام ادریس!" مائعزم نے اندازہ لگایا، نام تو یاد ہی تھا۔

"جی نہیں مادام میجر شام!" وہ دونوں اس کی باتیں سننے لگے۔

"جی فرمائیں اب کیا کام ہے آپ کو مجھ سے؟" وہ کافی رکھائی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے مدد مانگی تھی!" شام نے ارسلان کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیا اور ایک نظر اٹھا

کر اسے دیکھا، چند پل کے نظروں کے تبادلے میں بہت سی معلومات تھیں۔

"اور میں نے انکار کیا تھا۔" مائعزم نے سنجیدگی سے کہا کیونکہ وہ سوچ چکی تھی اور دوبارہ اس سے بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میجر شام نے ان دونوں کو دیکھا جو معنی خیز نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"مائعزم!" وہ نرمی سے بولا۔

"میں سن رہی ہوں۔" وہ بھی سنجیدہ سی مدہم آواز میں بولی۔

"میری سچویشن سمجھو پلیز! اگر تم اکیلی میری مدد نہیں کرو گی تو میرے گینگ کے لوگ تمہیں پھر سے اٹھا کر لے جائیں گے تب شاید میں بھی کچھ نہیں کر سکوں گا پھر وہ اپنے طریقے سے تم سے ساری معلومات لے لیں گے اور تمہیں دینی پڑے گی اور میں ایسا کچھ نہیں چاہتا پلیز تم خود کے لئے اور میرے لئے پرابلم کھڑے مت کرو اور اگر تمہیں دوبارہ سے اغواء ہونے کا شوق ہے یا ایسا کوئی ارادہ ہے تو میں آج کے بعد تمہیں کال نہیں کروں

www.novelsclubb.com

گااور نہ تم سے بات کروں گا بلکہ اب میں یہ کیس اپنی باقی کی ٹیم کو دے دیتا ہوں اور انہیں فری ہینڈ دے دیتا ہوں کہ وہ تمھیں گھر سے اٹھا کر لے جائیں یا دوبارہ کسی سڑک سے اٹھا لیں، میں بیچ میں نہیں پڑوں گا اور اس بار میں تمہیں نہیں بچاؤں گا۔" وہ مائعزم سے نرمی سے ہی بات کرتا تھا لیکن اب وہ سنجیدہ تھا۔

چائے پیتے ہوئے وہ دونوں بہت غور سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔ دوسری طرف سے کچھ نہ کہا گیا۔

مائعزم کو تو اغواء ہونے کے نام سے بھی ڈر لگ رہا تھا لیکن اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ خاموش ہو گئی تو میجر شام کو لگا شاید وہ رو رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم!" وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا اور کپ کو پٹخنے والے انداز میں ٹیبل پر رکھا۔ وہ دونوں بھی اب تک اس کی حرکات دیکھ رہے تھے مگر شام کو واقعی اس کی فکر ہونے لگی

تھی۔اس نے اسپیکر بند کیااور کچن کی طرف آگیا۔وہاں سے پچھلادروازہ کھول کر بالکونی میں آگیا،اسے تازہ ہواکی ضرورت تھی۔

"میں نے چار سال سے اس بارے میں اپنے ابو کو بھی کچھ نہیں بتایا' آپ کیوں مجھے مجبور کررہے ہیں؟"اس نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اوکے فائن میں کچھ نہیں پوچھتا لیکن تم خود اپنی دوست کے ساتھ زیادتی کررہی ہو۔اتنی ظالم اور پتھر دل مت بنو، تم کیوں نہیں چاہتی کہ ان لوگوں کو سزا نہ ملے؟ چار سال پہلے ایک ہدیٰ کے ساتھ ایسا ہوا تھا' کل کو کوئی اور ہدیٰ ہو گی۔ تم چار سالوں سے اسی وجہ سے سکون میں نہیں ہو کہ آج بھی تمہاری دوست کے قاتل زندہ ہیں۔ مجھ پر بھروسہ کرو، میں واقع ہدیٰ کو انصاف دلوانا چاہتا ہوں۔"وہ غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا پر غصہ روک بھی نہیں پارہا تھا۔

"ہمارے ملک میں انصاف کہاں ہوتا ہے؟"

"میں ملک کے انصاف کا بیڑہ نہیں اٹھا سکتا لیکن میں ہدیٰ کو انصاف دلوا کر ہی پیچھے ہٹوں گا۔"اس کا انداز قطعی تھا۔

"اس سے میری ہدیٰ واپس تو نہیں آئے گی۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔

"اور کتنی ہدیٰ بچ جائیں گیں؟"

"چار سال میں لوگ بدل جاتے ہیں۔۔۔"

"بدل جاتے ہوں گے لیکن ہدیٰ ریاض کے قتل کی معافی کسی صورت نہیں مل سکتی۔"

www.novelsclubb.com

"کیا آپ ہدیٰ کے بھائی ہیں؟"

"اگر میں کہوں ہاں تو؟"

"میں آپ کی مدد پر راضی ہو جاؤں گی۔"

"تم نے افرسیاب کی تب کوئی مدد نہیں کی تھی، میں جانتا ہوں۔"

"اس کے کوئی دوست ہیں؟"

"یقیناً وہ لڑکوں کو دوست نہیں رکھتی تھی۔"

"کاش وہ رکھ لیتی تو آج زندہ ہوتی۔"

"تب تم جنت میں اس کے ساتھ ملاقات کی دعا نہ مانگتی۔"

"ہدیٰ معصوم تھی اور مائعزم قاتل! ہم جنت میں اکھٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟"

"کیا تم خود کو ان دو لوگوں کا قاتل سمجھتی ہو جنھوں نے تمہاری دوست کو قتل کرنا چاہا؟"

"وہ لوگ برے تھے لیکن انسان تھے۔"

"تمہیں ان سے ہمدردی ہے لیکن تم میری مدد نہیں کرو گی کہ کہیں میں ان بے غیرتوں کو ڈھونڈ نہ لوں، یہی وجہ ہے؟" وہ پھر برہم ہوا۔

"نہیں۔۔۔میں۔۔۔"

"تمہیں لگ رہا ہے میں اتنا فارغ انسان ہوں کہ تمہاری منتیں کروں گا کہ مائعزم بی بی میری مدد کر دیں۔ میں ایجنسی کا آفیسر بننے میں اس قدر بزی تھا کہ اپنی بہن کے قاتلوں کو چھوڑ گیا؟ دیکھو مائعزم! اگر میں اس کیس کے پیچھے لگ گیا ہوں تو دو دن لگاؤں یا دو سال میں اس سے پیچھے نہیں ہٹوں گا اور اگر تم نے میری مدد نہیں کی تو یاد رکھنا ہدیٰ کے ساتھ ساتھ میں بھی تمہیں معاف نہیں کروں گا۔ میں اپنے مشنز میں ہزاروں لوگ مار دیتا ہوں، تم کو کیا لگتا ہے دو انسان مار کر تم دوزخی بن گئی ہو؟ اور اب تم چاہتی ہو باقی کے لوگ

www.novelsclubb.com

اللہ والے بن گئے ہوں گے تو انہیں چھوڑ دیا جائے؟ سوری ٹو سے تم حد سے زیادہ ڈرپوک ہو گئی ہو اور ایک لڑکی اتنی کمزور نہیں ہوتی۔"

"پلیز چپ کر جائیں آپ! مجھے صرف اس خونی کھیل سے نجات چاہیے۔ بدلہ لیتے لیتے کتنے انسان مر جاتے ہیں؟"

"تم میری مدد کرو گی یا نہیں؟"

وہ دونوں بھی کچن میں آ گئے اور اسے اسپیکر آن کرنے کے لیے کہا۔ وہ خود کو کمپوز کرتا کچن سے ہوتا ہوا دوبارہ لاونج میں آ کر صوفے پر بیٹھ گیا اور اسپیکر آن کر لیا۔ اب وہ دنوں پھر سے مائعزم کو سن سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں پہلے اپنے ابو کو بتاؤں گی۔ اگر آپ واقعی ٹرسٹ کے قابل ہیں تو میرے ابو سے بات کریں اگر وہ آپ کو اجازت دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

"یہ ابو کہاں سے بیچ میں آ گئے ؟"میجر شام سوچ کر رہ گیا۔اگر وہ دونوں ادھر نہ بیٹھے ہوتے تو مائعزم کو اپنے باپ سے غداری پر بھی اکساد یتا لیکن وہ دو حضرات بھی باپ تھے اور کسی باپ کے سامنے بیٹی کو بلیک میل نہیں کیا جا سکتا۔

"دیکھو مائعزم ! تمہارے ابو انہیں قانون کے مطابق سزا دلوانے کا کہیں گے کیونکہ وہ ایک ایماندار آفیسر جو ہیں اور ہمارے ملک کا قانون کس قدر طاقتور ہے یہ تم جانتی ہو۔ان بے غیرتوں نے پھر ضمانت پر رہا ہو جانا ہے، میں اور تم صرف منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے طریقے سے ان لوگوں کو سزا دوں۔"اسے ان دونوں کے ادھر بیٹھے ہونے کی پرواہ ہی کہاں تھی سو جو اس کی مرضی تھی وہ بولا۔

"آپ کیا کریں گے ان کے ساتھ ؟"

اف ایک تو اس لڑکی کی تحفظات !

"پہلے انکی چمڑی اتاروں گا پھر ان کی ہڈیاں جلاؤں گا اور پھر انہیں جہنم واصل کروں گا۔ مختصر یہ کہ ان کے ساتھ میں جو بھی کروں گا وہ میرا مسئلہ ہے تم نے کیا سوچا ابھی وہ بتاؤ۔"

"میں اپنے ابو۔۔۔" مائعزم ابھی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ میجر شام سختی اسے ٹوکا۔

"کچھ دیر کے لئے سمجھ لو تمہارے ابو نہیں ہیں اور تم نے جو بتانا ہے وہ صرف مجھے بتانا ہے، اب بتاؤ۔" وہ ان دونوں کو دیکھ کر غصے سے بولا۔

"میں کیوں یہ سمجھ لوں؟ حد میں رہ کر بات کریں اور میرے ابو کے بارے میں مزید کچھ نہیں بولیے گا۔" وہ صرف گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

میجر شام کو اس طرح ڈانٹ پڑتے دیکھ کر وہ دونوں ہنسنے لگے جیسے اس کی بے عزتی انجوائے کر کے وہ بہت مزہ لے رہے ہوں۔

بہت اچھا ہوا شام کے ساتھ' بہت شوق تھا خوبصورت لڑکی سے بات کرنے کا! ویری گڈ

مائعزم۔

"اوکے سوری! میں چاہتا ہوں اس بارے میں کسی دوسرے ادارے کو نہیں بلکہ مجھے پتہ

لگے، کیونکہ اگر قانونا یہ کیس کھلا تو اس کے ذمہ داران تم تک پہنچ جائیں گے اور کیس

نہیں چلنے دیں گے۔"

"میں سوچ کر بتاؤں گی۔" مائعزم نے کافی دیر بعد کہا۔

"پہلے بھی سوچنے کے لئے وقت لیا تھا۔" اس نے مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا۔

www.novelsclubb.com

"تھوڑا اور چاہیے۔"

"اور مجھے امید ہے کہ یہ وقت ابو کو بیچ میں لانے کے لیے نہ لیا گیا ہو ورنہ تمھارے اور ہمارے لئے بہت مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔" دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا پر اب وہ بہت سنجیدہ تھا۔اس کی چائے بھی ٹھنڈی ہو گئی اور وہ سیٹنگ ایریا کے چکر لگانے لگا۔

"میں نے چار سال پہلے ہدیٰ کے ارد گرد موجود لوگوں کی معلومات نکال لی ہیں، ارسل تمہیں پتہ اور نام بھیجوں گا، سب سے جا کر ملو اور مجھے بتاؤ۔" اپنا اگلا آرڈر آنے سے پہلے اسے کام نپٹانے تھے۔

"اچھا تم پر سکون ہو جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ تمہارے مفید مشورے کا۔" وہ خاموش نگاہ اس پر ڈال کر بولا۔

"اگر مائعزم میری مدد نہیں کرتی تو بھی میں ان لوگوں کو ڈھونڈ نکالوں گا چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ چھپے ہوں، یہ میرا اپنی بہن سے وعدہ ہے۔" وہ اب اپنی چیزیں

ٹیبل سے اٹھا رہا تھا۔اس کے کرنے کو بہت سے کام تھے۔اب وہ پہلے سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ چار سال میں آپ کی بات سن کر میں اس کیس سے الگ رہا باس! اب کوئی نہیں بچے گا۔"اس نے اپنے باس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نظر آ رہا ہے۔"ارسلان نے مختصر سا تبصرہ کیا۔

"اب افسوس کا کوئی فائدہ نہیں، تمہیں جلد از جلد ان لوگوں کو ڈھونڈنا چاہیے، دوسری صورت میں مائعزم کا ڈر نکالنا ہے۔"وہ کچھ سخت کہنے لگا تھا کہ ضبط کر گیا۔ادب لحاظ بھی کوئی چیز ہوتی ہے!

www.novelsclubb.com

"ارسل میں جارہاہوں تم دروازہ بند کردو۔" وہ اپنا کپ اٹھا کر ایک ہی گھونٹ میں ٹھنڈی چائے پی گیا اور کپ رکھنے کچن میں گیا اور سنک کے پاس پڑے کاغذ پر موجود معلومات کو ایک نظر دیکھا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں تمہاری ڈری سہمی سی بیوی ہوں۔" ارسلان نے ہنستے ہوئے کہا۔ شام کو اس کی معلومات مل چکی تھی۔

"کہاں جارہے ہو شام؟" غزالہ نے پوچھا۔

"ڈیٹ مارنے!" باہر آکر اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی ساتھ چلتا ہوں بھلا دیکھوں تو کون سی لڑکی اتنی خوش قسمت ہو گئی؟" انہوں نے اپنا فون اور والٹ جھک کر ٹیبل سے اٹھایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کچھ دیر رکیں میں ذرا ایک کال کر لوں۔" وہ منہ بنا کر کہتا کچن کی طرف چلا گیا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے بیٹھ گئے۔

"پیار نال ناسہی۔۔۔غصے نال ویکھ لیا کر۔۔۔بیماراں نو شفا۔۔۔" وہ گا رہے تھے اور میجر شام نے تاسف سے سر جھٹکا۔

اتنے اچھے حس مزاح والے لوگ فوج میں کیا کر رہے ہیں؟ ایک فوجی کو اس کی طرح روڈ ہونا چاہیے' ہاں بالکل! ایک ارسلان اور اس کا باس' مذاق ہی ختم نہیں ہوتا۔ ہونہہ!

کچن کی بالکونی میں آ کر اس نے وہاں سے نیچے جھانکا۔ پانی کا پائپ لٹک رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی مضبوطی چیک کی اور جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر ایک نظر سیٹنگ ایریا میں موجود افراد پر ڈالی۔ ارسلان جانتا تھا وہ انھیں ساتھ نہیں لے کر جائے گا، اسی لیے ان کو باتوں میں لگا گیا لیکن وہ بھول گئے کہ وہ ان سے سینئر ہیں۔ میجر شام پائپ کی مدد سے

نیچے اتر گیا،ایسی چیزوں کی ٹریننگ لے رکھی تھی اس لیے یہ کوئی جان جوکھوں میں ڈالنے والا کام نہ تھا۔

"بھئی اگر نہیں لے کر جانا چاہتا تھا تو سیدھے راستے سے چلا جاتا' میں نے منع تھوڑی کرنا تھا؟"بظاہر ٹی وی کو دیکھتے ہوئے انھوں نے مسکرا کر کہا تو میجر ارسلان کا قہقہہ بہت بلند تھا۔

اس نے اٹھ کر بالکونی کا دروازہ بند کرنا چاہا لیکن رکا اور اسے دیکھ کر مسکرایا۔ کبھی کبھی انسان کو وہ کرنے دینا چاہیے جو وہ کرنا چاہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے دیکھا میجر شام اپنی گاڑی کا لاک کھول رہا تھا، نمبر پلیٹ وہ پہلے ہی تبدیل کر لیا کرتا تھا۔

****

"Es tan corto el amor, y es tan large el olvido."

(محبت بہت مختصر ہے،اسے فراموش کرنا اتنا ہی طویل ہے۔)

بیڈ پر بیٹھی وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی۔اس کے جسم میں صرف سانسیں تھی جو اس کے زندہ ہونے کی گواہی دے رہی تھی ورنہ وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گئی تھی۔اب غازی کی یاد ایک سایہ بن کر ساتھ رہنے لگی تھی لیکن اس کی یاد تب آتی جب وہ اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتی۔وہ جانتی تھی کہ وہ بری طرح مرض عشق میں مبتلا ہو چکی ہے لیکن وہ خود بھی غازی کی یادوں سے فرار نہیں چاہتی تھی۔بس ایک امید تھی کہ وہ اسے مل جائے گا۔اتنا تو اللہ تعالیٰ پر یقین ہو گیا تھا، بہت پختہ اور نہ ہی بہت کچا!

www.novelsclubb.com

کھانا نہ کھانے کی وجہ سے اور ہر وقت کمرے میں بند رہنے کی وجہ سے اس کے چہرے کی شادابی ماند پڑ گئی تھی۔اگر کوئی انسان اسے دیکھتا تو زیادہ کچھ نہیں اس کے حق میں ضرور

دعا کر جاتا۔اسے نہیں یاد تھا کہ کیا دن چل رہا ہے یا کیا مہینہ ؟بس دور کہیں سے اذانوں کی آواز آتی اور وہ نماز پڑھ لیتی اور واپس بستر پر ڈھے جاتی۔

آج اس کے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔ جسم میں اتنی نقاہت اور کمزوری تھی کہ اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا تھا،اپنی حالت وہ خود ہی سمجھنے سے قاصر تھی پر خیر اس وقت بھی وہ غازی کو یاد کر رہی تھی۔

اس کے کمرے میں عجیب سی سمیل آ رہی تھی اور وہ بوحلیمہ کے لیے بہت مانوس تھی۔ گلناز بیوقوف تھی جو یہ سمجھی کہ اپنے دور جاہلیت کی طرح حلیمہ سعدیہ ابھی بھی ڈرنک کرنا چاہے گی۔ارد گرد نظر دوڑائی تو اسے شراب کی بوتلیں نظر آئیں،وہ انھیں دیکھ کر تمسخرانہ ہنسی۔ بھورے بال سرخ ہڈی کے کناروں سے نکلے ہوئے پیارے لگ رہے تھے پر وہاں اب خوبصورتی کی پرواہ کسے رہ گئی تھی؟

www.novelsclubb.com

وہ اٹھی۔

ایک بوتل اٹھائی اور دیوار پر مار دی۔

شیشے کی بوتل کرچی کرچی ہو کر ٹوٹ گئی۔ جہاں پہلے ہی ایک بوتل ٹوٹی تھی ایک اور سہی!

کمرہ روشن کر کے اس نے دیوار پر نظر دوڑائی تو گھڑی گیارہ بجا رہی تھی۔ وہ دیوار کا سہارا لے کر باہر آ گئی تو اس نے روزینہ کو باہر کھڑے پایا جو اسی کی پہرے دارنی بنی ہوئی تھی۔

"بی بی جی کچھ چاہیے؟" وہ فوراً سے اس کے پاس آئی۔

"جلدی سے میرا کمرہ صاف کر دو!" وہ حکم دے کر واپس کمرے میں ہی چلی آئی۔ کبرڈ سے کپڑے نکال کر وہ نہانے کے لیے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

واپسی پر کمرے کی حالت بہتر تھی لیکن وہ روزینہ اپنی ماتحت ملازماؤں کے ساتھ ابھی بھی کمرہ صاف کر رہی تھی۔ غریب یورپی لڑکیاں! اس نے یونیفارم میں ملبوس روزینہ کے علاوہ باقی دو کم عمر لڑکیوں کو دیکھ کر سوچا جو شاید غیر قانونی طریقے سے یہاں لائی گئیں تھیں اور اب ان کے گھر ملازم تھیں۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر بال سنوارنے لگی جن پر اب کوئی خاص کٹ نہیں تھا، قدرتی بھورے ہونے کی وجہ سے وہ خوبصورت تھے اور وہ یونانی لگتی تھی۔

"آج کیا دن ہے روزینہ؟" نہانے کی وجہ سے وہ فریش تو ہو گئی تھی لیکن بھوک کی وجہ سے وہ بہت کمزوری محسوس کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حلیمہ بی بی آج جمعہ مبارک ہے۔"روزینہ نے بتایا۔وہ ان کے گھر واحد پاکستانی ملازمہ تھی اور حلیمہ اس کے علاوہ کسی کو کام نہیں بولتی تھی۔ان یورپی لڑکیوں کے لئے چھوٹی مالکن روڈ سی تھی جو کبھی بات ہی نہیں کرتی تھی۔

"کیا واقعی جمعہ والے دن دعائیں قبول ہوتی ہیں؟"آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔اسے شک نہیں تھا بس وہ کسی سے بات کرنا چاہتی تھی۔

"بی بی جی دعائیں تو ہر وقت قبول ہوتی ہیں بشرطیکہ سچے دل اور ایمان سے مانگیں جائیں اور جمعے والے دن تو خاص طور پر دعائیں مانگنی چاہیے،پل پل مانگنی چاہیے کیونکہ اس میں ایک گھڑی ایسی بھی ہوتی ہے جس میں آپ کی دعا سیدھی ساتویں آسمان پر جاتی ہیں۔"وہ اسے بتا رہی تھی اور وہ ہلکے ہلکے بال سلجھاتے ہوئے اس کو سن رہی تھی،اسے سننے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ واقعی اس وقت کسی کو سننا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں یقین کیوں ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں؟میرے ساتھ تو ایسا نہیں ہوتا۔" وہ کہیں پیچھے چلی گئی۔

"حلیمہ ساری بات ایمان کی ہوتی ہے،اللہ نے انسان کو جتنا مضبوط ایمان دیا ہوتا ہے وہ اتنے ہی یقین کے ساتھ دعاؤں کو قبول کروانے کی کوشش کرتا ہے۔دعاؤں میں اثر ہوتا ہے کیونکہ یہ انسان بنا بھی لیتی ہیں اور انسان بگاڑ بھی لیتی ہیں۔دعاؤں سے بہت سے معجزے ہوتے ہیں۔"

"کیا تم میرے لیے دعا کرتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"تم میری ہر دعا میں شامل ہوتی ہو۔میں اپنے اللہ سے تمہیں مانگتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم میری ہی ہو گی بس تم بھی یقین رکھنا۔اللہ پر یقین رکھنا سب بہتر ہو گا کیونکہ اللہ کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔"

"ایمان کیا ہے غازی؟"

"ایمان کا سادہ سا مطلب ہے کسی پر اعتماد کرنا، کسی کو سچا مان کر اس کی پیروی کرنا۔ اللہ سچا ہے اس پر ہمیں یقین ہے اس لیے اسے ثابت کرنے کے لیے ہمیں تین طرح سے یقین دلانا پڑتا ہے، اپنے دل سے یعنی ایمان باالقلب، دوسرا اپنی زبان سے یعنی ایمان باالسان اور تیسرا اپنے اعمال سے یعنی ایمان بالاعمال۔ عمل کو بہر حال ایمان ناقص سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ ماننا پڑے گا کہ ایمان اگر تصدیق قلبی کا نام ہے تو اعمال اس کی حقیقت میں داخل ہے کیونکہ کامل ایمان اعمال صالحہ ہی سے وجود میں آتا ہے۔" وہ اسے ایمان سمجھاتے سمجھاتے کامل ایمان سمجھا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں اللہ پر کامل ایمان لانے کے لیے کس کس پر ایمان لانا پڑتا ہے؟" وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی جیسے اسلام کو نیا نیا جانا ہے اور غازی اسے سکون سے سمجھا رہا تھا۔

"بہت سی چیزوں پر جیسے۔۔۔"

"تمہیں ایمان مفصل یاد ہے؟اُس میں ہمیں اللہ پر'اس کے فرشتوں پر'اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں پر'آخرت کے دن پر'اپنی اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے'مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور دیکھو ہمارا اس سب پر یقین ہے۔اور یقین ایمان کی پہلی سیڑھی ہے۔"

"اللہ کب ہمارے قریب ہوتا ہے؟"

"جب ہم دکھ میں ہوتے ہیں کیونکہ ہم مشکلات میں ہی اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ بھی تب ہمارے قریب آتا ہے جب ہم اسے پکارتے ہیں'جب مشکل ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہی ہوتی۔یہ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے حلیمہ !اس وقت اللہ ہمارے بہت قریب ہوتا ہے اور معجزات ہمیشہ دکھوں، تکلیفوں اور مشکلوں میں ہی ہوتے ہیں۔بس کبھی صبر کا دامن مت

www.novelsclubb.com

چھوڑنا، کبھی دعا کرنا مت چھوڑنا۔"اس کا دماغ بہت پیچھے چلا گیا تھا کہ اس کا دل بھر آیا اور آنکھوں کے کناروں سے آنسو بہنے لگے۔

روزینہ ابھی بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن وہ اسے سن نہیں رہی تھی۔

"حلیمہ بی بی آپ رو کیوں رہی ہیں؟"وہ جو یہ سمجھی اس کے کچھ بتانے کی وجہ سے رو رہی ہے یکدم پریشان ہو گئی۔

"کام ختم کرنے کے بعد میرے لیے کچھ کھانے کے لئے لے آؤ۔"ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سے اٹھتے ہوئے اس نے بس اتنا ہی کہا۔وہ سب خاموشی سے کام ختم کر کے چلی گئیں اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جہاں سامنے طویل سبزہ زار تھا جیسے کوئی کھیل کا میدان ہو کرکٹ، فٹبال یا پھر گولف کا۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ مجھے معاف کر دیں، میرا ایمان بہت کمزور ہے۔مجھے بس مشکل میں صبر دیں۔مجھے بار بار بھٹکنے سے بچالیں، مجھے سیدھے راستے پر چلائیں۔۔۔صراطِ مستقیم پر! جس پر آپ ان لوگوں کو رکھتے ہیں جن سے آپ محبت کرتے ہیں۔پلیز مجھے معاف کر کے اپنی رحمت میں چھپالیں۔"اس کی نظریں اسی میدان پر تھیں اور وہ بڑبڑاہٹ میں اللہ سے معافی مانگ رہی تھی۔ایک مرتبہ پھر سے توبہ کر رہی تھی کیونکہ انسان کو ہر وقت توبہ کرتے رہنا چاہیے، اس سے ہماری روح پاک ہوتی ہے اور اللہ خوش ہوتا ہے۔اس کے انداز میں ندامت سی ندامت تھی۔آخر وہ ہی کیوں ہر بار بھٹک جاتی تھی؟ وہ مومن تو نہیں تھی پھر؟اس کے گناہوں کی لسٹ پہلے ہی بہت لمبی ہے اللہ اب اور نہیں۔

تھوڑی دیر بعد روزینہ ناشتے کا ٹرے اٹھا کر لے آئی۔اس نے کھانے کا نہیں پوچھا کیونکہ ابھی وقت نہیں ہوا ہو گا اور گھر پر کوئی دن کے وقت ہو مشکل ہی ہوتا ہے۔وہ خاموشی سے ناشتہ کرتی رہی کیونکہ اتنے دنوں کی بھوک تھی۔

روزینہ اس کے سر پر کھڑی اسے دیکھتی رہی۔ حلیمہ نے اسے جانے کے لیے نہیں کہا۔وہ ملازموں کو کچھ بھی کہنے یا کرنے سے نہیں روکتی تھی۔دن کے وقت تو صفائی کے بہانے گلناز کے کمرے کی تباہی مچائی جاتی۔گھر میں اونچی آواز میں ٹی وی چلایا جاتا اور پھر گلناز کے میک اَپ کا استعمال۔سب حلیمہ جانتی تھی لیکن وہ ان معصوم لوگوں کو کیوں روکتی؟

www.novelsclubb.com

وہ ناشتہ ختم کرنے کے بعد اٹھ کر اپنے بال ڈرائی کرنے لگی۔واش روم میں جا کر وضو کیا اور دوپٹہ سر پر سیٹ کیا۔وہ گاجری رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس تھی اور سر پر ہم رنگ دوپٹہ تھا۔سوا ایک ہو گیا تھا تو اس نے قرآنِ پاک نکال کر سورۃ الکہف کی تلاوت کی،

چونکہ ابھی اس نے نیا نیا قرآنِ پاک پڑھنا شروع کیا تھا اس لیے اسے ختم کرتے کرتے دو ہو گئے تھے۔ دو رکعت اس نے صلوۃ التوبہ کے ادا کیے اور پھر ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ وہیں بیٹھ کر دعا مانگنے کے بجائے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھتی رہی۔ معافی قبول ہوتی محسوس ہوئی تو غازی کو سوچتے ہوئے اس کی پلکوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گئے۔

"میں ایک اچھی مسلمان نہیں ہوں اللہ تعالیٰ! میں نے شاید یہ نماز بھی اپنی غرض کے لئے ادا کی ہے، صرف آپ کو سوچنے کی کوشش کی لیکن میرا سارا دھیان غیر محرم پر رہا۔ میرے سارے گناہوں کو معاف فرما دیں۔" اس کا سر سجدے میں گر گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں اس لائق نہیں ہوں کہ آپ سے کلام کر سکوں پر پلیز آپ۔۔۔ آپ مجھے اپنی رحمت میں جگہ دے دیں۔ میں آپ سے غازی کو مانگتی ہوں۔ اپنی محبت کو مانگتی ہوں، پلیز مجھے غازی دے دیں۔ میں ساری زندگی آپ کی اس نعمت کی قدر کروں گی۔ میں آپ کے

کسی احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔آپ نے مجھے وہ سب دیا جس کی میں لائق بھی نہیں تھی،

پلیز اس کو میرا بنا دیں۔وہ کہتا تھا اگر میرے گناہ سمندر کی لہروں کے برابر بھی ہوتے تو

آپ معاف کر دیتے اور مجھے یقین آ گیا اللہ تعالیٰ۔۔۔"اس کی آواز روتے روتے بند

ہو گئی۔اسے کبھی رونا نہیں آتا تھا، صرف اللہ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے

ہوئے اسے رونا آ جاتا تھا۔

اس نے دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے بلکہ وہ سجدے میں گڑگڑا کر دعا مانگتی رہی' اور یہ وہ

وقت تھا جب حلیمہ سعدیہ کی دعا کو قبولیت کا درجہ بخش دیا گیا تھا۔اس کی دعا رب تعالیٰ نے

اپنی بارگاہ میں قبول کر لی تھی۔سلطان غازی کو اس کا بنا دیا تھا،اس کی تلاش ختم کر دی گئی

تھی۔سلطان غازی کے لئے اپنے حق میں مانگی گئی دعا کو رحمت باری تعالیٰ کی طرف سے

رضامندی حاصل ہو گئی تھی۔اللہ کے دربار میں تو جھوٹے آنسو کی بھی دعا قبول ہو جاتی

تھی وہ تو پھر توبہ کے، تڑپ کے، سچے آنسو تھے جو عشقِ مجازی کو پانے کی تڑپ میں عشقِ حقیقی پانے کے قریب تھے۔اس دنیا میں معجزے ہوتے ہیں، کون کہتا ہے معجزے نہیں ہوتے ؟جو یہ کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔۔۔

****

اُمیدِ یار، نظر کا مزاج، درد کا رنگ

تم آج کچھ بھی نہ پوچھو کہ دل اُداس بہت ہے

"بھابھی جان اتنی صبح صبح کچن میں خیریت ہے نا؟"مائعزم ابھی ابھی نیچے آئی تھی اور منہا کو کچن میں دیکھ کر حیران ہوئی۔اب منہا ان کی فیملی بن چکی تھی اور حذیفہ نے اسے مائعزم کے بارے میں بتایا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے بہنوں کی طرح رکھے اس کا بہت خیال رکھے اور منہا دل سے مائعزم کا خیال رکھنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لئے ناشتہ بنانے آئی تھی، دیکھو تو سب تیار ہو گیا ہے۔" مائعزم کو آتا دیکھ کر اس نے کر کہا۔

"اٹس ناٹ فئیر آپا! آپ میرے عادتیں خراب کر رہی ہیں۔ میں اپنے کام خود کرتی ہوں اور آپ کو اتنی صبح صبح میرے لیے جاگنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں حذیفہ بھائی کے لیے اٹھ جایا کریں۔" منہا کے قریب آکر اس سے ملنے کے بعد اس نے کہا۔ وہ تو ماہ جبین کو اپنے کام نہیں کرنے دیتی تھی، منہا تو پھر بھابھی تھی البتہ منہا بالکل ماہ جبین کی طرح خیال رکھتی۔

www.novelsclubb.com

"اب تو یہ میرا بھی گھر ہے اور تمہارے لئے ناشتہ بنانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔" اس نے کہا۔ مائعزم کو اپنی بڑی بہن اور نئی بھابھی میں کوئی خاص فرق نظر نہیں آیا تھا۔

"نئی نویلی دلہن سے ایسے گھر کے کام کروانا۔۔۔میری توبہ ! میں اگلے دو سال تک آپ کو کچن میں نہ دیکھوں اور میں نے تو روز یونیورسٹی جانا ہوتا ہے۔روزانہ آپ کے ہاتھوں کا ناشتہ کر کے میں تو اپنے ہاتھ کے ناشتے کو بہت مس کروں گی۔تو ایک بات ڈن کرتے ہیں سنڈے والے دن آپ کے ہاتھ کا ناشتہ اور باقی دن میں اپنے ہاتھ کا ناشتہ کروں گی۔" وہ بہت اصول پسند تھی۔اس کی ہر چیز وقت پر ہوتی تھی البتہ کچھ موقعوں پر وہ خود لیٹ کرتی تھی۔شادی سے پہلے اس کی منہا سے اتنی بات چیت نہیں تھی، سارے کام اور رشتے کی باتیں وغیرہ بشریٰ اور ماہ جبین طے کرتیں تھیں لیکن وہ واقعی بہت اچھی اور ملنسار تھی۔

"اچھا ابھی تو بیٹھ کر ناشتہ کر لو میں باہر رکھتی ہوں، پھر کل سے میں نہیں جاگوں گی تمہارے لیے۔" منہا نے ہنستے ہوئے کہا تو مائعزم نے اس کے گال پیار سے کھینچے۔

"میری پیاری بھابھی!" مائعزم نے پیار سے کہا اور باہر آگئی۔ تھوڑی دیر بعد میں منہا ٹیبل پر اس کے لئے ناشتہ لگا رہی تھی۔

"مجھے بہت برا لگ رہا ہے سیریسلی آپ سے خدمت کروانا۔" وہ خوامخواہ شرمندہ سی ہو گئی تھی۔ کہاں وہ نند بھابیوں کی لڑائیوں کے قصے سنتی تھی اور کہاں اسے بہن جیسی بھابھی ملی تھی؟

"کیا ہو گیا ہے مائعزم؟ تم میری بہنوں کی طرح ہو اور یہ خدمت صرف اس وقت تک میسر ہو گی جب تک تمہاری شادی نہیں ہو جاتی' اس کے بعد میں تمہارے گھر آیا کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"رہنے دیں بیائن! میرے ہونے والے شوہر کے پاس تو خود کا گھر بھی نہیں ہے، ممکن ہے شادی کے بعد بھی میں ادھر ہی رہوں۔" مائعزم بلند آواز میں کہا کیونکہ منہا کچھ لینے

کچن میں چلی گئی تھی اور اسی وقت مائعزم کے بقول اس کے ہونے والے شوہر سامنے آکر

براجمان ہوئے تھے۔

مائعزم کو تو اچھو لگتے لگتے لگ ہی گیا۔

"آپ۔۔۔" مائعزم کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے؟ کیا پوچھے؟ کیونکہ وہ تو حذیفہ کے ولیمے

کے بعد سے گھر پر نظر نہیں آیا اور آج اچانک! مائعزم کو بے تحاشہ اپنے کہی بات پر

شرمندگی ہوئی کیونکہ اس دن کے بعد غازی نے اس سے بات کرنا تو دور اس کی طرف

دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا اور مائعزم کو نا جانے کیوں یہ بات اچھی نہیں لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بیائن کیا مجھے ناشتہ مل سکتا ہے؟" غازی اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے منہا کو آواز لگا

کر پوچھ رہا تھا۔

"ارے واہ غازی کیا سرپرائز دیا ہے وہ بھی صبح صبح!" غازی کو دیکھ کر منہا خوشگوار حیرت سے بولی تو غازی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرایا۔

"شکریہ! تایا جان سے ملنے آیا تھا انہوں نے کسی کام سے بلایا ہے۔"

"اس گھر میں اور بھی لوگ ہیں جو تمہاری آمد کا انتظار کرتے ہیں، کبھی ان کا حال چال بھی پوچھ لیا کرو۔" منہا کا اشارہ مائعزم کی طرف تھا لیکن غازی ہلکا سا مسکرایا۔

"منہا میں بزی ہوتا ہوں، اگر تم میرا حال فون کر کے پوچھ لو تو مروتاً میں بھی پوچھ لیا کروں گا۔" وہ سمجھ کر بھی انجان بن کر بولا۔ ظاہر ہے اب وہ خود سے پانچ سال چھوٹی لڑکی کو بھابھی کہنے کے حق میں بالکل نہ تھا اور منہا بھی اسے کوئی تمیز سے نہیں بلاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کی شادی کے دنوں میں اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

"تمہارے لئے ناشتہ لے کر آتی ہوں۔" وہ مسکرا کر کہتی کچن میں چلی گئی۔مائعزم اس سارے وقت میں غازی کو ہی دیکھتی رہی۔

(کیسے اگنور کر رہے ہیں،اللہ پوچھے گا آپ سے غازی)۔پھر سر جھکا کر ناشتہ کرنے لگی تھی۔اب ناشتہ زہر کھانے کے مترادف لگ رہا تھا لیکن منہا نے اتنے پیار سے بنایا تھا تو وہ چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتی تھی۔وہ حذیفہ کی مہندی والی رات سے اسے ایسے ہی اگنور کر رہا تھا لیکن مائعزم کا معافی مانگنے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ اس کی کہیں کوئی غلطی نہیں تھی، فی الحال اس کے سرد تاثرات سے مائعزم کو برا لگ رہا تھا اور ایسے نظر انداز کئے جانے پر ناجانے کیوں اس کا دل رونے کو چاہا۔

www.novelsclubb.com

منہا نے غازی کے سامنے ناشتہ رکھا۔مائعزم کا ناشتہ قریباً ختم نہیں ہونے والا تھا۔وہ اب چائے کے ساتھ کیک کھا رہی تھی۔منہا کچھ لانے کا کہہ کر اوپر چلی گئی۔مائعزم کو اب منہا

کے واپس آنے کا انتظار تھا کہ اسے بتا کے یونیورسٹی کے لئے نکل جائے۔ایک نظر پھر غازی کو دیکھا۔

"ہونہہ چنگیز خان۔۔۔ان سے اچھے تو میجر شام تھے، کم از کم بات تو اچھے طریقے سے کرتے تھے۔" وہ برتن اندر رکھ کل جلدی سے برش کر کے یونیورسٹی کے لیے ریڈی تھی۔وہ منہا کو بتا کر جانے لگی تو اس نے روکا۔

"چٹکی! غازی کے ساتھ چلی جاؤ۔" منہا کے کہنے پر اس نے سوالیہ نظروں سے غازی کی طرف دیکھا جو ان دونوں سے لاتعلق سا اپنا ناشتہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سن بھی لیا ہو گا تو جواب نہیں دیں گے۔" اس نے جل کر سوچا۔

"نہیں بھابھی رہنے دیں، جناب تھکے ہوئے ہوں گے اور میں ایک منٹ لیٹ نہیں ہو سکتی، اگر راستے میں ان کی گاڑی خراب ہو گئی تو مجھے رکشہ کرنا پڑ جائے گا۔" مائعزم اونچی آواز سے اسے کچھ جتا کر جان چھڑائی۔ غازی نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔

بلکہ وہ کہنا چاہتی تھی۔ "ان کے ساتھ جاتی ہے میری جوتی۔"

"ہائے صدقے! پہلے سے ہی اتنی فکریں۔" منہا کو گھور کر وہ لاؤنج سے باہر نکل گئی۔

اس کے جانے کے بعد غازی کی ہنسی نکل گئی۔ منہا واپس مڑی تو اسے ہنستا ہوا پایا۔

"کس خوشی میں اس بیچاری کو اگنور کیا جا رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"کوئی خوشی نہیں! صرف ناراضگی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس بات کی ناراضگی؟"

"ہماری پرائیویسی ہے، آپ کو کیوں بتاؤں مسز حذیفہ؟"

"ابھی تو جناب کا رشتہ تک طے نہیں ہوا اور بات کر رہے ہیں پرائویسی کی۔" منہا نے چوٹ کی۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا گیا ہے بیائن؟ غالباً سب واقف ہیں۔" غازی کے کہنے پر وہ جھنجھلاتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

"اچھا اپنا واٹس ایپ آن رکھنا۔ کچھ بھیجوں گی۔" واپس آکر اس نے غازی سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"تایا جان کو میرے آنے کا بتا دینا۔ میں ابھی سونے جا رہا ہوں۔" وہ ٹیبل سے اٹھ گیا۔ ناشتہ تو محض مائعزم کے سامنے رہنے کے لیے کیا تھا۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ایک لمحے کو رکا۔

"اور مائعزم سے کہہ دیجئے گا الحمدللہ اس کے ہونے والے شوہر کے پاس اپنا گھر ہے۔" وہ

اسے عزت سے کہہ کر چلا گیا اور منہا اس کا منہ دیکھتی رہ گئی۔

****

باب 11

ابھی اک شور سا اٹھا ہے کہیں

کوئی خاموش ہو گیا ہے کہیں

ہے کچھ ایسا کہ جیسے یہ سب کچھ

اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے کہیں

www.novelsclubb.com

وہ پانچ بجے گھر واپس آئی تو بہت تھکی ہوئی تھی۔پہلے یونیورسٹی پھر سیکنڈ ٹائم کی ٹویشن دینا اور گھر آکر بچوں کو قرآن پاک پڑھانا اس کو تھکا دیتا تھا لیکن آج اس کا ارادہ نماز پڑھ کر سونے کا تھا۔

اس سب سے پہلے منہا کی خبر لینی تھی۔سردیوں کی شام میں وہ سب لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے نظر آئے تو وہ بھی چل کر ان سب تک آئی۔

"السلام علیکم !آپر فیکٹ فیملی۔ماں باپ،بیٹا اور بہو۔بس اور کوئی رولا ہی نہیں۔"اس نے اپنی امی ابو اور بھائی بھابھی کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا اور آکر امی ابو کو پیار کیا۔حذیفہ سے تو ویسے ہی کچھ دنوں سے ناراض تھی اور منہا سے اس تصویر کی وجہ سے جو اس نے صبح اسے بھیجی تھی۔

اسے دیکھ کر سب مسکرائے۔وہ فریش ہونے کا کہہ کر اندر کی جانب چل دی پھر رکی۔

"اپیا پلیز میرے ساتھ ذرا اندر چلیں کچھ کام ہے۔"اس نے کہا اور منہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا تو وہ سمجھ کر اس کے ساتھ اندر چلی آئی۔

"یہ کیا ہے منہا آپا؟ آپ نے کب بنائی یہ تصویر؟"اس نے اپنے فون کی سکرین منہا کے سامنے کی جس میں مائعزم اور غازی صبح ناشتہ کر رہے تھے۔ منہا نے اپنی مسکراہٹ روکی۔

"ارے یہ تو میں نے سب کو دکھادی ہے۔"منہا صبح ان دونوں کو چھوڑ کر اوپر گئی تھی اور وہاں سے ان کی تصویر اپنے فون میں بنائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپیا۔۔۔اپیا۔۔۔کیوں میری عزت کا جنازہ نکال رہی ہیں؟"وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔

"ارے یہ کیا بات ہوئی؟ دیکھو کتنے پیارے لگ رہے ہو تم دونوں۔اللہ نظر بد سے بچائیں۔" منہا نے فوراً تصویر کی نظر اتاری۔

"رہنے دیں آپ تو!" وہ سخت جھنجھلا گئی پھر رکی۔

"آپ نے کہیں۔۔۔غازی کو تو نہیں دیکھا دی؟" منہا کی بچوں والی مسکراہٹ سے اسے اندازہ ہوا کہ وہ اسے بھی دکھا چکی ہے۔

"میرے خدایا۔۔۔آپ بیائن۔۔۔مجھے ان کے سامنے شرمندہ کروا دیتی ہیں۔" وہ خفگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم پہلے تو یہ ڈیسائیڈ کر لو مجھے کہنا کیا ہے؟ تمہارے نئے نئے القابات نے تو مجھے کنفیوز کر دیا ہے۔" وہ پیار سے اس کے گال کھینچتے ہوئی بولی۔

"میرا جو دل کرے گا میں وہی بولوں گی۔" خفگی سے اپنے گال چھڑوا کر وہ اوپر چلی آئی۔

اپنے کمرے کا دروازہ کھولنے لگی تھی کہ اسی وقت غازی اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ دونوں کمروں کے دروازے بالکل ساتھ تھے۔ غازی کو اپنے قریب دیکھ کر اسے وہ تصویر یاد آگئی۔ وہ فوراً پیچھے ہٹی حالانکہ اس نے کمرے میں ہی جانا تھا۔

"السلام علیکم!" اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ غازی نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی اور وعلیکم السلام کہتا ہے وہاں سے چلا گیا۔ مائعزم نے ایک گہری سانس لی۔

"پتہ نہیں انھیں کیا غم ہیں؟ ہنسنا بھی گوارا نہیں کرتے۔" وہ بیزاری سے کہتے ہوئے کمرے میں چلی گئی اور سیڑھیاں اترتے غازی نے اس کی آواز سن لی تھی۔ مسکراتا ہوا نیچے اتر گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد کچن میں ہی بیٹھی کھانا کھا رہی تھی جب منہا نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔

"اپیا یہ کیا کہہ رہی ہیں؟" وہ شاک کے عالم میں اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مائعزم! کھانا کھالو آرام سے۔ اتنی بڑی بات تو نہیں کہہ دی میں نے۔" منہا نے اسے دوبارہ کرسی پر بٹھا دیا۔

"سردار میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتے ہیں؟ ابھی تو آپ لوگوں کی شادی کو دو ہفتے ہوئے ہیں اور میں نے تو پڑھنا ہے آگے۔" وہ خفا ہو رہی تھی۔ صرف مائعزم کو آخر میں پتہ چلتا ہے کہ اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کھانا تو بھول ہی گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کون سا شادی کر رہے ہیں صرف نکاح ہی تو کروا رہے ہیں چٹکی!" حذیفہ اندر آتے ہوئے بولا۔

"لیکن بھائی میں پڑھائی ختم کرنا چاہتی ہوں۔" وہ حذیفہ سے ناراض تھی اور اپنے غم میں وہ یہ بھول گئی سو احتجاجاً بولی۔

"اگر دیکھا جائے تو تم اپنی پڑھائی ختم کر چکی ہو، آگے پڑھنا صرف تمہارا شوق ہے جو ہم نے مان لیا۔" حذیفہ نے پیار سے کہا۔

"میں غازی سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔" کچن میں آتے غازی کے قدم وہیں تھم گئے۔ کیا وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے؟

"کیوں؟" حذیفہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ اس کے پاس جواب نہیں تھا۔ میجر شام تو کسی اور کا تھا لیکن وہ اس کے لیے انکار کر بھی نہیں رہی تھی۔ بس تھوڑا وقت چاہتی تھی۔ میجر شام کا خیال آتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بھائی! ابھی مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔"

www.novelsclubb.com

دروازے پر غازی کو کھڑے پایا تو نظریں جھکا کر سائیڈ سے نکل گئی۔وہ تینوں بے بس سے

ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔

مائعزم کا مسئلہ صرف غازی نہیں تھا' وہ شاید مردذات پر بھروسہ نہیں کرتی تھی اور ایسا

صرف انہیں لگتا تھا۔وہ نہیں جانتے تھے کہ کبھی مائعزم کی زندگی میں میجر شام بھی آیا تھا۔

****

تم نے کوشش تو بہت کی مصنف لیکن

ہم کہانی میں بھی ہمراہ نہیں ہو سکتے

www.novelsclubb.com

رات کو دس بجے وہ جاگی تھی اور نماز پڑھنے کے بعد اس نے اسائمنٹ بنانا شروع کی تھی۔

یہ دوبارہ سے سارا سیاپا اس نے خود ہی اپنے لئے چنا تھا۔ تھوڑی دیر وہ کام کرتی رہی پھر اٹھ

کر اپنے لئے کافی بنانے نیچے آگئی۔

لاؤنج میں غازی کے علاوہ کوئی نہیں تھا، وہ لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا۔اس کا دل کیا

وہیں سے واپس چلی جائے لیکن دروازے کی آواز پر وہ اسے دیکھ چکا تھا۔اس لیے وہ نیچے

آگئی۔کچن میں جانے سے پہلے وہ امی ابو کے کمرے میں گئی۔دروازہ آرام سے کھولا کہ اگر

وہ لوگ سو رہے ہیں تو ڈسٹرب نہ ہوں۔ سردار نماز پڑھ رہے تھے اور امی سو رہی تھیں۔

دوبارہ دروازہ بند کر کے باہر آگئی۔

www.novelsclubb.com

کچن میں آکر اس نے کافی میکر میں پانی ڈال لیا تو اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ پیچھے مڑی تو غازی کو کچن کے دروازے کے درمیان کھڑے پایا۔ یہی بات وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی غازی سے کوئی گفتگو ہو۔

"کافی مل سکتی ہے؟" غازی نے اسے خود کی طرف متوجہ پایا تو بولا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا کہ بنا دے گی۔ خاموشی سے کافی بنا کر اس کے اس کے اور اپنے مگ میں انڈیلی، اس کا مگ ٹیبل پر رکھ دیا کہ باقی کی زحمت خود کر لے اور اپنا مگ اٹھا کر وہ باہر جانے لگی کہ غازی کی آواز پر رکی۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھ سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی؟" وہ سنجیدگی سے اپنا مگ اٹھا کر ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ مائعزم کا گویا سانس رکا۔

"میں جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔" کہتے ہوئے وہ پلٹی نہیں کیونکہ غازی کی آنکھوں میں دیکھ کر جواب نہیں دیا جا سکتا تھا۔

"کیا کسی اور کو پسند کرتی ہو؟" اتنا غیر متوقع سوال تھا کہ مائعزم کو واپس مڑنا پڑا کہ وہ مذاق کر رہا ہے یا سنجیدہ سا جواب چاہ رہا ہے۔ وہ جواب دینا چاہتی تھی لیکن ہمت ہی نہیں ہوئی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔" اس کی خاموشی کا دورانیہ طویل ہوا تو غازی نے پھر کہا۔

"ہاں!" اس نے تائید کی کیونکہ وہ اس کا ریکشن دیکھنا چاہتی تھی۔ غازی شاک کے عالم میں اسے دیکھے گیا جیسے کہہ رہا ہو تم سے یہ امید نہیں تھی یا تم ایسی نہیں لگتی تھی لیکن اس نے خود کو فوراً کمپوز کیا اور اب مسکرایا۔ کیا وہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں وہ سوچ رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

"کہاں ہوتا ہے؟آئی مین کب ملواؤ گی؟"وہ بمشکل مسکرا کر پوچھ رہا تھااور مائعزم کو اس کے لہجے سے لگا کہ اس نے غازی کا دل توڑ دیا ہے اور وہ بولنے سے پہلے سوچتی ہی کب تھی اور اب جواب دینا انتہائی کٹھن لگ رہا تھا۔

"مجھے نیند آرہی ہے،شب بخیر۔"راہ فرار کا ایک ہی راستہ نظر آیا۔غازی نے مزید کچھ نہ کہا صرف اثبات میں سر ہلا کر اسے جانے دیا۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ مائعزم اتنے سالوں بعد بھی اسے پسند کرتی تھی!بے اختیار اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی۔

باہر آکر اس نے اپنی روکی ہوئی سانس بحال کی۔وہ اتنی بیوقوف کیسے ہو گئی کہ غازی کو سب بتانے لگی۔خود کو ملامت کرتے ہوئے وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے کمرے میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ایک بات تو طے تھی کہ غازی کا اب کسی بھی طرح سامنا نہیں کرنا۔اس کے سامنے تو کہہ دیا تھا لیکن اب اپنے باپ اور بھائی کے سامنے اقرار کرنا خود کو ان کی نظروں سے گرانے کے مترادف تھا۔وہ تو بس ایسے ہی منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔اب بندہ جیلس ہونے کے بجائے تیسرے انسان کا بائیو ڈیٹا ہی پوچھنے لگ پڑے۔ایسا کہاں ہوتا ہے؟

اس کے سر میں شدید درد ہونے لگا تھا۔کمرے میں آکر کافی کا مگ اسٹڈی ٹیبل پر پٹخا اور سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئی۔

"میجر شام کاش آپ میری زندگی میں نہ آئے ہوتے۔"اس نے تلخی سے سوچ کر آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

****

آنکھ میں پانی بھر کر لایا جا سکتا ہے

اب بھی جلتا شہر بچایا جا سکتا ہے

ایک محبت وہ بھی ایک ناکام محبت

لیکن اس سے کام چلایا جا سکتا ہے

"تمہیں لائف میں کبھی بھی ہیلپ کی ضرورت ہوئی تو میں تمہاری مدد کروں گا۔" میجر شام نے خوشگوار انداز میں کہا کیونکہ مائعزم اس کی مدد پر راضی ہو گئی تھی اور کر چکی تھی۔

وہ اپنے کاموں میں مصروف تھا اس لیے مائعزم کو کال کرنے کا وقت ابھی ملا تھا۔

"شکریہ! آپ مجھے ہدیٰ کے قاتلوں سے ملنے دیں گے؟" وہ دیکھنا چاہتی تھی ایک معصوم کا قتل کرنے کے بعد لوگ کیسے خوش رہ جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"ایسا نہیں ہو سکتا مائعزم! تم اس سب سے دور رہو۔" وہ ابھی کمفرٹیبل تھی کیونکہ اس نے میجر شام پر یقین کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اسے بھی اپنی دوست کے لیے انصاف چاہیے تھا۔ میجر شام خود نہیں آ سکا تھا اس لیے اپنے کسی دوست کو بھیجا تھا۔ اس سے نہایت پر سکون ماحول میں پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ اسے جو کچھ یاد تھا، گاڑی کا رنگ، ان لوگوں کا حلیہ، ان لوگوں کے مابین ہونے والی گفتگو، بعد میں آنے والے کی گالیاں، وہ سب کچھ بتا چکی تھی۔ ان میں سے ایک کا اسکیچ بھی بنوایا تھا جس نے مائعزم کو تھپڑ مارا تھا۔ وہ جو مدد کر سکتی تھی وہ کر چکی تھی لیکن اسے لگا تھا جیسے اس نے کچھ خاص نہیں بتایا۔ مائعزم نے جو مدد کر دی تھی وہ بھی بہت تھی اور اس طرح مائعزم سے معلومات لینے کا واحد مقصد اس کے خوف کو کم کرنا تھا جو شاید ان پر یقین کرنے کے بعد کافی حد تک کم ہوا تھا۔

"تم ان سب کے مکروہ چہرے نہیں دیکھو گی بس یقین رکھو وہ اپنے کیے کی سزا بھگتنے لگے ہیں پر اس سب کے لیے تمہارا بہت شکریہ، تم نے میرا آدھا کام آسان کیا ہے۔" وہ خاموشی سے میجر شام کو سنتی رہی۔

"ایک بات پوچھوں؟ جب آپ نے مجھے اغواء کیا تھا تب آپ کی آواز بہت زیادہ پولائیٹ تھی لیکن اب فون پر آپ کی آواز چینج ہے۔ ایسا کیوں؟" وہ اس کی ساری خوشی پر پانی پھیرتے ہوئے گفتگو کا موضوع بدل چکی تھی۔

"اوہ تو تم میری آواز نوٹ کر رہی تھی؟" وہ اس کی بات پر حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

"دراصل اس وقت میرا گلا شدید قسم کا خراب تھا جس کی وجہ سے مجھے آہستہ بولنا پڑا تھا لیکن اب ٹھیک ہے اور میری آواز تو ابھی بھی پولائٹ ہے۔" اس کی آواز واقع نرم تھی جیسے وہ کچھ سمجھا رہا ہو۔ وہ مسکرائی۔

"شاید میری غلط فہمی ہو۔" اغواء والے دن کے بعد سے وہ فون پر ہی بات کرتی تھی اسی لئے پہلی ملاقات والی آواز بھلا چکی تھی۔ یہ سوال اس کے ذہن میں گردش کر رہا تھا اس لیے اس نے پوچھ لیا۔

"کیا کر رہی تھیں؟" میجر شام گفتگو جاری رکھنا چاہتا تھا۔

"سونے لگی تھی۔" اس نے جھوٹ بولا۔

"اتنی جلدی؟" دوسری طرف سے حیرانی سے پوچھا گیا۔

"دس بجے جلدی نہیں ہوتی اور شریف لوگ اس وقت تک سو جاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم! تم شریف ہو سو جاؤ۔ میں تو ابھی ایک موو دیکھ رہا ہوں۔" قصور کے ایک بدنام چوک پر وہ ہاتھ میں سگریٹ پکڑے، نشئی بنا بیٹھا تھا۔

"کون سی؟"

"کوئی تھائی موووی ہے، سمجھ کچھ بھی نہیں آرہی، بس ہر کوئی اپنا ٹیلنٹ بتائے جارہا ہے۔"

"کافی معلوماتی فلم ہے پھر تو۔" اس نے سادگی سے کہا۔

"اچھا تم اپنا کوئی ایسا ٹیلنٹ بتاؤ جس سے دوسروں کو خوشی ہوتی ہو؟" میجر شام اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"میں دوسروں کا موڈ جلدی ہی ٹھیک کر دیتی ہوں۔" اس نے سوچ کر بتایا۔

"اور خراب بھی۔" میجر شام نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو سچ ہے!" اس نے تائید کی۔

پچھلے چند دنوں سے وہ مسلسل اس سے بات کرتی تھی اسلئے اب آہستہ آہستہ وہ اسے برا نہیں لگتا تھا۔

"چلو میرا موڈ بھی ٹھیک کر دو، میں آج واقعی بہت ٹینشن میں تھا۔" وہ تو پہلے ہی اس کی مدد کر کے اس کا موڈ ٹھیک کر چکی تھی۔

"کیا ٹینشن تھی؟" اس نے ہمدردی کے طور پر پوچھ لیا۔ رحم دلی تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

"کچھ زیادہ نہیں۔ ٹیم ورک ہے آجکل کسی مافیا کو پکڑنے کا ٹاسک ملا ہوا ہے۔ بس اسی وجہ سے کافی خجل ہونا پڑتا ہے۔" وہ عادت سے مجبور تھا کچھ خاص لوگوں کو بتا دیا کرتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"تو ان لوگوں کو کیسے پکڑیں گے؟" اس نے فکر مندی سے کہا۔

"یہ تو میرا پرسنل ٹاسک ہے، تم اس کی تم فکر نہ کرو۔ آئی انجوائے مائی ورک!" اس نے ریلکس ہوتے ہوئے کہا۔

"صحیح!" مائعزم نے خاموشی سے مان لیا۔

"میرا موڈ بھی ٹھیک کرو۔" اس نے بات جاری رکھنی چاہی۔

"میں کیسے؟ مطلب مجھے کیا پتہ آپ کا موڈ کیوں خراب ہے۔" اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"سو تو ہے۔ چلو کوئی اچھی سی کہانی سناؤ۔" لاشعوری طور پر وہ مائعزم کو سننا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کہانیاں نہیں آتیں۔" اس نے انکار کیا۔

"پھر کوئی جوک سناؤ۔" اس کے پاس آپشن تھے۔

"آپ کی خوشی کے لیے کوئی سنا دیتی ہوں۔ سوچنے دیں۔" وہ سوچنے لگی لیکن اس وقت اسے کوئی جوک دماغ میں نہیں آرہا تھا اور یہ حقیقت ہے جب آپ کسی بارے میں سوچنا چاہیں تو اس بات کے علاوہ دنیا کی ساری سوچیں آپ کے دماغ پر حاوی ہو جاتی ہیں۔

"ایک کمپیوٹر انجینئر کی بیوی اپنے ہسبنڈ سے لڑتی ہے بلکہ اس کو سناتی ہے۔ چونکہ وہ کمپیوٹر انجینئر ہوتا ہے تو وہ کچھ اس طرح سے اس کی بے عزتی کرتی ہے، پین ڈرائیو کے ڈھکن، پیدائشی ایرر۔۔۔ وائرس کے بچے! ایکسل کی کرپٹ فائیل۔ ایک تھپڑ ماروں گی تو زمین سے ڈیلیٹ ہو کر قبر میں انسٹال ہو جاؤ گے۔" شام کو لطیفے پر ہنسی نہیں آئی لیکن وہ چونک گیا۔ مائعزم نے جیسے کوئی مسئلہ حل کر دیا تھا۔

"ڈونٹ ٹیل می تم مجھے طعنہ مار رہی ہو کہ میری بیوی مجھ سے اس طرح لڑے گی۔" ابھی وہ جلدی سے خود کو نارمل کرتا ہوا بولا۔

"آپ بھی کمپیوٹر انجینئر ہیں؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"نہیں میں کمپیوٹر انجینئر نہیں ہوں ان سب چیزوں کے بارے میں جانتا ہوں اور بہت اچھے سے جانتا ہوں، ایک ماہ کا کورس کیا تھا۔"اس نے تسلی سے بتادیا۔

"اچھی بات ہے! آپ بھی کوئی جوک سنائیں۔"مائعزم نے ویسے ہی پوچھ لیا۔

"میں؟۔۔۔رکو!"وہ بھی آسانی سے مان گیا۔

"دو لوگوں کو کسی جرم کے سلسلے میں پولیس پکڑ لیتی ہے، پولیس والے پہلے کا نام پوچھتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میرا نام اخلاص ہے وہ اس سے سورۃ الاخلاص سنتے ہیں اور جانے دیتے ہیں۔ دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا نام کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا نام یاسین ہے لیکن لوگ پیار سے کوثر کہتے ہیں۔۔۔"وہ ایک ہاتھ سے اپنا سر دبا رہا تھا اور مسکرا کر مائعزم کو لطیفہ بھی سنا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی بری بات ہے میجر شام! آپ قرآن پاک کی سورتوں کے نام پر جوک کچھ سنا رہے ہیں۔" اسے سخت برا لگا۔ میجر شام حیران ہوا۔ پہلے خود ہی فرمائش کرتی ہے اور پھر ناراض ہو جاتی ہے۔

"اوکے تمہیں چیلنج ہے کل سے مجھے زیادہ اچھا لطیفہ سنانا، اور سوری میں ایسا کوئی لطیفہ نہیں سناؤں گا۔" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

"اوکے! مجھے ہدیٰ نے بہت سے جوکس سنائے ہوئے ہیں۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"اس کو میں نے سنائے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"اس نے بتایا تھا، اس کے آرمی والے بھائی بہت اچھے ہیں۔"

"تمہارا کیا خیال ہے اس کے آرمی والے بھائی کے بارے میں؟"

"بہت عجیب ہیں۔"اس نے بتادیا۔

کچھ دیر ان کے مابین گفتگو ہوتی رہی اور اس گفتگو میں اسے میجر شام کی فیملی کے بارے میں جان پتہ چلا کہ ہدیٰ کی فیملی ہی اس کی فیملی ہے۔

****

گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگادو ڈر کیسا

گر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے بھی تو بازی مات نہیں

وہ عشاء کی نماز پڑھ کر جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔اسے صرف رات گہری ہونے کا انتظار تھا۔آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس گھر سے جا رہی تھی۔دو دن پہلے اس سے پوچھے بغیر ایک سیاسی خاندان میں اس کی شادی کی تاریخ طے کر دی گئی تھی اور وہ یہ شادی نہیں

www.novelsclubb.com

کرنا چاہتی تھی۔وہ خود سے پندرہ سال بڑے مرد سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ایسے انسان کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتی تھی۔وہ آج گھر سے بھاگ جائے گی۔کہیں بھی چلی جائے گی اگر غازی نے اس کی مدد سے انکار کر دیا لیکن وہ اس طرح استعمال نہیں ہو سکتی تھی۔

چند روز پہلے تک تو اسی مرد کے اس کی کسی دوست کے ساتھ تعلقات تھے اور اب وہ حلیمہ کو اپنی بیوی بنا رہا تھا۔اسے سوچ کر ہی گھن آتی تھی لیکن اس نے سب کو یہی ظاہر کروایا کہ وہ اس شادی کے لیے راضی ہے اور اسی وجہ سے وہ کل رات اس گھٹیا ذہنیت کے مرد کے ساتھ ڈنر کر آئی تھی اور اس کی باتوں نے حلیمہ کو باور کروا دیا تھا کہ وہ اسے استعمال کر کے چھوڑنے کا پلان رکھتا ہے اور حلیمہ نا جانے اس کی کتنے نمبر والی بیوی بننے لگی ہے لیکن حلیمہ اب بھاگنے کے کسی موقع کا انتظار نہیں کر سکتی تھی اس نے موقع خود بنا لیا تھا۔

وہ سٹیل بلیو رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی اور اس نے چھوٹے سے بیک پیک میں کچھ پیسے اور زیورات رکھے جو اس کی ماں کی واحد نشانی تھے اور مراد بابا نے اسے دیے تھے۔اس نے انہیں دل و جان سے اپنے پاس سنبھالا ہوا تھا۔بھاگنے کی پلاننگ میں مراد بابا اس کا پورا پورا ساتھ دے رہے تھے کیونکہ وہ بھی اپنی پھول سی بچی کو ایک 40 سالہ مرد کے ساتھ بیاہنا نہیں چاہتے تھے۔وہ صرف یہی چاہتے تھے کہ وہ اپنی بیٹی کو کسی محفوظ ہاتھوں میں دے دیں اور اسی وجہ سے انھوں نے پی سی او سے غازی سے بات کر لی تھی اور اس کی منت کی تھی کہ وہ حلیمہ کو یہاں سے لے جائے اور یہ سب وہ حلیمہ کے کہنے پر کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اللہ پلیز معاف کر دینا مجھے اپنے لئے یہی بہتر لگ رہا ہے، میری حفاظت فرمانا۔آپ کے علاوہ میرا کوئی دوسرا سہارا نہیں ہے پلیز میرے راستوں کو آسان بنا دے اور میرے لیے

اپنی رحمت سے اسباب پیدا فرما۔" آخر میں اپنی ماں کی مغفرت کی دعا کی اور بڑی سی شال اپنے گرد لپیٹ کر بیگ اٹھایا اور آرام سے دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔

رات کے ساڑھے گیارہ بجے گھر میں مکمل خاموشی تھی۔ اسے آج کچھ ڈر نہیں تھا، ان ملازمین کا بھی نہیں جو چوبیس گھنٹے ہائی الرٹ ہوتے تھے۔ گولائی میں بنے زینوں کو اس نے بغیر جوتوں اور بغیر چاپ کے عبور کیا۔ کچن میں پہنچ کر جوتے پہنے اور آسانی سے کچن کے پچھلے دروازے سے باہر نکل آئی۔ شاید ہی ایلیٹ کلاس میں کسی کے کچن میں دو دروازے نہ ہوں۔

www.novelsclubb.com

پچھلی طرف صرف گھر کے تین پالتو کتے ہوتے تھے اور یقیناً وہ اسے پہچانتے تھے۔ حلیمہ نے دل سے دعا کی کہ وہ اسے دیکھ کر بھونکنا شروع نہ ہو جائیں۔ وہ درختوں کے پیچھے سے

ہوتی گھر کی پچھلی طرف موجود انیکسی تک آئی۔وہاں پہنچ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔

دروازہ کھول کر وہ اندر آئی تو مراد بابا اندر ہی موجود تھے۔

"بابا مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر میں مر گئی تو پلیز میرے لیے دعا کرنا کہ اللہ مجھے معاف کر دیں۔"

"میرا بچہ روتے نہیں ہیں، ہمت نہیں ہارنی اور اللہ پر بھروسہ رکھنا ہے۔" وہ شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔

"اگر انہوں نے آپ کو کچھ کہا تو؟"

www.novelsclubb.com

"میرا اللہ مالک ہے، بس بی بی جی کی امانت کی حفاظت کر رہا ہوں۔" انہوں نے کہا۔

"شکریہ مراد بابا۔"

"اب میرا بچہ جلدی سے اس طرف سے نکلو۔ بائیں طرف سڑک پر سرخ رنگ کی گاڑی کھڑی ہو گی' اس میں بیٹھ جانا، وہ تمہیں محفوظ مقام تک پہنچا دے گی۔" انہوں نے فوراً اسے نکلنے کیلئے کہا۔ انیکسی بند ہی رہتی تھی اس لیے وہاں کوئی سکیورٹی گارڈ نہ تھا۔

انیکسی کے پچھلے دروازے سے نکل کر وہ ساتھ والے گھر کی دیوار پھلانگ چکی تھی۔ اس گھر میں کوئی غیر ملکی رہتے تھے، اسی لیے ان کے گھر کوئی خاص سیکیورٹی نہیں تھی۔ اس گھر کے پچھلے حصے سے دیوار پھلانگ کر سڑک پر اتر گئی۔

ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن اسے بھاگنا تھا۔ اس کے گھر والوں کو اس بات کا تو یقین تھا کہ حلیمہ کبھی بھی اتنی آسانی سے اپنی ماں کا گھر چھوڑ کر نہیں جائے گی اسی لیے اس طرف دھیان نہیں دیا ورنہ وہ لوگ اس سب کے بھی پہلے ہی انتظامات کروا چکے ہوتے۔ بھاگتے بھاگتے اس نے اس لمبی سڑک کو عبور کیا اور وہاں پہنچی جہاں مراد بابا

نے جانے کو کہا تھا لیکن سرخ رنگ کی گاڑی اسے کہیں نظر نہ آئی۔بے چینی سے اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو بارہ بجے سے دو منٹ پیچھے تھی۔اسی لئے وہ ایک درخت کی اوٹ میں چھپ کر کھڑی ہو گئی۔اگلے دو منٹ میں ایک گاڑی بغیر نمبر پلیٹ کے آئی تھی۔وہ اس سے تھوڑا سا آگے جا کر ایک جگہ پر رک گئی۔وہ فوراً اس کی طرف بھاگی کیونکہ اس علاقے میں زیادہ دیر رکنا اس کے لئے بہت خطرناک تھا کیونکہ جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے تھے۔آگے کچھ بھی ہوا سے فکر نہیں تھی کیونکہ وہ سب کچھ اللہ پر چھوڑ چکی تھی۔

"اپنا چہرہ ڈھانپ کر نیچے بیٹھ جائیں۔" وہ کوئی تھا لیکن وہ غازی نہیں تھا۔ساتھ چھوڑتے اعصاب کے ساتھ وہ اس کی ہدایت پر عمل کرتی پچھلی سیٹ سے نیچے بیٹھ گئی۔اب گاڑی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

"غازی کہاں ہیں؟" اس نے ہراساں لہجے میں پوچھا۔

اسے یقین تھا غازی اسے دھوکا نہیں دے سکتا۔غازی کبھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔۔

غازی دھوکے باز نہیں ہے۔اس نے اس ڈیڑھ سال میں جتنی قرآنی آیات اور دعائیں یاد کیں تھیں وہ سب پڑھ لی تھیں۔

"آپ بالکل خاموش رہیں،آپ کو صبح تک غازی کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔" کسی نے بہت سختی سے کہا۔وہ اپنے بھائی کے لیے مزید کوئی مشکل اپنے سر نہیں لے سکتا تھا کیونکہ حلیمہ کو یہاں سے غازی نہیں احمد نکلوانا چاہتا تھا۔وہ اس علاقے کے تمام کیمرے اور سگنلز وقتی طور پر جام کر چکا تھا۔اس لیے کسی کی بھی نظروں میں آنے سے پہلے وہ اُدھر سے حلیمہ کو نکالنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کون ہیں؟"

"میں غازی کا بھائی ہوں۔" حلیمہ کو تھوڑا سکون ملا کہ وہ غازی کا بھائی ہے یقیناً غازی نے ہی اسے بھیجا ہو گا۔

"آپ سونا چاہتی ہیں تو سیٹ پر سو سکتی ہیں۔" احمد نے کہا کیونکہ وہ اس علاقے سے نکل آیا تھا۔

"مجھے نیند نہیں آ رہی۔" وہ واپس سیٹ پر بیٹھ گئی۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کی زندگی اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے لگی ہے۔ اسٹریٹ لائٹس کی ہلکی ہلکی روشنی میں اس نے ہاتھ میں پہنی گھڑی کو دیکھا۔ یہ نا جانے کب علی لغاری نے اسے گفٹ کی تھی۔ وہ ان کے تحفے استعمال نہیں کرتی تھی لیکن وہ اسے ساتھ لے آئی تھی۔ کاش وہ اچھے والے باپ ہوتے! سر جھٹک کر اس نے ٹائم دیکھا تو تین بج رہے تھے مطلب اسے گھر سے نکلے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔ اب تک گھر میں سب کو پتہ چل چکا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

گھر سے نکلنا اتنا آسان ہو گا اس نے کبھی سوچا نہیں تھا اور یہ صرف مراد بابا کی وجہ سے ممکن ہوا تھا کیونکہ آج رات گھر کے پچھلی طرف سکیورٹی کم رکھوائی تھی۔اس کا دل بہت زور کا دھڑک رہا تھا۔

اسے مسلسل ایک ہی دعا یاد آ رہی تھی حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:

"یااللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے۔بے شک میں قصوروار ہوں۔"(سورۃالانبیاء:87)

احمد نے ایک انجان سڑک پر گاڑی روک دی۔

www.novelsclubb.com

"جلدی سے باہر نکلو، کم آن!"اسے دوبارہ حکم دیا گیا تھا۔وہ کسی فرمانبردار بچے کی طرح اس کی بات مانتی جا رہی تھی۔

اللہ رسوا نہیں کرے گا، غازی دھوکہ نہیں دے گا! اسے یقین تھا۔ وہ صرف غازی کو دیکھنا چاہتی تھی لیکن دوسری طرف بھی غازی کے علاوہ کسی اور مرد کو دیکھ رہی تھی۔

"چلو اس کار میں بیٹھو!" وہ کار سے نکلی تو احمد نے پھر اسے حکم دیا۔ وہ ماننے پر مجبور تھی۔ وہ جا کر اس کار میں بیٹھ گئی۔ احمد کچھ دیر اس دوسرے شخص سے بات کرتا رہا پھر آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"غازی نہیں آئے؟" گاڑی ایک بار پھر انجان راستوں پر رواں دواں تھی۔

"کیا صبح ہو چکی ہے؟" وہ سنجیدگی سے بولا تو حلیمہ خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

احمد اسے ایک فلیٹ پر لے آیا۔ وہ ڈرتی ہوئی اس کے ساتھ چلی آئی۔ اسے لگ رہا تھا کہ آج اس کی سانسیں تھم جائیں گی۔ فلیٹ پر اس وقت احمد اور اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ وہ رو نہیں رہی تھی لیکن اب رونے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ مسلسل دعا کر رہی تھی۔

"غازی کہاں ہے؟"اس نے ایک بار پھر احمد سے پوچھا جو بار بار کسی کو فون لگا رہا تھا۔اسے ہاتھ کے اشارے سے بالکل خاموش ہو جانے کا کہا۔وہ خاموش نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ غازی نہیں آرہا تھا۔اب اسے وسوسے آرہے تھے کہ کہیں غازی اسے چھوڑ نہ دے یا ہو سکتا ہے غازی کو پتہ ہی نہ ہو کہ وہ کہاں ہے؟

"یااللہ غازی کو بھیج دیں۔"وہ بہت ڈری ہوئی تھی لیکن تہجد کی دعاؤں میں غازی کے محرم ہونے کی دعائیں کی تھیں۔اسے اتنا یقین تھا کہ تہجد کی میں مانگی گئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی اور اسے اسی یقین پر قائم رہنا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد بیل بجی تو وہ بیگ کو سینے سے لگائے ہراساں سی نظروں سے صرف غازی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اور دروازے کو تک رہی تھی لیکن وہاں غازی کے بجائے پانچ چھ

لوگ آئے۔ حلیمہ کا تو سانس رک گیا۔ غازی نہیں آیا تھا۔ صبح ہو چکی تھی۔ کیا غازی نے

اسے چھوڑ دیا؟ غازی ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔

****

تجھ کو پانے میں مسئلہ یہ ہے

تجھ کو کھونے کے وسوسے رہیں گے

گاڑی گھر کے اندر آ کر رکی تو مائعزم نے حیرت سے ملازموں کو دیکھا۔ ہر کوئی بھاگ دوڑ کر

رہا تھا جیسے بہت کام پڑا ہو۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم! کدھر بھاگی جا رہی ہو رضیہ؟"

"بی بی جی بہت کام ہے !تساں نوں بہتیاں بہتیاں مبارکاں۔۔۔"رضیہ جلدی کے گھوڑے پر سوار تیزی سے بول کر بیٹھک کی طرف بھاگ گئی۔

"خیر مبارکاں۔۔۔پر کیوں؟"رضیہ نے نہیں سنااور وہ اندر چلی آئی۔

"خیریت ہے بھائی آج گھر میں اتنی تیاریاں کیوں ہو رہی ہیں؟ کہیں آپ دوسری شادی تو نہیں کر رہے؟استغفر اللہ !ایسا نہیں ہو سکتا۔میں آپ کو ہر گز اپنی پیاری بھابھی کو دھوکہ نہیں دینے دوں گی۔ارے اتنی اچھی تو ہیں میری بھابھی !"حذیفہ سر جھٹکتے ہوئے اس کے قریب آیااور اسے خود سے لگایا تو اسے بریک لگی ورنہ اس نے آج حذیفہ کی دوسری شادی کی تیاری سمجھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چٹکی اتنی انرجی کہاں سے لاتی ہو؟"وہ اس کی بات پر بدمزہ ہوئی۔

"کیا مطلب کہاں سے لاتی ہوں؟ گاڈ گفٹڈ ہے۔" اس نے اکڑ کر کہا تو حذیفہ اس کی بات پر ہنسا۔ آج جمعہ تھا اس لیے وہ یونیورسٹی سے بارہ بجے ہی فری ہو گئی تھی سو جلدی گھر آ گئی لیکن گھر میں کسی خاص فنکشن کی تیاریاں چل رہی تھی تو اس کا حیران ہونا لازمی تھا۔ لاؤنج میں صرف حذیفہ تھا اسی لیے اسی سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے آج تمہاری بولتی بند ہو جائے گی۔" حذیفہ نے اسے چھیڑا۔

"کیوں آج میں مر جاؤں گی؟" اس نے خفا لہجے میں پوچھا۔

"چٹکی اللہ کو مانو یار کیا بول رہی ہو؟" وہ حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگ تو پرسوں عمرے پر جا رہے ہیں پھر آج اتنی تیاریاں کی خوشی میں؟" اپنی بات کا جواب نہ پا کر اس نے پھر سوال کیا کیونکہ اس کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"دراصل آج۔۔۔"

"مائعزم!" کچن سے ماہ جبین نکلی تو وہ اسے دیکھ کر وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئی اور فوراً اس کی طرف بڑھی۔

"آپی! آپ کب آئیں؟" وہ خوشی سے ماہ جبین کے گلے مل رہی تھی۔

"بس تم سے ملنے کا دل کر رہا تھا سو میں چلی آئی۔" ماہ جبین نے پیار سے کہا۔

"اب آپ پرسوں تک ادھر ہی رہیں گی۔ مجھے تو آپ بالکل بھول گئی ہیں۔" مائعزم نے شکوہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میری جان تمہیں کوئی کیسے بھول سکتا ہے؟"

"کوئی کا تو پتہ نہیں، آپ بھول سکتی ہیں۔" اس نے کہا۔

وہ ماہ جبین سے چند ایک باتیں کرنے کے بعد فریش ہونے کا کہہ کر اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔ وہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ حذیفہ اور ماہ جبین کے علاوہ گھر پر کوئی بھی نہیں ہے بڑی چادر کو ہاتھوں سے پکڑے دوپٹہ گلے میں ڈالے اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔ آخری زینے پر تھی کہ غازی کو دیکھ کر رک گئی جو اپنے کمرے سے تیار ہو کر نکل رہا تھا۔

"یہ ابھی تک ادھر ہی ہیں؟"

سفید سوٹ پر گہرے نیلے رنگ کی واسکٹ پہنے وہ بھی کسی خاص تیاری میں لگ رہا تھا۔ مائعزم نے اقرار کیا اس نے غازی سے وجیہہ مرد اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔ اس نے مائعزم کو دیکھا تو ہاتھ میں گھڑی پہنتے ایک لمحے کو رکا۔ وہ ہمیشہ اسے خود کو دیکھنے کے لیے بے اختیار کر دیتی تھی۔ وہ سیڑھیوں تک آیا تو مائعزم سائیڈ پر ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہمیشہ غلط وقت پر سامنے کیوں آتے ہیں؟"اس نے کوفت سے سوچتے ہوئے دوپٹہ سر پر کیا۔وہ ایک طرف سے ہو کر سیڑھیاں اتر کر نیچے چلا گیا اور اس سے کوئی بات نہیں کی۔

اسے شدید ندامت ہوئی اور سارے میں مردانہ پرفیوم کی مہک پھیل گئی جو واحد پرفیوم غازی استعمال کرتا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ وہیں کھڑی رہی۔اسے بہت رونا آیا وہ کیوں اسے اس طرح اگنور کرتا تھا لیکن اب اسے اس بات کا تو یقین ہو چکا تھا کہ غازی کے سامنے اس نے اعتراف کر دیا ہے کہ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے تو وہ اس سے شادی کبھی نہیں کرے گا لیکن ان چند دنوں میں حذیفہ، منہا، ماہ جبین اور عثمان اسے کئی بار سمجھا چکے تھے کے غازی اس کے لیے ہر طرح سے سے اچھا ہے۔اب وہ بھی نیم رضامند سی تھی لیکن وہ ایک مرتبہ غازی سے

www.novelsclubb.com

بات کرنا چاہتی تھی تاکہ اسے میجر شام والی ساری بات بتا کر خود کو کلئیر کرے اور اس کی مرضی پھر سے جان لے۔اسے پتہ نہیں تھا کہ یہ موقع اسے نہیں ملنے والا۔

کمرے میں آئی تو بیڈ پر ایک بہت ہی خوبصورت سفید سمو کی رنگ کا فراک پڑا ہوا تھا۔جس پر موتیوں کا بھاری کام نظر آرہا تھا۔ایسے جوڑے عموماً شادیوں کے فنکشنز پر پہنے جاتے ہیں۔

"کیا آج ہمیں کسی کی شادی پر جانا ہے؟"وہ خاصی کنفیوز ہو گئی کہ کس سے پوچھے؟

خیر فریش ہو کر کمرے سے باہر آئی۔اس نے سنورنگ کے ٹراؤزر کے اوپر بنانارنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔حذیفہ اور غازی شاید جمعہ پڑھنے چلے گئے تھے اور گھر میں ماجبین کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔امی ابو صبح ہی کسی رشتے دار کے گھر گئے تھے۔ایسا اسے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپی آج کس کی شادی ہے؟"ماہ جبین نے جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھا اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تم خوش ہو مائعزم؟"

"کیا مطلب میں خوش ہوں؟"اس نے الٹا سوال کیا۔

"کیا آپ کو نظر نہیں آتا کہ میں بہت خوش ہوں،اب آپ دو دن میرے ساتھ رہیں گی۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

"میرا مطلب کہ تم ابو کے فیصلے پر خوش ہو؟"

www.novelsclubb.com

"ابو کب سے میرے لیے غلط فیصلے کرنے لگے اور میں ان کے کئے گئے فیصلوں پر کیوں ناراض ہونے لگی بھلا؟ اللہ کے بعد ابو کی ہی تو بات مانتی ہوں۔" اس نے پھر سے مسکرا کر کہا۔ وہ ابھی تک کچھ نہیں سمجھ پائی تھی۔

"میرا مطلب ہے تم اپنی شادی کے فیصلے پر خوش ہو؟" اب کے ماہ جبین نے سیدھا سیدھا اس کے سر پر پہاڑ گرایا۔

"کیا میری شادی؟" اسے بہت برے طریقے سے اچھو لگا تھا۔

"ہاں آج تمہارا نکاح ہے غازی کے ساتھ، اسی لیے تو میں ادھر آئی ہوں۔" ماہ جبین کو لگا اسے معلوم ہو گا لیکن وہ تو سب سے زیادہ انجان تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویٹ۔۔۔ویٹ۔۔۔ویٹ آپی !اگر آپ مذاق کر رہی ہیں تو میں بتادوں مجھے بالکل اچھا نہیں لگااور اگر آپ سچ بول رہی ہیں تو یہ بات میں ماننے کو تیار ہی نہیں ہوں۔مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ۔"وہ ہکابکا تھی۔

"کیاہو گیاہے مائعزم؟آج یہ سب تیاریاں تم دونوں کے نکاح کے لئے ہی کی جارہی ہیں کیونکہ ہم لوگ پرسوں عمرے پر جارہے ہیں۔"

"آپ لوگ جارہے ہیں تو واپس بھی آجائیں گے نا اتنی جلدی کیاہے آپ سب کو؟"وہ غصے سے اس کی بات کاٹ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم ابو یہ چاہتے ہیں کہ وہ جلد از جلد تمہارا نکاح کر دیں۔وہ تو ہمارے ریسیپشن پر ہی تم دونوں کا نکاح کروانا چاہتے تھے لیکن غازی نے انکار کر دیا تھااور اب وہ ابو کے فیصلے پر راضی ہے۔"اس کی بد تمیزی پر بھی ماہ جبین نے نرمی سے جواب دیا۔

"آپی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ابو کو کیوں اتنی جلدی ہے؟پلیز مجھے تھوڑا سا ٹائم چاہیے غازی کے بارے میں سوچنے کے لیے۔میں ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی روہانسی ہو رہی تھی۔

"میری جان میرے پاس بیٹھو!"ماہ جبین نے اسے پیار سے خود سے لگایا۔وہ ماہ جبین کو کیا کہتی؟کیسے بتاتی کہ وہ شخص تو اس کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا اور شادی کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

"غازی بھائی بہت اچھے ہیں!"(پورے کے پورے ڈائنا سار ہیں،ہلاکو خان کہیں کے۔)

www.novelsclubb.com

"وہ تمہیں بہت خوش رکھیں گے۔"(ہاں سر پر بٹھا کر رکھیں گے۔)

"اگر تم اپنا رویہ ان سے ٹھیک رکھو گی تو یقیناً وہ بھی تم سے محبت کریں گے۔"(جانتی ہوں جو زن مرید بن کر رہیں گے۔)

"ابو ان سے بہت محبت کرتے ہیں اور تم سے بھی، پلیز ابو کو مایوس مت کرنا۔"(اس میں میرا قصور نہیں ہے۔)

"تم دونوں کی شادی سے سب بہت خوش ہیں۔"(مائعزم سے کوئی نہ پوچھنا۔)

"مائعزم! غازی بھائی تم سے اپنی رضامندی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔"(اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں۔)

"تم ہم سب کو خوش دیکھنا چاہتی ہو نا؟ یہ شادی کر لو۔"(ہونہہ کر لیں ایموشنل بلیک میل۔)

www.novelsclubb.com

وہ غصے سے بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔ماہ جبین اسے جاتے دیکھتی رہی۔

****

راستے صاف بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

لوگ محفل کو سجاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

غازی کو نہ دیکھ کر وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی، اب وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکی۔

"غازی کہاں ہے؟" وہ اب چیخ کر بولی۔

"ایک تو اس لڑکی میں صبر بھی نہیں ہے۔" احمد بڑبڑاتا ہوا اس تک آیا۔

"حلیمہ میں تمہیں کمرہ دکھاتا ہوں، تم فریش ہو جاؤ۔ غازی بس پہنچ رہا ہے۔" احمد نے اس

کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا گویا وہ اسے حوصلہ دے رہا ہے۔

"غازی مجھے چھوڑ تو نہیں دے گا نا؟" وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھ کر بولی۔ فی

الوقت اس کے دماغ میں ایسی ہی باتیں گردش کر رہیں تھیں۔

"یہ سب غازی سے پوچھنا فی الحال اندر چلو باہر مرد آ رہے ہیں۔" انہوں نے اسے پیار سے

پچکارتے ہوئے سمجھایا۔

وہ ان کی بات مانتے ہوئے کمرے میں آ گئی۔

سلیقے سے سجا ہوا کمرہ خالی تھا۔ وہ فریش ہو کر وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔

جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو غازی کو مانگا، غازی کی سلامتی مانگی۔۔۔اور کچھ مانگنے کے

www.novelsclubb.com

لیے نہیں تھا۔

"اللہ اپنے بندوں کی دعائیں کبھی رد نہیں کرتا، چاہے ہم دل سے مانگیں یاد کھاوا کر کے۔"

ایک بار غازی نے اس سے کہا تھا۔

غازی کو احمد نے بہت جلدی میں فلیٹ پر بلوایا تھا وہ اس بات سے انجان تھا کہ حلیمہ ادھر ہو سکتی ہے۔ وہ صرف جلدی میں اپنے بھائی کے بلانے پر ادھر آیا تھا۔ فلیٹ پر پہنچ کر اندر آتے ہی اسے کچھ انجان اور کچھ جانے پہچانے چہرے نظر آئے تو وہ حیران ہوا۔

"احمد بھائی خیریت ہے، آپ نے اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا ہے؟" وہ کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اپنے ڈپلومیٹ پاسپورٹ کی وجہ سے وہ ایمرجنسی میں کراچی سے اسلام آباد آیا تھا صرف ان کے ایک بلاوے پر کہ کوئی ایمرجنسی ہے۔

www.novelsclubb.com

"غازی! میرے بھائی تم آ گئے۔" احمد ہمیشہ کی طرح پیار سے بولا اور اسے گلے سے لگایا۔

"آپ کے رویے سے تو بالکل نہیں لگ رہا کہ کوئی ایمرجنسی ہے۔" وہ خفا ہوا۔

"ایمر جنسی تمہارے کمرے میں ہے۔"اس نے نا سمجھی سے احمد کو دیکھا۔اس فلیٹ میں صرف دو ہی کمرے تھے ایک احمد کا اور ایک غازی کا۔

"میرے کمرے میں؟"وہ تعجب سے بولتا ہوا اپنے کمرے کی جانب گیا۔

دراصل مراد بابا انجانے میں احمد کو غازی سمجھ کر ساری باتیں بتاتے رہے اور احمد سے ہی حلیمہ کو لے جانے کا کہا۔غازی نے اپنا نمبر احمد کو دے دیا تھا اسی وجہ سے وہ نہ جان سکا کہ کیا ہو رہا ہے۔احمد کو بھی حلیمہ اور غازی کیلئے یہی بہتر لگا کیونکہ وہ بھی حلیمہ کے لیے اپنے بھائی کی حالت دیکھ چکا تھا۔اس کے بھائی کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آئے تھے صرف حلیمہ کے لیے کچھ نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ رویا کرتا تھا۔اس لیے وہ ان سب سے دور کراچی جا چکا تھا۔اس طرح وہ دونوں بیٹے اپنے گھر کو چھوڑ کر الگ الگ شہروں میں ملک کی خدمت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

وہ اپنے کمرے میں گیا۔لاک پر ہاتھ رکھا اور ہلکے سے دروازہ دھکیلا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر حلیمہ نے فوراً دروازے کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نگاہیں واپس نہیں آئیں، وہ جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔غازی حیرت کے سمندر میں ڈوبا ہوا اندر آیا کہ یقین کر سکے یہ اس کا وہم ہے یا حقیقت۔۔۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"حلیمہ تم۔۔۔؟" وہ شاک میں تھا۔شدید شاک میں!

حلیمہ کو یقین آ گیا کہ غازی نے اسے دھوکہ نہیں دیا۔وہ آ گیا تھا۔اللہ نے غازی کو ہی اس

www.novelsclubb.com

کے نصیب میں لکھ لیا تھا۔اگر وہ اپنے دور جاہلیت والی حلیمہ سعدیہ ہوتی تو غازی کے گلے لگ جاتی، بہت روتی، اس سے الگ نہ ہوتی لیکن محرم اور غیر محرم کی حدود غازی نے ہی بتائیں تھیں۔

"غازی تم آ گئے ؟۔۔۔"اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے کہا۔

"مجھے معاف کر دو حلیمہ میں تمہاری مدد کرنے نہیں آیا۔میں صرف تمہیں زندہ دیکھنا چاہتا تھا لیکن۔۔۔"

"غازی پلیز مجھ سے دور مت جانا۔"وہ روتے ہوئے بولی۔دل میں ابھی بھی اسے کھونے کا خوف تھا لیکن اب وہ اسے نہیں چھوڑے گی،غازی بے شک چھوڑ دے۔

"نہیں جاؤں گا کہیں بھی،تم رونا تو بند کرو۔"غازی نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ایک تحفظ کا احساس تھا جو اسے ہمیشہ غازی سے ملتا تھا حالانکہ وہ اپنا نہیں تھا،صرف اس کا قریب ہونا ہی حلیمہ کے لیے بہت تھا۔دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"دیکھو میں تم دونوں کے لئے جتنا کر سکتا ہوں اتنا کروں گا،اس لیے تم لوگوں کو با قاعدہ صبح ہونے سے پہلے یہاں سے نکلنا ہے۔ صرف دو منٹ ہیں سوچنے کے لیے، کیا تم دونوں ایک دوسرے کا ساتھ چاہتے ہو؟ میں ابھی نکاح کرواؤں گا۔" احمد نے آتے ہی بغیر تمہید کے ان دونوں کو اپنے مقصد سے آگاہ کیا۔

"مجھے منظور ہے۔" حلیمہ فوراً بولی۔اس نے لمحے کی بھی دیر نہیں کی اور جواب طلب نظروں سے غازی کی طرف دیکھا تو وہ شش و پنج میں مبتلا تھا۔ حلیمہ کی معصوم نگاہیں خود پر مرکوز دیکھ کر اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

****

خود کو سنتے ہیں اس طرح جیسے

وقت کی آخری صدا ہیں ہم

ہدیٰ کو مرے ہوئے دو ماہ ہو گئے تھے لیکن مائعزم اس ٹراما سے نہیں نکل پائی تھی۔اسے زندگی کا مقصد، مطلب سب بھول گیا تھا۔اس کی حالت قابل ترس ہو چکی تھی۔وہ اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی۔گھر والوں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیسے ٹھیک کیا جائے؟ اس نے پڑھائی چھوڑ دی، وہ لاہور سے واپس آ گئی۔اس نے سلیمان احمد کو بتایا وہ ہاسٹل سے بھاگ آئی ہے اور اگر وہ اسے واپس لینے نہیں آئے تو وہ انھیں کبھی نہیں ملے گی اور مائعزم واپس آ گئی۔وہ گھر والوں کے علاوہ کسی سے نہیں ملتی تھی۔

آج اتنے عرصے بعد ہدیٰ کے گھر والے اس سے ملاقات کے لیے مظفر آباد آئے ہوئے تھے اور وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم! تم اپنی دوست کے والدین کے ساتھ ایسا سلوک کرو گی؟ اگر ہم اس طرح ہدیٰ کے گھر گئے ہوتے تو وہ ہمارا کتنا خیال کرتی؟ تم اس کے والدین کو عزت نہیں دے سکتی کیا؟" سلیمان احمد کو اس سے پوچھنا پڑا تھا۔

وہ فریش ہو کر ان سے ملنے تو آ گئی لیکن اس کا چہرہ کسی قسم کے جذبے سے عاری تھا۔ سلیمان احمد اسے مہمانوں کے پاس چھوڑ کر چلے گئے۔ وہ چاہتے تھے مائعزم کے اندر جو گلٹ جنم لے رہا ہے وہ کسی طرح ختم نہیں تو کم ضرور ہو جائے۔

ہدیٰ کے والدین اس سے رسمی سوال جواب کرتے رہے لیکن جب افرسیاب نے کہنا شروع کیا تو وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"میری بہن بہت بہادر تھی مائعزم! میں یقین سے کہہ سکتا ہوں مرنے سے پہلے اس نے ان غنڈوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہو گا۔ وہ ہار ماننے والوں میں سے کبھی بھی نہیں تھی لیکن

مجھے خوشی ہے اس نے تمہیں بچا لیا۔ کیا تم اس کی قربانی کو ضائع ہونے دو گی؟"افرسیاب نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ہاں ہدیٰ کا بھائی!

"میں نہیں جانتا ہدیٰ تمہارے لیے کیا تھی لیکن اتنا جانتا ہوں کہ وہ تمہیں ہمیشہ خود سے آگے دیکھنا چاہتی تھی۔"

"آپ اب بھی مجھے پسند کرتے ہیں افرسیاب بھائی؟"مائعزم سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔ افرسیاب گنگ رہ گیا۔ کیا ہدیٰ نے یہ بھی مائعزم کو بتا رکھا تھا؟اسے مزید کچھ نہیں کہنا تھا۔ وہ مائعزم کی نظر میں ہدیٰ کی اہمیت جان چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم زندگی میں موو آن کرو مائعزم!"وہ اپنے ماں باپ سے نظریں چرا کر اتنا ہی کہہ سکا تھا۔

"آپ کو مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا۔اس گھر میں کبھی میرے رشتے کی نیت سے نہیں آئیں گے۔میں سب کچھ مانوں گی افرسیاب بھائی! میں آگے بھی پڑھ لوں گی، میں اس حادثے کو بھی بھول جاؤں گی لیکن آپ کے گھر واپس جانا میں کبھی نہیں کر پاؤں گی۔آپ اپنے والدین کے سامنے قسم اٹھائیں آئیندہ میرے بارے میں نہیں سوچیں گے۔میں ہدیٰ کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں کر پاؤں گی۔"افرسیاب اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا تھا۔وہ واقعی مائعزم کو پسند کرتا تھا۔ہدیٰ یہ بات جانتی تھی۔وہ چاہتی تھی مائعزم کی پڑھائی کے بعد وہ اس کے گھر رشتہ لے کر جائیں تب تک وہ مائعزم کو تنگ نہیں کرے گا بلکہ اسے پتہ بھی نہیں لگنے دے گا۔

www.novelsclubb.com

ہدیٰ نے مائعزم کو بھی کہہ رکھا تھا کہ وہ صرف اس کی بھابھی بنے گی۔ وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ افرسیاب ہی وہ بھائی تھا جس کے لئے وہ اسے اپنی بھابی بنانا چاہتی تھی۔ پوچھنے پر ہدیٰ نے صرف اتنا بتایا تھا کہ افرسیاب اسے پسند کرتا ہے۔

ہدیٰ کے والدین بھی حیرت سے مائعزم کو دیکھ رہے تھے۔ وہ کیا بات کرنے آئے تھے اور مائعزم کیا بات کر رہی ہے؟

"میں قسم اٹھاتا ہوں آئیندہ تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچوں گا۔ تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ مائعزم سلیمان۔ میں صرف تم سے تب ملنے آؤں گا جب تم ڈاکٹر بن چکی ہو گی۔ میں اپنی بہن کا خواب پورا ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔" وہ ٹیبل کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ دل کا کوئی کونہ بے تحاشہ دکھ رہا تھا۔

"میں قسم اٹھاتی ہوں کہ کبھی ڈاکٹر نہیں بنوں گی۔" افرسیاب شل کھڑا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم۔۔۔"اس سے کچھ کہانہ گیا۔

ہدیٰ کے والدین ہکا بکا تھے۔

"مجھے امید ہے آپ لوگ مجھے 'میری سنگ دلی پر معاف کر دیں گے لیکن ہدیٰ کے بغیر ڈاکٹر بننا مجھے منظور نہیں ہے۔آپ لوگ مجھے اپنے بھاری نقصان کیلئے معاف کر دیں انکل آنٹی۔میں نہیں جانتی تھی وہ سب ہو گا۔اگر آپ مجھے کچھ بھی برا بھلا کہنا چاہتے ہیں پلیز کہہ دیں۔میں واقعی گلٹ میں ہوں کہ آج میری وجہ سے آپ لوگ اپنی بیٹی کی موت کا صدمہ سہہ رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک دم سے اتنی بڑی کیسے ہو گئی تھی؟کمرے کے باہر کھڑے سلیمان احمد سوچ کر رہ گئے۔

"مائعزم! تم میرے لیے بالکل ہدیٰ جیسی ہو۔ایسی باتیں مت کرو۔میں مزید ایک ہدیٰ کو تباہ ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ہم سب اس دکھ سے گزر جائیں گے اگر تم ہمت نہ ہارو۔میں تم سے ملتے رہنا چاہتی ہوں، تم مجھے میری ہدیٰ کی طرح عزیز ہو۔میرا بیٹا کبھی تمہیں تنگ نہیں کرے گا۔ہم پر اس گھر کے دروازے بند مت کرو بیٹا۔" ہدیٰ کی ماں اس کے ہاتھوں کو تھامے نرمی سے کہہ رہی تھیں اور کب سے چٹان بنی ہوئی مائعزم پل بھر میں ٹوٹ گئی۔

وہ ان کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

آہ ہدیٰ آہ!

افرسیاب ضبط سے مٹھیاں بھینچتا وہاں سے باہر نکل گیا۔وہ زبان دے چکا تھا اور اب مر تو سکتا تھا لیکن مائعزم کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"آنٹی۔۔۔کیا آپ مجھے معاف کر دیں گی؟" وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی میری بچی۔سب تمہیں معاف کر چکے ہیں' یہاں تک کہ ہدیٰ بھی۔"

پھر کتنی ہی دیر وہ ہدیٰ کے والدین کے ساتھ بیٹھی رہی۔وہ اسے سمجھاتے رہے اور مائعزم خاموشی سے سنتی رہی۔

اس دن مائعزم نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اس نے اپنے شہر کی ہی ایک یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا اور ہدیٰ کی فیملی نے اسے سپیس دے دی تھی۔ہدیٰ کی والدہ کے علاوہ اس کا کسی سے رابطہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

افرسیاب بھی ٹوٹے، بکھرے دل سے آگے بڑھ گیا۔مائعزم دنیا کی آخری لڑکی نہیں تھی

جو وہ روگ لیتا۔ہاں اسے آگے بڑھنا چاہیے۔

****

باب12

ناشناسا جس کی دیواریں ہیں، در بھی اجنبی

وہ ملا مجھ کو ہمیشہ اک نئے گھر کی طرح

www.novelsclubb.com

چار بجے نسوانی آوازوں سے اس کی آنکھ کھلی۔ کوئی اسے جھنجھوڑ کر جگانے کی سعی کر رہا تھا۔ بہت مشکل سے اس نے آنکھیں کھولیں اور آگے اپنی خالہ زاد کزنز کو دیکھ کر حیران و پریشان سی اٹھ بیٹھی۔

"تمہیں کوئی میسنز نہیں ہیں خدیجہ ؟" وہ خفگی سے بڑبڑائی۔

"آج مائعزم بے بی کا نکاح ہے اور وہ سوئی ہوئی ہے۔" خدیجہ نے اسے چڑایا تو وہ اس کی بات پر غصہ ہو گئی اور اب وہ صحیح طریقے سے جاگ چکی تھی۔

"اے خدیجہ یہ بے بی کس کو بولا ہے ؟ اور یہ تم سب میرا سر کیوں کھا رہی ہو ؟ نظر نہیں آتا میں سوئی ہوئی تھی ؟ لیکن نہیں یہاں کسی کو میری پرواہ ہی کہاں ہے ؟ تم لوگ بغیر پوچھے کمرے میں کیسے داخل ہو گئیں ؟" نرم انداز میں بات کرنے والی مائعزم کی تو ٹون ہی بدلی ہوئی تھی۔ وہ پرانی والی مائعزم لگ ہی نہیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسی لئے تو تمہیں جگانے آئے ہیں باجی' اٹھ کر تیار ہو جاؤ۔ دو گھنٹوں بعد غازی بھائی سے تمہارا نکاح ہے۔" سائقہ نے کہا جو خود اس سے بڑی عمر کی تھی اور وہ بھی اس کی خالہ زاد تھی۔

"اووووـــ"

"آپی کم از کم آپ تو مجھے باجی نہ بولیں۔ اپنی عمر دیکھیں اور میری۔" وہ اس پر بھی خفا ہو گئی۔

"چلو پھر تم ہی بتا دو تمہیں کیا بلایا جائے نہ باجی اور نہ ہی بے بی؟" اب سیمی کمرے میں آئی تھی لیکن اسے تو سیمی کے آنے کی بھی خوشی نہیں ہوئی تھی۔ پھر ایک خیال کے تحت وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی کہ دادی بھی آئی ہوئی ہوں گی تو وہ اس کی ضرور مدد کریں گی سو وہ فوراً سے باہر کی جانب بھاگ گئی لیکن لاؤنج سے آنے والے مردانہ قہقہوں کی

www.novelsclubb.com

آوازوں سے وہ واپس اپنے کمرے میں ہی آ گئی۔اسے رونے کا دل کر رہا تھا اور وہ لڑکیاں اپنی ہنسی روکے اس کے اگلے قدم کا انتظار کر رہی تھیں۔

"صرف دو گھنٹوں کی ہی تو بات ہے پھر دولہا میاں تمہارے ہی ہوں گے،اتنی بے صبری کیوں دکھا رہی ہو؟"ایک اور کزن نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔کاش مائعزم کے ہاتھ میں کچھ ہوتا اور وہ اسے دے مارتی۔وہ کب سے غازی کے لیے بے صبری ہونے لگی۔

"آپ سب پلیز یہاں سے چلی جائیں مجھے چینج کرنا ہے۔"وہ صحیح طریقے سے بیدار ہو چکی تھی اور آرام سے بولی تو وہ تمام خواتین پھر سے حیران ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

وہ بمشکل اپنا غصہ کنڑول کیے کھڑی رہی تاکہ وہ خاموشی سے چلی جائیں لیکن کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلی جیسے وہ سب اسے تیار کرنے کے لیے ہی وہاں موجود تھیں۔

"سجنا ہے مجھے۔۔۔"

"آئی سیڈ آؤٹ!" فضول سے ڈائیلاگ پر وہ پھر غصے سے بولی۔

"مائعزم!" سیمی نے سختی سے اسے احساس دلانا چاہا کہ وہ روڈ ہو رہی ہے۔

"پلیز سب کو باہر لے جائیں مجھے نماز پڑھنی ہے۔" اس نے بہانہ بنایا حالانکہ ظہر کی نماز پڑھ کر سوئی تھی اور عصر کی اذانیں نہیں ہوئیں تھیں لیکن سیمی نے اس کی بات مانتے ہوئے سب کو کمرے سے باہر چلنے کا کہا۔

"غازی بھائی بہت اچھے ہیں۔ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری مت کرو ورنہ وہ نعمتیں چھین لیتا ہے! تم نے ہی کہا تھا۔" آخر میں نکلتے ہوئے خدیجہ نے مسکراتے ہوئے تنبیہ کی۔ مائعزم اس کی بات سن کر سکتے میں کھڑی رہی۔ اس سب کے بارے میں تو اس نے اللہ سے کچھ پوچھا ہی نہیں تھا اور نہ اس سے مدد طلب کی تھی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ بند کر کے وہ فوراً باتھ روم میں گھس گئی۔نہا کر آئی اور بال سکھائے۔وضو کرنے کے بعد اسٹڈی ٹیبل پر قرآن پاک کھولنے سے پہلے اس نے نیت کی کہ جو آیت سامنے آئے گی وہ اس سے میں خود کے لئے حل تلاش کرے گی۔بسم اللہ پڑھ کر قرآن پاک کھولا اور پھر ایک آیت کو پڑھا جس کا ترجمہ پڑھتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام جانتا ہے۔"(سورۃ الانعام:3)

مائعزم کو ایسا لگا کہ اس کے جلتے دل پر اللہ نے مرہم رکھ دی ہے۔

www.novelsclubb.com

"I never denied this!"اس نے ستائش سے کہا۔

"جیسا کہ یہ دنیا انسان کے امتحان کے لیے بنائی گئی ہے اس لیے انسان سے مطالبہ یہ ہے کہ وہ اپنی عقل سے کام لے کر اللہ تعالیٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ اس پر بغیر دیکھے ایمان لایا جائے،اس یقین کے ساتھ وہ آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی۔وہ ہمارے دائیں بھی ہے اور بائیں بھی۔وہ ہمارا ظاہر بھی جانتا ہے اور اندر بھی۔وہ ہمارے جسم کے زخموں سے بھی واقف ہے اور ہماری روح کے زخموں سے بھی!جب کوئی غیبی حقیقت آنکھوں سے دکھادی جاتی ہے تو اس کے بعد ایمان لانا معتبر نہیں ہوتا۔یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص موت کے فرشتوں کو دیکھ کر ایمان لائے تو اس کا ایمان قابل قبول نہیں۔میرا ایمان ہے اللہ ہر طرف ہے۔سب دیکھ رہا ہے اور یقیناً وہ اس وقت مائعزم کو سن رہا ہے۔"

"مجھے کبھی بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ میں یہ کام کر رہی ہوں اور آپ مجھے نہیں دیکھ رہے۔آپ ہمیشہ ساتھ ہوتے ہیں،میں ہمیشہ سے ایسا محسوس کرتی ہوں اور آگے بھی یہی سمجھتی رہوں گی۔جو کچھ اس دنیا میں ہو رہا ہے اور جو کچھ ہر ذی روح کر رہا ہے آپ سب

جانتے ہیں، کچھ بھی آپ سے چھپا ہوا نہیں ہے چاہے وہ میری اور غازی کی شادی۔۔۔"

اس کو فوراً بریک لگی۔اس وقت بھی اس کے حواسوں پر وہی سوار تھا لیکن اب وہ خود کی بات کو نہیں جھٹلا رہی تھی اور نہ جھٹلا سکتی تھی۔

"پارڈن می (مجھے معاف کر دیں) اللہ تعالیٰ لیکن آپ کو پتہ ہے نا میں اس وقت بہت کنفیوز ہوں۔پتہ نہیں کیوں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں یہ رشتہ نہیں نبھا پاؤں گی کیوں کہ میں نے ان کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔آپ کو تو میرے حالات کا پتہ ہے! آپ میرے ظاہر اور باطن دونوں کو جانتے ہیں۔آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ میں کن حالات میں ایک نامحرم کے قریب چلی گئی تھی اور انجانے میں محبت کر بیٹھی تھی۔"اس کا اشارہ میجر شام کی طرف تھا، وہ قرآن پڑھتے پڑھتے اپنی باتیں کرنے لگی۔۔۔اس سے جو خاموش سامع تھا۔

"لیکن آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ مجھ سے شادی کے انکار کے بعد سے میں نے ان سے بات نہیں کی اور نہ میں کرنا چاہوں گی لیکن میں اب اپنی یہ بے گناہی باقی سب کے سامنے کیسے ثابت کروں گی؟ خاص طور پر غازی کے سامنے۔۔۔ جن کے سامنے میں نے اقرار کیا تھا کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ تو سب کچھ جانتے ہیں نا پلیز مجھے سیدھا راستہ دکھائیں۔ میں کیسے کسی کو دھوکا دے سکتی ہوں؟ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مومن جھوٹ نہیں بول سکتا اور نہ دھوکہ دے سکتا ہے اور یہ رشتہ دھوکے سے بن رہا ہے۔ میری بے گناہی ثابت کرنے میں میری مدد فرمانا یا اللہ! میں بہت کنفیوز ہوں پلیز ٹیل می ناؤ میں کیا کروں؟" وہ مایوس نہیں ہو رہی تھی لیکن اسے لگ رہا تھا کہ آج اللہ تعالیٰ اسے نہیں سن رہے یا شاید وہ ناراض ہوں۔ وہ اسٹڈی ٹیبل سے اٹھ گئی اور قرآنِ پاک بند کر دیا۔

اسے اپنا کمرہ انجان سا محسوس ہو رہا تھا۔ کوئی چیز اسے سکون نہیں دے رہی تھی۔

"جو ہو رہا ہے اسے قبول کر لو مائعزم! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دیں گے۔ کبھی کچھ برا ہوا بھی تو اس میں بھی تمہارے لئے مصلحت ہو گی۔ تم دل سے اس رشتے کے لئے راضی ہو جاؤ۔ اللہ نے چاہا تو سب اچھا ہو گا۔ مجھے یقین ہے۔" کل رات اسے پرائیویٹ نمبر سے میسج آیا تھا جو اس کے دل کو لگا تھا۔ وہ اب بھی اسے ہی پڑھ رہی تھی۔ دل نے کہا تھا کہ یہ میجر شام ہے لیکن دماغ نے دلیل کے ساتھ دل کو جھٹلایا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے اور کسی اور کا ہے اور وہ اس قدر فارغ نہیں ہے کہ ہر وقت مائعزم کو ہی میسج کرتا رہے، ویسے بھی آج کل سم والے بھی اس قدر فارغ ہوتے ہیں کہ میسج بھیجتے رہتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اب میں میجر شام کے بارے میں دوبارہ ہر گز نہیں سوچوں گی۔۔۔ بالکل نہیں سوچوں گی۔ صرف غازی کے بارے میں سوچوں گی۔" وہ خود کو تاکید کر رہی تھی۔

اس نے عصر کی نماز ادا کی اور صرف والدین کے لئے دعا کی، خود کے لئے فی الحال کچھ نہیں مانگ سکی۔ جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ اسے یقین تھا کہ اب اس کی کزنز اسے تیار کرنے کے لئے اندر آنے کو بے تاب تھیں۔ اس نے دروازہ کھول لیا لیکن اب صرف ماہ جبین اور منہا اندر آئیں۔

"تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں مائعزم؟ اور ڈریس تک نہیں پہنا۔ جن لڑکیوں کو بھیجا تھا انھیں بے عزت کر کے باہر نکال دیا۔" منہا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"رخصتی نہیں ہے صرف نکاح ہے بھابھی۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن پھر بھی سب تمہیں دیکھنے کے لئے بار بار کمرے میں تو نہیں آئیں گے' باہر ہی بیٹھو گی غازی کے ساتھ۔" ماہ جبین نے کہا۔ وہ دن کی نسبت فریش لگ رہی تھی شاید اس نے نیا رشتہ دل سے قبول کر لیا تھا۔ ماہ جبین نے شکر ادا کیا۔

"میں انکار کر دوں گی اگر کسی نے زبردستی مجھے ڈریس پہننے کا کہا۔" اس نے بہت بڑی دھمکی دی تھی۔

"میری بیٹی کیوں انکار کرے گی؟ کیا اسے ڈریس پسند نہیں آیا؟" دادی لاٹھی کے سہارے کمرے میں آئیں تو وہ بھاگتی ہوئی ان کے گلے سے لپٹ کر رونے لگی جیسے آج ہی اس کی رخصتی بھی کروا رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"دادی۔۔۔"

"آئے ہائے میری بچی رو کیوں رہی ہو؟ ہم کونسا تمہیں غیروں میں دے رہے ہیں۔

غازی بہت ہی سلجھا ہوا، فرمانبردار بچہ ہے۔ میری دھی (بیٹی) کو بہت خوش رکھے گا۔"

دادی نے پیار سے کہا۔

"دادی مجھے پتہ بھی نہیں تھا اور یہ لوگ میرا نکاح کروا رہے ہیں۔" اس نے روتے ہوئے

شکایت لگائی۔

"مائعزم۔۔۔دادی کی جان! کیا تم دادی کی خوشی نہیں چاہتیں؟" انہوں نے اسے پیار

سے سہلایا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی مائعزم سے بھی تو پوچھے کہ وہ کیا چاہتی ہے؟ آجاتے ہیں سب ایموشنل بلیک میل

کرنے۔"

"مائعزم کیا چاہتی ہے؟" دادی نے فرصت سے پوچھا۔

"مائعزم کیاچاہتی ہے؟"اس نے بھی خود سے سوال کیا۔

"دادی پلیز میرا نکاح تھوڑا لیٹ کر دیں۔"اس نے ایک آخری امید سے کہا۔

"چلو سات بجے کر لیں گے،اب خوش؟"اس کا دل چاہا اپنا سر دیوار پر دے مارے۔

"میرا مطلب چند ماہ لیٹ کر دیں دادی!"اس نے اپنی بات سمجھائی اور ان تینوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"اور اگر ان چند ماہ میں تمہاری دادی مر گئی تو؟"انہوں نے پوچھا۔

"ایسے تو نہ کہیں یار۔۔۔ایسی باتیں کیوں کرتی ہیں آپ؟ پتہ ہے نا آپ پاور ہیں مائعزم کی۔اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔"وہ خفگی سے بولی۔

"میری خوشی کے لئے نکاح آج ہی کر لو۔بہت مبارک دن ہے۔"

www.novelsclubb.com

"سب ملے ہوئے ہیں۔۔۔سب کے سب ! مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنا فراک اٹھا کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ان تینوں نے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"جھلی نہ ہو تو۔۔۔" دادی نے ہنستے ہوئے پیار سے کہا۔

****

ضبط لازم ہے مگر دکھ ہے قیامت کا فراز

ظالم اب کے بھی نہ رویا تو مر جائے گا

www.novelsclubb.com

"شکر ہے تم لوگوں نے آنکھیں کھول لیں ورنہ میری تو یہ خواہش ہی رہ جاتی تم لوگوں کو تڑپا تڑپا کر مارنے کی۔" ماسک کے پیچھے سے ہنسنے کی آواز نے ان چاروں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔

"ابے سالے تو ہے کون؟ جانتا نہیں ہے ہمیں۔" ان میں سے ایک نے غصے سے بپھرے ہوئے انداز میں کہا۔

"دے کال می میجر شام!" اس نے بڑے پر سکون انداز میں کہا۔ وہ ہمیشہ کی طرح کالی جینز پر گول گلے والی شرٹ پر کالے رنگ کا ماسک اور کالی پی کیپ الٹی کر کے پہنے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

میجر شام کا مخصوص حلیہ!

"تم جو کوئی بھی ہو ہمیں نہیں جانتے! ہم تمہارا۔۔۔"

شام کا پارہ ہائی ہو گیا تھا۔

"جانتا ہوں کون ہو تم لوگ! ایک نمبر کے گھٹیا، ذلیل، جاہل، کمینے اور بزدل ہو تم لوگ۔۔۔ نہیں بلکہ تم لوگ جانور ہو جو صرف اپنے مالک کے حکم پر بھونکنا اور نوچنا جانتے ہو۔" اس نے خود کو پر سکون رکھنا چاہا کیونکہ وہ لوگ تو کرائے کے قاتل تھے، جن کا تعلق ہی جرم کی دنیا سے تھا۔ اس نے طیش کم کرنے کی کوشش کی کیونکہ ان چاروں کو دیکھ کر اسے ہدیٰ یاد آئی تھی۔

"ابے کتے تو ہے کون؟ اور یہ اپنا چہرہ کیوں چھپایا ہوا ہے؟" ان میں سے ایک پھر بولا اور میجر شام نے اس کی ٹانگوں پر اکٹھے تین فائر کھول دیے تھے جس سے وہ کراہ کر الٹا سیدھا ہوتا چیخیں مارنے لگا تھا۔ ان چاروں کو ایک لائن میں الگ الگ کرسیوں پر بٹھایا ہوا تھا۔

"اب بکواس نہیں کرنی۔ سیدھے سوال کا سیدھا جواب!" اس نے سختی سے تنبیہ کی۔

"تم ہو کون اور ہم سے کیا چاہتے ہو؟"

"ہدیٰ ریاض کے بارے میں سارا سچ جاننا چاہتا ہوں۔"اس نے صاف الفاظ میں کہا۔

"کون ہدیٰ ریاض؟ ہم کسی ہدیٰ ریاض کو نہیں جانتے۔۔۔۔"

"بہت سکون مل رہا ہے قسم سے !اب ذرا چاروں مل کر چیخنا۔شاید یاداشت بہتر ہو۔"

نہایت سفّاکی سے کہتے ہوئے اس نے باقی تینوں کی ٹانگوں پر بھی گولیاں مار دیں اور ان کو مستقبل میں چلنے سے محروم کر دیا۔اب اس کے کہنے کے مطابق وہ چیخ رہے تھے۔

وہ سکون سے کرسی پر بیٹھ کر ان لوگوں کو دیکھنے لگا۔ان لوگوں کو چیختے دیکھ کر اسے پتہ نہیں کیوں ہدیٰ کی حالت پر ترس آیا۔ریکارڈنگ پر ان چاروں کی حالت تو اس نے پہلے ہی لگا دی تھے اور اب وہ میسجز کے نوٹیفی کیشن چیک کرنے لگا تھا۔ارسلان کو شکریہ کا میسج بھیج دیا اور مائعزم پر سلامتی بھیج دی ساتھ میں اس کو مبارکباد دی۔

www.novelsclubb.com

"خاموش!اب کوئی چیخا تو گردن اتار دوں گا۔" وہ فون بند کر کے چلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کی آواز وہ نہیں تھی جو مائعزم سے بات کرتے وقت ہوتی تھی۔اس کی آواز سخت اور سرد آواز تھی جو سامنے والے کا حلق خشک کر دے۔

"اوکے اب ذرا اپنے اندر کا گند باہر نکالنا بند کرو۔" وہ خاموش نہیں ہوئے تھے،درد سے کراہ رہے تھے تو اس نے نرمی سے کہا۔مائعزم سے بات کرنے والے انداز کی نرمی لیکن وہ انھیں بے بس کر رہا تھا۔

"میرے سوالوں کے جواب دو ورنہ اگلی گولی سے بھیجا اڑا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"کس کے کہنے پر ہدیٰ ریاض کو قتل کیا تھا؟"

"کون ہدیٰ ریاض؟" انجان پن کے انتہا کرتے ہوئے ان میں سے ایک نے کہا۔

یہ بات تو وہ جانتا تھا کہ کرائے کے قاتل بہت آسانی سے نام بتا دیتے ہیں لیکن اس نے ان کو کونسا زندہ چھوڑنا تھا؟

"بڑے ہی وفادار کتے ہو تم تو۔۔۔"اس نے کہنے والے کے کندھے پر بھی اس نے گولی مار دی۔

"کس چیز کی مبارک باد؟"میسج کھول کر اس نے پڑھا۔

اچھے بھلے ہٹے کٹے آدمی تھے ایک دو گولیوں سے تو مر ہی نہیں سکتے تھے لیکن وہ ان کی تکلیف کی حد دیکھنا چاہتا تھا اور گولیوں کا درد وہ محسوس کر سکتا تھا کیسے سلاخ کی طرح آپ کے حواس سلب کر کے لگتی ہے۔اس کے دائیں کندھے پر بھی وہ گولی سے خون نکال چکا تھا جس کی چیخ نے باقی تینوں کو بھی ڈرا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب تم لوگوں کو یاد آیا کون ہدیٰ ریاض؟" پیشانی کی رگیں اُبھرنے لگیں تھیں جیسے ابھی پھٹنے والی ہوں، اب وہ پر سکون نہیں تھا۔

"دیکھو تم کون ہو؟ ہم کسی ہدیٰ کو نہیں جانتے۔" ان میں سے ایک نے مدافعانہ انداز میں کہا۔ میجر شام نے اپنے اندر پکنے والے لاوے کو ضبط کیا ورنہ وہ بغیر کچھ کہے سنے ان لوگوں پر تیزاب پھینک دینا چاہتا تھا۔

"میں پوچھا کس کے کہنے پر ہدیٰ ریاض کو قتل کیا تھا؟" دائیں ہاتھ سے اس کا منہ پکڑ کر بائیں ہاتھ سے ریوالور اس کے منہ پر رکھا۔

www.novelsclubb.com

"بتاتا ہوں۔۔۔بتاتا ہوں۔" وہ ڈر گیا تھا۔ ایک جھٹکے سے شام نے اس کا چہرہ چھوڑا۔

"ہم اسے نہیں مارنا چاہتے تھے، اس کو روس سمگل کرنا تھا لیکن اس نے ہمیں مجبور کیا۔۔۔" اس کا سر پھٹنے لگا۔

"آگے بولو!" وہ زور سے دھاڑا۔ وہ صرف اس شخص کا نام جاننا چاہتا تھا جس نے ہدیٰ کے ساتھ یہ سب کروایا تھا۔

"وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔" میجر شام نے ایک زناٹے دار تھپڑ اسے رسید کر دیا۔

"کس کے کہنے پر؟۔۔ بولو کس کے کہنے پر؟۔۔۔" وہ بھی جرم کی دنیا سے تعلق رکھتا تھا اسے ایسے لوگوں سے نپٹنا آتا تھا۔ سامنے اس کی بہن کے قاتل تھے اور وہ کچھ نہیں سننا چاہتا تھا۔ اسے ہدیٰ کو یاد کر کے بے اختیار رونا آیا تھا۔

جنرل ریاض اس کے بابا کا دوست تھے سو وہ ان سے ملنے ان کے گھر گیا ہوا تھا اور وہیں اس کی ملاقات ہدیٰ سے ہوئی۔ وہ اس کے ساتھ زیادہ فرینڈلی نہیں ہوا تھا بلکہ وہ تو لڑکیوں کے ساتھ ضرورت سے زیادہ بات بھی نہیں کرتا تھا۔ وہ اونچے خوابوں والی لڑکی تھی جس نے

www.novelsclubb.com

میجر شام کا عہدہ اور رینک پوچھ کر اس سے دوستی کر لی۔ وہ ایسی تھی کہ وہ اسے انکار نہیں کر سکا تھا۔ وہ اسے بھائی بننے کا کہہ رہی تھی اور میجر شام کی کبھی کوئی بہن تھی ہی نہیں!

"دیکھیں میجر شام! میرے دو بھائی ہیں مجھے بہت خوشی ہو گی اگر آپ میرے تیسرے بھائی بن جائیں۔ آئی پرامس میں ان دونوں کی طرح آپ کو تنگ نہیں کروں گی۔" میجر شام اس کی بات پر صرف مسکرایا تھا۔

"دیکھیں ہدیٰ میں ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں۔ میں لڑکیوں سے دوستی نہیں رکھتا اور اتنی خوبصورت لڑکیوں سے تو بالکل بھی نہیں۔ میں معذرت خواہ ہوں لیکن میں آپ کا بھائی نہیں بن سکتا۔" اس نے ماحول کو نارمل رکھتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اس ریلیشن شپ والی منطق سے بہت تنگ تھا۔ پہلے بہن بھائی بنو، آہستہ آہستہ بات یہاں تک پہنچاؤ کہ شادی کر لو۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہدیٰ کو غلط سمجھ رہے ہیں میجر شام! میں بھی کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں پلیز آپ سے ریکویسٹ کر رہی ہوں میرے بھائی بن جائیں۔ سیریسلی کتنا مزہ آئے گا جب میری فرینڈز آپ کو دیکھیں گی اور کہیں گی ہدیٰ تمہارا آرمی والا بھائی۔۔۔ واللہ بہت ہینڈسم ہے۔" وہ خود سے ہی مزے سے کہتی تھی۔

"ہدیٰ تم بچوں کی طرح react کر رہی ہو۔" جنرل ریاض ان دونوں کی گفتگو سے کافی محظوظ ہوئے تھے۔

"ڈیڈ پلیز انکو بولیں نا کہ مجھے بہن بنالیں، ان کا کیا چلا جائے گا مجھے بہن کہنے سے؟"

www.novelsclubb.com

شام کو وہ لڑکی بہت عجیب لگی تھی۔ لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے سے دوستی کرنے کے لئے مرتے تھے اور یہ ایک نرالی ہے جو اسے بھائی بنانے کے لیے ضد کر رہی تھی۔

"میجر شام میرا بیٹا ہے تو اس کا مطلب تمہارا بھائی ہی ہوا۔" انہوں نے مسکرا کر شام کو دیکھتے ہوئے ان ڈائریکٹلی اسے اپنا بیٹا کہا۔

"نہیں میں ان کے منہ سے سننا چاہتی ہوں۔" اس نے ضد کی تھی۔

"آپ کو اپنی بہن کہنے اور ماننے کے کتنے پیسے ملیں گے؟" اس نے چائے کا کپ میز پر رکھ لیا۔

"میرے حصے کی جائیداد آپ کی۔" ہدیٰ نے باپ کو آنکھ ونک کر کے کہا تو شام ہنسا۔ وہ بچوں والی حرکتیں کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں پہلے جائیداد کے کاغذات لے آئیں۔" اس نے مذاق کیا۔

"اوکے میں لے آتی ہوں، اپنا بیان نہیں بدلنا!" وہ اٹھ گئی۔

"ارے۔۔۔"وہ فوراً سیدھا ہوا۔

"بیٹھ جائیں! میں مذاق کر رہا تھا۔"اس نے مسکرا کر کہا۔ بڑی دلیر لڑکی تھی ویسے!

"چلو میجر بول دو یار اس کو بہن!"جنرل ریاض نے اسے کہا۔ وہ مسکرایا۔ پہلی مرتبہ وہ کسی کو بہن ماننے لگا تھا۔ اس نے اپنا گلہ صاف کیا۔

"میں۔۔۔میجر شام اپنے ہوش و حواس میں رہتے ہوئے آپ کو اپنی بہن تسلیم کرتا ہوں اور آپ کو حق دیتا ہوں مجھے اپنے بھائیوں کی طرح تنگ کر سکیں اور اپنی پریشانیاں مجھے بتا دیں۔ میں انھیں حل کر لوں گا۔"میجر شام نے جیسے ہار مانتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اسے یاد تھا کہ وہ اس کے ایسا کہنے کے بعد کتنی خوش تھی اور کتنی مرتبہ اسے بار بار یہی الفاظ دہرانے کو کہا تھا۔

وہ لوگوں کو جج نہیں کرتا تھا لیکن اس عمر میں اس کا کوئی بوائے فرینڈ نہیں تھا حالانکہ وہ کتنی خوبصورت تھی اور یہ بات اس کے لیے حیران کن تھی۔مائعزم نے غلط کہا تھا ہدیٰ کو لڑکوں سے دوستیاں رکھنی چاہیے تھیں۔اسے ہدیٰ پر فخر تھا اس نے کوئی ناجائز کام نہیں کیا تھا۔

اسے یاد کرتے ہوئے میجر شام کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے۔اس نے سر کو جھکا کر دائیں بائیں ہلایا،آنسوؤں کو زمین پر گر جانے دیا۔۔۔سامنے بیٹھے چاروں نفوس کو دیکھ کر اسے گھن آئی تھی۔وہ درد سے کراہ رہے تھے۔زمین خون آلود ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں پوچھ رہا ہوں کس کے کہنے پر میری بہن کے ساتھ وہ سب کیا؟"اسے کہتے ہوئے بھی شرم محسوس ہو رہی تھی۔وہ آگے بڑھا اور ان میں سے ایک کی گردن دبوچ لی کر اس کی شہ رگ پر چاقو رکھ لیا۔اگر وہ نہیں بتائے گا تو موت کا حقدار ہو گا۔

"میں بتاتا ہوں۔۔۔بتاتا ہوں۔"اس نے فوراً کہا۔

"جلدی بولو!"وہ غرایا۔

"ہمیں اسے مارنے کے پیسے نہیں ملے تھے،اسے ٹارچر کرنے کے پیسے ملے تھے۔اس نے کہا تھا کہ اس لڑکی کو اس کے گھر والوں کے لیے عبرت کا نشان بنانا ہے۔۔۔اسے کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑنا۔۔۔"وہ چاقو کی نوک اس کی گردن میں گھساتا جا رہا تھا۔

"کس نے کہا تھا؟"وہ پھر غصے سے بولا۔اسے صرف نام چاہیے تھا۔صرف ایک نام!

"فیصل علی لغاری کے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ابے بکواس نہیں کرنی!مر جا پر غداری نہیں۔۔۔"جس نے کہا تھا شام فوراً اس کی طرف گیا اور ریوالور کی پچھلی طرف سے اس کے منہ پر وار کیا اور اس کے دونوں کندھوں

پر فائر کر دیا۔ وہ بھی کوئی ڈھیٹ انسان تھا۔ چار گولیاں کھانے کے بعد بھی وہ زندہ تھا اور ہنس رہا تھا۔

"بے غیرت!" شام لب بھینچتے ہوئے تنفر سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اب بولو!" دوبارہ پہلے والے پر جھکا جو اسے بتا رہا تھا۔

"جب ہم نے اسے اغوا کیا تو ہم سے بالکل خوفزدہ نہیں تھی، اور ہماری مردانگی کو یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ ایک عورت ہم سے نہ ڈرے۔ اس نے اپنی دوست کو بچا لیا تھا یا وہ خود بچ گئی کیونکہ اس کے پاس گن تھی اور اس نے ہمارے بندوں کو مار دیا۔ جب ہم اسے اپنے اڈے پر لے آئے تو بھی وہ کسی کے آ جانے کی دھمکی دے رہی تھی۔" وہ اب اسے بتانا شروع کر چکا تھا اور میجر شام کو لگ رہا تھا وہ ابھی ادھر ہی گر جائے گا۔ اس میں سننے کی

www.novelsclubb.com

ہمت ہی باقی نہ رہی تھی۔ وہ صرف اس انسان کا نام سننا چاہتا تھا جس نے اس کی بہن پر بری نظر رکھی تھی۔

"لیکن ہم سے رہا نہیں گیا، وہ مقابلہ کرتی رہی۔ اس نے ہمیں غصہ دلایا جب وہ بار بار اپنے کسی احتشام بھائی کو بلاتی رہی۔ شاید وہ نہیں جانتی تھی وہاں اس کی مدد کو کوئی نہیں آسکتا تھا۔ اس کا احتشام کہاں سے آتا؟"

"اس رات ہم نے تمہاری بہن کو استعمال کر لیا کیونکہ صبح تو ویسے ہی اسے آگے بھیج دینا تھا۔ اس وقت اسے ٹوٹتا دیکھ کر خوشی ہوئی تھی۔ وہ بری طرح رو رہی تھی، اس کے چہرے پر خوف تھا کچھ چھن جانے کا اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ایک عورت ہم سے ڈر گئی تھی۔" میجر شام نے ہاتھ میں پکڑا چاقو اس کے دائیں شانے کے اندر گھسا دیا۔ اتنا اندر کہ وہ درد سے کانپ اٹھا۔

www.novelsclubb.com

وہی تو تھا اس کا احتشام بھائی اور اتنا پکارنے پر بھی وہ نہیں گیا۔

"آگے بولو۔۔۔بولو۔۔۔" وہ اس کے کان میں چیخا۔آنکھوں میں خون اتر رہا تھا اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"ہمیں دھمکیاں دیتی رہی کہ اس کا بھائی آرمی میں ہے۔۔۔ہم سب کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔بہت بری موت دے گا۔۔۔" اس نے چاقو پر زور ڈالا اور وہ اندر ہی اندر دھنستا گیا،اسے چیختا چلاتا چھوڑ کر وہ اس سے دور ہوا۔ان کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنا رخ موڑ کر اس نے ماسک اتارا اور اپنے آنسو صاف کئے۔چہرہ ضبط کے مارے سرخ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اتنی آسان موت نہیں دینا چاہتا تھا اپنی بہن کے قاتلوں کو! وہ انھیں بھی عبرتناک سزا دے گا۔

"سالے اپنا منہ بند کر! اتنے پیسے تجھے اس لیے نہیں دیئے کہ سچ بتادے اس کمینے کو!" وہ جس نے چار گولیاں کھائی تھیں اپنے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرنے سے باز نہیں آیا۔ سامنے والے کے شانے سے کھینچ کر چاقو نکالا اور اس کے سر پہنچا اور چاقو اس کی آنکھ کے کنارے پر رکھا۔

"اگر ایک لفظ بھی بکواس کی تو میں۔۔۔" وہ خاموش ہو گیا۔ وہ اپنا آپ کھو رہا تھا۔

"ایک بار میرے ہاتھ کھول، میں تجھے بتاتا ہوں بکواس کون کر رہا ہے۔۔۔" وہ بھی جواباً غرایا۔ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اسے اپنی موت سے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ اپنے کیے گئے گناہوں پر ندامت ہے۔

www.novelsclubb.com

میجر شام نے سرد نظروں سے اسے دیکھا اور چاقو کو اس کے کالر سے صاف کر کے اس کی آنکھ کے اندر گھسا دیا۔ جس کے ساتھ ہی اس کی آنکھ سے خون بہنا شروع ہوا اور وہ درد سے چیخا۔ وہ ظالموں کے لیے بہت ظالم تھا۔ ہاں بہت ظالم!

"دیکھو ہمیں معاف کر دو، ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ ہمیں کہا گیا تھا۔۔۔ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ وہ تمہاری بہن ہے۔" جس کو تین گولیاں لگیں تھیں اب وہ بول رہا تھا اور میجر شام نے تڑاخ کی آواز کے ساتھ اپنے دائیں ہاتھ سے اس کا منہ بند کروایا تھا۔

"اب تم آگے بولو!" وہ واپس اس کے پاس آیا جو اسے سب بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہماری نیت خراب ہو گئی تھی اس لیے اسے استعمال کر لیا لیکن صبح تک ہمیں پتہ چلا کہ وہ آرمی کے جنرل کی بیٹی ہے۔ ہم نے اس کو آگے بھیجنا چاہا لیکن مالکوں نے کہا کہ اسے چند دن اپنے پاس رکھو کیونکہ حالات خراب ہو گئے ہیں اور چاہے تو مار دو۔۔۔ ہم نے تین دن

بعد اسے مار دیا کیونکہ ہم زیادہ دن خود کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے تھے،اس لیے اسے مار کر کچھ عرصے کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو گئے۔" شام نے اس کی کرسی کو ٹھوکر ماری اور نفرت سے زمین پر گرا دیا۔

"دوسری لڑکی کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے تھے؟"اب وہ اگلے کے پاس گیا جو خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

"اس نے ہم لوگوں کو دیکھ لیا تھا اور ایک بات بتاؤں۔۔۔وہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔اس واقعے کے کچھ عرصے بعد سے ہم اس کو بھی ڈھونڈ رہے تھے لیکن وہ اس واقعہ کے بعد ہمیں نظر نہیں آئی۔شاید خوف سے ہی مر گئی تھی۔"اس نے جلدی سے بتایا۔

اس کے بال دبوچ کر اس کا چہرہ پیچھے کیا اور ریوالور اس کے چہرے پر دے مارا۔اس کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی اور خون بہنے لگا۔

"دوبارہ کہو۔۔۔"وہ چیخا۔

"ایک بار وہ مل جائے پھر دیکھو اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کریں گے۔کمینے کتنی کو بچائے گا؟"مسلسل کمینے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ چلایا تھا جس کی آنکھ ضائع ہونے کے بعد خون بہار ہی تھی۔

"اس کا نام بھی مت لینا۔۔۔وہ حشر کروں گا کہ کتوں سے بھی تمہارا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔۔۔"اس نے پھر جا کر اس کے خون آلود منہ پر گن کی پچھلی سائیڈ ماری اور ایک چیخ کی آواز گونجی تھی۔وہ اپنا طیش کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ ہے میجر شام!اس لڑکی کے پیچھے ہمارا ایک بہت بڑا گروہ ہے۔تم اسے نہیں بچا سکتے۔"وہی کمینے پن سے کہتے ہوئے دوبارہ سے مسکرایا۔

مائعزم کے بارے میں وہ ایک لفظ تک سننا گوارا نہیں کرتا تھا اور وہ مسلسل بکواس کئے جا رہا تھا۔اس کے ہاتھوں پر بھی اس نے فائر کر دیے وہ اس کی برداشت کی حد دیکھنا چاہتا تھا، وہ شاید پروفیشنل مجرم تھا اس لیے اس نے ہار نہیں مانی۔ میجر شام نے اپنے دونوں ہاتھوں کا دباؤ اس کے کندھوں پر ڈالا اور وہ درد سے چیختا رہا لیکن وہ سیف ہاؤس تھا ان کی چیخیں باہر نہیں جا سکتیں تھیں۔

"اس کی حفاظت کرنا میرا نہیں اللہ کا کام ہے۔فی الوقت تم لوگوں کو کوئی نہیں بچا سکتا۔" غصے سے کہتے ہوئے وہ اس سے دور ہوا۔وہ دروازے تک گیا اور ایک نظر پیٹرول اور تیزاب کی بوتلوں کو دیکھا۔ظالموں کو مارنے کا اس کا پسندیدہ طریقہ جلانا تھا۔پہلے تیزاب سے پھر آگ سے۔۔۔

"ہیر و بہت جلد تیرا برا ٹائم شروع ہونے والا ہے۔" تیزاب کی بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"میں اس وقت کا انتظار کروں گا لیکن اس کے لیے تم چاروں کا مرنا ضروری ہے۔" وہ اب خود پر قابو پا چکا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ ان کے زخموں پر تیزاب ڈال رہا تھا۔ میجر شام ظالموں کے ساتھ بہت ظالم تھا۔۔۔ بہت ظالم! ان سب کی چیخ و پکار سے کمرہ لرز اٹھا تھا۔

اب وہ پیٹرول کا کین کھول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں معاف کر دو ہم بھٹکے ہوئے تھے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں آئندہ ایسا کوئی کام نہیں کریں گے۔" ان میں سے ایک نے روتے ہوئے التجا کی تھا۔

"آئندہ تم لوگ ایسا کوئی کام کرنے کے قابل ہی نہیں رہو گے۔ میجر شام سیکنڈ چانس دینے کے حق میں نہیں ہے۔" وہ طنزاً کہتے ہوئے ان پر پیٹرول پھینکنے لگا۔

"تمہیں رحم نہیں آتا؟" ان میں سے ایک نے پوچھا۔

"تمہیں شرم نہیں آئی تھی اس بے گناہ کو قتل کرتے ہوئے؟" وہ چیخا۔

"ہم بھٹک گئے تھے۔"

"میں سیدھے راستے پر ہوں اور بخشنے کی کوئی گنجائش نہیں۔" وہ انھیں اب پیٹرول میں پورا پورا نہلا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تجھے وہ چھوڑے گا نہیں!"

"وہ مجھے پکڑ بھی نہیں سکتا تو چھوڑنا دور کی بات ہے۔"اب وہ زخمی ہنسی سے ان کی کیفیت کا مزہ لے رہا تھا لیکن وہ اندر سے بہت دکھ میں تھا۔

"وہ اس لڑکی کے ساتھ بھی یہی سب کروائے گا جسے تم چھپا کر رکھ رہے ہو۔ تم یاد رکھنا۔

"وہ میجر شام کو بار بار اس لڑکی کے لیے تکلیف دے رہے تھے۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو شاید اللہ تعالیٰ بخشش کر دیں' میری طرف سے بخشش نہیں مل سکتی۔"اس نے شانے اچکا کر کہا اور ان چاروں سے دور ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ قتل کے بدلے قتل پر یقین رکھتا تھا لیکن ہدیٰ کے قتل کے بدلے ایسی موت پر ہی یقین رکھتا تھا۔اس نے ہاتھ میں پکڑے لائٹر کو جلایا اور ان کی طرف پھینک دیا۔کچھ ہی پلوں

میں آگ نے ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔اس نے ریکارڈنگ بند کر دی اور وہیں ان سے دور زمین پر بیٹھ گیا اور اپنے بال زور سے جکڑے۔

"احتشام بھائی جب کبھی مجھے غنڈوں نے اغواء کیا تو آپ ہیرو بن کر آنا کیونکہ میرا کوئی بوائے فرینڈ نہیں ہے سو میرے ہیرو آپ ہی ہیں۔"

"بچوں والی باتیں کرتی ہو تم بھی، بھلا تم کیوں اغواء ہو گی؟"اس نے ہدیٰ کو ڈپٹا تھا۔

"میں ہر مووی میں دیکھتی ہوں ہیروئن لازمی اغواء ہوتی ہے،ابھی دیکھنا اس میں بھی ایسا ہو گا۔"اس نے معصومیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ان موویز نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔تمہاری لائف کوئی مووی نہیں ہے،یہ ایک حقیقت ہے۔دوبارہ ایسا کبھی مت سوچنا۔"اس نے خفا ہوتے ہوئے ہدیٰ کے ہاتھوں سے پاپ کارن کا باؤل لیا تھا۔

"پھر بھی جب کبھی میں اغواء ہوئی آپ ضرور ہیرو والی اینٹری مارنا۔ ساتھ میں کوئی کیمرہ بھی پاس رکھنا تاکہ ہم بعد میں انجوائے کر سکیں۔" احتشام نے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

"ہدیٰ۔۔۔" اس نے غصے سے اسے دیکھا۔

"اوکے اوکے، بس آپ یہ بات یاد رکھنا۔"

"ہدیٰ تم بیٹھو میں جا رہا ہوں۔"

"میجر شام! آپ کہیں نہیں جا سکتے۔" وہ اپنے باپ کے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"مس ریاض آپ کبھی خاموشی سے مووی نہیں دیکھ سکتیں۔"

"وہ تو ہے۔"

"اوکے بس مجھے بچانے آجانا۔اب میں خاموشی سے بیٹھوں گی۔"اس کی سوئی ابھی بھی ادھر ہی اٹکی ہوئی تھی۔

وہ نہیں آیا تھا اسے بچانے۔

اس نے پتہ نہیں اسے کتنی بار پکارا تھا۔

آہ وہ اسے بچانے کیوں نہ جا سکا؟

یااللہ میں کیا کروں؟

وہ وہیں بیٹھا روتا رہا' بے تحاشہ روتا رہا' یہاں تک کہ سو گیا۔

www.novelsclubb.com

****

زندگی دیکھ تیرے دیدۂ تمسخر کی قسم

ہم تجھے چھوڑنے والے ہیں تماشہ نہ بنا

وہ ساری ویڈیو اس نے ارسلان کو دکھائی۔مائعزم کو بھی دیکھانا چاہتا تھا لیکن اس نے نہیں بھیجی تاکہ وہ دوبارہ ڈسٹرب نہ ہو۔اس نے ان چاروں کو پہچاننے میں ہی اتنی مدد کر دی تھی کہ وہ مزید کچھ نہیں چاہتا تھا۔مائعزم کو وہ بتا چکا تھا کہ اس کی دوست کا بدلہ وہ لے چکا ہے لیکن مائعزم کا دکھ بھی نئے سرے سے جاگا تھا اور وہ اس حالت میں نہیں تھا کہ اسے تسلی دیتا۔

"ارسل کبھی کبھی مجھے مردوں سے بہت نفرت ہوتی ہے یار! پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو۔۔۔عورت ان کے پیر کی جوتی ہے کیا؟" وہ سخت بے چینی کا شکار تھا۔ارسل نے اس کی بات کی تصدیق کی اور نہ تردید۔اسے صرف اس کی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

"یار تو ریسٹ کر فی الحال! تجھے آرام کی ضرورت ہے۔"اس کی حالت کے پیش نظر

ارسلان نے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" وہ ایک بار پھر باتھ روم میں گھس گیا۔جب سے وہ واپس آیا تھا

دسویں مرتبہ نہانے کے لیے گیا تھا۔اس کا جسم بہت گرم ہو رہا تھا۔

واپس باہر آیا تو ارسلان کو فکر مند پایا تو مسکرایا۔

"سر تو نہیں آئے یہاں؟"

"نہیں وہ اتنے فارغ نہیں ہیں کہ ہر وقت میرے پاس بیٹھے رہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا! انہیں مت بتانا کہ میں یہاں ہوں۔"

"وہ جانتے ہیں۔"

"تمہارے پیٹ میں میرا کوئی راز رہا ہے؟" وہ خفگی سے بولا۔

"یار شام تو کچھ دنوں کے لیے کہیں چلا جا۔"

"سیدھے سیدھے بولو کہ تمہارا اپارٹمنٹ خالی کر دوں۔" وہ خود کو نیند میں محسوس کر رہا تھا۔

"میں نے ایسا نہیں کہا لیکن یار تو بھی مائعزم کی طرح خود کو ہدیٰ کی موت کا ذمہ دار سمجھنا بند کر دے۔" ارسلان کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ صرف اس سے اپنے دل کی بات کرتا ہے اور وہ اسے مخلص مشورہ دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارسل خاموش ہو جاؤ! میں سونا چاہتا ہوں یار۔" وہ کہتا ہوا بستر پر گر گیا۔

"شام! تیری طبیعت ٹھیک ہے؟" ارسلان نے اس کا ٹمپریچر چیک کیا تو وہ بخار میں تپ رہا تھا۔

"ہاں بس ہلکا سا بخار ہے۔"

"یہ ہلکا سا بخار ہے؟ آگ نکل رہی ہے تیرے جسم سے۔" وہ پریشان ہوا تو شام ہلکا سا مسکرایا۔

"اٹھ میں تجھے ڈاکٹر کے پاس لے چلوں۔" وہ اسے اٹھانے لگا۔

"مجھے نیند کی گولیاں دے دو، میں صبح تک ٹھیک ہو جاؤں گا۔" اس نے جانے سے انکار کر دیا۔ ارسلان نے تھوڑی دیر مزید اس کی منت کی وہ پھر بھی نہیں مانا تو مجبوراً اسے نیند کی گولیاں دیں۔ جب وہ سو گیا تو اسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ سوتے ہوئے کبھی مائعزم کو پکارتا اور کبھی ہدیٰ کو۔۔۔ارسلان کو اس وقت اس کی حالت کی نہیں سمجھ آرہی تھی۔اسے اپنی جان سے پیارے دوست پر بہت ترس آرہا تھا۔ وہ اس کے ہر دکھ سے واقف تھا۔وہ بہت روڈ اور سخت مرد تھا لیکن اس کا دل بہت نرم تھا۔وہ بہت حساس تھا۔

****

ملے گا کہاں ساقی ہم جیسا گناہ گار

ہر شخص یہاں خود کو صوفی بتائے گا

www.novelsclubb.com

بہت سادگی سے احمد نے ان دونوں کا نکاح کروایا اور علی الصبح ہی ان دونوں کو ٹرین کے ذریعے کراچی بھجوادیا۔ٹرین میں بھی حلیمہ ڈرتی رہی۔اس نے غازی کا بازو بہت زور کا پکڑا ہوا تھا کہ کہیں وہ اسے چھوڑ نہ جائے۔

"حلیمہ ریلکس! میں تمہارے ساتھ ہوں۔" غازی نے اسے دلاسہ دیا لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

"غازی تم میرے باپ کو نہیں جانتے۔ ہم یہ ملک چھوڑ بھی دیں تو بھی وہ ہمیں ڈھونڈ نکالیں گے۔"

"اور تم احمد بھائی کو نہیں جانتی اگر انہوں نے ہمارے لئے کچھ کیا ہے تو بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔" اس نے پیار سے کہا تو حلیمہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"تم یہ بتاؤ مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو؟" وہ صرف اس کا دھیان بٹانا چاہتا تھا تاکہ وہ خوف سے نکل آئے۔

"جتنا اپنی ماں سے کرتی ہوں۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں یقین تھا کہ ہم ایک ہو جائیں گے ؟"

"تم نے اللہ پر یقین کرنا سکھایا تھا کیسے مایوس ہو جاتی ؟"

"اللہ نے ہمارا ملنا ایسے ہی لکھا تھا۔"

"تمہیں میرا گھر سے بھاگنا پسند نہیں آیا؟"

"تم میرے لیے نہیں بھاگی تھی حلیمہ ! تم سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی ہے۔مجھے خوشی ہے تم میرے ساتھ ہو۔" وہ اس کے کندھے سے لگی کب سو گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

چونکہ وہ نقاب میں تھی اس لئے اس کا چہرہ کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔چند گھنٹوں کا سفر تھا اس لیے غازی بھی سو گیا۔

www.novelsclubb.com

اس کی جب دوبارہ آنکھ کھلی تو ٹرین اسٹیشن پہنچ چکی تھی۔ وہ جلدی سے حلیمہ کو اپنے ساتھ لے کر باہر نکل آیا۔

احمد نے اسے جس کا نمبر دیا تھا وہ ٹریس کرتے ہوئے ایک نہایت ہی خوش اخلاق انسان سے جا ملا تھا۔ چہرے پر بھی وقار تھا۔ ان سے مل کر اسے پتہ لگ گیا کہ وہی انسان ہیں جن سے وہ کافی مرتبہ فون پر گفتگو کر چکا تھا۔ حلیمہ کافی ڈری ہوئی تھی۔

"غازی! جب تک الیکشن ختم نہیں ہو جاتے تم لوگ میرے گھر پر رہو گے پھر میں تم لوگوں کو کسی سیف جگہ منتقل کر دوں گا لیکن اس وقت میرے گھر سے سیف جگہ تم لوگوں کو پورے پاکستان میں کہیں نہیں ملے گی۔" وہ اب غازی کو ہدایات دے رہے تھے اور غازی چھوٹے بھائیوں کی طرح ان کی باتوں پر سر ہلا رہا تھا۔ انھوں نے ان دونوں سے کچھ بھی نہیں پوچھا شاید احمد سب بتا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

حلیمہ نے غازی کو دیکھا جو پر سکون لگ رہا تھا۔اسے بھی سکون ہوا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اللہ اسے تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

****

ممکن نہیں ہے مجھ سے یہ طرزِ منافقت

دنیا تیرے مزاج کا بندہ نہیں ہوں میں

"کیا بکواس کر رہی ہو؟رات تک تو وہ اپنے کمرے میں تھی۔"علی لغاری بہت غصے سے گلناز پر چیختے ہوئے بولے جو انہیں حلیمہ کے کمرے میں نہ ہونے کی خبر ڈرتے ڈرتے سنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کیا پتا؟آپکی بیٹی ہے۔"وہ بھی جواباً غصے سے چلائی۔

"مام ڈیڈ! فار گاڈ سیک آپ لوگ تو لڑنا بند کریں اور اس کا پتہ کروائیں جو آپ کا منہ کالا۔۔۔میرا مطلب گھر سے بھاگ گئی ہے۔" باسط اس طرح بے زاری سے بولا جیسے اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کہ حلیمہ کہاں ہے؟

"صاحب پورے گھر میں دیکھ لیا، چھوٹی بی بی کہیں بھی نہیں ہیں۔" ایک ملازم نے آکر اطلاع دی۔

"یہ لڑکی ایک بار مجھے ملے تو میں اسے شوٹ کر دوں گا۔" فیصل کسی کو فون پر فون کئے جا رہا تھا۔لاؤنج میں آگے پیچھے چکر لگاتے وہ غصے سے بڑبڑا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں اسے جانتا ہوں وہ بہت ڈرپوک لڑکی ہے، کہیں بھاگی نہیں ہے بلکہ وہ بھگائی گئی ہے۔گھر سے کوئی ملا ہوا ہے اس کے ساتھ۔۔۔کون؟" اب کے علی لغاری اندازہ لگا رہے تھے۔

"میں کیوں اسے بھگاؤں گی؟"گلناز فوراً منمنائی۔

"کام آن ڈیڈ! مجھے ایسے مت دیکھیں۔" باسط نے ناشتہ کرتے سر اٹھا کر انھیں دیکھتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

"پہلے اس نے مجھے عامر کے سامنے شرمندہ کروایا۔اب وہ مجھے فسیح کے سامنے شرمندہ کروائے گی۔میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔"فیصل کو اپنا ہی غم کھائے جا رہا تھا۔

"سوری سر رات کو تمام کیمرے خراب تھے،شاید کسی نے جام کر دیے تھے۔اس لیے اس علاقے میں کون آیا اور کون گیا اس کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں۔"فیصل کا پی اے مؤدبانہ انداز میں اسے بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈیم اٹ! الیکشن کے دن چل رہے ہیں اور یہ لڑکی ہمارا منہ کالا کروا رہی ہے۔"فیصل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حلیمہ اسے نظر آئے اور وہ اسے مار دے۔

"کام ڈاؤن فیصل! وہ اکیلی لڑکی کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔"

"اکیلی لڑکی؟ مطلب وہ اپنے عاشق کے ساتھ گئی ہے۔ یہ سب اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ یہ سب پہلے سے ہی پلین تھا۔" فیصل آہستہ آہستہ کسی نہج پر پہنچ رہا تھا۔

"کیا نام تھا اس لڑکے کا؟" علی لغاری نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

"غازی۔۔۔ یقیناً وہ غازی کے ساتھ ہی گئی ہو گی۔ میں ان دونوں کو چھوڑوں گا نہیں۔" فیصل نفرت سے کہہ رہا تھا۔ علی لغاری بھی غصے میں تھے۔ انہیں کم از کم حلیمہ سے اس طرح کی حرکت کی توقع نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم سارے پولیس اسٹیشنز کو حلیمہ کو ڈھونڈنے کا کہو۔ سیکیورٹی ادارے تو اس سلسلے میں کبھی ہماری مدد نہیں کریں گے، ایسا کرو اپنے بندے لگواؤ۔ مجھے وہ دو دن میں واپس اپنے

سامنے چاہیے۔اور تم باسط یہ خبر کسی بھی طرح میڈیا تک نہیں پہنچنی چاہیے۔" وہ اب بھی غصے میں تھے۔فیصل اپنے پی اے کے ساتھ باہر جا رہا تھا۔

"اس بار میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں حلیمہ !"

"ویسے ڈیڈ میری ہمشیرہ جتنی بہادر تھی اس سے ایسی ہی توقع کی جانی چاہیے تھی اور اب تک تو وہ اس شہر سے نکل گئی ہو گی۔آپ نے اسے انڈر اسٹیمیٹ کر کے اچھا نہیں کیا۔" باسط نے ناشتہ ختم کیا اور اٹھتے ہوئے تبصرہ کیا۔علی لغاری نے سخت نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں میڈیا تک بات نہیں جانے دوں گا۔" وہ فوراً اپنی بات کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔کہیں وہیں کھڑے کھڑے جائیداد سے عاق نہ ہو جائے۔علی لغاری غصے سے اسے دیکھتے ہوئے سگار سلگا رہے تھے۔جسے اپنی بہن کی ذرا پروا نہیں تھی۔

گلناز نے پہلی مرتبہ حلیمہ کے لیے دل سے حفاظت کی دعا کی تھی اور وہ بھی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔

"نفرت اپنی جگہ حلیمہ! تم اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی۔۔۔ کبھی نہیں!" غیر مرئی نقطے کو گھورتے انھوں نے خود کلامی کی۔

****

ابھی تک لڑ رہا ہوں جنگ تیری زمانے سے

اور تم جا چکے ہو، یہ خبر بھی مجھ کو ہے

www.novelsclubb.com

"اٹھ گیا تو؟ چل آ جا ناشتہ کریں۔" ارسلان اسے تیار ہوتے دیکھ کر کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔

"مجھے جلدی میں جانا ہے تم ناشتہ کر لو پھر مجھے باہر ملو آج رات ہم نے بارڈر کراس کرنا ہے۔"اپنے گیلے بال وہ ہاتھوں سے پیچھے کرتے ہوئے باہر آیا اور جلدی میں لگ رہا تھا۔

ارسلان نے چند لمحے اسے دیکھا۔

"یہ مائعزم کا کیا سین ہے؟ کہیں تجھے اس سے پیار تو نہیں ہو گیا؟"اتنے غیر متوقع سوال پر میجر شام نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ہر وقت بکواس نہیں کرنی چاہیے۔"

"مجھے سچ سچ بتا دے شام ورنہ مجھے اپنے طریقے سے بھی سچ نکلوانا آتا ہے۔"ارسلان نے اسے دھمکی دی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں اس سے پیار نہیں کرتا۔"اس نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"اسٹرینج۔۔۔ویری سٹرینج! سوتے میں تو اسے یاد کرتا ہے اور جاگتے میں اس کا نام لینے سے بھی انکار کرتا ہے۔" ارسلان نے اس کی بات پر طنز کیا۔

"کیا بکواس کئے جا رہے ہو ارسل! سیدھا سیدھا بولو جو بولنا ہے۔" وہ لاؤنج میں ٹی وی پر ریسلنگ لگا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر پہلے والی جلدی اب نہیں تھی۔

"میں کہہ رہا ہوں تجھے مائعزم سلیمان احمد خان سے محبت ہو گئی ہے۔ یہ حقیقت ہے اور تو اسے ماننے سے انکار کر رہا ہے۔" ارسلان نے فرصت سے پراٹھا نکال کر اپنے سامنے رکھا اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کل رات ایسا کیا کہہ دیا کہ تم نے یہ اندازہ لگا لیا۔"

"یہ تو سچ سننے کے بعد بتاؤں گا۔"

"ہاں مجھے وہ اچھی لگتی ہے۔"ارسلان مسکرایا جیسے اتنی دیر سے یہی سننا چاہتا تھا۔

"عشق دی ٹافی کھا بیٹھے آں۔۔۔دنداں نو کیڑا لا بیٹھے آں۔۔۔واہ واہ واہ۔۔۔"میجر شام نے خاصے اکتائے ہوئے انداز میں اسے دیکھا۔

"مطلب تو تسلیم کر رہا ہے کہ تجھے محبت ہو گئی ہے؟"ارسلان نے نارمل سے انداز میں کہا۔

"ہاں اور ایک بات اپنے دماغ میں بٹھا لو ارسل کہ اگر میجر شام کو کسی لڑکی سے محبت ہو بھی گئی تو وہ کبھی بھی اسے خود نہیں اپنائے گا کیونکہ مجھے عورتوں کی حفاظت کرنا نہیں آتا اور میں خود سے جڑی کسی بھی عورت ذات کے لیے پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہتا۔"اس کے سنجیدہ ہونے پر میجر ارسلان کا ناشتہ کرتا ہاتھ رکا۔

www.novelsclubb.com

"ہو گئی تیری بکواس؟ تجھے پتہ ہے شام میں نے تم سے زیادہ عورتوں کے لیے حساس مرد نہیں دیکھا۔ تو شادی کر لے۔"

"بکواس بند کرو۔" اس نے ایک پراٹھا اپنے لیے پلیٹ میں نکال لیا اور چائے کے ساتھ کھانے لگا۔ وہ ارسلان کی طرح زیادہ کھانے کا شوقین نہیں تھا۔ بس اتنا کھانا کہ ایک دن آسانی سے گزار سکے۔

"مائعزم بہت اچھی لڑکی ہے شام!" ارسلان نے کہا۔

"امید ہے جس سے اس کی شادی ہو گی وہ اس کا خیال رکھے گا۔" اس نے سرسری سے انداز میں دعا دی۔

www.novelsclubb.com

"تو اس سے محبت کرتا ہے۔" ارسلان نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں جب پہلی مرتبہ اسے ہدیٰ کے گھر میں دیکھا تھا شاید تب محبت ہو گئی تھی۔" اس نے اعتراف کیا۔ "شاید فرسٹ سائیٹ لو (پہلی نظر کا پیار) تھا۔" اس نے کہا۔

"اور تم پچھلے چار سالوں سے یہ فیلینگ اپنے اندر رکھے ہوئے ہو؟" ارسلان حیران ہوا۔

"اور کیا مسجد میں جا کر اعلان کروں کہ مجھ جیسے بندے کو محبت ہو گئی ہے؟"

"تجھ جیسے سے کیا مراد ہے؟"

"جس نے زندگی میں کبھی کوئی فیملی پلاننگ نہیں کی اور نہ ایسا کوئی ارادہ ہے۔ مجھے اس دنیا کی حوروں سے کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ میں اتنا حسن افورڈ کر سکتا ہوں۔ مجھ جیسے سے مراد ایسا فوجی ہے جس کی زندگی کا مقصد صرف ملک دشمنوں کو اور برے لوگوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچانا ہے اور اپنی قوم کی حفاظت کرنی ہے بس دی اینڈ!" ارسلان نے ملامتی نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کل پہلی فرصت میں ہی غزالہ سے بات کرتا ہوں، دیکھ تجھے کیسے سیدھا کرتی ہیں۔"

"خبردار ارسل ایسا کچھ کرنے کا سوچنا بھی مت! میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔" چائے کا کپ خالی کرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

فون پر بات کرنے اور ہدایات لینے کی حد تک بات ٹھیک تھی لیکن اب وہ ایک نئی مصیبت اپنے سر نہیں لے سکتا تھا۔

"میں دوسری شادی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔" ارسلان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایک چھوڑ تین کر لو، اسلام میں جائز ہیں اور سنت بھی ہے۔"

"پوچھے گا نہیں تیری بھابھی کون ہو گی؟"

"یقیناً مائعزم تو نہیں ہو گی کیونکہ وہ تمہاری بہنوں کی طرح ہے۔اس لیے تم اس کے بارے میں نہیں سوچ سکتے۔اس کے علاوہ دنیا کی کوئی بھی لڑکی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا شاید طیبہ ؟۔۔۔"شام نے اندازہ لگایا۔

"آف کارس مائعزم کیسے ہو سکتی ہے اور میں مذاق کر رہا تھا۔"

"اچھی بات ہے۔یہ بات سر تک نہیں پہنچنی چاہیے ورنہ یہ ریکارڈنگ تمہارے گھر پہنچ جائے گی۔"ارسلان فوراً سیدھا ہوا۔شام کے ہاتھ میں ریکارڈنگ چل رہی تھی۔وہ دنیا کا سب سے بڑا بلیک میلر تھا۔ایڈیٹ !

www.novelsclubb.com

"تو۔۔۔"وہ اسے گالیوں سے نوازنے لگا۔اس طرح کے کاموں میں وہ اس کا بھی باپ تھا۔

"غزالہ سے کچھ مت کہنا ارسل! ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا۔" اور پھر ارسلان کی کیا مجال ہوتی جو اس کی ایسی کوئی بات غزالہ کے کانوں میں ڈالنا جس پر وہ دھمکی دے جاتا کہ میں برا پیش آؤں گا۔اس کا برا پیش آنا جانا ارسلان کے لیے موت تھا اور میجر ارسلان کو اپنی زندگی سے پیار تھا۔

****

باب13

محبتوں میں یہی خوف کیوں مسلط ہے

www.novelsclubb.com

میرے سوا بھی کسی سے اسے محبت ہے

وہ کتنی دیر کمرے میں اکیلی بیٹھی عجیب سی کیفیات کا شکار ہو رہی تھی' اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا' وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ اس رشتے سے خوش ہے یا صرف سمجھوتہ کر رہی ہے؟ نکاح کی پر سحر تقریب ہو چکی تھی۔ اب وہ رونے دھونے کے بعد خاموش ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔ دروازہ ناک کر کے کوئی اندر آیا لیکن اس نے نظر تک نہیں اٹھائی۔

"میری بیٹی کے چہرے پر اتنی ویرانی کیوں ہے؟" اس کے ابو اندر آتے ہوئے حیرت سے بولے اور نا چاہتے ہوئے بھی وہ رونا شروع ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"ابو آپ بہت برے ہیں۔" وہ روتے ہوئے ان سے لپٹ گئی۔

"ارے! یہ سننے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گیا؟"

"ایسے تو نہ بولیں۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تو کیسے بولوں میری جان؟" سردار نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

"اب بھی نہ آتے آپ، میں آپ سے ناراض ہوں۔" وہ خفا تھی۔

"بس میں چاہتا تھا آج کے دن میری بیٹی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو اس لیے سارے انتظام میں خود دیکھتا رہا۔" انہوں نے پیار سے کہا۔

"آپ نے سب سے زیادہ تکلیف دی ہے، آپ نے میرا دل توڑا ہے۔"

"اور دل توڑنے کی سزا کیا ہو گی؟"

"مجھے آپ سے کوئی بات ہی نہیں کرنی۔" وہ خفا سی بولی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم میرا بچہ دیکھو! بیٹیاں تو پرائی ہوتی ہیں اور میرے کون سے درجن ایک بچے تھے جو شادیاں کروانے میں دیر کرتا؟ میں تمہیں غازی کے ساتھ خوش دیکھنا چاہتا تھا ۔"انہوں نے پیار سے کہا۔ وہ کچھ نہ بولی۔

"تمہیں پتا ہے نا تم میری لاڈلی بیٹی ہو اور اگر اب تم روئی تو میں نے بھی رونا شروع کر دینا ہے، پھر میں بھی بغیر بات کئے چلا جاؤں گا۔" وہ اسے کہہ رہے تھے اور وہ رونی صورت بنائے انہیں دیکھتے ہوئے دعا کر رہی تھی کہ کاش غازی کے پاس اپنا گھر نہ ہو اور وہ ہمیشہ اسی گھر میں رہے۔

www.novelsclubb.com

"آج سے تمہاری نئی زندگی کی شروعات ہے اور اسے خوشی خوشی اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرو، اب رونا نہیں ہے۔ سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور تم اندر اکیلی بیٹھی ہوئی ہو۔" وہ پھر ان سے لپٹ گئی۔ آنسو خود بخود بہہ رہے تھے۔

"چلو شاباش اب رونا نہیں ہے، میں تمہیں نیچے لے جانے آیا ہوں۔ سب لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آج میرا ہیرا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔"

وہ چاہ کر بھی کہہ نہ سکی کہ "آپ کا ہیرا اٹوٹ چکا ہے۔"

وہ اپنے ابو کے ساتھ نیچے آئی۔ سب اس کی نظر اتار رہے تھے اور وہ خاموش سی نظریں جھکا کر چلتی جا رہی تھی۔ غازی کی تو اس پر سے نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھیں۔ لال ہوئی آنکھیں، گلابی لب وہ بھی بغیر مسکراہٹ کے پھر بھی غضب ڈھا رہے تھے۔ سمو کی رنگ کے فراک میں وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی جیسے کوئی ڈری سہمی پری غلطی سے انسانوں کی دنیا میں آگئی ہو۔ حذیفہ کے کہنی مارنے پر وہ حال میں آیا۔

www.novelsclubb.com

"اوئے تجھے ہی دے دی ہے، تھوڑا صبر رکھ! میری بہن کو نظر لگائے گا؟" حذیفہ کی بات اور عثمان کے قہقہے سے وہ جھنپ گیا۔

ماہ جبین اور منہا اس کے قریب آئیں۔ان دونوں نے ایک ہی طرح کی میکسی پہن رکھی تھی جو ان کے ولیمے کی تھی۔

"زم زم میری جان! تم فوتگی پر نہیں آئی' آج تمہارا نکاح ہوا ہے یار۔۔۔سمائل کرو اور شریکوں کو آگ لگاؤ۔" منہا نے سرگوشی میں کہا تو اس نے اسے گھورا پر بات تو اس کی بھی صحیح تھی۔سردار نے اسے غازی کے برابر میں جا کر کھڑا کر دیا اور اس کا بایاں ہاتھ غازی کے دائیں ہاتھ میں تھما دیا۔

"غازی میں اپنی جان کا ٹکڑا تمہیں دے رہا ہوں' اگر اسے ذرا سی بھی تکلیف دی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔میری بیٹی کا خیال رکھنا تمہارا اولین فرض ہے۔تمہاری وجہ سے اگر مائعزم کی آنکھ میں ایک بھی آنسو آیا تو اس کا حساب تم کو مجھے دینا ہو گا۔" غازی نے محض

www.novelsclubb.com

مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔کچھ کہنے کے قابل وہ اس وقت نہیں تھا۔اتنی سخت دھمکی پر وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔

اب سردار سلیمان کو کیا پتہ تھا غازی' مائعزم کو مستقبل میں رلانے والا ہے۔جان کر نہیں تو انجانے میں۔۔۔یہ قدرت زیادہ بہتر جانتی تھی یا مائعزم کی زندگی کا ایک بڑا امتحان ابھی باقی تھا۔

اس کا ہاتھ غازی کے ہاتھ میں تھا اور وہ اس وقت کچھ سمجھنے کی کیفیت میں نہیں تھی۔ صرف اتنا جانتی تھی کہ اسے رونا نہیں ہے کم از کم مہمانوں کے سامنے نہیں۔سلمان احمد نے دونوں کی پیشانیاں چومیں اور انھیں بیٹھنے کا کہا۔مائعزم کی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ اپنے ساتھ کھڑے وجیہہ مرد کو دیکھ سکتی لیکن دل کے ہاتھوں ہار مان کر اس نے دیکھ ہی لیا۔اسی پل غازی نے بھی اسے دیکھا۔گہری کالی، سرخ ہوتی آنکھیں کرسٹل براؤن

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے ملیں جن میں ایک جہان آباد تھا۔غازی کے لئے یہ دنیا کا سب سے حسین پل تھا اور کسی نے اسے کیمرے میں مقید کر لیا تھا۔

مائعزم نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ کھڑے رہنے کی سکت وہ خود میں نہیں پاتی تھی۔غازی پہلے تو حیران ہوا پھر مسکرا کر بیٹھ گیا۔وہ دونوں ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے لیکن ایک دل میں ویرانی تھی اور ایک کے دل میں الجھن۔ہر کوئی کیمروں میں ان کی تصویریں لے رہا تھا اور وہ کسی کو منع بھی نہیں کر پا رہی تھی۔ماہ جبین اور حذیفہ کی شادی پر تو اس نے خود فوٹو گرافر لڑکیاں بلائی تھیں لیکن ابھی وہ کسی کو منع نہیں کر سکی گو کہ وہاں لڑکے کم ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم خوش نہیں لگ رہی؟"غازی نے آہستہ سے پوچھا۔

"آپ بھی صرف باہر سے ہی خوش ہیں۔"

"اندر سے کیسے خوش ہوا جاتا ہے مائعزم؟"

"آپ کو یہ تک نہیں پتہ؟" وہ افسوس سے کہہ رہی تھی۔

"تم بتا دو۔"

"انسان کے چہرے پر آئی مسکراہٹ سچی لگتی ہے اور آپ کے چہرے پر بناوٹی مسکراہٹ ہے۔" ایسا نہیں تھا۔ اس نے غازی کو بہت کم مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اگر میں کہوں میں خوش نہیں ہوں تو؟"

"آپ مجھ سے بدلہ لینا۔۔۔" وہ حیرت سے پوچھنے ہی والی تھی کہ منہا اُدھر آئی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم پلیز غازی کے قریب ہو جاؤ۔" منہا نے کہا تو اس نے شاک سے پہلے اسے اور پھر غازی کو دیکھا۔ وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔ وہ خوش نہیں تھا!

"مجھے اچھوت کی بیماری نہیں ہے مائعزم!" وہ خود اس سے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔مائعزم کو جھوٹی ہنسی نہیں آتی تھی۔اسے لگا کہ اس کی سانس بند ہو جائے گی اگر وہ ایک منٹ مزید یہاں بیٹھی رہی۔

"پا۔۔۔پانی!" وہ کھڑی ہو گئی۔

اس کے چہرے کی ہوئیاں اڑی ہوئیں تھیں اور لاؤنج میں سکتہ چھا گیا۔

"مائعزم تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟" منہا اس تک آئی۔غازی بھی پریشانی میں کھڑا ہو گیا۔ماہ جبین نے کسی سے پانی لانے کا کہا اور مائعزم کے پاس آ گئی۔وہاں پر بس چند گنے چنے کزنز تھے۔سب بڑے لوگ ڈرائنگ روم میں محفل لگائے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم۔۔۔پانی پیو۔" ماہ جبین نے اسے پانی پلایا۔

"آپی میری طبیعت نہیں ٹھیک ! میں کمرے میں جانا چاہتی ہوں۔"اس نے ماہ جبین سے کہا جو اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی۔

"مائعزم کیا ہوا ہے ؟تمہارے ہاتھ کیوں سرد ہو رہے ہیں۔"ماہ جبین نے اسے بٹھایا اور وہ ماہ جبین کے گلے لگ کر رونے لگی۔

جن آنسو پر وہ اتنی دیر سے قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی وہ کسی اپنے کے اپنائیت سے کہے گئے الفاظ کی نذر ہو گئے اور یہ حقیقت ہے جب آپ اپنا رونا ضبط کر رہے ہو اور کوئی آکر پوچھے "رو تو نہیں رہے ؟"تو رونا خود بخود آجاتا ہے اور مائعزم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

حذیفہ کسی کام سے باہر گیا تھا' اسے روتا ہوا دیکھ جلدی اس تک آیا۔اب وہ سب کے سامنے حذیفہ کے گلے لگ کر رو رہی تھی اور غازی ساری صورتحال میں خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

اسے غصہ آیا تھا کہ مائعزم اس کے ساتھ خود کو کمفرٹیبل محسوس نہیں کرتی اور اس کے دماغ میں ایک بات بیٹھ گئی تھی کہ "مائعزم بی بی" اس نکاح سے خوش نہیں ہے۔وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے اور اسے "کسی اور" سے جلن ہو رہی تھی۔وہ سب کو مائعزم کے پاس چھوڑ کر لب بھینچے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا۔حذیفہ نے اسے آواز بھی لگائی لیکن وہ نہیں رکا اور اس پر مائعزم کو مزید رونا آیا۔

www.novelsclubb.com

****

کبھی رک گئے، کبھی چل دیئے، کبھی چلتے چلتے بھٹک گئے

یوں ہی عمر ساری گزار دی، یوں ہی زندگی کے ستم سہے

کشمیر اور اس کے گرد و نواح میں اس وقت سیاہ رات چھائی ہوئی تھی۔ آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا جس کی وجہ سے ستارے اور چاند کسی بھی طرح کی روشنی اس جنگل نما علاقے میں پہنچا نہیں پا رہے تھے۔ سحر کے وقت بارش ہو جانے کا قوی امکان تھا۔ لائن آف کنٹرول پر رات کے ایک بجے آزاد کشمیر کی چیک پوسٹوں سے فائرنگ شروع ہوئی اور کچھ دیر بعد رک گئی۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ مقبوضہ کشمیر کی جانب سے بلا اشتعال فائرنگ شروع ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اب وقفے وقفے سے دونوں اطراف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور اسی وقت یہ خبر میڈیا تک بھی پہنچ گئی اور بریکنگ نیوز کے طور پر دونوں اطراف کے ممالک کی ٹی وی چینلز

پر دیکھا یا جانے لگا۔ پاکستانی نیوز چینلز پر وہ دفاعی پوزیشن میں تھا اور انڈین چینلز پاکستان کی طرف سے پہلے فائرنگ کرنے کا الزام لگا رہے تھے۔

انھیں لمحات میں ایک ایک بیک پیک کے ساتھ وہ دونوں بارودی سرنگوں سے بچتے ہوئے مظفر آباد کے علاقے سے کپواڑہ کی سرزمین پر قدم رکھ چکے تھے۔ جیسے جیسے وہ قدم آگے بڑھاتے جا رہے تھے ان کی رفتار میں تیزی آ رہی تھی۔ انہیں یہ علاقہ پیدل ہی سفر کرتے ہوئے عبور کرنا تھا اور وہ بھی بھارتی فوجیوں کی نظر میں آئے بغیر۔ نقشہ زبانی حفظ کر رکھا تھا اس لیے جلد ہی جنگل سے نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

سڑک تک پہنچنے کے بعد انہوں نے چند کلو میٹر کا سفر اجنبیوں کی طرح طے کیا کہ چار بجے کے قریب ایک گاڑی آئی اور وہ دونوں اس میں بیٹھ گئے۔

"سلام مجاہد خان!" اس نے سلام کیا۔

"سلام بھائی!" مجاہد خان نے جواب دیا اور گاڑی کی اسپیڈ بڑھا دی۔

"تمہارے علاوہ ہمارے ادھر آنے کے بارے میں کون جانتا ہے؟" ارسلان نے پوچھا۔

"علی بھائی کی ٹیم کے علاوہ کسی کو بھی نہیں پتہ۔"

"اور علی نے خود آنے کے بجائے تمہیں کیوں بھیجا؟"

"وہ آج رات انڈین فورسز نے حملہ کرنا تھا اس لیے وہ جوانوں کے ساتھ رک گئے۔"

کشمیریوں کو ہمیشہ پتہ ہوتا ہے کب، کہاں، کس وجہ سے ان پر حملہ کیا جا سکتا ہے' اس لیے

وہ ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"انٹر سٹنگ!"اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا تو مجاہد خان نے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا۔وہ ایک باوقار مرد تھا۔اٹھی ہوئی مغرور ناک، تھیکے نقوش، کشادہ پیشانی اور رنگ سفیدی مائل، چہرے پر ہلکی داڑھی مونچھ سے وہ بارعب نظر آتا تھا۔

آگے کا راستہ خاموشی سے طے ہوا تھا۔وہ لوگ سری نگر کی طرف جا رہے تھے اور وہ دکھ سے سحر طلوع ہوتے دیکھ رہا تھا۔اس وادی کی صبح بھی بہت خاموش اور پرسکون سی تھی جیسے یہاں صبح سوگواریت لاتی ہو۔سب کچھ اپنے کشمیر جیسا تھا لیکن آزادی نہیں تھی۔ اس کشمیر میں کچھ تھا جو شام ایک ایک لمحے کو نظروں میں قید کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ لوگوں کے نام؟"

"تمہیں پتہ ہے ہم نام نہیں بتاتے۔"

"جی بھائی لیکن۔۔۔"

"مجھے آتش کہتے ہیں اور اسے بلال کہتے ہیں۔" ارسلان نے بتا دیا۔

مجاہد خان نے خاموشی سے ان دونوں کو دیکھا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کی۔

میجر شام کو پھر غور سے دیکھا۔

"تم بھی علی کے خاص ساتھی ہو؟"

"جی سر!"

"گل خان نے پلان بتایا تھا تم لوگوں کو؟"

"جی سر!"

www.novelsclubb.com

"علی نے اتفاق کیا؟"

"جی سر!"

"تم لوگوں کو سمجھ آگئی؟"

"جی سر!"

"کتنے کمانڈو ہیں؟"

"چھ سر!"

"سر کے شیر ہم ان چھ میں ہیں یا چھ کے علاوہ ہیں۔"

"آپ ان چھ میں ہیں۔"

"مجھے گل خان کے پلان سے اعتراض ہے، ہم صبح ہی مقابلہ کریں گے۔" میجر شام نے باہر جاتی سڑک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بلال۔۔۔" ارسلان نے اسے غصے سے دیکھا۔

"تم سب جانفشانی سے لڑنا چاہتے ہو مجھے کوئی شک نہیں، لیکن اتنی سخت ٹریننگ آسان شہادت کے لئے نہیں کرتے۔انھیں ٹف ٹائم دو کشمیر کے مجاہدو!" وہ باہر دیکھتے ہوئے جیسے مجاہد خان کو سمجھا رہا تھا۔ارسلان کو دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔

"بلال۔۔۔" ارسلان غصے ہو رہا تھا۔

"آپ لوگ مجاہدین کی مدد کیوں کر رہے ہیں؟ بین القوامی سطح پر آپ ہمارے لئے کچھ نہیں کر رہے۔" میجر شام چونکا۔

"ہم کشمیری ہیں۔" اس نے آہستگی سے کیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ کام آن بلال بھائی! آپ پاک آرمی کے جوان ہیں۔"

"تو کان کھول کر سن لو مجاہد خان ہم بھی اپنے ملک کے وفادار ہیں' ایسی باتوں سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں' جو حکم ملا ہے اسے مکمل کر کے واپس جانا ہے۔" وہ سختی سے بولا۔

"اگر آپ واپس نہ جا سکے تو؟"

"تو ہمیں فخر ہو گا کشمیر کی آزادی میں اپنا کردار ادا کر سکے ہیں۔"

"سب ٹھیک ہے آپ کے کشمیر میں؟" مجاہد خان نے موضوع ہی بدل دیا۔ وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

میجر شام کبھی نہیں چاہتا تھا کہ کشمیر دو حصوں میں بٹا رہے۔ "آپ کے کشمیر" نے اسے تکلیف دی تھی۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔" اس نے دھیرے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم فکر مت کرو وہاں کے لوگ تم لوگوں کے بارے میں نہیں سوچتے۔" ارسلان نے بڑے جوش سے کہا۔

میجر شام نے ارسلان کے بوٹ پر اپنا بھاری بوٹ رکھ کر زور کا دبایا۔ ارسلان کو احساس ہوا اس نے غلط کہا ہے۔

"وہاں کے لوگ تم لوگوں کی آزادی کی دعائیں کرتے ہیں۔ وہ یہاں کے کشمیریوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔" میجر شام نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہونہہ! میں سمجھ سکتا ہوں آپ لوگ کتنی دعائیں کرتے ہوں گے اور ہم سے کتنی محبت کرتے ہوں گے۔"

www.novelsclubb.com

"اس طنز کا مقصد؟"

"ہمارے یہاں کرفیو لگا تھا اور وہاں الیکشن کے جشن ہو رہے تھے بلال بھائی! یہ محبت ہے آپ لوگوں کی کہ ہمارے لوگ تکلیف میں تھے اور آپ کے لوگوں نے ہمدردی تک نہیں کی؟ الٹا آپ لوگ خوشیاں منا رہے تھے۔" مجاہد خان کافی تلخی سے بولا جیسے اب اُن کشمیریوں کو اپنے پاکستانی بھائیوں اور کشمیری ہم وطنوں سے کوئی امید نہیں تھی اور میجر شام کو یہ بہت برا لگا کیونکہ وہ مائعزم جیسے خالص کشمیریوں کو بھی جانتا تھا۔ اگر کبھی وہ تہجد پڑھتی تھی تو صرف کشمیر کی آزادی کی دعا مانگتی تھی تو وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ اُدھر کے کشمیری سیلفش ہیں؟

"ہم مدد کرنے آتو گئے ہیں مجاہد خان!" وہ جانتا تھا دو فوجیوں کی خفیہ مدد ان کے کسی کام کی نہیں ہے۔

"لیکن اعلانیہ طور پر آپ مدد کرنے نہیں آتے بھائی! ہم یہاں راتیں جاگ کر گزارتے ہیں کہ کہیں کتے نہ آجائیں اور ہم سوتے رہ جائیں۔ ہماری بہنیں صبح کو جاگتی ہیں کہ ان کے بھائی کچھ دیر کو سو جائیں لیکن بھائی ایسے حالات میں نیند کس کو آتی ہے جب ہر روز صبح کا آغاز کسی بے گناہ کو قتل کرنے سے ہوتا ہے؟ جہاں انسان خدا بنا ہوتا ہے؟۔۔۔"

"مجاہد خان اللہ سب ٹھیک کر دے گا۔ تم لوگوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ بس تم لوگ ہمت سے کام لو۔" اس کا اپنا دل خون کے آنسو روتا تھا' وہ اپنے بھائیوں کی بے بسی کی داستان نہیں سن سکتا تھا۔ اس لیے سوائے تسلی دینے کے کچھ نہیں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں یقین ہے ہم آزادی حاصل کر لیں گے لیکن ہماری آزادی کے بعد آپ کے لوگ ہم سے نظریں کیسے ملائیں گے؟ ہم بھی شام اور فلسطین کے لوگوں کی طرح اپنی آزادی کا جشن اکیلے منانا چاہیں گے بلال بھائی کیونکہ کوئی مسلمان ملک ہماری مدد کو نہیں آتا۔"

میجر شام نے ارسلان کو اشارہ کیا کہ اسے خاموش کروائے۔وہ کسی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا!اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔وہ خاموش ہوا تو ارسلان'مجاہد خان سے بحث کرنے لگا لیکن ان کی کوئی بھی وضاحت کم از کم سری نگر کے کشمیریوں کے لئے بے معنی تھی۔

صبح کا سورج طلوع ہونے لگا تو وہ لوگ اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے۔جو بھی تھا میجر شام کو گل خان کا پلان پسند نہیں تھا اسی لئے وہ اپنے پلان پر کام کرے گا۔

****

www.novelsclubb.com

یارب!وہ نہ سمجھے ہیں،نہ سمجھیں گے میری بات

نہ دے دل اُن کو،تو دے مجھ کو زبان اور

اس کی کل رات کے بعد سے غازی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی شاید وہ ناراض ہو گیا تھا اور اسی وجہ سے وہ گھر بھی نظر نہیں آیا لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ غازی کو اپنے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتادے گی کیونکہ اب اس نے غازی کو قسمت کا لکھا سمجھ کر دل سے قبول کر لیا تھا اس لیے وہ اس دن اپنی کہی گئی بات کی وضاحت اسے دینا چاہتی تھی۔ وہ کسی کو پسند نہیں کرتی تھی!

آخر کار ڈنر پر اسے وہ نظر آ ہی گیا لیکن وہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا اور وہاں کسی کو بھی دیکھ کر یہ نہیں لگ رہا تھا کہ انہیں یاد ہو کل مائعزم اور غازی کا نکاح ہوا ہے۔ ان دونوں کے مابین گفتگو نہ ہونے کے برابر تھی لیکن منہا کسی نہ کسی طرح ان دونوں کو بھی گفتگو میں شامل کر رہی تھی۔ عثمان اور ماہ جبین تو ایک دوسرے سے ہی گفتگو میں مصروف تھے اور وہ ویسے ہی بیزار ہونے لگی تھی۔ جلدی کھانا ختم کر کے وہ باہر لان میں چلی آئی اور غازی کو

میجر شام کی حقیقت بتانے کے بارے میں سوچنے لگی۔وہ اسے سمجھے گا۔ہاں وہ اسے سمجھے گا!

جب اسے یقین ہو گیا کہ گیارہ بجے تک سب اپنے کمروں میں چلے گئے ہیں تو اس نے غازی کے کمرے میں جانے کا ارادہ کیا۔اپنے دماغ میں صبح سے سوچی تمام باتوں کو اپڈیٹ کیا اور اندر آ گئی۔

"مائعزم کافی ہی بنا کر لے آتی۔"اس نے خود کو ملامت کیا۔اس کے کمرے کی جانب جاتے وہ بڑبڑا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں،غصّے میں میرے اوپر پھینک دیتے تو؟"فوراً ہی خود کے اندازے کی نفی کی اور ہمت کر کے دروازہ ناک کیا لیکن کوئی جواب نہ آیا۔

دروازہ لاک نہیں تھا اس لئے ایک بار کلک سے ہی کھل گیا۔اسے یہ بات اچھی لگی تھی کہ دروازے آوازیں نکالنا بند کر چکے تھے کیونکہ شادی کی دنوں میں گھر میں کام ہوا تھا تو دروازے بھی ٹھیک کر دیے گئے تھے۔وہ اندر آ گئی لیکن کمرے میں غازی نہیں تھا اور کمرہ خوشبو سے معطر تھا۔اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اندر آ گئی۔

جب سے غازی اس گھر میں آیا تھا وہ آج پہلی مرتبہ اس کمرے میں آئی تھی۔کمرہ بہت ہی سلیقے سے سیٹ تھا۔پورے کمرے میں نظر دوڑائی لیکن وہ نہیں تھا اور باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ نہا رہا ہے۔وہ ڈریسنگ ٹیبل تک آئی جہاں پر صرف ایک پرفیوم اور گھڑی پڑی ہوئی تھی۔مائعزم نے پرفیوم کا نام پڑھا "Splendor" یہ وہی پرفیوم تھا جو غازی لگاتا تھا اور اسے وہ خوشبو اچھی لگتی تھی۔ کبھی

غازی کو گفٹ دینا ہوا تو یہی دے گی۔اس نے اپنے ہاتھ پر چیک کیا اور جلدی سے پرفیوم کی شیشی واپس رکھ دی۔اس کی ہر شے بہت قیمتی تھی!

وہیں پر کھڑے وہ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی کہ اسے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر ایک ڈائری نظر آئی۔وہ ٹھٹک کر سیدھی ہوئی اور غور سے ڈائری کو دیکھا کیونکہ وہ نیلے اور گلابی رنگ کی ڈائری تھی۔چونکہ وہ لڑکیوں کے رنگ تھے اسی وجہ سے اس کے دل میں تجسس پیدا ہوا کہ دیکھے اس میں کیا ہے؟ایک نظر واشروم کے بند دروازے پر ڈالی اور ٹیبل تک آئی۔

اس ڈائری کو لگنے والی چابی پاس ہی رکھی ہوئی تھی اور اس پر چھوٹا سا تالا لگا ہوا تھا جیسے غازی اسے اس کی چھوٹی چابی سے ہی کھولتا ہو اور کافی حفاظت سے رکھتا ہو۔اس نے چابی لگا کر تالا کھول لیا۔اسے یہ حرکت اچھی بھی نہیں لگی کہ ایسے کیسے وہ کسی کی پرائیویسی میں دخل

www.novelsclubb.com

اندازی کر رہی ہے لیکن پھر یاد آیا اب تو وہ اس کا شوہر بن چکا ہے پھر پرائیویسی کیسی ؟اس

نے ڈائری کھولی اور پھر اس کا پہلا صفحہ کھولا۔ہاں پرائیویسی گئی بھاڑ میں !

"حلیمہ غازی !"نام دیکھ کر میں مائعزم کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں اور پھیلتی چلی

گئیں۔وہ شل سی وہیں کھڑی رہ گئی۔

وہ ایک پل میں خود کو آسمان سے زمین پر تصور کرنے لگی۔اس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔چہرہ

شاک سے سفید پڑ گیا۔

اس نے دوبارہ نام پڑھا۔بار بار پڑھا اور پھر خود کو کمپوز کیا۔

www.novelsclubb.com

"کسی اور کی ڈائری ہو گی مائعزم !"اس نے خود کو تسلی دینا چاہی لیکن آنکھیں نم ہوتی

گئیں۔

"پھر غازی کے پاس کیا کر رہی ہے؟" شک کا بیج دماغ میں پیدا ہوا اور اپنی جڑیں مضبوط کرنے لگا۔

اس نے اگلا صفحہ الٹایا۔

حلیمہ غازی کون تھی؟ وہ اپنی جگہ سے ہل ہی نہ سکی۔

غازی کون تھا؟ کیا غازی اسے دھوکہ دے رہا ہے؟ یقیناً اسی لیے اس نے شادی سے انکار نہیں کیا ہو گا کیونکہ مائعزم بھی کسی کو پسند کرتی ہے۔۔۔ تو یہ رشتہ سرے سے ہی دھوکے پر مبنی تھا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا جیسے اس کی زندگی کے ساتھ مذاق ہوا ہے۔ وہ اس عجیب شاک پر کوئی ری ایکشن نہ دے سکی، اس سے کچھ پڑھا بھی نہ گیا۔ اسی پل واشروم کا دروازہ کھلا اور غازی تولیے سے اپنے بال سکھاتے ہوئے باہر آیا۔

وہ بلیک جینز اور سفید بنیان میں ملبوس تھا اور مائعزم کو کمرے میں دیکھ کر وہ ٹھٹکا' اس کے ہاتھ میں ڈائری دیکھی' لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ اس کے قریب پہنچا اور اس کے ہاتھ سے ڈائری چھین لی۔

سرخ ہوتی آنکھوں اور قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے وہ چیخا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری چیزوں کو ہاتھ لگانے کی؟ میرے کمرے میں کیوں آئیں؟" وہ جس انداز میں بولا مائعزم کا دل بھر آیا۔ الفاظ کہیں کھو گئے۔

ڈائری غازی کے ہاتھ میں تھی۔ غازی کے دائیں کندھے اور بازو پر پٹی لگی ہوئی تھی جو گیلی ہونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی لیکن مائعزم اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کے ہاتھ میں پکڑی ڈائری کو دیکھ رہی تھی۔

"نفرت ہے مجھے آپ سے غازی۔۔۔" اس کی آنکھوں سے آنسو گرے۔

غازی شاکڈ ہوا اور چند لمحے اسے دیکھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟" وہ اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ مائعزم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخ سے زیادہ گلے میں پھنسے آنسوؤں کو روکا تھا۔ وہ اتنا سخت کیوں تھا؟ آنکھیں اتنی ظالم کیوں تھیں؟

"غازی آپ۔۔۔" وہ رندھی ہوئی آواز میں ابھی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ غازی نے اسے بہت بری طرح ٹوکا۔

"چپ۔۔۔ایک لفظ نہیں مزید بولنا مائعزم! تم مجھے آج کے بعد میرے کمرے میں نظر نہیں آنی چاہیے۔ سمجھی؟" وہ غصے سے بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی تاکہ تھوڑا فاصلہ قائم رہے۔

وہ اسے اپنے کمرے میں آنے سے روک رہا تھا تاکہ وہ کچھ نہ جان سکے ؟لعنت ہے تمہارے معصوم پن پر مائعزم !اس کا دل کیا دھاڑیں مار مار کر روئے۔اتنا بڑا دھوکہ ؟

"آپ سیدھے سیدھے بول دیتے۔۔۔ مجھ سے شادی کرنے سے انکار کر دیتے لیکن اس طرح ذلیل تو نہ کرتے !کیوں آپ نے مجھے دھوکا دیا۔ہاں؟"وہ جو سب ٹھیک کرنے آئی تھی سب اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔وہ بھی جواباً غصے سے بولی تھی اور آنسو اسکے گالوں پر بہہ رہے تھے۔آنکھیں واقعی ظالم تھیں۔

"میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔"وہ ابھی بھی سرخ ہوتی آنکھوں سے بولا اور اپنا رخ موڑ لیا۔اس کے گیلے بال ماتھے پر چپکے ہوئے تھے اور اس کے حسن کو بڑھا رہے تھے اور مائعزم کو اس شخص سے نفرت ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو جواب دینا ہو گا! میں بیوی ہوں آپ کی۔" اس نے پٹی والے بازو پر ہاتھ رکھ کر غازی کا رخ اپنی طرف کیا۔ اس کی حرکت پر غازی حیران ہوا۔ وہ اس سے دور ہوتا تھا اور وہ پاگل لڑکی بار بار اس کے قریب آجاتی۔

"مائعزم! اپنے کمرے میں جاؤ۔ میں اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ پلیز تم یہاں سے چلی جاؤ۔ صبح بات کریں گے۔" شاید وہ منت کر رہا تھا لیکن مائعزم ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

وہ گہرا سانس لے کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے گیا اور ڈائری وہاں رکھ کر خود پر پرفیوم اسپرے کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم فار گاڈ سیک جاؤ یہاں سے۔" وہ پھر منت کر رہا تھا۔ اسے بازو کی ڈریسنگ بھی کرنی تھی کیونکہ اسے تکلیف ہو رہی تھی۔

"ہاں میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں نا! آپ کو تو تیار ہو کر اپنی پہلی بیوی سے ملنے جانا ہے۔ وہ آپ کے انتظار میں شاید آدھی ہو گئی ہو گی۔" وہ روتے ہوئے طنز سے بولی۔

"کیا؟ کیا کہا تم نے؟" وہ مائعزم کو گھورتے ہوئے اس تک آیا۔

"میں نے کہا آپ کی پہلی زوجہ محترمہ آپ کے انتظار میں ہیں، فوراً ان کے پاس جائیں۔ مجھے تو زبردستی آپ پر مسلط کیا گیا ہے۔" مائعزم کا دل ایک بار پھر سے ٹوٹا تھا۔

پہلے میجر شام اور اب غازی! اب کی مرتبہ تکلیف زیادہ ہوئی تھی۔ وہ اس کے نکاح میں تھی اور وہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم ہوش میں ہو، کیا بکواس کر رہی ہو؟ کون سی زوجہ محترمہ؟" غازی نے انجان پن سے پوچھا۔

"مسٹر غازی! آپ کی معصومیت اور ایکٹنگ کی داد دینی چاہیے۔ آپ تو بہت بھولے ہیں، آپ کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ میں کس کی بات کر رہی ہوں؟" مائعزم غصے سے کہتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی کیونکہ غازی کے قریب کھڑے ہو کر اسے خوف آ رہا تھا' کہیں خود کا جھوٹ چھپانے کے لئے اسے قتل ہی نہ کر دے لیکن پیچھے دیوار گیر الماری تھی۔ مائعزم کو موت سے ڈر نہیں لگتا تھا لیکن قتل ہو جانے سے ڈر لگتا تھا۔

"اگر تم ڈرامہ create کرنے کے بجائے مجھے اپنے ان الفاظ کا مطلب سیدھے سے سمجھاؤ تو ہم دونوں کا وقت بچ جائے گا۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اب تو آپ کے پاس وقت ہی وقت ہے کیونکہ میں سردار سے بات کر کے آپ سے طلاق لے لوں گی۔ کسی دوغلے انسان کے ساتھ میرا گزارا کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ چیخ کر

بولی۔اسے یقین ہو گیا تھا وہ غازی کے لئے ان چاہی بیوی ہے تبھی شادی سے پہلے بھی اس سے روڈلی بات کرتا تھا۔

"بکواس بند کرو مائعزم!" غازی نے طیش میں آکر ہاتھ کر اٹھایا تھا لیکن مائعزم کو مارنے کے بجائے اس نے پیچھے موجود الماری پر ہاتھ دے مارا۔ گہرے سانے لیتے ہوئے وہ غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں شدید درد ہونے لگا۔

ایک لمحے کے لیے مائعزم کا سانس رک سا گیا تھا۔وہ خوف سے اس کی خون نکالتی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔یہ وہ غازی تھا جس پر سردار نے بھروسہ کیا تھا۔یہ سردار نے کیا کر دیا تھا؟

www.novelsclubb.com

"غازی! آپ مجھ پر ہاتھ۔۔۔"اس سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ بھی ادا نہیں ہو رہے تھے اور آنسو بے اختیار تھے جو بہتے چلے جا رہے تھے۔

"مائعزم ضرور تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، میں تمہیں کیوں دھوکہ دوں گا؟" وہ اب اس کے آنسو دیکھ کر نرم پڑا اور مصلحانہ انداز میں بولا لیکن وہ اس کے الزام کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ ابھی تو اس نے مائعزم سے پوچھنا تھا کہ وہ افرسیاب کو کب سے پسند کرتی ہے اور وہ ایک نئی کہانی لے کر آ گئی؟

"آپ بہت بڑے دھوکے باز ہیں۔ مجھے آپ سے نفرت ہے غازی۔" مائعزم کو خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ غازی کے لیے اتنی شدت پسند کیوں ہو رہی ہے؟ شاید وہ حلیمہ سے جیلس ہو رہی تھی لیکن وہ یہ بات بھی جانتی تھی کہ مرد کو باندھ کر نہیں رکھا جا سکتا تو ایسے کیوں رد عمل دے رہی ہے؟

www.novelsclubb.com

ہاں مائعزم نے زندگی میں کبھی ایسا نہیں سوچا تھا اس کا شوہر پہلے کسی اور کا شوہر رہا ہو گا' شاید اسے غازی سے ایسے دھوکے کی توقع نہیں تھی۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

"ٹھیک ہے مائعزم! مجھے تمہاری نفرت برداشت ہے لیکن آج کے بعد تم اس ورڈ کو اپنے منہ سے نکالنے کا سوچنا بھی مت۔ میں نے تم سے نکاح تمہیں چھوڑنے کے لئے نہیں کیا۔" وہ سختی سے وارننگ دینے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"لیکن میں اس دھوکے میں ساری زندگی آپ کے ساتھ نہیں گزار سکتی کہ آپ مجھ سے محبت کریں گے۔ آپ تو پہلے ہی حلیمہ سے محبت کرتے ہیں، وہ آپ کو اتنی عزیز ہے کہ اس کا نام اپنی ڈائری کے پہلے صفحے پر لکھا ہوا ہے۔ مجھے آپ سے طلاق چاہیے غازی ابھی اور اسی وقت' پھر آپ آزاد ہیں۔ سکون سے حلیمہ کے ساتھ رہیں' مائعزم کو آپ سے علیحدگی کا کبھی دکھ نہیں ہوگا۔ آپ مجھے ابھی کہ ابھی طلاق۔۔۔" غازی نے دوبارہ الماری پر ہاتھ مارنے کی غلطی کرنے کے بجائے مائعزم کے منہ پر اپنے سخت ہاتھ کا نشان چھوڑا تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔دوبارہ اپنی شکل بھی مت دیکھانا!" وہ اتنی زور سے چلایا جتنی زور سے چلا سکتا تھا۔ اس کی پیشانی پر ان گنت بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔

مائعزم کے تو جیسے آنسو ہی تھم گئے۔

وقت تھم گیا تو جیسے سب کچھ رک گیا۔

دل کی تیز ہوتی دھڑکنیں اب کانوں میں سنائی دے رہیں تھیں۔

اتنا شدید ردعمل اور وہ بھی مائعزم پر؟

وہ بے یقین اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھے گئی۔

www.novelsclubb.com

مائعزم نے بے یقینی سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور غازی کی آنکھوں میں دیکھا۔اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس پر زبردستی مسلط کی گئی ہے۔وہ تو حلیمہ کے بارے میں ایک لفظ

تک سننا گوارا نہیں کرتا تھا لیکن اتنی بے قدری مائعزم کی؟ دوسری عورت کے لیے غازی نے اس پر ہاتھ اٹھا دیا۔ اس کا دماغ سن ہو چکا تھا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔ وہ زمین پر گر جاتی اگر غازی اسے نہ تھامتا۔

"مائعزم۔۔۔مائعزم آنکھیں کھولو!۔۔۔مائعزم۔" وہ اس کے بائیں کندھے پر ڈھے گئی تھی۔

وہ ہاتھ سے بار بار اس کا چہرہ ہلا رہا تھا لیکن وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کے بائیں گال پر وہ اپنی انگلیوں کے نشان دیکھ سکتا تھا۔ اس کا شفاف چہرہ اس وقت بائیں طرف سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ جیسے کسی ٹرانس سے واپس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے فوراً مائعزم کو بیڈ پر لٹا دیا اور ٹیبل پر پڑے جگ سے اس کے چہرے پر کانپتے ہاتھوں سے پانی کے چھینٹے گرائے۔

"لعنت ہے غازی تم پر۔۔۔لعنت ہے!۔۔۔"وہ غصے سے خود پر بھی برہم ہوا۔

مائعزم ہلکی نیند میں تھی اور بڑبڑا رہی تھی۔

"غازی آپ بہت برے ہیں۔۔۔میں آپ کو معاف نہیں کروں گی۔"غازی نے شکر ادا کیا کہ وہ ٹھیک ہے۔

سائڈ ٹیبل کی دراز سے اس نے نیند کی گولی نکالی اور فوراً اس کا پاؤڈر بنا کر مائعزم کے منہ میں ڈالا اور زبردستی پانی بھی پلا لیا۔

وہ نہیں نگلنا چاہتی تھی کیونکہ اسے لگا کہ غازی اسے زہر دے رہا ہے۔اس نے احتجاج تو کیا لیکن کسی کام نہ آیا اور وہ پرسکون ہو کر سو گئی۔نیند کی گولیوں سے وہ چند گھنٹے سکون سے سو سکتی تھی۔اس پر کمبل اوڑھا کر وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا۔اپنے دائیں ہاتھ کو دیکھا اور پھر

www.novelsclubb.com

زور سے مٹھی بھینچ کر معافی طلب نگاہوں سے اسے دیکھا۔اس کے چہرے پر زمانے بھر کی تھکان تھی۔وہ مائعزم کو دیکھتا رہا۔یہ اس نے کیا کیا تھا؟

اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ڈائری کو دیکھا جو سارے فساد کی جڑ بنی تھی۔اسے اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا کہ جب وہ جاگ جائے گی تو ڈائری پڑھ کر ساری سچائی جان لے گی۔ کاش وہ اسے جانتی ہوتی۔اب وہ جو مرضی فیصلہ کرے غازی اس کو قبول کرے گا۔ہاں اسے ہر فیصلہ قبول ہو گا!

کبرڈ سے گرے رنگ کی شرٹ نکال کر پہنی اور بال سیٹ کیے۔کبرڈ کے ہی ایک دراز سے گاڑی کی چابی اور اپنا والٹ نکالا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"غازی کی پہلی اور آخری محبت تم ہی ہو مائعزم، صرف تم! کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی میرے لیے حرام ہے۔" آخری نظر اسے دیکھ کر وہ لائٹ آف کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

****

ہم پر تمہاری چاہ کا الزام ہی تو ہے

دشنام تو نہیں ہے یہ اکرام ہی تو ہے

"وفا میں تمہارے گھر والوں سے بات نہیں کر سکتا۔ تم سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ میری کوئی فیملی نہیں ہے اور اکیلے لڑکے کو کوئی خاندان اپنی بیٹی نہیں دیتا۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا تم روؤ مت! ایسا کرو میرے فلیٹ پر آجاؤ۔ ہم دونوں نکاح کر لیتے ہیں۔"

"میں اپنے ماں باپ کی مرضی کے خلاف کیسے شادی کر سکتی ہوں؟"

"ویل! تمہارے مطابق تم مجھ سے محبت کرتی ہو پھر محبت میں اتنی قربانی تو دے ہی سکتی ہو۔ کیا نہیں کرتی مجھ سے محبت؟" وہ بیزاری سے کہتا اٹھا اور کچن کی طرف آ گیا۔

"میں تم سے محبت کرتی ہوں لیکن پلیز ایک بار تم ڈیڈ سے بات تو کر لو۔"

"اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو آج میرے گھر آؤ۔ بیٹھ کر بات کرتے ہیں کہ تمہارے باپ کو کیسے منایا جائے۔"

"ٹھیک ہے، میں کس وقت آؤں؟"

www.novelsclubb.com

"ابھی مجھے کچھ کام ہے، شام تک آ جاؤ۔"

"اوکے شام کو ملاقات ہوتی ہے۔" وفامان گئی۔اس نے الیکٹرک کیٹل میں چائے کیلئے پانی رکھا۔

"اوکے !" کال ڈسکنکٹ ہوتے ہی اس کے چہرے پر سرد مہری در آئی پھر وہ کمینگی سے ہنسا۔

"تم آج آتو جاؤ گی وفا لیکن واپس جانے کے قابل نہیں رہو گی۔" وہ سختی سے زیر لب بڑبڑایا۔

چائے بنانے کے بعد وہ لاؤنج میں آکر بیٹھ گیا۔آنکھیں مسلتے ہوئے اس نے فون اٹھایا اور دیکھنے لگا کہ اس کو کہاں کا ایس پی بنایا گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرا چیتا۔۔۔تم نے مجھے اسلام آباد میں ایس پی کے عہدے پر فائز کروا کر ہی دم لیا۔ پراؤڈ آف یو برادر!" وہ مزہ لیتے ہوئے خود سے بولا۔اسے کچھ یاد آیا اور وہ افرسیاب کو شکریہ کا میسج لکھنے لگا۔

"یہ آئن سٹائن جیسا آئی کیو بھی بڑے کام کی چیز ہے، بندہ ٹینشن فری ہو کر سروس کا امتحان پاس کر لیتا ہے۔۔۔سروس میں آنے کا مقصد صرف تم لوگوں کی بربادی ہے اور اب میں طے کروں گا۔۔۔کون؟ کہاں؟ کیسے مرے گا؟" اب اس کی آنکھوں سے نفرت کے انگارے برس رہے تھے۔وہ سی ایس ایس پاس کر چکا تھا اور اسے اسلام آباد کے ایک پوش علاقے میں ایس پی تعینات کیا جا رہا تھا اور وہ خوش تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب تم سیاسی خاندانوں کو اور بھی قریب سے جانوں گا۔" چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے وہ خود سے کہہ رہا تھا۔ اسے ہمیشہ سے خود سے باتیں کرنے کی عادت تھی اور وہ اپنا بہترین دوست خود رہا تھا۔

****

انداز بدلے ہیں کچھ اس انداز سے

کہ اب وہ بڑے انداز سے نظر انداز کرتے ہیں

وہ بالکل اناڑیوں کی طرح کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس سے اسٹیرنگ تک نہیں سنبھالا جا رہا تھا کیونکہ وہ حال میں تھا ہی نہیں۔۔۔ سوچوں میں وہ بہت پیچھے چلا گیا تھا۔ اسے کہیں بیٹھ کر رونا تھا' ہاں بہت زیادہ رونا تھا!

I sit by the window where cool air blows, I think of you while looking at the far sky

(میں اُس کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا ہوں جہاں ٹھنڈی ہوا چلتی ہے، میں دور آسمان پر دیکھتے ہوئے تمہارے بارے میں سوچتا ہوں)

اس وقت وہ صرف مائعزم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔اسے سخت پشیمانی ہو رہی تھی خود پر کہ وہ مائعزم پر ہاتھ اٹھا آیا تھا مائعزم پر!اور غصہ بھی آ رہا تھا' وہ کبھی غصّے میں اٹھائے گئے کسی قدم پر اس قدر شرمندہ نہیں ہوا تھا جتنا اس وقت تھا۔

www.novelsclubb.com

I must be a fool who can't helped. Even when the four season change I don't

(میں وہ بے وقوف ہوں جس کی مدد نہیں کی جاسکتی، حالانکہ چار موسم تبدیل ہوتے ہیں

لیکن میں نہیں)

آج وہ گاڑی کو بلاوجہ سڑکوں پر گھمارہا تھا جیسے اس وقت ایسی کوئی جگہ اس دنیا میں نہیں

تھی جہاں وہ جاکر اپنا دکھ کم کر سکتا لیکن ایک جگہ بہر حال تھی۔۔۔وہ گاڑی کو اندرون شہر

کی طرف لے گیا۔

They say there's no point in regretting but I keep

thinking of you. I was wrong.

www.novelsclubb.com

(وہ کہتے ہیں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں لیکن میں تمہارے بارے میں سوچتا ہوں کہ میں

غلط تھا)

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو غازی کے کمرے میں پایا۔ وہ فوراً بیڈ سے اٹھی تھی۔

ارد گرد نظر ڈالی تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا لیکن ڈائری اُدھر ہی پڑی ہوئی تھی' اس نے

اٹھانے کی ہمت نہ کی۔ حلق میں آنسوؤں کا گولہ پھنسا تھا اور آنکھوں میں نمی آگئی۔

"میں آپ کو معاف نہیں کروں گی غازی! اللہ آپ بھی مجھے انھیں معاف کرنے کو نہیں

کہیں گے۔" اس کے اندر ایک جھگڑ چل رہا تھا۔

I will smile if I see you as if nothing happened

(میں تمہیں دیکھ کر ایسے مسکراؤں گی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں)

www.novelsclubb.com

اس نے رگڑ کر آنکھیں صاف کیں، جوتوں میں پاؤں ڈالے اور کھلے بالوں کو جوڑے کی

شکل دے کر خاموشی سے غازی کے کمرے سے باہر نکل کر اپنے کمرے میں آگئی۔ رات

کا سارا منظر آنکھوں کے سامنے آیا تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہتے چلے گئے۔

لائٹس بند کر کے وہ دوبارہ سونے کے لئے لیٹ گئی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔دور بہت دور۔۔۔!

For you I'm okay with being hurt. Since I only gave you pain during the time we were together

(تمہارے لیے میں دکھی ہوتے ہوئے بھی ٹھیک ہوں کیونکہ جب ہم ساتھ تھے اُس وقت بھی میں نے تمہیں صرف تکلیف دی)

اس کا رخ قبرستان کی طرف تھا۔قبرستان آگیا تو اس نے گاڑی کا انجن بند کر دیا۔چند لمحے

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھا رہا اور پھر گاڑی سے نکل کر قبرستان کی طرف چلا گیا۔

دروازے کے باہر رات کے اس پہر بھی ایک معمر انسان گلاب کی پتیاں اپنے سامنے رکھے

ہوئے جیسے بیچنے کو بیٹھا ہوا تھا۔اس نے گلاب کی پتیاں خریدنے کے لئے والٹ سے پیسے نکالے۔

But you, the love you want. You need to meet someone better than me and be happy

(لیکن جو محبت تم چاہتے ہو، تمہیں مجھ سے اچھے انسان سے ملنا چاہیے اور اس کے ساتھ خوش رہنا چاہیے)

وہ دروازہ پار کر کے اندر چلا آیا جہاں ایک ساتھ کئی قبریں بنی ہوئی تھیں۔وہ بھی ایک قبر کے پاس جا کر رک گیا۔اس پر پھول پھینکنے کے بعد دعا مانگی اور وہیں بیٹھ گیا۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔"اس کی آواز میں کرب تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری غلطی معافی کے لائق نہیں ہے۔میری وجہ سے اس نے آپ پر انگلی اٹھائی۔میری وجہ سے آج میرا ہاتھ اس پر اٹھ گیا۔ایم سوری میں آپ کی بات کا مان نہیں رکھ سکا ماما! میں نے اسے کچھ سمجھنے کا موقع نہیں دیا۔وہ غلط سمجھتی رہی میں۔۔۔میں اسے کچھ بھی سچ نہ بتا سکا۔" وہ قبر سے کتبے سے سر ٹکائے رونا شروع ہو گیا۔ایک وہی جگہ تو تھی جہاں آ کر وہ اپنے آنسو بغیر رکے بہا سکتا تھا۔اس کی ماں کی قبر۔۔۔اور دنیا میں ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں وہ ایسے روتا یا کوئی اس کا رونا سنتا۔

"آپ نے کہا تھا کہ عورت پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھانا! عورت کی عزت کرنا! ایم سوری ماں آپ کا یہ بیٹا بہت نالائق نکلا...احتشام غازی بھی کم ظرف نکلا' وہ ایک عورت پر ہاتھ اٹھا کر آیا ہے۔" وہ جانتا تھا اگر حلیمہ سامنے ہوتی تو اسے مار رہی ہوتی۔

"اس عورت پر جو مجھے ہر کسی سے زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔وہ عورت جس کو میں ہر طرح کی تکلیف سے بچانا چاہتا تھا اور آج یہ غازی...اس عورت کو اسی کی نظروں میں گرا آیا ہے...میں اس کا سامنا کیسے کروں گا؟وہ مجھے معاف کیسے کرے گی؟میں اس قدر غصے میں کیسے آ گیا کہ مائعزم کو کچھ سمجھا ہی نہ پایا۔میں نے اسے اپنے بارے میں کبھی کچھ کیوں نہیں بتایا؟میرا دماغ پھٹ رہا ہے ماں...پلیز مجھ سے ایک بار بات کر لیں!میں آج بھی آپ کے بغیر نہیں رہ پایا!میں سات سال کی عمر سے ٹھیک سے نہیں سویا!میں کیوں ایسا ہوں؟میں کدھر جاؤں اللہ؟"اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔آنکھیں،آنسوؤں بہائے جا رہی تھیں۔آنکھیں اتنی ظالم کیوں تھیں؟

www.novelsclubb.com

"آپ اللہ سے کہنا کہ آپ کے اس نالائق بیٹے کو معاف کر دے۔ یہ اپنا دماغ استعمال ہی نہیں کرتا۔ بہت پاگل ہے یہ! مجھے معاف کر دیناماں، آئی مس یو۔ آئی رئیلی مس یو!..."

آنسو اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے اور وہ خود کو ملامت کئے جا رہا تھا، روئے جا رہا تھا۔

اسے نہیں پتہ تھا وہ کیا کہے جا رہا ہے؟ بس اپنے جذبات کو الفاظ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایک ماں کی قبر ہی تو تھی جہاں اسے لگتا وہ اسے سن رہی ہیں۔ اپنا کیا دھرا اپنی ماں کو بتاتے

بتاتے وہ وہیں سو گیا اور اسے پتہ ہی نہ چلا۔

****

www.novelsclubb.com

باب14

ظلم پھر ظلم ہے، بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

طویل مسافت کے بعد وہ لوگ سری نگر وادی کے ایک علاقے میں پہنچے تھے۔ فضا میں سوگواریت چھائی ہوئی تھی۔ زمین پر جگہ جگہ خون پڑا ہوا تھا لیکن وہ خون سوکھا ہوا تھا۔ نا جانے کتنے کشمیریوں کا خون تھا۔ مجاہد خان ان دونوں کو گل خان اور دیگر کمانڈو کی رہائش گاہ پر لے آیا تھا۔ وہ سارے کمانڈو ان لوگوں کو نہیں جانتے تھے۔ ان دونوں کے بارے میں صرف علی، گل خان اور مجاہد خان جانتے تھے اور وہ بھی صرف اتنا کہ پاک آرمی کے سپاہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"آتش، بلال تم لوگ ناشتہ کر لو، تب تک علی آ جائے گا۔ وہ رات سے پلوامہ گیا ہوا ہے۔" گل خان ان لوگوں کو بتا رہا تھا۔

"تم لوگوں کے کتنے جوان انڈین فورسز کے قبضے میں ہیں؟" میجر شام نے پوچھا۔

"سری نگر کے تو تین سو جوان ہیں لیکن پلوامہ میں ان کی تعداد تین سو سے زیادہ ہے۔"

"ایک کمانڈو اور ارسل۔۔۔"وہ خاموش ہوا۔

"آتش! تم اور گل خان میرے اشارے کا انتظار کرنا۔۔۔گل خان! تم میرے ساتھ آؤ۔"وہ گل خان کو ایک سائیڈ پر لے آیا اور اسے کچھ سمجھایا اور واپس باقی سب تک آیا۔

"علی کو سب پتہ ہے بس تم لوگوں نے اندھیرا ہونے سے پہلے اس کے پاس پہنچنا ہے۔"

اس نے باقی کے کمانڈوز کو کہا جو عمر میں شاید بائیس تئیس سال سے زیادہ کے نہیں تھے۔

ابھی وہ لوگ بات کر ہی رہے تھے باہر شور مچا اور گولیوں کی آواز آنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"شام! یہ کیا کر رہا ہے تو؟"ارسلان نے اسے ایک سائیڈ پر کیا اور غصے سے بولا۔

"ارسل ہمیں ان کے لڑکے واپس لانے ہیں، ہم واپس چلے جائیں گے لیکن انہوں نے

اس دھرتی پر ہی رہنا ہے۔ وہ چھوٹے بچے ہیں جو انڈین فورسز کے ٹارچر سیلز میں بند ہیں۔

یہ رسک لینا ہو گا۔"

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

"تم مجھے فوجی کے بجائے بھائی سمجھنے لگتے ہو اسی لئے۔۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"یار! تو کبھی میری نہیں سنتا۔"وہ غصے سے اس کے گلے لگ گیا۔

میجر شام، گل خان کے گلے ملا اور جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ غازی بھائی! آپ جیسا دوست کبھی نہیں ملا۔"گل خان نے فرط جذبات سے کہا تو

وہ سر ہلا کر بیسمنٹ کی جانب چلا گیا۔

وہ لوگ وہیں پر کھڑے باہر ہونے والی خون کی جنگ دیکھنے لگے۔ کچھ کشمیریوں کے ہمراہ میجر شام بھی ان کی گاڑیوں پر اور انڈین آرمی پر پتھر پھینک رہا تھا کہ ایک گولی سنسناتی ہوئی اس کے دائیں کندھے پر لگی اور وہ گرا۔ میجر ارسلان بے چین ہوا۔

وہ اپنے ساتھ موجود لڑکوں کو پیچھے کی طرف بھاگنے کا کہہ رہا تھا۔ جب اُن لڑکوں نے واپس جانا شروع کیا تو فورسز اپنی گاڑیوں سے اتر کر ان کی طرف بڑھیں اور نتیجتاً میجر شام سمیت تین لڑکے انھوں نے اپنی گاڑیوں میں ڈال لئے۔ ارسلان مزید بے چین سا ہو گیا کیونکہ شام کو گولی لگی تھی اور سو فیصد امید تھی کہ اُن لوگوں کسی خفیہ ٹارچر سیل میں لے جایا جانا تھا اور آج کل یہ چھاپے اسی وجہ سے مارے جا رہے تھے کیونکہ انھیں چند پاکستانیوں کی خفیہ طور پر وہاں آمد کی اطلاع ملی تھی۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں بیٹھے دوسرے لڑکے تو گالیاں اور بد دعائیں دے کر مقابلہ کر رہے تھے لیکن میجر شام ایک سائیڈ پر خاموشی سے انھیں دیکھ رہا تھا۔ وہ تین لڑکے بیس سال کے لگتے تھے جو ان عام لڑکوں کی طرح نہیں تھی جو آزاد ملک میں پیدا ہوئے تھے اور زندگی کو حق سمجھ کر جیتے تھے۔ وہ لوگ صرف اپنی زندگی اپنے کشمیر کو دینے کا عزم رکھتے تھے، اپنی آخری سانس تک صرف کشمیر کے لئے جیتے تھے۔ بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

گولی کی آواز اتنی زور کی تھی کہ اسے قوت سماعت کے متاثر ہونے کا خدشہ ہوا۔ جو لڑکا زیادہ جوش سے بول رہا تھا اس کے گردے پر گولی ماری گئی تھی اور وہ درد سے چلا رہا تھا۔ وہ فوجی اس بچے کی طرف بڑھا کہ شام اس کے آگے آیا۔

"اس بچے کو ہاتھ بھی مت لگانا۔" وہ تینوں لڑکوں کو اپنے پیچھے اس طرح چھپا گیا کہ اس کے سامنے دو فوجی اور ساتھ میں ایک فوجی تھا۔ سامنے والی سیٹ پر اس نے بائیں ٹانگ رکھ دی۔

"تو بڑا جوان ہے سالے! ہاتھ لگاؤں گا کیا کرے گا؟" سامنے بیٹھے سپاہی نے للکار کر کہا اور اس بچے کی کڈنی کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ میجر شام نے پکڑ لیا اور پوری قوت لگا کر اس کا ہاتھ توڑ دیا۔ ابھی وہ اسے مزید مارنے لگا تھا کہ اس کے کندھے پر اس جگہ دباؤ ڈالا گیا جہاں اسے گولی لگی تھی۔ وہ درد سے دہرا ہوا اور ساتھ بیٹھے سپاہی کو گالی دیتے ہوئے کہنی مار کر اس کی ناک توڑ دی۔ تیسرا ابھی گن اس کی طرف کر ہی پایا تھا کہ میجر شام نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے وردی والے کے بال دبوچے اور سامنے والے دونوں کو ککس (kicks) ماریں کہ وہ تینوں ہی بوکھلا گئے۔

"تم لوگ اس کا خون روکو۔" وہ ساتھ بیٹھے لڑکوں سے بولا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

اس نے اپنی پینٹ کی بیلٹ نکالی اور ساتھ بیٹھے شخص کی گردن میں ڈال دی۔ سامنے والوں کو پھر اپنے سخت بوٹوں کی نوک پر رکھا۔ اس نے ان کی گردنوں کو پیچھے دیوار سے لگا دیا۔ ساتھ بیٹھا ہوا شخص شاید مر گیا تھا یا بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس نے اسے چھوڑ کر دروازے کی طرف پھینکا جو لڑکھڑاتا ہوا باہر گر گیا۔

سامنے والے دونوں گنز نہیں اٹھا پا رہے تھے لیکن ایک نے ہمت کر کے اپنی جیب سے چاقو نکالا اور میجر شام کی پسلی میں گھسا دیا۔ وہ درد سے پیچھے ہوا تو انھیں کچھ ڈھارس ملی۔ وہ دونوں لڑکے فوراً ان دونوں سپاہیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اب اس چھوٹی سی گاڑی میں وہ بیس

www.novelsclubb.com

سال کے لڑکے ان دونوں سے گھتم گھتا تھے۔شام نے گہرا سانس لیتے ہوئے اس زخمی لڑکے کو دیکھا جو نیلا پر رہا تھا۔وہ فوراً اس کی طرف لپکا۔

"ہمت کرو میرے جوان!..." وہ اس تک گیا اور اس کا سر اونچا کی۔

"بیٹا آنکھیں کھولو۔" شام نے اس بچے کے گردے سے خون بہتے دیکھا۔وہ سارا خون میں ڈوب چکا تھا۔اس نے اپنی شرٹ اتاری اور اس کے زخم پر کس کے باندھی۔اس کی نبض چیک کی جو بہت مدہم چل رہی تھی۔

"یااللہ!اس بچے پر رحم کر۔" وہ اس کا سر اپنی گود میں رکھے بڑبڑایا۔اس کی ساری شرٹ بھی خون آلود ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کو سہارا دیے بیٹھا ہوا تھا کہ وہ لڑکا ایک دم سے جھٹکا کھا کر آگے ہوا اور پھر اس کا سر ایک طرف لڑھک گیا اور اسی لمحے گاڑی بھی رک گئی۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ۔۔۔ وہ مر گیا تھا۔

ایک کشمیری بچہ اس کی آنکھوں کے سامنے، اس کی گود میں زندگی کی بازی ہار گیا تھا۔ وہ بے یقین تھا۔ شام نے اسے پکارا۔ اسے بلایا، اس کا وجود ہلایا لیکن وہ نہیں ہلا۔

میجر شام نے اس کے دل کے مقام پر اپنا بایاں کان رکھا تو وہ بند تھا۔ وہ ایک دم دل گرفتہ ہو گیا اور اس لڑکے کی پیشانی کو کئی مرتبہ روتے ہوئے چومتا رہا۔

www.novelsclubb.com

آگے والے سپاہیوں نے جو پیچھے کی حالت دیکھی تو ان تینوں پر فوراً گن تان لیں۔ ان تینوں کو مارتے ہوئے باہر نکالا گیا۔ باقی کے دو لڑکے بھی اب نڈھال سے تھے۔ وہ کوئی ٹارچر سیل جیسی جگہ نہیں تھی بلکہ خاردار تاروں کے اندر ایک بڑی سی جیل تھی جہاں نا جانے

کتنے کشمیری کتنے دنوں سے بند تھے۔ان تینوں کو بھی ایک گراؤنڈ میں لایا گیا اور خوب مارا گیا۔وہ اپنا رونا ضبط کرتے ہوئے ان دونوں لڑکوں کو بچاتا رہا۔جب تک ان تینوں کو پیٹا جاتا رہا پورے جیل میں عامر عزیز کی نظم گونجتی رہی جو پتہ نہیں کتنے کشمیری مل کر پڑھ رہے تھے۔

سب یاد رکھا جائے گا، سب کچھ یاد رکھا جائے گا

تم رات لکھو گے، ہم چاند لکھیں گے

تم جیل میں ڈالو، ہم دیوار پھاند لکھیں گے

www.novelsclubb.com

تم ایف آئی آر لکھو، ہم تیار لکھیں گے

تم ہمیں قتل کرو، ہم بن کے بھوت لکھیں گے

تمہارے قتل کے سارے ثبوت لکھیں گے

تم عدالت سے بیٹھ کر چٹکلے لکھو

ہم سڑکوں، دیواروں پہ انصاف لکھیں گے

بہرے بھی سن لیں اتنی زور سے بولیں گے

اندھے بھی پڑھ لیں اتنا صاف لکھیں گے

تم زمین پہ ظلم لکھ دو، آسمان پہ انصاف لکھا جائے گا

سب یاد رکھا جائے گا، سب کچھ یاد رکھا جائے گا

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد ان تینوں کو ایک خالی سیل میں ڈال دیا گیا۔ وہ تینوں زخموں سے کراہتے اٹھے۔

"تم دونوں ٹھیک ہو؟" وہ ان سے ہمدردی سے پوچھ رہا تھا۔

"آپ یہاں بیٹھیں، ہم آپ کی پٹیاں کرتے ہیں۔" زخموں سے نڈھال وہ دونوں لڑکے اس تک آئے۔ دونوں نے اپنی شرٹس اتاریں اور انھیں پھاڑنے لگے۔ وہ ان کی ایثار مندی کو دیکھ کر جیسے شرمندہ سا ہو گیا تھا۔ اپنے دوست کو کھونے کا کوئی غم، خوف نہیں... وہ اتنے بہادر کیسے تھے؟

کشمیری عظیم ہیں، بے شک کشمیری عظیم ہیں!

اور دن میں میٹھی میٹھی باتیں کرنا سامنے سے

سب کچھ ٹھیک ہے، ہر زبان میں تتلانا

www.novelsclubb.com

رات ہوتے ہی حق مانگ رہے لوگوں پہ لاٹھیاں چلانا، گولیاں چلانا

ہم پہ حملہ کر کے، ہمیں کو حملہ آور بتانا

سب یادر کھا جائے گا، سب کچھ یادر کھا جائے گا

پورے جیل میں یہی آواز گونج رہی تھی۔

میجر شام نے انھیں دیکھا جنہیں اپنے زخموں کی پرواہ نہ تھی۔ وہ ایک سائیڈ پر دیوار سے

ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور اپنے منہ میں ہاتھ ڈالا۔

"نہیں آپ ایسا نہ کریں۔۔۔۔ ہمیں پتہ ہے آپ پاکستان سے آئے ہیں لیکن آپ ایسے

زہر کھا کر خود کو مت ماریں۔" اس کی بات پر شام درد سے مسکرایا۔

"جو مجاہد اللہ کی راہ میں لڑتا ہے، اللہ کے لوگوں کے لیے لڑتا ہے، وہ خود کشی کیوں کرے

گا؟" اس نے ایک دانت کو دبایا تو اس میں ایک روشنی ابھری جس کی لوکیشن ارسلان تک

چلی گئی تھی۔ وہ ٹریسر تھا جو اس نے ایک دانت نکلوا کر ڈالا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس لڑکے کا نام کیا تھا؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"میر!" اس کے کندھے پر اپنے طور پر ابتدائی طبّی مدد کرتے لڑکے نے بتایا۔

"اس کی فیملی؟"

"اس کا ایک بھائی شہید ہو گیا تھا اور ایک بہن ہے جو بائیس سال کی ہے، باقی کوئی نہیں ہے۔" شام نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔

اور میں اپنی ہڈیوں پہ لکھوں گا یہ ساری واردات

تم جو مانگتے ہو مجھ سے میرے ہونے کے کاغذات

www.novelsclubb.com

اپنی ہستی کا تم کو ثبوت ضرور دیا جائے گا

یہ جنگ تمہاری آخری سانس تک لڑی جائے گی

سب یادر کھا جائے گا، سب کچھ یادر کھا جائے گا

آدھا گھنٹہ ہی گزرا ہو گا کہ ارسلان اور گل خان چند مقامی لڑکوں کے ساتھ آئے اور اس جیل پر دھاوا بول دیا۔ جلد ہی وہ تین سو کشمیری اس جیل سے باہر تھے۔ شام کی حالت خراب تھی اس لیے ارسلان جلد ہی اسے واپس گل خان کی رہائش گاہ پر لے آیا۔

جب رات سری نگر پر اتری تو گل خان کے گھر کے باہر رونق اتر آئی۔ وہ دونوں بے اختیار اٹھ کر باہر آ گئے۔ کشمیری لڑکے خوشی سے اچھل رہے تھے، گا رہے تھے۔

"کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

"پاکستانی ہماری مدد کو آئے ہیں۔" وہ دونوں مسکرائے۔

"ارے بھائیو! تم لوگوں کو اس لئے واپس لائے ہیں کہ خود ہی لڑو! پاکستان اور بین الاقوامی عدالتوں کو نہ دیکھو۔ وہ لوگ مذاکرات سے مسئلے حل کرتے ہیں تم لوگوں کی طرح جانیں قربان کر کے نہیں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ رات وہیں گل خان کے گھر کے باہر گزاری گئی۔ آج کتنی شہادتیں ہوئیں وہ نہیں جانتے تھے لیکن پاکستانی مدد کو آئے ہیں اسی لیے وہ خوش تھے۔

وہ دونوں بہت اداس تھے، بہت زیادہ! لیکن کشمیری خوش تھے کہ پاکستانی آئے ہیں۔ پاکستانی مدد کو آئے ہیں، ان دونوں کو یہ سن کر کتنا عجیب لگ رہا تھا! شام تو میر کی موت کے صدمے میں تھا۔ ایک کشمیری نوجوان اس کی بانہوں میں شہادت پا گیا۔ شام بہت اداس تھا۔

www.novelsclubb.com

صبح پانچ بجے تک علی بھی آ گیا اور ان دونوں کا شکریہ ادا کیا اور انھیں واپس لائن آف کنڑول تک چھوڑنے خود آیا۔ یہ خبر چھوٹی نہیں تھی کہ پلوامہ اور سری نگر میں ایک ہی دن دو جیلوں سے کئی کشمیری بھاگ نکلے ہیں۔ اسی لئے انھیں جلد ہی واپس بارڈر کراس کرنا تھا۔ ان لوگوں نے اس رات آٹھ نو بجے کے درمیان لائن آف کنڑول کراس کی اور آزاد کشمیر آ گئے۔ کشمیر کا بارڈر بہت آسان سا بارڈر تھا لیکن اتنا ہی گہرا۔

کتنا فرق تھا صرف ایک لائن کے آر پار!

اب اگلے چند دنوں کے لیے وہ دونوں منظر سے غائب رہنے والے تھے کیونکہ اب انڈین میڈیا جان لگانے والا تھا ان دونوں کی شناخت کے لیے اور اف کارس وہ دونوں تو کبھی پاک آرمی میں تھے ہی نہیں!

www.novelsclubb.com

ارسلان اسے ہسپتال لے آیا جو شدید تکلیف کو برداشت کئے ہوئے تھا۔ زیادہ تکلیف میر کی ہی تھی وہ جانتا تھا۔ شام بہت حساس تھا' بہت زیادہ! اب وہ کتنے ہی دن صرف میر کے بارے میں سوچنے والا تھا۔

وہ لوگ کار سے واپس آرہے تھے کہ ارسلان نے مائعزم کا قصہ چھیڑ دیا۔

"یہاں کے کشمیریوں کی دعاؤں سے مراد مائعزم تھی؟"

"ہاں!"

"میں نے سر سے بات کرلی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"کس بارے میں؟"

"تم مظفر آباد رہو گے کچھ عرصے کے لئے۔"

"کیوں؟"

"تمہارے کزنز کی شادی ہے۔"

"تو؟"

"ریسٹ بھی کر لینا۔"

"کیوں؟"

"تمہیں مائعزم کو قریب سے جاننا چاہیے۔"

"گاڑی روکو۔" وہ سب کچھ سمجھ گیا۔

"دیکھو شام! تم مجھے مارنے کی حالت میں نہیں ہو، اسی لئے جو کہہ رہا ہوں اس پر غور کرو۔"

"ارسل! مجھے کسی کام کے لیے فورس مت کیا کرو، مجھے جہاں رہنا ہوا رہ لوں گا اینڈ پلیز مائنڈ مائنڈ کو مت ڈسکس کیا کرو۔" وہ اس سے شاید منت کر رہا تھا۔

"تم شادی کر لو تب میں عزت سے اس کا نام لیا کروں گا ورنہ میں ایسے ہی اس کا ذکر کیا کروں گا اور تمہیں برا لگا کرے گا۔" وہ چپ ہو گیا تو ارسلان نے سٹر ویو کا والیم اونچا کر دیا۔

نہا موجئے خواب اچ آیا ماہی

میں ستی پئی نوں جگایا ماہی

www.novelsclubb.com

میں پوچھیا جو پھیرا کیویں پائے ای

خیال اج میرا کیویں آئی

او میں اکھی ملیاں تے اٹھی جھج کے

میں منہ بو چھڑ دے وچ کج کے

اشارے دے وچ بو جھایا ماہی

میں ستی پئی نوں جگایا ماہی

میں پوچھیا جو پھیرا کیویں پائے ای

خیال اج میرا کیویں آئی

او پہلے تاں رج رج کے لائے جھیڑے

جدائیاں والے میں قصے چھیڑے

تئ کیوں میکوں بھلایا ماہی

www.novelsclubb.com

میں ستی پئی نوں جگایا ماہی

اس نے سٹریو کا والیم بند کر دیا کیونکہ وہ اس وقت صرف میر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

ناجانے اس کی بہن کا خیال کون رکھتا؟اس نے آتے ہوئے گل خان سے ایک مدد مانگی تھی

کہ وہ میر کی بہن سے شادی کر لے شاید وہ شادی کر لے؟شاید وہ نہ کرے یا شاید اسے

شادی کرنے کا موقع ہی نہ ملے؟

کبھی کبھی کچھ لوگ اچانک سے آپ کی زندگی میں آتے ہیں اور پھر اچانک ہی چلے جاتے

ہیں کہ نہ آپ ان کو بھول پاتے ہو اور نہ بھولنا چاہتے ہو۔ایسا کیوں ہوتا ہے؟ایسا نہیں ہونا

www.novelsclubb.com

چاہیے۔

****

آپ کی تلخ نوائی کی ضرورت ہی نہیں

میں تو ہر وقت ہی مایوس کرم رہتا ہوں

سلطان غازی اور حلیمہ ،جنرل ریاض حسیب کے گھر ان کی انیکسی میں رہنے لگے تھے۔

انہیں اس بات کا یقین تھا کہ وہ ادھر محفوظ ہیں کیونکہ فی الوقت فوج ہی ان کی حفاظت کر سکتی تھی اور انہی دنوں الیکشن شروع ہو گئے تھے جس کی وجہ سے علی لغاری اور فیصل نے حلیمہ کے غائب ہونے کی طرف زیادہ توجہ نہ دی اور الیکشن کمپینز کی طرف متوجہ ہو گئے۔وہ پوری فیملی چونکہ الیکشنز میں مصروف تھی اس لئے غازی چاہتا تھا حلیمہ کو مظفر آباد بھیج دے تاکہ وہ اسے علی لغاری سے بچا سکے اور الیکشنز میں علی لغاری کی پارٹی ہی اقتدار میں آئی۔وقت آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

الیکشن کے بعد فیصل اور باسط کی بھی شادی ہو گئی تھی اور شاید وہ لوگ بھی اپنی زندگی میں مگن ہو گئے تھے۔

حلیمہ کو تو وہ ویسے بھی ڈھونڈ رہے تھے لیکن تب تک وہ مظفر آباد آ چکی تھی۔ان کے ہاں ایک بچے کی پیدائش ہوئی جس کا نام انھوں نے احتشام غازی رکھ لیا۔ حلیمہ کو گھر سے بھاگے ایک سال ہونے کو آیا تھا اس لیے اسے لگا کہ اس کے باپ بھائیوں نے اسے ڈھونڈنا ترک کر دیا ہے اور وہ آزادی سے زندگی گزار سکتی ہے۔غازی نیب آفیسر تھا جس کی وجہ سے اسے پاکستان میں ہی رہنا ہوتا تھا۔اپنے طور پر اس نے اپنی لوکیشن خفیہ رکھوا دی تھی۔وقت خاموشی سے اچھا گزرنے لگا۔غازی کے بعد حلیمہ کی ساری زندگی احتشام کے گرد گھومتی۔

غازی کی فیملی اتنی اچھی تھی کہ کبھی کسی نے اسے ماضی کے بارے میں سوال نہیں کیا جو سب وہ سوشل میڈیا پر کرتی تھی۔اپنی ساس سے وہ اچھی مسلمان ہونے کی تربیت لیتی تھی اور احتشام کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتی تھی۔

وقت گزرتا گیااور حلیمہ اپنے گھر والوں کو بھول گئی۔اب وہ بازار بھی چلی جاتی اور احتشام کو خود سکول چھوڑنے جاتی۔غازی کبھی کبھی آتا انھیں سرپرائز دیتا۔غرض وہ لوگ لغاری فیملی کو بھول کر اپنی زندگی میں مصروف تھے۔

"بابا!اپنے بھائی کا نام میں رکھوں گا۔" یہ پانچ سالہ احتشام تھا جو اپنے گھر میں ننھا فرشتہ دیکھ کر خوشی کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔

"بابا کی جان آپ ہی نام رکھنا لیکن پہلے بڑے بابا اور دادی سے تو پوچھ لو۔"سلطان غازی نے پیار سے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دادی میں اس کا نام انعام رکھ رہا ہوں،آپ کو مسئلہ تو نہیں ہے؟"اس کی دادی نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"دیکھا آپ کو بھی اچھا لگا نا؟ بڑے بابا آپ کو بھی پسند آیا؟" اس کے چہرے پر معصوم سی مسکراہٹ رقصاں تھی۔اس طرح احتشام نے انعام کا نام اپنی پسند کا رکھا۔حذیفہ اور ماہ جبین بھی انعام کی پیدائش پر خوش تھے لیکن مائعزم کے پیدا ہونے سے پہلے سلطان غازی کی فیملی پر جو قیامت ٹوٹی وہ مظفر آباد کے لوگ نہیں بھول سکتے تھے۔

فیصل لغاری اور علی لغاری نے ان کا پتہ کروالیا تھا۔ان دنوں غازی کی پوسٹنگ اسلام آباد میں ہی تھی اس لیے فیصل نے اپنے بندوں کے ذریعے غازی کو اغوا کروایا تھا۔

"تم اتنے گھٹیا کیسے ہو سکتے ہو فیصل؟ میں تمہاری بہن کا شوہر ہوں اور تم مجھے جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہو۔جانتے بھی ہو کہ میرے بعد وہ بیوہ ہو جائے گی۔"

"اسے بیوہ رہنے کے لیے میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔تم فکر مت کرو۔مجھے اپنی رسوائی کا بدلہ تو اس سے لینا ہی تھا سو اسے تمہارے پاس بھیج کر ہی بدلہ لے لوں گا۔تم درمیان میں

آئے غازی جو مجھ سے ایکسٹرا قتل بھی کرواؤ گے۔اپنے بیٹوں کے۔۔۔آخر تمہاری نسل کو بڑھنے سے روکنا بھی ہے تاکہ کوئی غازی بغاوت نہ کرے۔"

"کمینے میں تمہارا خون پی جاؤ نگا اگر تم نے میرے بچوں کو ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی۔"

غازی اپنے بچوں کا سن کر طیش سے چلایا تھا۔

"چلو ہم انہیں ہاتھ نہیں لگائیں گے' ہم انھیں گولیاں مار دیں گے یا اگر تم چاہو تو بم سے اڑا دیں گے۔آخر کو تمہاری خواہش کا بھی تو تھوڑا احترام کرنا چاہیے۔ہے کہ نہیں؟"فیصل نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"فیصل میرے بچوں کے بارے میں ایک لفظ بھی مزید مت کہنا...میں تمہیں تباہ کر دوں گا۔"

"بڑے والا سات سال کا ہوا ہے اور چھوٹا دو سال کا۔ایسا ہی ہے نا غازی؟"

"فیصل یہ مت بھولو کہ تمہارے بھی دو بچے ہیں۔ کہیں کسی کے ساتھ برا کرتے کرتے تم اپنے بچوں کی زندگیاں تباہ نہ کر لو۔" وہ اس سے رحم کی بھیک نہیں مانگ رہا تھا پر اسے یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ حلیمہ نے اتنا بڑا گناہ بھی نہیں کیا جس کے لیے وہ خود منصف بن گیا تھا۔

"غازی! حلیمہ کی وجہ سے مجھے جتنی رسوائی کا سامنا کرنا پڑا تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے اور اس سب کی وجہ تم ہو۔ اس کا انجام تو یہی ہونا تھا لیکن اب تم بھی اس نفرت کے حقدار ہو، بہت شوق تھا نا محبت کی شادی کا؟ لو یہ انجام ہے اس محبت کا۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے اور اپنی بہن حلیمہ سے! سنا تھا تمہیں امیروں کی کھال اتارنے کا شوق ہے لیکن اس قدر شوق ہے کہ تمہارے ہاتھ ہماری گردن تک آ گئے' اس کا اندازہ نہیں تھا۔" فیصل غصے سے کہہ رہا تھا اور غازی بس تنفر سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بتاؤ غازی! کیسی موت چاہتے ہو؟" فیصل نے شیطانی مسکراہٹ سے پوچھا۔

"فیصل! اتنا اونچا مت اڑو کہ منہ کے بل نیچے گرو۔ اللہ بہترین انصاف والا ہے۔"

"مجھے لگتا ہے اس وقت کتابی باتیں کرنے کے بجائے تم اپنی موت کو یاد کرو تو زیادہ بہتر ہے۔"

"اللہ حساب لے گا فیصل۔" غازی کو یقین ہو چکا تھا کہ وہ اب اسے نہیں بخشے گا سو اسے کسی طرح کے رحم کی بھیک نہیں مانگنی تھی۔

"میں اس حساب کے لیے تیار ہوں غازی!" وہ کہہ رہا تھا اور سلطان غازی کے دل سے اپنے بچوں کے لیے دعا نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس کو جلا کر مارنا اور اس کی ویڈیو بنا کر حلیمہ کو بھیج دینا۔ ذرا اس کو بھی پتا لگے کہ کس کو دھوکا دے کر نکلی تھی؟ اگلی باری تمہاری ہے حلیمہ۔" فیصل حکم دے کر چلا گیا اور غازی

کے رخسار آنسو سے بھیگتے چلے گئے۔ندامت تھی کہ وہ آٹھ سال بعد بھی اپنے خاندان کی

حفاظت نہ کر سکا تھا!

****

تمہیں بے وفا کہنے کی جرأت تو نہیں لیکن

اتنا ضرور کہنا ہے کہ وفائیں یوں نہیں ہوتیں

"اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے ہی طے نہ کر دی گئی ہوتی، اور (اس

کے نتیجے میں عذاب کی) ایک میعاد مقرر نہ ہوتی، تو لازمی طور پر عذاب (ان کو) چمٹ چکا

ہوتا۔ لہذا (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!) یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں، تم ان پر صبر کرو

اور سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے رہو

www.novelsclubb.com

اوررات کے اوقات میں بھی تسبیح کرو،اوردن کے کناروں میں بھی تاکہ تم خوش

ہو جاؤ۔"(سورۃطہ:130ء129)

"سوری ٹو سے اللہ جی لیکن مجھے نہیں لگتا کہ یہ آیت میری زندگی سے ریلیٹ کرتی ہے۔

جیسی میری زندگی ہے اور جیسا میرے ساتھ ہو رہا ہے یا میں کر رہا ہوں یہ سب آپ نے

طے کیا ہے، چلیں اگر میں مان بھی لیتا ہوں کہ یہ سب آپ نے طے کر رکھا ہے تو میں بھی

کتنا صبر کر رہا ہوں، میرے ساتھ بھی اب کچھ اچھا ہونا چاہیے، نہیں؟ اس وقت کے تو

کافروں سے آپ نے کہہ دیا کہ اگر میں نے ٹائم لمٹ مقرر نہ کی ہوتی تو تم لوگوں کو بتاتا بلکہ

یہ تو میرے لئے بھی آپ کہہ رہے ہیں مسٹر خان ایک مرتبہ تم اپنی ٹائم لمٹ آجانے دو

تمہارے سارے دکھ میں نکالوں گا۔۔۔تمہارے صبر کا پھل میں دوں گا۔" وہ افسردگی

سے ہنسا۔

"اگلی آیت میں بھی آپ کہہ رہے ہیں صبر کریں، ذکر کریں تو اللہ جی۔۔۔پیارے اللہ جی میں بتاتا چلوں کہ میں ذکر کے ساتھ ساتھ، میں دن رات نمازیں پڑھنے میں مشغول بھی رہتا ہوں تاکہ میری تنہائی کم ہو جائے لیکن اس سے بھی مجھے سکون نہیں مل رہا۔ میں تو آپ کی نافرمانی بھی نہیں کر سکتا۔ آہ میں کیا کروں اللہ جی میں پاگل ہو رہا ہوں۔ بالکل اکیلا ہوں، اگر کوئی فیملی ہے تو میں اس سے ملنا نہیں چاہتا بلکہ اکیلے رہنا چاہتا ہوں۔ نمازیں پڑھ کر خود کو کو مصروف بھی رکھتا ہوں۔ آپ سے رابطہ جوڑے رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہوں، دعا مانگنے کے لیے کچھ ہوتا ہی نہیں پھر میں کیا کروں؟ کیا اس وفا کو دعاؤں میں مانگوں جس سے محبت کرتا ہوں لیکن نہیں کرتا۔۔نہ اسے کبھی اپنے ساتھ رکھوں گا۔۔۔وہ میرے کمرے میں ہے۔ اوہ اب اسے واپس کیسے بھیجوں؟"

وہ سخت قسم کا بیزار تھا اپنی زندگی سے، اسے دنیا میں اور دنیا کے لوگوں میں سرے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بس چند لوگوں سے بدلہ لینا اس کی زندگی کا مقصد تھا۔

وہ لڑکی پاگل تھی جو اس کی محبت میں چلی آئی لیکن اس میں ہمت ہی نہیں تھیں بغیر کسی رشتے کے اس کو ہاتھ لگاتا۔ وہ اتنا بے غیرت نہیں ہو سکا کیونکہ اسے آخرت سے ڈر لگ گیا کہ اسے شرمندہ ہونا پڑے گا اللہ کے سامنے، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے۔

وہ وفا کو نیند کی گولیاں دے کر سلا چکا تھا اور اسے کمرے میں ہی چھوڑ کر نماز ادا کر کے اپنے خدا سے شکوہ کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اسے شروع سے ہی اپنی فیملی سے نفرت تھی۔ وہ جان چکا تھا کہ اس کا تعلق کس فیملی سے ہے لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ ان سے نہیں ملنا چاہتا تھا۔ وہ صرف یہی سوچتا تھا کہ ایسی فیملی کا کیا فائدہ جن کے ہوتے ہوئے بھی اسے یتیم خانے میں پلنا پڑا۔ وہ تو اس کی

قسمت اچھی تھی پندرہ سال کی عمر میں وہاں سے بھاگ گیا تھا حالانکہ وہ بالغ ہو چکا تھا اپنی مرضی سے جہاں جانا چاہتا تھا وہاں چلا جاتا لیکن وہ بھاگ کر گیا پھر غیر قانونی طریقے سے کئی دنوں کا سفر کر کے وہ اٹلی چلا گیا۔ وہاں کام کرنے کے ساتھ ساتھ اسکالرشپ پر پڑھنا شروع کیا اور فیک ڈاکومنٹس بنوانے میں اس کے ایک دوست نے اس کا ساتھ دیا۔

جلد ہی وہ اپنی یونیورسٹی کا برائیٹ اسٹوڈنٹ بن گیا جو وہ نہیں چاہتا تھا کیونکہ اسے اندھیروں میں رہنے کی عادت تھی، اسے لائم لائٹ بننا اچھا نہیں لگتا تھا۔ قسمت سے اس کی دوستی بھی اچھے اسٹوڈنٹ سے ہو گئی لیکن وہ صرف اپنی دنیا میں ہی مگن رہتا۔ پڑھائی میں باقی اسٹوڈنٹس کی بھی بہت مدد کرتا تھا کیونکہ اس کا مین سبجیکٹ نہ ہوتے ہوئے بھی وہ کسی کے نوٹس ایک مرتبہ پڑھتا تو اسے سمجھ آجاتی۔

وہ اپنی زندگی جی نہیں رہا تھا صرف گزار رہا تھا۔اس کی الگ تھلگ زندگی کی وجہ سے وفا کو اس پر ترس آیا تو اس نے شاہزیب سے دوستی کر لی لیکن جب اسے وفا کی فیملی کا بیک گراؤنڈ پتہ چلا تو اس نے اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد بنا دیا اس کے خاندان کی بھی تباہی! سو اس نے وفا فیصل لغاری کو خود ہی اپنے قریب آنے دیا جو اس سے محبت کرنے لگی۔

اب آہستہ آہستہ اس کی زندگی سے بیزاریت ختم ہونے لگی۔کسی کی موت کا بدلہ لینے کا اس سے اچھا موقع اور کیا ہو گا؟

وہ شوٹنگ ماسٹر تھا گو کہ اس نے کوئی ٹریننگ نہیں لی تھی البتہ اس کے دوست نے اسے گنز چلانا سکھایا تھا۔اٹلی میں اس کے صرف دو سے تین دوست تھے اور سب سے بہترین دوست افراسیاب تھا۔باقی سب سے بھی اچھی علیک سلیک تھی۔اگر شاہزیب کو کوئی بھی

www.novelsclubb.com

غیر قانونی کام کروانا ہوتا تو وہ پہلے دوسرے پر احسان کرتا اور پھر اپنے احسان کا بدلہ لیتا۔

ایسے والے دوست تو اس کے بہت تھے۔

پاکستان وہ صرف دو بار افرسیاب کے گھر ہی گیا تھا اور اسے وہاں ایک مکمل فیملی والا ماحول ملتا تھا۔ وہ لوگ بہت اچھے تھے۔ افرسیاب کی بہن کے قتل کے بعد وہ اپنا زیادہ تر ٹائم اسی کے ساتھ گزارتا تھا کیونکہ وہ ایک دم بجھ سا گیا تھا اور زندگی میں پہلی مرتبہ اس میں احساس کا جذبہ پیدا ہوا تھا جس سے وہ قطعاً نابلد تھا۔ دل ٹوٹنا کیسا ہوتا ہے؟ مائعزم کے انکار کے بعد پتہ چلا جب افرسیاب کو ٹوٹے ہوئے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک پیپر اور پینسل نکالا اور بیٹھ کر ان پر الفاظ گھسیٹنے لگا۔

"سو فائنلی آج ہماری جھوٹی محبت کے ڈرامے کا فائنل شو ہے وفارخ! مجھے تم سے کوئی عشق نہیں تھا۔ جب میں نے اقرار کیا تھا تو میں کسی سے بدلہ لینے کے لئے تمہارے قریب

آیا تھا۔ وہ کوئی تمہارا بھائی شاہ ویز لغاری ہے جس نے میری بہن کو قتل کروایا۔ تم شاید یہ سب پڑھ کر مجھ سے نفرت کرو کہ میں تمہیں استعمال کر کے اپنی بہن کا بدلہ تمہارے بھائی سے لینا چاہتا تھا کہ تمھارے بھائی کو بھی معلوم ہو جائے کسی کی بہن کو قتل کرتے ہیں تو اس کے بھائیوں پر کیا گزرتی ہے؟

میں محبت ڈیزرو بھی نہیں کرتا۔ تم اتنی نفرت کرنا کہ میں تمہاری بددعاؤں سے ہی مر جاؤں۔ افرسیاب میرا دوست ہے، تم جانتی ہو۔ اس کی بہن کا قتل تمہارے بھائی کے کہنے پر ہوا تھا لیکن میں تمہارے بھائی جتنا نہیں گر سکا وفا لغاری! مجھے میرے اندر کے اچھے انسان نے ہرا دیا ورنہ تم آج واپس اپنے پیروں پر واپس نہ جا پاتی۔

یہ سب میں تمہارے سامنے نہیں کہہ سکتا وفا!

میں نے تمہارا دل دکھایا اس کے لیے معافی چاہتا ہوں، تمہاری مرضی معاف کرو یا نہ کرو اور جتنی جلدی ہو سکے مجھ سے اتنی دور ہو جاؤ کہ میں چاہ کر بھی تم تک نہ پہنچ سکوں۔ تم ایک غلط خاندان میں پیدا ہونے والی اچھی لڑکی ہو لیکن کیا ہو سکتا ہے، تمہیں کسی بھی امیر زادے سے شادی کی مبارک بھی ایڈوانس میں دینا چاہتا ہوں، قبول کرو۔ میں جا رہا ہوں یہاں سے ہمیشہ کے لئے لیکن یاد رکھنا تمہارے باپ اور بھائی کو میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ قبر تک ان کا پیچھا کروں گا! اور ایک مزے دار انکشاف کرتا چلوں تمہارے دادا کو بھی ہاسپٹل میں غلط انجکشن میں نے لگایا تھا۔ جس کی وجہ سے آج وہ نہ زندوں میں ہیں اور نہ مردوں میں اور انھیں ایسے دیکھ کر میری روح تک سرشار ہو جاتی ہے۔ ان کا خیال رکھنا۔ میں نے ان کا ضمیر جگا دیا تھا کہ انھوں نے میری ماں کے ساتھ غلط کروایا تھا۔

میں تسلیم کرتا ہوں وفا کہ تم اچھی لڑکی ہو، محبت کے قابل ہو لیکن تمہارا خاندان اور اس کے مرد انتہا درجے کے گرے ہوئے لوگ ہیں۔ جن کو ختم کر کے اس زمین کا بوجھ کم کیا جا سکتا ہے۔" اس کے ہاتھ رک گئے اور کیا وہ مزید لکھے؟

"یہ تھی میری سچائی اور ہاں میں نے تمہیں دھوکا دیا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، ایسا کچھ نہیں ہے اور خود سوچو تم جیسی لڑکی سے محبت، شادی؟ یہ سب کون کرتا ہے وفا؟ کم از کم میں تو نہیں کر سکتا۔ تم اپنے نام کی طرح وفا صرف دوستی تک نبھا سکتی ہو اور جتنی جلدی ہو سکے سب کچھ چھوڑ کر کہیں چلی جاؤ کیونکہ میں تمہاری دوستی کی دل سے قدر کرتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ازخان!"

وہ اپنا نام نہیں لکھ سکتا تھا۔

اس نے اپنا سامان سمیٹا اور آخری نظر وفا کو دیکھ کر باہر آ گیا۔

"آہ لڑکی! تم کیوں آئی میری زندگی میں؟" وہ کرب سے بولا۔

اسے یقین تھا کہ وہ صبح تک نیند کی گولیوں کے زیر اثر رہنے والی ہے اس لیے فون نکال کر اس کے بھائی کو میسج کیا۔

"تمہاری بہن کی زندگی اتنی ہی تھی مسٹر! غائبانہ نماز جنازہ کی تیاری کر لو' لاش کو دیکھنے کی شاید تم ہمت نہ کر سکو کیونکہ وفا کی حالت میں نے ہدیٰ سے زیادہ بری کر دی ہے اور یہ صرف ہدیٰ کی موت کا بدلہ ہے۔" سینڈ کر کے وہ فلیٹ باہر سے لاک کر کے گاڑی میں بیٹھ گیا کیونکہ اسے اسلام آباد بھی جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

یہ لفظوں کی شرارت ہے ذرا سنبھل کر رہنا تم

محبت لفظ ہے لیکن یہ اکثر ہو بھی جاتی ہے

"پلیز احمد بھائی کچھ کریں میرا دل گھبرا رہا ہے، غازی کل شام سے میرا فون نہیں اٹھا رہے۔" وہ روتے ہوئے احمد سے کہہ رہی تھی۔ وہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر احمد کے گھر آئی ہوئی تھی۔ شام کو اپنی ماں کی یہ حالت دیکھ کر رونا آرہا تھا۔ ابھی وہ یہ سب سمجھنے کے قابل تو نہیں تھا لیکن اسے اتنا سمجھ آچکا تھا کہ اس کے ماں باپ کا کوئی دشمن ہے جو انہیں مارنا چاہتا ہے۔

حلیمہ ابھی احتشام اور انعام کو سلا کر کمرے سے باہر نکلی تھی جب احمد اس کے پاس آیا۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں سب موجود تھے، اس کی ساس، جیٹھانی اور اس کی نند۔

"احمد بھائی! غازی کا کچھ پتہ چلا؟" وہ بہت پریشان تھی کیونکہ صبح سے اس کے دل میں غلط وسوسے آرہے تھے۔

"حلیمہ !۔۔۔غازی۔۔۔"احمد ایک لمحے کے لیے رک گیا کہ کیسے کہے۔

"کیا غازی؟"اس نے استفسار کیا۔

"غازی اس دنیا میں نہیں رہا۔"احمد نے ٹوٹے دل سے کہہ ہی دیا۔

"یہ کیا بول رہے ہیں آپ احمد بھائی؟ پلیز یہ مذاق کا وقت نہیں ہے، مجھے بتائیں غازی کہاں ہے؟ آپ اسے ڈھونڈ کر لائیں پلیز۔۔۔میرا دل کہہ رہا ہے وہ کسی مصیبت میں ہے۔"وہ دل برداشتہ سی بولی۔اس نے پہلے محسوس نہیں کیا تھا کہ لاؤنج میں موجود خواتین رو رہی ہیں لیکن اب انھیں روتا دیکھ کر اسے کسی انہونی کے ہونے کا احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب غازی اور حلیمہ کی محبت کو جانتے تھے۔

"حلیمہ ! میں سچ کہہ رہا ہوں۔"احمد نے روتے ہوئے کہا کہ اب وہ بھی اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کر پایا۔

"نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں احمد بھائی! میں نے ہمیشہ ان کے لئے اللہ سے دعا کی ہے، وہ مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ ہم نے اکٹھے ہی مرنا تھا۔ اماں دیکھیں احمد بھائی کیا کہہ رہے ہیں؟ غازی مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے، بولیں نا آپ!" وہ اپنی ساس کو جھنجھوڑ کر پوچھ رہی تھی جو اپنے آنسو دوپٹے میں دبا رہی تھیں۔ جوان بیٹے کی موت کا غم ماں سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے؟

"حلیمہ میری بچی صبر کرو، اللہ ان ظالموں سے ضرور بدلہ لے گا جس نے میرے بچے کو اذیت دی۔" وہ اسے خود سے لگائے روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔ وہ ایک جھٹکے سے ان سے دور ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کونسے ظالم؟ کس نے اذیت دی غازی کو؟ بولیں۔۔۔" وہ ہراساں نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"بولیں اماں کس نے اذیت دی غازی کو؟ احمد بھائی کیا ہوا ہے غازی کے ساتھ؟ مجھے بتائیں پلیز میں مر جاؤں گی۔"

"غازی کو تمہارے بھائی نے قتل کروا دیا ہے۔" احمد نے بہت تکلیف سے یہ لفظ ادا کئے تھے۔ وہ عجیب سے انداز میں ہنسی۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں نا؟"

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔"

"نہیں۔۔۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ مجھ سے میری زندگی نہیں چھین سکتے۔۔۔ میں ان سے خود بات کرتی ہوں۔ میں ان کی بہن ہوں، وہ اتنے ظالم نہیں ہو سکتے۔۔۔" وہ لڑکھڑاتی آواز سے بولتے ہوئے اپنے فون تک گئی۔ اس نے کل سے اب تک غازی کے

www.novelsclubb.com

نمبر کے علاوہ کسی نمبر پر کال نہیں کی تھی اس لیے ابھی بھی غازی کی چیٹ کھلی ہوئی تھی

جہاں ایک ویڈیو آئی ہوئی تھی۔اس نے فوراً ویڈیو چلالی۔

"بول تجھے حلیمہ سے نفرت ہے۔" کوئی غازی کے چہرے پر پانی گرا رہا تھا اور اسے بولنے

پر مجبور کر رہا تھا۔پانی گرنے کے ساتھ غازی کی ایک چیخ بلند ہوئی تھی مطلب کے پانی

بہت گرم تھا۔

"نہیں بولوں گا تم جو مرضی کر لو۔۔۔" وہ سخت اور اٹل انداز میں بولا۔

"غازی۔۔۔" حلیمہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو چیخنے سے روکا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بولے گا؟ کمینے موت سامنے کھڑی ہے لیکن تیری اکڑ نہیں جا رہی۔۔۔اب دیکھتا

ہوں کیسے نہیں بولتا۔" اس نے غازی کے چہرے پر پے در پے مکے رسید کئے جس سے

غازی کے چہرہ خون آلود ہو گیا اور وہ تکلیف سے چلایا لیکن لب سختی سے بھینچ لئے۔ حلیمہ دیکھ سکتی تھی کہ غازی کے منہ سے ماس اتر رہا ہے اور اسے تکلیف کا بھی اندازہ تھا۔

"پلیز غازی بول دیں آپ کو مجھ سے نفرت ہے۔۔۔"اس کے آنسو بے اختیار بہتے چلے گئے۔

"میں حلیمہ سے محبت کرتا ہوں اور آخری سانس تک محبت کرتا رہوں گا۔ تم لوگ میرا یا اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مجھے اللہ پر یقین ہے وہ میرے مرنے کے بعد بھی میرے بیوی بچوں کی حفاظت کرے گا کیونکہ ہماری زندگی موت کا فیصلہ وہ کرتا ہے۔ ہاں تم لوگ بہت جلد اپنے انتقام کو پہنچو گے۔"

www.novelsclubb.com

"چچ۔۔۔چچ۔۔۔چچ۔۔۔رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔" یہ فیصل کی آواز تھی جو حلیمہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔

"یااللہ غازی کو بچالیں۔۔۔"اس نے روتے ہوئے دعا کی جیسے وہ سمجھ رہی تھی کہ یہ سب کچھ اس کی نظروں کے سامنے ہو رہا ہے۔

"فیصل تم بہت گھٹیا ہو۔"

"میری بہن کا بھی یہی خیال ہے۔"غازی کو اپنی سانسیں اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

"مجھے آخری مرتبہ حلیمہ سے بات کرنے دو۔"غازی کی کمزور سے آواز آئی تھی۔وہ اس کی منت نہیں کر رہا تھا لیکن وہ حلیمہ سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"فوراً سے پہلے اس کی سانسیں بند کر دو۔"فیصل کی آخری بات حلیمہ کو کوڑے کی طرح لگی۔وہ کیسے اس شدید نفرت کو بھول گئی جو وہ دونوں ایک دوسرے سے کرتے تھے؟

www.novelsclubb.com

"نہیں فیصل بھائی، پلیز غازی کے ساتھ ایسا نہ کریں۔" وہ سختی سے فون پکڑے اس کی منت کر رہی تھی۔

"حلیمہ میری بچی۔۔۔" اس کی ساس اس تک آئیں۔ باقی سب میں سے کوئی بھی اس وقت اسے سنبھالنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ وہ لوگ غازی پر تیل ڈال رہے تھے اور حلیمہ کو لگا کہ وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گی۔ حلیمہ موبائل پکڑے زمین پر گر گئی۔

"نہیں پلیز۔۔۔ غازی کے ساتھ ایسا نہ کرو۔۔۔ پلیز وہ مر جائے گا۔۔۔ یا اللہ اسے بچا لیں۔ پلیز میرے غازی کو بچا لیں۔۔۔" اس کا دل پھٹنے جیسا ہو گیا۔ اب وہ اس پر آگ لگا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پلیز۔۔۔۔غازی۔۔۔غازی۔۔۔"اس کی چیخ دل دہلا دینے والی تھی۔وہ لوگ اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ زمین پر گر گئی۔اب حلیمہ کے علاوہ ہر کسی کی آوازیں آ رہی تھیں۔

وہ لوگ فوراً اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔زینیش (حلیمہ کی نند) بچوں کے پاس رک گئی تھی کیونکہ چاروں بچے اس وقت سو رہے تھے۔

حلیمہ ابھی انعام اور شام کو کمرے میں سلا کر دروازہ بند کر کے باہر نکلی تھی کہ دروازہ بند ہونے کی آواز سے احتشام کی آنکھ کھل گئی یا کسی خوف کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی۔وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔باہر سے ہلکی ہلکی باتوں کی آواز آ رہی تھی۔اسے لگا جیسے اس کے بابا واپس آ گئے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دروازہ کھول کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے یقین تھا ابھی دروازہ پورا کھل جائے گا اور بابا آ کر کہیں گے۔

"غازی ون ابھی تک جاگ رہا ہے۔" لیکن حلیمہ کی آواز سے باہر دیکھنے پر مجبور ہوا اور اوپر سے حلیمہ کے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر پوری ویڈیو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔ ایک پل میں اس بچے کی آنکھوں سے اس کے سارے خواب چھین لیے گئے تھے۔ وہ اپنی ماں کو دلاسہ دینے نیچے نہیں گیا تھا اور نہ جا سکا تھا۔

جب اس کی ماں گر کر بے ہوش ہو گئی تھی تب وہ بھی زمین پر گیا تھا لیکن وہ بے ہوش نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ بالکل ساکن تھا۔ زندگی نے صرف سات سال کی عمر میں اس کی دنیا خالی کر دی تھی۔ وہ یتیم ہو گیا تھا۔ آخر اس کے باپ نے ایسا کیا قصور کیا تھا کہ اسے اتنی دردناک موت دی گئی تھی؟ ایمرجنسی میں جب اس کی ماں کو ہسپتال لے جایا گیا تو وہ

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا نیچے آیا اور وہ ویڈیو دوبارہ دیکھنا شروع کی۔ جب تک زینش اندر واپس آئی وہ دوسری مرتبہ ویڈیو دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے سے وہ اندازہ نہیں لگا پائی کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے پر شام نے اپنے دل و دماغ میں بٹھا لیا تھا کہ اس نے اپنے باپ کے قاتلوں کو بھی ایسے ہی تڑپا تڑپا کر مارنا ہے۔

"شام! میری جان یہ مجھے واپس دے دو۔" زینش نے روتے ہوئے اس سے التجا کی۔

"بوبو (پھپھو) مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔" اس نے اتنی سرد مہری سے کہا کہ زینش دہل کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بوبو کی جان بابا تھوڑی دیر تک آجائیں گے، تم یہ مجھے دو۔" زینش نے فون لینا چاہا جس میں وہ جلاد اس بچے کے باپ کو آگ لگا رہے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ احتشام اتنا چھوٹا نہیں

رہا تھا کہ ویڈیو دیکھ کر بھی نہ سمجھ سکے کہ اس کے بابا اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ وہ اسے خود سے لگا کر روتے ہوئے پیار کرتی رہی۔

"ماما کے پاس لے چلیں۔" اس سے الگ ہو کر وہ دروازے کی طرف جا رہا تھا اور موبائل پر ویڈیو پھر سے لگالی اور چلتے چلتے اسے دیکھ رہا تھا۔

اپنے بھتیجے کو یوں دیکھ کر زینش کے دل سے اپنے بھائی کے قاتلوں کے لیے بددعا نکلی تھی۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ احتشام کو لے کر ہسپتال آگئی اور ملازمہ کو خاص طور پر بچوں کا خیال رکھنے کی تاکید کی تھی۔

www.novelsclubb.com

غازی کو ہاسپیٹل دیکھ کر وہ سب حیران ہوئے تھے۔ احمد نے اسے کتنی ہی دیر خود سے لگائے رکھا اور روتے ہوئے اسے چومتا رہا لیکن غازی پھر بھی نہ رویا۔ آنسو کیوں بہائے جاتے ہیں؟ کیا اس سے تکلیف کم ہوتی ہے؟ احتشام غازی کے ساتھ تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔

وہ نہیں رویا۔اسے رونا آتا ہی نہیں تھا۔اسے تو ہر غم کو بہادری سے فیس کرنا سکھایا گیا تھا۔

وہ کیسے روتا؟

"مجھے ماما کو دیکھنا ہے۔" وہ ان سے جدا ہو کر بولا۔

احتشام کو ماسک پہنا کر ڈاکٹرز حلیمہ کے پاس لے گئے۔اپنی ماں کو اتنی زیادہ تاروں میں دیکھ کر اسے شاک لگا۔وہ جو باپ کی موت پر نہیں رویا تھا ماں کی اس حالت نے اسے رونے پر مجبور کر دیا تھا۔حلیمہ کے قریب آ کر اس نے اپنا ماسک اتارا اور ماں کے چہرے کو جگہ جگہ سے چوما۔حلیمہ کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور یہ بات وہ باہر سن چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماما پلیز بی سٹرانگ ! بابا چلے گئے ہیں آپ تو ہمارے ساتھ ایسا نہ کریں۔پلیز ماما گیٹ اپ ! ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔یونو میں نے آپ کی اور بابا کی وہ بات سنی تھی کہ آپ اکھٹے اس دنیا سے جائیں گے لیکن پلیز ماں میرے اور غازی ٹو کے ساتھ ایسا نہ کریں۔ہم

بھی مر جائیں گے۔آئی سویئر میں خود کو مار دوں گا پھر انعام اکیلا کیا کرے گا اس دنیا میں؟

وہ بھی مر جائے گا اور پھر ہم اپنی فیملی کو جنت میں مکمل کریں گے۔ہمیں وہاں کوئی تنگ

نہیں کرے گا۔۔۔آپ سن رہی ہیں نا' میں آپ کو ایسے نہیں جانے دوں گا۔اٹھ جائیں

پلیز ماں۔۔۔"ڈاکٹر اس بچے کی باتیں سن کر رہے تھے اور انہیں اس پر بہت ترس آرہا

تھا۔کیا یہ دنیا اتنی ظالم ہے؟نہیں ہماری سوچ سے بھی زیادہ!

****

یہ خیال سارے ہیں عارضی، یہ گلاب سارے ہیں کاغذی

www.novelsclubb.com

گل آرزو کی جو باس تھے، وہی لوگ ہم سے بچھڑ گئے

حلیمہ ابھی تک نہیں جاگی تھی۔

"ماما پلیز آنکھیں کھول لیں۔آپ کا غازی ون ناراض ہو جائے گا۔۔۔ماما میں بابا کو واپس لے آؤں گا آپ تو اٹھے نا! میں انعام کو بھی یہاں لے آؤں گا۔آپ تو ویسے بھی اس کے رونے سے جاگ جاتی ہیں۔ماما پلیز ایسے آنکھیں بند نہ رکھیں، کچھ تو بولیں پلیز۔۔۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ڈاکٹرز اسے باہر جانے کے لیے کہہ رہے تھے لیکن وہ سن ہی نہیں رہا تھا پھر احمد کو مجبوراً اندر آکر احتشام کو باہر لے جانا پڑا جو اب بری طرح رو رہا تھا۔

"بڑے بابا! انعام کو لے آئیں پلیز۔۔۔" وہ روتے ہوئے احمد سے بولا۔وہ انعام کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا بلکہ اس کی حفاظت کرنا چاہتا تھا۔سب اس کی حالت سمجھ سکتے تھے۔ اس لیے بشریٰ اور زینش دوبارہ گھر چلی گئیں اور انعام کو لے آئیں لیکن انعام کو لانے کے باوجود حلیمہ ہوش میں نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹرز نے بتایا کہ اگلے 24 گھنٹے میں اسے ہوش نہ آیا تو پیشنٹ کوما میں بھی جا سکتا ہے۔

غازی اتنا سمجھتا تھا کہ "کوما از جسٹ لائک آ ڈیتھ ان وچ پرسن کانٹ اسپیک۔" پھر یہ ہوا کہ انعام کے مسلسل رونے اور مسلسل دعاؤں سے وہ جاگ گئی لیکن اس کی آنکھوں میں ویرانی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سب کو پہچاننے سے انکار کر رہی ہو۔ وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ ہر جذبہ ختم ہو چکا تھا کیونکہ حلیمہ کا سب کچھ تو سلطان غازی کے ساتھ تھا۔ اگلی رات وہ قدرے بہتر تھی اس لئے گھر جانا چاہتی تھی۔ احتشام بھی اب بالکل خاموش ہو چکا تھا، بس ماں کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے رکھا تھا جیسے یقین دلا رہا ہو وہ ان دونوں کی حفاظت کرے گا۔ انعام حلیمہ کی گود میں ہی تھا۔ وہ دو سال کا بچہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا باپ مر گیا ہے۔

احمد کو ابھی اسلام آباد غازی کی باڈی لینے جانا تھا کیونکہ فیصل نے اسے آفر دی تھی کہ وہ اپنے بھائی کو دفنانا چاہتا ہے تو اس کی جلی سڑی ہوئی لاش لے جائے۔اب وہ آگے کا لائحہ عمل طے کر رہا تھا کہ اب اسے غازی کی موت کا بدلہ کیسے لینا ہے اور احتشام نے ساتھ جانے کی ضد کی، وہ اب اس بچے کو انکار نہیں کر سکتے تھے اس لیے باقی سب کو ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیج کر خود شام کو لے کر اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے۔

ابھی وہ لوگ گھر سے کافی دور تھے کہ ان کی گاڑی کو چار موٹر سائیکل سواروں نے روکا اور باہر نکلنے کا کہا۔وہ سب ڈر گئیں اور ایسے میں صرف ایک ڈرائیور ہی تھا جو ان سے بات کر کے مسئلہ حل کرنا چاہتا تھا لیکن جب حلیمہ گاڑی سے نکل گئی تو انہوں نے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور انعام جو کہ بشریٰ کے پاس تھا اسے چھین کر واپس ہو لیے۔ حلیمہ تو جیسے پہلے ہی یہ چاہتی تھی اور آٹھ گولیاں لگنے سے وہ موقع پر ہی دم توڑ چکی تھی۔

گولیوں کی آواز سے وہاں کے مکین اپنے اپنے گھروں سے باہر نکلے اور مدد کرنی چاہی اور حلیمہ کو بروقت ہسپتال پہنچایا لیکن وہ اب مزید زندہ نہیں تھی۔

احمد کو فون کر کے بتایا گیا تو ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور انھوں نے فوراً واپسی کے راستے پر گاڑی دوڑائی۔انھوں نے پیچھے کوئی سیکیورٹی کا انتظام کیوں نہ کیا؟ وہ خود کو ملامت کر رہے تھے۔۔۔اور ایک نظر فرنٹ سیٹ پر بیٹھے شام کو دیکھا جو کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سپاٹ نظروں سے سامنے دیکھ رہا تھا۔ان کا اندر تکلیف سے بڑھ گیا۔اب کی مرتبہ اسے نہیں معلوم تھا کہ حلیمہ نے غازی سے کیا وعدہ وفا کیا۔احمد کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ حلیمہ کا بھائی اس حد تک بھی گر سکتا ہے کہ اپنی بہن کو قتل کروا دے اور وہ بھی آٹھ سال بعد۔۔۔ایسے بھائیوں پر لعنت! وہ سوچ چکا تھا فیصل کو زندہ نہیں چھوڑے گا لیکن

بھول گیا تھا ایک اور انسان ہے جس نے قسم اٹھالی تھی کہ اپنے ماموں کو اپنے ہاتھوں قتل کرے گا۔

گھر پہنچے تو کہرام برپا تھا۔اسے کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا ہوا ہے؟لیکن اس نے حذیفہ کو بھی جاگتے پایا تو اسی کے پاس آ گیا۔

"کیوں رو رہے ہو؟ باپ میرا مرا ہے۔"اس نے نہایت سفاکی سے کہا۔

"شام چاچی بھی ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں۔"حذیفہ نے شام کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔وہ نا سمجھی سے حذیفہ کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کون سی چاچی؟"حذیفہ اور ماہ جبین اس کے والدین کو چھوٹے بابا اور چھوٹی ماما کہتے تھے بالکل اسی طرح وہ ان کے والدین کو بڑے ابو اور بڑی امی کہتا تھا۔

"چھوٹی ماما کا مڈر ہو گیا ہے۔" حذیفہ نے بتایا۔

"بکواس مت کرو حذیفے۔۔۔ میں تیرا منہ توڑ دوں گا۔" وہ یہ سب سننا تو دور سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"غازی میرا بچہ۔۔۔" اس کی دادی اس تک آئیں۔

"دادی۔۔۔ یہ حذیفہ کو دیکھیں کیا کہہ رہا ہے؟ ابھی تو ماما ہاسپٹل سے واپس آئیں ہیں۔"

"شام! وہ چلی گئی ہے۔ اس نے اپنے شوہر سے کیا وعدہ پورا کیا ہے۔۔۔ ساتھ میں میرا انعام بھی چلا گیا۔" وہ اسے اپنے سینے سے لگائے روتے ہوئے بتا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"انعام! میرا بھائی وہ کہاں ہے؟" وہ ان سے جدا ہو کر ہذیانی کیفیت میں بولا۔

"اسے وہ لے گئے ہیں۔" اس کی دادی نے بتایا۔

"کون لے گئے ہیں انعام کو؟" وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔وہ اپنے بھائی کا خیال بھی نہ رکھ سکا۔

"میں سب کو مار دوں گا۔۔۔ماما کہاں ہیں آپ؟"

وہ فوراً باہر کی طرف بھاگا جہاں کوئی ایمبولنس آئی تھی۔ان کے گھر میں رش بڑھتا ہی جا رہا تھا۔اس کی پھوپھو اور تائی بار بار اسے اندر کی طرف بھیجتیں لیکن وہ قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ اپنی ماں کو خون میں لت پت دیکھا جہاں وہ پر سکون سی آنکھیں بند کئے سو رہی تھی۔ایک پل کے لئے اسے واقعی لگا کہ وہ صرف سو رہی ہے لیکن وہ صرف سو نہیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماما کیا ہوا؟آنکھیں کھولیں پلیز۔۔۔آپ کا غازی ون آپ کو بلا رہا ہے۔" وہ روتے ہوئے بولا۔

یہ زیادہ تکلیف دہ تھا کہ اس کی ماں مر گئی ہے۔اس کی جنت مر گئی ہے۔وہ کہاں اپنی جنت تلاش کرے گا؟

"غازی وہ مر چکی ہیں پلیز انھیں مزید تکلیف مت دو۔"زینش نے اسے پیار سے روتے ہوئے بتایا لیکن وہ صرف غازی کہہ رہی تھی۔

پر وہ غازی ون تھا! کہاں گیا غازی؟ غازی کی محبت؟ غازی ٹو؟ کہاں گئے یہ سب کے سب؟

"نہیں کوئی نہیں مرا۔۔۔آپ سب بکواس کر رہے ہیں۔میرے ماں باپ اور بھائی سب زندہ ہیں۔۔۔سنا آپ سب نے؟ سب زندہ ہیں۔۔۔اللہ پاک سب کو ایسے نہیں بلاتا اپنے پاس۔۔۔سب کا نمبر ہوتا ہے۔۔۔ایک ساتھ سب نہیں مر جایا کرتے۔۔۔"وہ اپنی پھوپھو کی بانہوں میں بے قابو ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئی ول کل مائی سیلف ٹو! (میں خود کو بھی مار دوں گا۔)" وہ ماں کے پاس سے اٹھ کر اندر کی طرف بھاگا۔

"غازی بیٹا میری بات سنو۔۔۔" زینش روتے ہوئے اس کے پیچھے گئیں۔

"مجھے بھی اپنی فیملی کے پاس جنت میں جانا ہے۔۔۔ماما بابا اور انعام کے پاس۔۔۔آپ بوبو!۔۔۔مجھے کوئی نہیں روکے گا۔میں سب کو مار دوں گا، میں خود کو بھی۔۔۔" بولتے بولتے وہ بہت زور کا نیچے گرا تھا۔وہ سات سال کا تھا جب سب ختم ہو گیا تھا۔۔۔

آخری چہرہ اس کے سامنے اپنی ماں کا ہی آیا تھا جہاں پر ویرانی سی ویرانی تھی۔اس کی ماں مر گئی تھی! آہ اس کی ماں نہیں رہی تھی۔وہ کیا کرتا کہ ان سب کو واپس لے آتا؟ کیا وہ کچھ کر سکتا تھا؟

www.novelsclubb.com

****

دکھ ہی ایسا تھا کہ محسن ہوا گم صم ورنہ

غم چھپا کر اسے ہنستے ہوئے اکثر دیکھا

"شام اپنے بھائی کا خیال رکھنا۔ گومی آپرا مس تم اچھے بچے بنو گے۔ بالکل اپنے بابا کی طرح بہادر۔۔۔ ہمیں فخر ہونا چاہیے کہ یہ سلطان غازی کا بہادر بیٹا احتشام غازی ہے۔ پھر اپنے بھائی کو بھی بہادر بنانا بالکل اپنے جیسا۔ مجھ سے اور اپنے بابا سے جڑے ہر رشتے کی عزت کرنا۔ عورتوں کی عزت کرنا، تمہیں پتہ ہے نا ایک عورت کتنی طاقتور ہوتی ہے؟ اور تم کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے۔۔۔ جب تمہاری شادی ہو جائے گی تو تمہیں کبھی کبھی اپنی بیوی پر غصہ آجایا کرے گا لیکن تم اسے پیار سے سمجھاؤ گے اور اسے در گزر کرو گے۔ اگر کبھی ایسی صورتحال آگئی کہ تم کسی عورت کو معاف نہ کر سکو تو میرے بارے

www.novelsclubb.com

میں سوچنا کہ تمہاری ماں بھی ایک عورت ہے۔اگر تم نے کبھی کسی عورت پر ہاتھ اٹھایا تو سمجھنا تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔تم نے اپنی ماں پر ہاتھ اٹھایا ہے۔

مجھ سے وعدہ کرو لائف میں کبھی بھی مایوس نہیں ہو گے۔حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں تم نے صرف اللہ پاک سے مدد مانگنی ہے۔تم نے سخت جان بننا ہے بلکل اپنے بابا کی طرح۔۔۔غازی ون ہر زمین کا سروائیول ہونا چاہیے۔۔۔میری جان اپنے بھائی کا بہت سارا خیال رکھنا اور ماما بابا کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہنا۔ہم بھی تم لوگوں کے لیے ہمیشہ دعا کریں گے اور تم لوگوں کو خوش دیکھنا چاہیں گے۔" حلیمہ پیار سے احتشام کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی کیونکہ وہ اسے بہت چھوٹی عمر سے بہت سی باتیں بتانے لگی تھی۔یہاں تک کہ وہ اسے بتا چکی تھی کہ وہ گھر سے بھاگی بھی تھی۔

احتشام کا دل کبھی حلیمہ کی طرف سے میلا نہیں ہوا تھا کیونکہ بہت چھوٹی عمر سے اس کے

دل میں محبت کا پودا لگایا گیا تھا۔ وہ اپنی ماں سے بہت محبت کرتا تھا اور یہ حلیمہ کی موت تھی جس نے اسے توڑ دیا تھا۔ وہ اپنی ماں کا راز دار تھا، وہ اپنی ماں سے عقیدت رکھتا تھا لیکن سب غلط ہو گیا تھا۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ آپ لوگ ہمیں چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں؟" شام نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں میری جان ایسا کبھی نہیں ہو گا اور اگر ایسا ہو گیا تو اسے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مان لینا اور پھر بھی ہم سے ناراض مت ہونا کیونکہ ہم سب نے یہ دنیا چھوڑنی ہے، ہمیں جنت میں ملنا ہے اور ہم کتنے خوش قسمت ہونگے اگر تم لوگ ہماری مغفرت کی دعا کیا کرو گے۔ ہمیں تم لوگوں کی دعاؤں کی ضرورت ہوا کرے گی۔ تم دعا کرو گے نا ہمارے لئے؟"

www.novelsclubb.com

"اف کارس ماما! آپ دونوں ہی تو میرے لئے سب کچھ ہیں اور غازی ٹو بھی۔" وہ مسکرایا۔

"ہم سے ناراض بھی نہیں ہو گے؟"

"نو ماما! میں آپ لوگوں سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔! You are best parents in the world (آپ دنیا میں سب سے بہترین والدین ہیں۔)" وہ پیار سے اپنی ماں کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا لیکن کہیں اندر ڈر بھی بیٹھ گیا تھا کہ وہ اس کے والدین نے اسے چھوڑ دیا تو وہ کیسے زندہ رہے گا؟

www.novelsclubb.com

"دیکھو تو لٹل غازی ہماری باتیں سن کر کس طرح مسکرا رہا ہے۔" حلیمہ نے آسودہ سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے دوسرے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کے نین نقش بالکل اس کے باپ جیسے تھے۔

My brother is best brother in the world!"(میرا بھائی دنیا

کا بہترین بھائی ہے۔)"

"ہر کوئی بیسٹ ہے تو تم کیا ہو میری جان؟" حلیمہ نے پیار سے پوچھا۔

I'm blessed person who have everything !"

best(میں وہ مقدس انسان ہوں جس کے پاس سب کچھ بہترین ہے۔)"وہ پیار سے جتا

کر بولا تو حلیمہ کھلکھلائی۔

And praise be to Allah who bless you with !"

www.novelsclubb.com

best(اور اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو بہترین نعمتوں سے نوازا۔)"اس نے پیار سے

احتشام کو کہا۔

"ماما ایسے ہی ہنستی رہا کریں!" اس نے اٹھ کر حلیمہ کے دونوں گال چومے۔ حلیمہ ہنستی چلی گئی یہاں تک کہ وہ احتشام کو دیکھتے ہوئے رونے لگی اور اسے خود سے لگا لیا۔

"شام، ماما لو زیو!"

Don't cry Mama. Allah will fix everything."

(روئیں مت ماما۔ اللہ سب ٹھیک کر دیں گے۔)" اس نے ماں کے آنسو صاف کئے۔

"انشاءاللہ!" حلیمہ نے مسکرا کر کہا۔

ایک جھٹکے سے شام کی آنکھ کھلی تھی اور وہ اپنے کمرے میں ہی تھا لیکن وہاں نہ اس کی ماں تھی اور نہ ہی اس کا بیسٹ برادر۔ یہ اس کی حلیمہ کے ساتھ آخری گفتگو تھی جو وہ سونے سے پہلے کر چکا تھا لیکن اس وقت وہ سب کہاں ہیں؟ وہ اٹھا اور باہر کی طرف بھاگا۔

www.novelsclubb.com

"ہر حالت میں ان سے بچے کا پوچھو، نہیں بتاتے تو جان لے لو یا ان کے بیوی بچوں کی دھمکیاں دو لیکن اگلے دو گھنٹوں میں مجھے انعام کا پتہ بتاؤ۔ میں انھیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" بڑے بابا کی آواز آئی تو وہ ان تک آیا۔

"بابا کدھر ہیں؟" سلیمان احمد فون بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"غازی تم جاگ گئے؟ اللہ کا شکر ہے۔" وہ اس کے پاس آ کر پیار سے بولے۔ اس نے خالی نظروں سے انھیں دیکھا۔

"انعام۔۔۔ بابا۔۔۔ ماما۔۔۔ کدھر ہیں سب؟" اپنے سوال کا جواب نہ پا کر وہ گھر کے ایک ایک کونے کو دیکھنے لگا جیسے ابھی کہیں سے اس کے بابا آ جائیں گے اور انعام انہیں دیکھ کر رونا شروع کر دے گا، حلیمہ اور غازی لڑ پڑیں گے کہ انعام کو میں چپ کرواؤں گا کیونکہ انعام روتا ہی نہیں تھا جب روتا تھا تو صرف غازی کو دیکھ کر!

www.novelsclubb.com

"غازی میرا بچہ !ادھر میرے پاس آؤ۔" وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولے۔وہ چند لمحے سب کچھ دیکھتا رہا، کچھ سوچتا رہا۔

"مجھے قبرستان جانا ہے۔" سلیمان احمد اس بچے کی بات سن کر دنگ رہ گئے اور اسے لے جانے کی حامی بھر لی۔

"غازی کچھ کھالو!" احمد نے کہا جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔وہ واحد غازی رہ گیا تھا۔۔۔ہاں وہ غازی ہی رہ گیا تھا!

وہ اب بالکل خاموش ہو چکا تھا۔آج حلیمہ اور غازی کو مرے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا لیکن احتشام غازی کو چپ ہی لگ گئی تھی اور وہ اس قدر دکھی تھا کہ خودکشی کر کے جنت میں اپنی فیملی کے پاس جانا چاہتا تھا بالکل حلیمہ کی طرح جب وہ خودکشی سے فرار چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

باب15

یوں ہی بے سبب نہ پھرا کرو، کوئی شام گھر میں رکا کرو

وہ غزل کی سچی کتاب ہے، اسے چپکے چپکے پڑھا کرو

"مائعزم بیٹا جاؤ غازی کو جگا آؤ، سب کے ساتھ آ کر ناشتہ کر لے۔" بشریٰ نے مائعزم سے کہا اور اس نے لاتعلقی سے ایسے دیکھا جیسے کسی غازی کو نہ جانتی ہو۔

"اب تو مائعزم کی جوتی بھی اس کمرے میں نہیں جائے گی۔" وہ تلخی سے سوچ کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"امی سونے دیں، جب ناشتہ کرنا ہوا نیچے آ جائیں گے۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔ آج خلافِ معمول وہ بالکل خاموش تھی۔

"میں نے سوچا آج اتوار ہے تو سب اکٹھے ناشتہ کر لیں گے۔" مائعزم نے کوئی جواب نہیں دیا اور اس بات کو اس کے والدین نے محسوس کیا۔

"کیا بات ہے مائعزم، طبیعت ٹھیک ہے؟ بالکل خاموش سی بیٹھی ہوئی ہو۔"

"جی ابو! میں بالکل ٹھیک ہوں۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

حذیفہ اور منہا وغیرہ کے عمرے پر جانے کے بعد سے وہ بہت خاموش سی تھی اور سب نے یہی سمجھا تھا کہ یہ خاموشی انہی کے جانے کی وجہ سے ہے، در حقیقت یہ ساری خاموشی غازی کے تھپڑ کی وجہ سے تھی جو اس نے اسی رات مارا تھا جب اس کی حقیقت

www.novelsclubb.com

مائعزم کو پتہ چلی لیکن ابھی تک مائعزم نے کسی سے کچھ نہ کہا۔

"یونیورسٹی میں دل لگ جاتا ہے میری بیٹی کا؟"انہوں نے پیار سے پوچھا۔انہیں کچھ غلط لگ رہا تھا۔چند دن پہلے تک وہ پھر بات کر لیتی تھی لیکن صبح اسے غازی کے واپس آنے کی خبر کیا ملی؟ وہ ہنسی تک نہیں! کہیں انھوں نے غلط تو نہیں کر دیا؟

"جی ابو اب تو عادت ہو گئی ہے۔"اس نے جواب دیا۔

"اگر پڑھائی کا بوجھ ہے تو بے شک چھوڑ دینا۔تمہارے پاس ڈگری پہلے ہی موجود ہے۔" انہیں لگا کہ پڑھائی کی وجہ سے وہ ٹینشن میں ہے۔

"سر دار اب میں نارمل ہوں،آپ فکر نہیں کریں،میں پڑھنا چاہتی ہوں اور پڑھ لوں گی۔"اس نے ناشتہ چھوڑ دیا۔

"پھر کیا میں اپنی بیٹی کا ایسا سنجیدہ چہرہ دیکھا کروں گا؟"انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔میری نیند پوری نہیں ہوئی رات کو شاید اس لئے اور میں بھائی بھابھی کو بھی مس کر رہی ہوں۔ورنہ مائعزم اور سنجیدہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"وہ زبردستی ہنس کر کہہ رہی تھی۔اصل مسئلہ اسے غازی کے واپس آنے سے ہوا تھا۔وہ کیوں واپس آیا تھا؟کیا اسے نہیں معلوم کہ اب مائعزم اس سے نفرت کرتی ہے؟

"وہ جلد آجائیں گے'ان لوگوں کے لئے دعا کرنا۔"انہوں نے پیار سے کہا۔

اتنے میں رضیہ نے اسے آواز لگائی کہ اس کے لیے کال ہے۔

"کس کی؟"اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ چپکو باجی کی!کہہ رہی سن مائعزم باجی نال گل کرنی اے۔"وہ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

رضیہ اور سیمی نے امبر کا نام چپکو باجی رکھ دیا تھا کیونکہ ایک مرتبہ غازی نے ان کے سامنے بھی اسے چپکو کہ دیا تھا۔

وہ جانتی تھی امبر نے اس سے کیا بات کرنی تھی اور یہی وجہ تھی وہ اس کا نمبر بلاک کر چکی تھی۔اب وہ گھر کے فون پر کال کر رہی تھی جس کی ایک ایکسٹینشن ابو کے کمرے میں تھی سو وہ وہیں چلی آئی۔کم از کم وہ وہاں آرام سے اس کے طعنے سن سکتی تھی۔اس نے فون کان سے لگایا۔

"السلام علیکم امبر آپی! کیسی ہیں آپ؟" وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سوال تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے لیکن تمہارے تو نکاح کے بعد ہم سے مزاج ہی نہیں مل رہے۔" امبر نے صاف گوئی سے کہا۔

"میں سمجھی نہیں پلیز آپ صاف صاف الفاظ میں بتائیں کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔"اس نے بھی صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

"تمہیں پتہ تھا کہ میں غازی میں انٹرسٹڈ ہوں تو تم نے سوچا کہیں وہ تمہارے ہاتھ سے نکل نا جائے، فوراً اس سے نکاح کر لیا۔ بہت تیز نکلی تم تو مائعزم۔" یہ نکاح کے بعد سے تیسری کزن کی کال تھی صرف یہ بتانے کے لئے کہ وہ تیز اور شاطر ہے۔اس نے غازی کو پھنسایا ہے وغیرہ وغیرہ۔

"بالکل میں نے یہی سوچ کر ان سے نکاح کیا تھا۔آپ نے یہی کہنا تھا یا کچھ اور؟"اس نے سرد مہری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

غازی جاگ چکا تھا اور اس نے مائعزم سے معافی مانگنے کا سوچا تھا لیکن پورے گھر میں تلاش کرنے کے بعد اس نے رضیہ سے پوچھا اور تایا جان کے کمرے میں آ گیا اور دیکھا کہ مائعزم فون پر کسی سے بات کر رہی ہے۔ وہ اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرتا رہا۔

"تم ایک ناگن ہو جو مردوں کو اپنی طرف لبھاتی ہو۔"

مائعزم کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

"ٹھیک میں ناگن ہو گئی اور کچھ ؟" غازی اتنے سخت انداز پر سیدھا ہوا۔

"مائعزم ! ایک بات سن لو، مجھے غازی سے محبت ہو گئی ہے اور تمہیں اس کو میرے لیے

www.novelsclubb.com

چھوڑنا ہو گا۔"

"اوکے! میں غازی کو چھوڑ دوں گی اور کچھ؟"اس نے سرد مہری سے کہا تو غازی کی پوری آنکھیں وا ہوئیں اور دوسری جانب امبر بھی لاجواب ہو گئی۔

"تمہیں غازی سے محبت نہیں ہے؟"امبر نے حیرت سے پوچھا۔

"آپ سے مطلب؟آپ کو غازی چاہیے نا امبر آپی! میں چلی جاؤں گی ان کی زندگی سے' آپ انھیں سنبھال لینا۔"غازی سیدھا ہوا کہ اس کی برداشت یہیں تک تھی۔وہ ایسے کیسے کسی کو بھی آفر کر سکتی تھی؟کیا وہ ابھی تک حقیقت سے ناآشنا تھی؟آہ مائعزم آہ!

مائعزم کو خود سمجھ نہیں آیا کہ وہ ایسا کیوں بول رہی ہے حالانکہ اسے حلیمہ غازی سے کوئی مسئلہ نہیں تھا اور وہ اس کے ہونے کے باوجود اس رشتے کو توڑنا نہیں چاہتی تھی۔

"مائعزم تم بہت اچھی ہو۔۔۔"ابھی امبر کہہ ہی رہی تھی کہ مائعزم کے ہاتھ سے کسی نے بہت زور کا ریسیور چھینا تھا۔

"امبر بی بی! میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔ میری معصوم بیوی پر آئندہ کوئی الزام لگایا یا اسے ورغلانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ میں شادی شدہ ہوں، بہتر ہے یہ محبت کے ڈرامے کسی اور کے ساتھ جا کر لگاؤ اور آئندہ مائعزم کو فون کرنے کی جرأت مت کرنا۔" مائعزم کو غور سے دیکھتے ہوئے وہ ایک ایک لفظ چبا کر ادا کر رہا تھا اور اس کی سوئی تو شادی شدہ پر ہی اٹک گئی تھی۔

"ہاں شادی شدہ اور وہ بھی دو مرتبہ!" وہ یہی کہنے لگی لیکن اسے وہ تھپڑ یاد آیا اور غصے سے اٹھ کر جانے لگی تو غازی نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ریسیور رکھ لیا اور مائعزم کی طرف متوجہ ہوا۔

"مجھے معاف کر دو مائعزم اس دن کے لیے! مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا، تم چاہو تو بدلے میں مجھے بھی دو تھپڑ لگا سکتی ہو۔"

"معاف کیاہاتھ چھوڑیں۔"اس نے سرد مہری سے کہا۔وہ اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اور غازی اس کے رویے پر حیران ہوا۔

"مائعزم میں واقعی اپنی حرکت پر شرمندہ ہوں پلیز آئی ایم سوری۔"

"آپ مجھے طلاق دیں گے یا میں خلع کا کیس دائر کروں؟"وہ بڑے ہی پر سکون انداز میں بولی۔

"مائعزم۔۔۔"وہ گنگ رہ گیا۔

"دیکھو میں اس وقت غصے میں تھا۔مجھے پتہ ہے مجھے ایسے تم پر اپنا غصہ نہیں اتارنا چاہیے تھا پر پلیز ایسے طلاق کا لفظ بار بار مت بولا کرو۔تمہارے لیے یہ کہنا آسان ہو گا لیکن میرے لیے سننا مشکل ہے۔"اس نے نرمی سے اپنی کلائی اس کے ہاتھ سے چھڑائی اور اس کے سامنے اعتماد سے کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"غازی مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میں آپ کی اصلیت سب کو بتادوں' ہم خاموشی سے الگ ہو جاتے ہیں اور یہ دونوں فریقین کی رضامندی سے ہو گا تو کوئی ہم پر انگلی نہیں اٹھائے گا۔ آپ کو جلد فیصلہ لینا چاہیے۔ آپ مجھے چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ ہمارے درمیان نکاح کے علاوہ کوئی جذباتی رشتہ نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے الگ ہونے کا غم برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لیے جانے سے پہلے مجھے چھوڑ کر جائیں اور اگر میری ایک ریکویسٹ مانیں گے تو میں ساری زندگی آپ کی قرض دار رہوں گی۔ دوبارہ واپس مت آیئے گا۔۔۔ نہ اس گھر میں اور نہ مائعزم کی زندگی میں۔" وہ دکھ سے مائعزم کو دیکھے گیا۔ وہ صرف ایک غلط فہمی کے پیچھے اتنا نازک رشتہ توڑ رہی تھی۔

"کیا تم نے میری ڈائری پڑھی تھی؟" اس نے چٹان سے سخت لہجے میں پوچھا تو مائعزم کی روح تک کانپ گئی اور اس کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا۔ سارا اعتماد بھی ہوا ہو گیا۔

"کیا جانتی ہو تم حلیمہ کے بارے میں' ہاں؟ وہ میری۔۔۔"

"مجھے صرف طلاق چاہیے غازی! مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے کہ آپ حلیمہ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔"

"تمہاری عقل ابھی تک ٹھکانے پر نہیں آئی مائعزم! اس بات پر تم مجھ سے مزید تھپڑ کھانے کی مستحق ہو۔ مائعزم سلیمان میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا جو مرضی کر لو! اور اگلی مرتبہ اس مطالبے کے ساتھ آئیں تو میں اس کے بعد کرنے والی حرکت پر معافی نہیں مانگوں گا، یاد رکھنا میں دوبارہ بھی تمہیں اس بات پر تھپڑ مار سکتا ہوں کیونکہ تم بچی نہیں ہو۔ اپنی unrealistic دنیا سے نکل کر تھوڑا حقیقت میں آؤ۔ اس دن کے لیے میں معذرت خواہ ہوں' تم مجھے معاف کر چکی ہو تو میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔" وہ اسے سنجیدگی سے باور کروا کر وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہائے اللہ! اگر واقعی مار دیتے تو؟" اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو اسے بے اختیار پچھلا تھپڑ یاد آیا تھا۔

"ہونہہ معافی مانگنے آئے تھے۔ معافی مانگنے کا طریقہ بھی نہیں آتا۔" وہ کہتے ہوئے اس کمرے سے نکل گئی۔

****

ہم تو سمجھے تھے کہ اک زخم ہے بھر جائے گا

کیا خبر تھی کہ رگِ جاں میں اتر جائے گا

www.novelsclubb.com

رات کو وہ اکیلی لاؤنج میں بیٹھی اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب اس کا فون بجا تو اس نے بغیر دیکھے کال اٹھالی۔

"حسین لوگوں کو سلام عرض ہے، قبول کیا جائے۔ کیسی ہو؟" آواز سن کر اس نے فون کو کان سے ہٹا کر گھورا۔

"مائعزم کی بچی نمبر دیکھ کر کال اٹھایا کرو۔" اس نے کوفت سے خود کو ڈپٹا۔

"کیوں فون کیا؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"تمہاری بہت یاد آرہی تھی۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بکواس بند کرو اور آئندہ مجھے فون مت کرنا۔"

"اگر میں فون کرتا رہوں تو کیا کرو گی؟ اپنے شوہر کو بتاؤ گی؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں بتاؤں گی اور وہ تمہارا حشر بگاڑ دے گا۔" اس نے احمد کو دھمکی دینے کی کوشش کی ورنہ وہ کیوں غازی کو بتاتی؟

"چلوایک ٹرائے کرو پھر دیکھتے ہیں کہ کس کی اصلیت کس کو پتہ لگتی ہے۔"

"کیا مطلب؟" وہ پریشان ہوئی۔

"مطلب یہ ہے محترمہ مائعزم صاحبہ! یہ جو آپ کا پاکی کا ڈرامہ ہے نا؟ میں کسی دن آپ کے شوہر کے سامنے کھول دوں گا۔" احمد نے کہا تو مائعزم کو لگا وہ اس کے اور میجر شام کے بارے میں سب جانتا ہے لیکن احمد صرف اسی ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟" زندگی کی واحد غلطی نامحرم سے تعلق رکھنے والی کی تھی اور وہی اس کے تعاقب میں تھی لیکن اس نے معافی مانگ لی تھی اور اپنے وعدے پر بھی قائم تھی۔ اللہ اسے ایسے رسوا ہر گز نہیں کر سکتا۔ اسے یقین کامل تھا۔

"آہاں! تم میری اور اپنی ایک ملاقات رکھو پھر سب بتاؤں گا کہ کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔" احمد نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا اور وہ بات سنو کرتی رہ گئی۔

اس نے خدیجہ کو فون کر کے احمد کی شکایت لگانے کا سوچا۔

"اف مائعزم بس کر دو خدیجہ کے سہارے چلنا۔" اس نے جھنجھلا کر خود سے کہا۔

"وفادار بیویاں آدھی رات کو غیر مردوں سے بات نہیں کرتیں، ہاں شوہر کو ٹائم دے سکتی ہیں۔ گڈ نائٹ سویٹ ہارٹ!" مائعزم کو جب بات سمجھ میں آئی تو اس کے کان تک سرخ ہو گئے۔

فوراً اٹھ کر پورے لاؤنج میں نظر دوڑائی کہ غازی اسے کہاں سے دیکھ یا سن رہا ہے۔ اسے تو ڈر ہی لگ گیا۔ اپنا سامان سمیٹا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی لیکن جب کمرے میں آئی تو

www.novelsclubb.com

غازی وہیں پر ڈیرہ جمائے بیٹھا تھا۔ وہ تو منع بھی نہیں کر سکتی تھی، شوہر تھا لیکن اسے اپنے کمرے سے نکال سکتی تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟اپنی بات پر قائم رہیں گے تو بہتر رہے گا۔نہ آپ میرے کمرے میں آئیں اور نہ میں آپ کے کمرے میں جاؤں گی۔"اپنا لیپ ٹاپ اور نوٹس اسٹڈی ٹیبل پر رکھ کر اس کی طرف مڑی تو وہ ہلکا سا مسکرا کر اٹھ گیا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہا تھا اور جب سے نکاح ہوا ہے تب سے اتنے لمبے مکالمے بولنا کہاں سے سیکھ آئی ہو؟"

"میری اطلاع کے مطابق میں نے آپ کو ملاقات کا کوئی وقت نہیں بتایا تھا کہ آپ کو میرا انتظار کرنا پڑے،آپ جا سکتے ہیں اس کمرے سے۔"وہ اسے دفع ہو جاؤ نہیں کہہ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں لگتا ہے ہمیں ملاقات کے لیے اب ایک دوسرے سے وقت لینا پڑے گا؟"اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"آپ یہ معصومیت کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بہت برے لگ رہے ہیں اسی لیے اگر کوئی کام ہے تو بتائیں ورنہ آپ جا سکتے ہیں۔" وہ اسٹڈی ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے ہاتھ باندھے کھڑی اس کے جانے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ دروازہ لاک کر سکے۔

"میں تم سے صرف اسی وقت بات کر سکتا ہوں جب مجھے کوئی کام ہو؟" وہ خفا ہوا۔ وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا چاہتا تھا شاید ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ اس نے سنگین غلطی کی تھی جس کا اسے اندازہ تھا۔

"میرا خیال ہے ایسا ہی ہونا چاہیے۔" اس نے صاف گوئی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم۔۔۔ میں نے سوری کہہ دیا تھا پھر کیوں اس طرح بات کر رہی ہو؟" وہ بالکل اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور وہ خواہ مخواہ کنفیوز ہو گئی تھی۔

"میں نے آپ سے معافی مانگنے کے لیے نہیں کہا تھا اور سوری کہنے سے سب ٹھیک نہیں ہو جایا کرتا غازی! اب آپ جائیں، مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ اسے تیسری مرتبہ جانے کا کہہ رہی تھی۔

"اگر میں ہمیشہ کے لیے چلا گیا تو کیا کرو گی مائعزم؟" اس نے شاک سے اسے دیکھا۔

"کیا آپ نے یہ رشتہ مجھے اذیت دینے کے لیے جوڑا ہے؟ کبھی جسمانی اور کبھی نفسیاتی۔۔۔ سمجھتے کیا ہیں خود کو؟" غازی کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ اس نے ایسا کب کہا؟

"میں کافی پینا چاہتا ہوں۔" غازی نے سرے سے موضوع ہی بدل دیا تھا۔ وہ اس وقت لڑائی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے حیرت سے پہلے غازی کو دیکھا اور پھر گھڑی کی طرف نظر دوڑائی، رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ یہ کوئی وقت تھا کافی پینے کا؟

"اس وقت ؟"اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں' وہ بھی دو کپ ابھی اور تمہارے ہاتھ کی۔"مائعزم نے ایک بے بس سی نظر اسٹڈی ٹیبل پر ڈالی جہاں نوٹس کے پیجز کھلے پڑے تھے اور بند لیپ ٹاپ پڑا اسے بلا رہا تھا۔غازی نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور بمشکل اپنی ہنسی روکی۔آہ یونیورسٹی لائف !

"نکاح نہ ہو گیا عذاب ہو گیا۔"وہ ناگواری سے پیر پٹختی باہر چلی گئی۔

غازی اسٹڈی ٹیبل تک آیا' اس کے نوٹس اور لیپ ٹاپ اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جہاں ارسلان موجود تھا اور غازی کا کوئی دوست گھر پر ہے مائعزم کو پتہ نہیں تھا۔کافی بھی اس وقت صرف بھٹی صاحب ہی پینا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے پورے پانچ منٹ میں کافی بنائی اور اپنے کمرے میں واپس آ گئی لیکن غازی اس کے کمرے میں نہیں تھا۔

"یا اللہ میں انہیں قتل کر دوں گی۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی باہر نکلی شاید اپنے کمرے میں چلا گیا ہو لیکن اس کے کمرے کے باہر مائعزم کے قدم رک گئے۔ وہ اس کمرے میں واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔

"کافی پینی ہوئی تو خود ہی آ جائیں گے۔" وہ واپس اپنے کمرے میں آ گئی اور کافی ٹیبل پر رکھی۔ اسٹڈی ٹیبل کی طرف گئی تو وہاں اس کا لیپ ٹاپ اور نوٹس وغیرہ کچھ بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اف اب یہ سب کہاں لے گئے؟" وہ پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اتنی محنت سے اس نے کام شروع کیا تھا اور ابھی اس کی اسائنمنٹ بمشکل فجر تک ختم ہونا تھی اور اس کے پاس ضائع کرنے کے لیے ایک منٹ بھی نہیں تھا۔

وہ اس کے کمرے میں چلی آئی لیکن حیران رہ گئی وہاں اس کا کوئی دوست بیٹھا ہوا تھا اور لیپ ٹاپ کھولے اسائنمنٹ ٹائپ کر رہا تھا۔ مائعزم کو سمجھ ہی نہ آیا کہ کیا کرے لیکن وہ غازی کے دوست کو غور سے دیکھنے لگی جیسے کہیں دیکھا ہو۔

"آپ۔۔۔" اسے کوئی نام، کوئی حوالہ یاد نہیں آیا۔ کیا وہ غازی کے سامنے کہہ دے کہ آپ وہی ہیں جس نے مجھے اغواء کیا تھا اور غازی چاہتا تھا وہ یہ بات کہے لیکن مائعزم نے نہیں کہا۔

"غازی میری اسائمنٹ؟" غازی نے اس کو دیکھا اور اسے باہر چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

تمہاری بات لمبی ہے، مثالیں ہیں دلیلیں ہیں

ہماری بات چھوٹی ہے، ہمیں تم سے محبت ہے

وہ باہر آکر کھڑی ہو گئی اور غازی اس کا ہاتھ تھامے کمرے میں لے آیا۔

"میری کافی؟" غازی نے پوچھا۔

"وہ ٹیبل پر۔" اس نے محض اتنا ہی کہا۔ غازی ٹیبل پر پڑے دونوں مگ اٹھا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تم چاہو تو ایک کپ لے سکتی ہو!" اس نے شاہانہ انداز میں آفر کی۔

"اپنے دوست کو پلا دیں، وہ مہمان ہے۔"

"ہاں میں اسے دے آیا۔"

www.novelsclubb.com

"غازی میرا لیپ ٹاپ واپس لے آئیں مجھے اسائنمنٹ لکھنی ہے۔"غازی سر ہلا کر باہر چلا گیا اور ایک منٹ بعد ہی واپس بھی آ گیا۔

"وہ شخص کون ہے جو آپ کے کمرے میں ہے؟"

"ایک تو میں تمہارا کام آسان کر رہا ہوں اور تم مجھ پر شک کر رہی ہو۔"

"آپ نے کیا کام آسان کیا ہے؟"وہ لئے دئے انداز میں بولی۔

"تمہارے ہاتھوں میں درد ہو رہا تھا تو میں نے سوچا یہ ٹائپنگ کا کام میں کسی اور سے کروا لوں' جیسا کہ اپنے ٹائپ رائٹر دوست سے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا واقعی؟"وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولی۔

"بالکل لیکن میں تمہیں اچھا لگ ہی نہیں سکتا اس دن کے تھپڑ کے بعد اور نہ تم مجھے دل سے معاف کر سکتی ہو۔"

"اوہ تو وہ بھی آپ کا ٹائپ رائٹر دوست ہے۔ کافی زیادہ فیلڈز میں کام کرتا ہے آپ کا دوست!" اس نے غازی کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

"ہاں وہ میرا دوست ہے۔" غازی اس کا طنز سمجھ گیا تھا لیکن وہ واضح الفاظ میں سننا چاہتا تھا۔

"آپ لوگوں میں مقابلہ بھی ہوتا ہو گا کہ کس کی ٹائپنگ سپیڈ تیز ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں ہم میں بہت سے مقابلے ہوتے ہیں۔"

"شکریہ آپ بہت کام کے بندے ہیں۔ ویسے بھی لیپ ٹاپ کیز پریس کر کر کے میرے ہاتھ دکھنے لگے تھے۔" وہ اب دل سے خوش ہوتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"میں یہ سننا چاہ رہا تھا کہ غازی آپ بہت اچھے ہیں۔" غازی نے مسکرا کر کہا۔

"خیر اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔"

"میں چند ماہ کے لیے اسلام آباد جا رہا ہوں، پھر کب ملاقات ہو گی کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن تم دل لگا کر پڑھائی کرنا۔" غازی اچانک سے اس کے ساتھ اچھا ہو گیا تھا اور اسے بچوں کی طرح ہدایات دے رہا تھا۔ وہ چونک سی گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" غازی کا اچھا رویّہ ہضم تو اس سے بھی نہیں ہو رہا تھا۔

"کیونکہ تمہیں ایک اچھا ٹیچر بننا ہے۔" غازی نے صرف آخری بات کا جواب دیا۔

"وہ تو ہے لیکن آپ کو کیا کام ہے؟" کافی پیتا غازی ایک لمحے کے لئے رکا۔ کیا مائعزم واقعی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی؟

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ مائعزم کی زندگی میں کبھی واپس مت آؤں۔" مائعزم کی مسکراہٹ سمٹی۔

"آپ کو مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا غازی' مجھے نفرت ہے ایسے مردوں سے' ڈر لگتا ہے' بہت کچھ یاد آجاتا ہے جو میں یاد نہیں کرنا چاہتی۔ مجھے حلیمہ سے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہوتا اگر آپ ایک مرتبہ مجھ پر ٹرسٹ کر کے خود سے بتا دیتے لیکن دوبارہ کسی بھی وجہ سے مجھ پر ہاتھ مت اٹھائے گا۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں۔" وہ سر جھکا کر افسردگی سے بولی۔

"آئی ایم سوری مائعزم!"

"اسلام آباد کیوں جا رہے ہیں؟"اس کا گلہ رندھ گیا تھا۔

"مجھے کچھ گڑے مردے اکھاڑنے ہیں۔"

"اس بات کا کیا مطلب؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"تم اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور مت ڈالو اور اپنا خیال رکھنا۔"وہ صوفے پر بیٹھے غازی کو دیکھتے ہوئے ویسے ہی اداس ہو گئی۔

"تم چاہو تو تمہاری اسائمنٹ کے لیے کسی کی ذمہ داری لگا سکتا ہوں۔"غازی نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے کے بعد کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی نہیں! میں خود کر سکتی ہوں۔"وہ کیوں غازی کا احسان لیتی؟

"میں حلیمہ غازی کے بارے میں تم سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔" مائعزم نے اسے غور سے دیکھا۔

"لیکن میں کچھ نہیں سننا چاہتی۔" اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کس طرح کا رد عمل ظاہر کرے۔

"تمہیں مجھ میں کبھی انٹرسٹ نہیں رہا مائعزم! تم نے شادی کے بعد بھی یہ تک جاننے کی کوشش نہیں کی کہ تمہارا شوہر کون ہے، کہاں رہتا تھا؟ اس کے والدین کب، کہاں، کیسے مر گئے۔ وہ اکیلا کیوں رہنے لگا۔ وہ اتنا سخت کیوں بن گیا۔۔۔ اٹس اوکے میں طنز نہیں کر رہا۔ تم بے شک میرے بارے میں مت جانو لیکن پلیز حلیمہ نام سے جیلس مت ہو! وہ میری ماں تھیں۔

www.novelsclubb.com

مجھے برا لگتا ہے جب کوئی نفرت سے میری ماں کا نام لیتا ہے اور اس رات تم نے جو کہا میں اپنا کنٹرول کھو بیٹھا تھا۔ وہ میری جنت تھیں مائعزم! میری جنت اور تم نا جانے کیا اول فول بوہ رہی تھیں۔ تم میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔ میں چاہتا ہوں تم میری ماں کے بارے میں جان لو، ان کی زندگی کی کہانی پڑھ لو۔ اپنے دن بھر کی مصروفیات میں سے وقت نکال کر وہ ڈائری پڑھ لینا یا کسی سے میرے پاسٹ کے بارے میں پوچھ لینا اور آئندہ میں تمہارے منہ سے اپنی فیملی کے بارے میں کچھ غلط نہیں سنوں گا۔

پلیز ایسی کسی بھی گفتگو سے گریز کرنا جو میرے والدین کے خلاف ہو، انھوں نے جو کیا جیسے کیا وہ سب میرے لیے قابل عزت ہے اور سب سے بڑی حقیقت یہی ہے کہ میرے والدین میرے لیے سب کچھ تھے، ہیں اور رہیں گے۔ آئندہ تم میری ماں کے لئے غلط لفظ مت ادا کرنا۔ میرا صرف ایک مرتبہ ہی نکاح ہوا ہے اور وہ تم سے۔" وہ بیڈ

سے نامحسوس انداز میں کھڑی ہو گئی جیسے کہیں سے چلو بھر پانی میں ڈوبنا چاہ رہی ہو۔وہ تو جیسے سکتے میں ہی چلی گئی تھی۔۔۔وہ کیا سمجھتی رہی تھی اور حقیقت کیا تھی۔

"یااللہ!"اسے شرمندگی الگ ہو رہی تھی۔وہ غازی سے نظریں تک نہیں ملا پا رہی تھی۔

غازی صوفے سے اٹھ کر اس تک آیا۔

"ریلکس مائعزم!تم واقعی کچھ نہیں جانتی تھی اس لیے تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اب میں جاؤں؟"اسے واپس بیڈ پر بٹھا کر پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جائیں!"اب اس کا دل کر رہا تھا وہ اس کے پاس رک جائے،سب کچھ خود بتا دے۔وہ اسے سننا چاہتی تھی۔وہ اچھا بولتا تھا!

"اف مائعزم،یہ کیا کر لیا تم نے؟"وہ شرمندہ سی کیفیت میں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

کہیں نہ کہیں اسے شبہ ہوتا کہ غازی ہی میجر شام ہے جب وہ اس سے نرمی سے بات کرتا لیکن دماغ ہمیشہ نفی ہی کرتا۔جب دل اور دماغ کے درمیان بات آئے تو ہمیشہ دل کی سننی چاہیے لیکن وہ دماغ کی سنتی تھی۔

"اور کچھ نہیں کہو گی؟"غازی نے پوچھا بلکہ اس کی خفت کم کرنا چاہی۔

"ہاں سوری۔"وہ اسے دیکھے بغیر بولی کیونکہ اب وہ نظریں ملانے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔اس سب میں مائعزم کی غلطی نہیں تھی۔اسے کبھی کسی کے بارے میں تجسس ہوا ہی نہیں تھا جو وہ اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر کسی انسان کے بارے میں زیادہ جانتی۔

www.novelsclubb.com

اسے صرف قرآنِ پاک کی آیتوں میں تجسس ہوتا تھا اس لیے غازی اس کے لیے بہت بعد میں آتا تھا۔

"تم نظریں کیوں چرا رہی ہو؟ میں نے صرف تمہاری غلط فہمی دور کی ہے، تمہیں گلٹی فیل کرنے کی ضرورت نہیں۔"

"غازی آپ مجھے معاف کر دیں۔ میں نے اس دن سے لے کر ابھی تک آپ کو بہت برا بھلا کہا۔ وہ تھپڑ جائز تھا۔" وہ اتنی شرمندہ تھی کہ رونے لگی۔

"مائعزم! تم رویا مت کرو، اتنے قیمتی آنسو تم اتنی آسانی سے کیسے بہا لیتی ہو؟" وہ اس کے آنسو صاف کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے تمہاری بات بری نہیں لگی تھی مائعزم! میں اس دن کسی وجہ سے پریشان تھا اور وقتی غصہ آ گیا۔۔۔ میں نے غصہ تم پر اتار دیا اور میں غصے میں غلط کر بیٹھا۔ انشااللہ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔" مائعزم کا دل کیا کہ ابھی اسے میجر شام کے بارے میں سب بتا دے، کل کو ویسے بھی اس کو خود ہی پتہ لگ جانا ہے شاید آج وہ اعتبار کر لے اور کل نہ کرے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔"اس کے منہ سے پھسلا اور وہ کھڑی ہو گئی۔

"جی ارشاد کریں۔"غازی نے کہا۔مائعزم واقعی معصوم تھی اور وہ جانتا تھا کہ وہ کیا بتانا چاہ رہی ہے۔

"میں نے شادی سے پہلے آپ کو انکار کیا تھا کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں پھر بھی ہمارا نکاح ہو گیا۔آپ نے کبھی پوچھا نہیں کہ میں کسے پسند کرتی تھی؟آپ اس بات پر مجھ سے خفا ہیں کیا؟لیکن دیکھیں میں سچ بتا رہی ہوں آپ کو میری طرف سے اپنا دل صاف کر لینا چاہیے۔"اس کی بات پر غازی نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔اسے سمجھ آ چکا تھا کہ مائعزم کی زندگی میں کہیں دور دور تک افرسیاب کا چیپٹر نہیں تھا اور یہ بات اسے سردار نے سمجھائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ سب بعد کی بات ہے، فی الحال میں تمہارے ساتھ خوش ہوں اب تم میری ذمہ داری بنائی گئی ہو تو دل میلا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی کو پسند کرتی تھی تو میں تمہارے ماضی کے کسی ریلیشن کو لے کر تمہیں تکلیف نہیں دوں گا۔ یہ تمہارا پرسنل میٹر تھا اور میں کبھی تمہیں اس بات کا طعنہ نہیں دوں گا، بے فکر رہو۔ ایسے چند دنوں کے افیئرز تو ہر کسی کے ہوتے ہیں اور جہاں تک بات ہے میرے ساتھ رہنے کی تو تم ہر کسی کو بھول جاؤ گی، ٹرسٹ می!

مائعزم مجھے تم سے کچھ نہیں چاہئے صرف وفاداری چاہئے اور میں امید رکھتا ہوں تم میرے ساتھ وفادار رہو گی۔ آخری بات یہ کہ مائعزم تم میرے لیے بہت قیمتی ہو۔"

مائعزم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ایک اور بات تھی۔" اس نے جلدی سے کہا۔

"مائعزم میں خود کشی تو نہیں کرنے جارہا جو تم سارے سوال جواب آج ہی کرنا چاہ رہی ہو۔"

"آپ کیوں خود کشی کریں گے ؟بیوی سے تنگ ہیں کیا؟"

"ایسی بیوی کے ہوتے ہوئے کوئی کافر ہی خود کشی کا سوچ سکتا ہے۔"

"میں چاہتی تھی کہ آپ امبر آپی اور احمد کو بولیں کہ مجھے تنگ مت کیا کریں۔میں نے جان بوجھ کر آپ کو نہیں پھنسایا۔"

"ہاں میں خود پھنس گیا تھا۔"غازی نے درمیان سے ہی اس کی بات اچک لی۔

www.novelsclubb.com

"احمد مجھے کالز کر کے ڈراتا ہے جیسے میرا کوئی راز اس کے پاس ہے جس سے وہ مجھے ایکسپوز کر دے گا گو کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے پھر بھی مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔"

"احمد کو سرکاری پروٹوکول کی ضرورت ہے، تم ٹینشن فری ہو جاؤ اور تم غازی کی بیوی ہو جو پتھر مارے بدلے میں اسے اینٹ مارنا سیکھ جاؤ مائعزم! یہ دنیا تم جیسے معصوموں کے لیے نہیں ہے، میں ہر جگہ تمہیں پروٹیکشن نہیں دے سکتا۔ یقیناً تمہاری حفاظت کرنا میری پہلی ترجیح ہے پھر بھی تمہیں کچھ گٹس آنے چاہئیں اپنے لئے، گاٹ اٹ؟" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ میجر شام اور ہدیٰ بھی تو ایسے ہی سمجھاتے تھے۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ اس کے کمرے سے چلا گیا اور وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اب اسے اپنے وعدے کا پاس رکھنا تھا اسے وفاداری نبھانی تھی! غازی نے صرف ایک چیز مانگی تھی اور مائعزم وہ اسے دے گی۔

www.novelsclubb.com

****

وہ تیرے نصیب کی بارشیں کسی اور چھت پر برس گئیں

دل بے خبر میری بات سن اسے بھول جا اسے بھول جا

"نہیں ارسل! میں ادھر جا کر دیکھوں گا۔ پتہ نہیں کیوں مجھے اس پر شک ہو رہا ہے۔"

میجر شام جلدی سے کہہ رہا تھا، اپنی چند ضروری چیزیں اس نے بیگ میں ڈال لیں تھیں اور اب اسے اسلام آباد کے لیے نکلنا تھا۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اس میں رسک زیادہ ہے اور ویسے بھی ان دنوں بلوچستان میں ہماری زیادہ ضرورت ہے، انٹیلی جینس آفیسرز نے تمہارا نام دیا تھا۔" ارسلان نے کہا۔

"ہاں میں ایس پی سے ملاقات کر کے سیدھا بلوچستان کو نکل جاؤں گا۔ ٹل دین کورمی!"

www.novelsclubb.com

"اگر اس ایس پی نے تمہاری مدد سے انکار کر دیا تو؟"

"پھر کیا؟ وہ اپنے راستے اور میں اپنے راستے۔ دراصل میں صرف اسے دیکھنا چاہتا ہوں اور اپنے شک کو یقین میں بدلنا چاہتا ہوں۔ ویسے بھی دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے اور ایسے میں وہ ایس پی بھی ہو تو کام آسان ہو جاتا ہے۔"

"میری دعا ہے کہ تمہارا شک ٹھیک نکلے۔ میں نے فیصل کی تمام منی لانڈرنگ کی معلومات انٹیلی جینس کو بھیج دی ہیں اور چند ایک اکاؤنٹس کی انفارمیشن لینے کے بعد میں تجھے بھیج دوں گا۔ آفٹر آل وہ تمہارا کیس ہے۔"

"ڈنر باہر کرتے ہیں۔" اس نے کہا تو ارسلان فوراً مان گیا اور وہ لوگ ڈنر کے لیے ریسٹورنٹ آ گئے۔

www.novelsclubb.com

ڈنر کے دوران شام کا فون بجا تو وہ حیران ہوا۔

"میری فاتحہ پڑھ لو گھر سے کال ہے۔" ارسلان سمجھ کر ہنسنے لگا۔

"بیوی والے ہو گئے ہو، کالز تو آئیں گی۔"

"السلام علیکم تایا جان!" اس نے فون کان سے لگانے کے بعد کہا۔

"تایا جان کے بچے! تم بغیر بتائے کیوں چلے گئے؟"

"میں نے مائعزم کو بتایا تھا۔" اس نے سارا ملبہ مائعزم پر ڈال دیا۔

"اس نے بتایا ہے تو کلاس لینے کے لیے فون کیا ہے۔"

"لیکن میرے پڑھنے کے سال ختم ہو گئے ہیں جناب!" اب وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم واپس آ جاؤ پھر پڑھائی ری نیو کرتے ہیں۔"

"ایک بات بتائیں کہ کوئی انسان مکمل طور پر اپنے والدین میں سے کسی ایک کا مشابہہ ہو سکتا ہے؟"اس نے بات کو سرے سے ہی موڑ دیا۔

"ہاں ہو سکتا ہے، تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"میں نے کسی کو دیکھا ہے، بس آپ دعا کریں کہ اگلے مشن میں کامیاب ہو جاؤں۔"اس نے اب سنجیدگی سے کہا۔

"اللہ تمہیں ہر میدان میں کامیاب کرے بچے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔"اپنے ابو کی دعائیں سن کر وہ جو یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ غازی کی کلاس لگوائے گی، سارے ارمانوں پر پانی پھرتا دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آمین! بلوچستان والا معاملہ ابھی میں ارسل اور احمد یار پر ڈال رہا ہوں۔امید ہے ان کا آپریشن کامیاب رہے گا۔"اس نے کہا۔

"مجھے یقین ہے میجر لیکن ایسی باتیں فون پر کرنے سے میں نے تمہیں منع کیا ہوا ہے۔"

اس کے تایا نے کہا۔

"فون پر ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں، اب میں آپ سے کوئی رومینٹک گفتگو تو کرنے سے رہا۔

بس اپنا پلان بتانا چاہتا تھا۔" اس نے کہا۔

"ظاہر ہے شادی مائنرم سے ہوئی ہے تو رومینٹک گفتگو بھی اسی سے کروگے، ہمیں تو تم

بھول گئے۔ اپنا پلان اپنے پاس رکھو اور زیادہ لوگوں سے ڈسکس مت کیا کرو۔" میجر شام

ہنس پڑا اور وہ ہی تو تھے اس کی غزالہ!

www.novelsclubb.com

جس طرح انہوں نے میجر شام کو سنبھالا ہوا تھا اور پل پل اس کا خیال رکھتے تھے، میجر

ارسلان نے انہیں اس کی بیوی بنایا ہوا تھا۔ سلیمان احمد ہی میجر شام کے استاد، راہنما اور

والد تھے۔سب سے بھر کر وہ شام کی غزالہ تھے اور مائعزم کا اغواء سلیمان احمد کے کہنے پر ہی کیا گیا تھا۔

والدین کی موت اور بھائی کی جدائی کے بعد وہ بالکل اکیلا ہو گیا تھا۔وہ جو اسکول کا برائٹ اسٹوڈنٹ ہوا کرتا تھا اس نے اسکول جانا چھوڑ دیا۔انعام کے بارے میں پتہ چل گیا تھا انہوں نے اسے مارنے کے بجائے دریائے نیلم میں بہا دیا تھا اور پھر سرچ آپریشن کے باوجود بچے کی لاش بھی نہیں ملی تھی۔ایک دم سے دنیا کا ویران ہو جانا۔۔۔زندگی خالی خالی سی لگنا اور پھر نہ ختم ہونے والے غم کا درد کوئی احتشام غازی سے پوچھتا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گاؤں دادی کے پاس آ گیا تھا۔زندگی بالکل خالی ہو گئی تھی، پھر دادی نے اسے مرے ہوئے والدین کے واسطے دیے کہ پڑھ لے لیکن وہ نہ مانا۔خود کو مارنے کی کوشش کرتا تو سلیمان احمد اس سے بہت سختی سے پیش آتے۔کئی مرتبہ وہ مار بھی

کھا چکا تھا۔ چند سالوں تک وہ اتنا بڑا ہو چکا تھا کہ ہر چیز کی سمجھ بوجھ آ گئی۔ سلیمان احمد سے ایک وعدہ لے کر وہ خاموشی سے اسلام آباد ہاسٹل میں رہنے چلا گیا۔ وہاں اس نے ایف۔ایس سی کی اور وہیں سے فوج جوائن کی اور اس کی ملاقات ارسلان سے ہوئی اور وہ اٹھارہ سالوں میں حذیفہ کے بعد اس کا واحد دوست بنا تھا کیونکہ اسے دوست بنانا پسند نہیں تھے بلکہ اسے کسی سے بات تک کرنا پسند نہیں تھا۔ حذیفہ سے ملے بھی عرصہ ہو گیا تھا۔ زندگی فوج کے ساتھ چلنے لگی، اسے وہاں رہنا پسند نہیں تھا لیکن وہ وہیں رہا۔ فوج میں آنے کے بعد وہ ڈسپلنڈ ہو گیا اور کسی حد تک غصہ کم کر کے وہ بات بھی کر لیا کرتا تھا۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب آرمی میں ان کا بیچ جونیئر تھا۔ ارسلان کی سرکاری گن چوری ہو گئی تھی اور اس کے گروپ کو صرف ایک ہفتے کا وقت ملا تھا کہ گن ڈھونڈ کر واپس لانی ہے لیکن چور کا کوئی سر پیر ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔ سرکاری گن چوری ہو جانا کوئی معمولی

بات نہیں تھی،ان فوجیوں کے لیے یہ زندگی موت کا سوال تھا۔نہ ملنے کی صورت میں یا تو وہ آرمی سے نکال دیے جاتے یا تو انہیں کوئی لمبی سزا ملتی۔

اس پریشانی میں انہوں نے ایک ہفتہ گزار لیا لیکن ارسلان کی گن نہ ملنی تھی اور نہ ملی۔

احتشام کو زندگی میں پہلی دفعہ کچھ کھونے کا ڈر لگا تھا۔فوج سے اس کا رشتہ کب مضبوط ہوا وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ یہاں سے واپس نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ سب کشتیاں جلا کر آیا تھا۔وہ اکیلے ہی سفارش کے لیے میجر کے پاس چلا گیا لیکن کوئی خاص بات نہیں بنی تو اس نے یہ مسئلہ میجر جنرل سلیمان احمد سے بات کر کے حل کروایا۔

www.novelsclubb.com

مسئلہ تو حل ہو گیا لیکن ان کو سزا دی گئی کہ پندرہ دن بغیر کچھ کھائے پیئے انہیں کھڑے رہنا تھا اور پورے دن میں صرف ایک پانی کی بوتل انہیں دی جاتی۔یہ سزا ان کے لئے خاصا ریلیف ثابت ہوئی تھی کیونکہ انہیں آرمی سے نہیں نکالا گیا تھا۔پھر وہ دو ہفتے تو کیا دو

مہینے بھی ایسے بھوکے رہ سکتے تھے۔اس سزا کے دوران انھوں نے کافی مزا کیا۔خود سے جونئیر بیچ سے کھانے منگواتے،اگر کسی نے واش روم جانا ہو تو آدھا آدھا گھنٹہ لگاتے۔نماز کے اوقات میں لیٹ کر تھوڑا ریسٹ کر لیتے۔نتیجتاً یہ سزا مزید بڑھی لیکن یہ چھوٹی سزائیں' بڑی سزاؤں سے بہتر تھیں۔شام کا وہاں دل لگ گیا تھا۔ارسلان تو شروع دن سے ہی احتشام کا سایہ بن کر رہتا اور ان کی دوستی وقت کے ساتھ گہری ہوتی گئی۔

وقت گزرتا گیا اور وہ لوگ ٹریننگ سے فارغ ہو گئے۔غازی کے اندر پکتا لاوا دن بدن بڑھتا گیا۔اس بارے میں سلیمان احمد کو پوری خبر تھی جو وہ ارسلان سے منگواتے تھے کیونکہ شام کی زندگی میں پہلی بار دوست بنا تھا اور وہ سب کچھ شیئر کر لیتا تھا البتہ وہ واپس مظفر آباد نہیں گیا کیونکہ وہاں جانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔وہ اپنی ٹیم کا کیپٹن بھی بن گیا لیکن اس نے انٹیلی جینس کے لیے اپلائی کر لیا،اس کی دیکھا دیکھی ارسلان نے بھی کر لیا

اور خوش قسمتی سے وہ دونوں ہی سیلیکٹ ہو گئے اور چند ماہ کی مزید ٹریننگ کے بعد وہ لوگ انٹیلی جینس آفیسرز بن گئے۔

عید کی چھٹیوں میں اس نے اپنے وعدے کی تکمیل شروع کی۔ سب سے پہلے اس نے علی لغاری پر حملہ کیا۔ یہ حملہ صرف ڈرانے کے لیے تھا لیکن ڈاکٹرز کے غلط انجکشن کی وجہ سے وہ مفلوج ہو گئے' احتشام غازی کو ذرا فرق نہ پڑا البتہ انہیں تڑپا تڑپا کر مارنے کا خواب ادھورا رہ گیا۔ وہ ان کے پاس ہسپتال جا کر انہیں یہ بتاتا تھا کہ وہ ان کا نواسہ ہے۔ حلیمہ کا بیٹا ہے! پتہ نہیں کیوں اسے ان کی بے بسی دیکھ کر خوشی محسوس ہوئی تھی۔ وہ اپنی ماں سے اس قدر محبت کرتا تھا کہ ہر اس شخص کو جلا دینا چاہتا تھا جس نے حلیمہ سعدیہ کو تکلیف دی تھی۔ فیصل کو بھی وہ وقتاً فوقتاً دھمکاتا رہتا اور اس پر چھوٹے موٹے حملے کرتا رہتا تھا لیکن وہ اس کی سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا تھا۔ فیصل شاید یہی سمجھ بیٹھا تھا کہ اس نے حلیمہ کی

ساری فیملی کو ختم کر دیا ہے لیکن بدلے کا چکر کبھی ختم نہیں ہوتا۔آج قسمت آپ کے ساتھ ہیں تو کل وہ کسی اور کا ہاتھ تھامے ہوئے ہو گی۔

آرمی میں اسے میجر کی پوسٹ دے دی گئی۔اس نے ارسلان کے ساتھ ایک مشن پر انگلینڈ جانا تھا سو وہاں انھیں آفر کی گئی تھی کسی یونیورسٹی میں پڑھ سکتے ہیں۔اس لئے ان دونوں نے لیڈز یونیورسٹی سے ایم بی اے کرنے کا سوچا پھر سکالرشپ مل گیا تو وہ وہاں چلے آئے۔

میجر شام کی پروفائل تھی کہ وہ کسی یتیم خانے میں پلا بڑھا ہے اور خاصہ جھگڑالو قسم کا انسان ہے اور میجر ارسلان کی پروفائل تھی کہ وہ کسی سیاسی لیڈر کا بیٹا ہے لیکن کافی سلجھا ہوا۔اس لئے ان دونوں کو اسی کور میں رہ کر اپنے مشنز کرنے تھے۔لیڈز میں ایشیائی

لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی، کافی پاکستانی امیر زادے بھی وہاں تھے جن میں شاہ ویز لغاری بھی پیش پیش تھا جو کافی بگڑا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

"یہ لڑکا تو پاکستان آرمی کو ادھر بدنام کر رہا ہے؟" ارسلان اپنے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کوئی ویڈیو دیکھتے ہوئے بولا کیونکہ شاہ ویز نے ان دونوں پر الزام لگایا تھا کہ یہ جاسوس ہیں، ان کی چال میں جو اعتماد ہے وہ ہمارے فوجیوں میں ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ خیر جاسوس تو وہ تھے!

"چلو کل اس کا دماغ سیٹ کرتے ہیں، خلائی مخلوق سے ملاقات کروا کر!" وہ لیٹے لیٹے سادہ سے انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں صرف مرغا چاہیے ہوتا ہے دماغ سیٹ کرنے کے لیے۔" ارسلان ہنسا کیونکہ میجر شام کسی کا دماغ سستے میں نہیں ٹھیک کرتا تھا۔

"یہاں پر تو شاہی قلعہ بھی نہیں ہے ارسل؟ کوئی جگہ تو ڈھونڈو۔"(شاہی قلعہ آرمی میں بہت مقبول ٹرم ہے جس سے مراد ٹارچر سیل تھا۔ کسی زمانے میں شاہی قلعے کی بیسمنٹ میں ٹارچر سیل ہوا کرتا تھا۔)

"اس کی ضرورت نہیں اس کا گھر کافی بڑا ہے۔"

"کل دیکھیں گے کتنا بڑا ہے۔" وہ استہزائیہ انداز میں ہنسا۔

"ابھی چلتے ہیں کل کس نے دیکھی ہے؟" ارسلان فوراً اٹھا۔ وہ جو سونے لگا تھا منہ بنا کر اٹھا۔

www.novelsclubb.com

کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ لیڈز کی سڑکوں پر مٹر گشتی کرتے شاہ ویز کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ وہ تو وہاں بھی پر آسائش زندگی گزار رہا تھا۔ اصل پاکستانی سیاست دان کی اولاد!

گھر کا جائزہ لے کر وہ لوگ گھر کے پچھلے حصے سے اندر داخل ہوئے۔ گارڈز کو چکمہ دینا تو

ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ وہ دونوں گھر کے اندر بآسانی آ گئے۔

"اے یہ لڑکی کون ہے؟"

"ہو گی کوئی، تم کیوں پوچھ رہے ہو؟" وہ بس ان دونوں کو دیکھے جا رہا تھا۔

"کال گرل تو نہیں لگتی۔" ارسلان نے تبصرہ کیا۔

"گدھے وہ کال گرل ہے بھی نہیں۔" وہ غصے ہوا۔

"شاہ ویز کی گرل فرینڈ ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"اس کی بہن ہے ارسل!" اس نے سنجیدگی سے بتایا اور ان دونوں کی گفتگو سننے لگے۔

کچھ دیر ان کی گفتگو سننے کے بعد انھیں اندازہ ہوا کہ وہ لڑکی اسے شاید اپنی شادی کے لیے منانے کی کوشش کر رہی ہے۔ کچھ ہی دیر بعد دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔

"کیا ڈرامے ہیں یار!" وہ ان کی چیخوں سے بدمزہ ہوا۔

"سن تو، انگلش میں گالیاں بھی نکال رہے ہیں۔" ارسلان انجوائے کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر مزید بحث کے بعد وہ لڑکی کسی کمرے کی طرف چلی گئی اور شاہ ویز فون پر کسی سے بات کرنے لگا جیسے کوئی مال لانے کی بات کر رہا تھا اور بات کرتے کرتے باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

میجر شام کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ہدیٰ کا گناہ گار ہو سکتا ہے اور فون پر مال سے مراد مائعزم ہو سکتی ہے۔

"ارسل! تم ان کو جانتے ہو کہ یہ دونوں کون ہیں؟" وہ اپنے پیچھے موجود ایک پلر سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی سرد آواز پر ارسلان فوراً اس کی طرف مڑا کیونکہ ابھی تو وہ ہشاش بشاش تھا، اچانک اتنا سنجیدہ کیسے ہو گیا؟

"تمہارے کزن تو یقیناً نہیں ہیں اور میں انھیں تمہارا بہن بھائی بھی کہہ نہیں سکتا۔" ارسلان نے سرگوشی میں کہا۔

"یہ میرے ماموں کے بچے ہیں، جنہوں نے میرے والدین کو مارا تھا۔"

شام ایک مرتبہ پھر سے ٹوٹ گیا تھا۔ فیصل لغاری کی اولاد کیسے خوش رہ سکتی ہے۔ وہ غصے سے واپس جانے کے لیے مڑا۔ وہ جو کرنے آئے تھے اس کو پس پشت ڈال کر واپس ہو لئے۔ ان کا پلان شاہ ویز کو ڈرا کر بس ایک ویڈیو بنانا تھا جس میں وہ عجیب حرکتیں کرتا اور خود پر دوسروں کو ہنسنے کا موقع دیتا۔ اپنی اصلیت لوگوں کے سامنے لاتا اور پھر کسی کو پتہ

www.novelsclubb.com

بھی نہیں چلتا کہ یہ سب گن پوائنٹ پر ہو رہا ہے۔اس سے زیادہ تو کچھ نہیں یونیورسٹی میں شاہ ویز کی ریپوٹیشن کافی خراب ہو سکتی تھی۔

"ڈونٹ ٹیل می یہ اُس فیصل لغاری کے بچے ہیں، جس نے تمہارے ماں باپ کو قتل کروایا تھا۔"

"ہاں اور دیکھو کیسے اپنے بچوں کو پروٹیکٹڈ ایریا میں سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔کاش کسی اور کی اولاد کا بھی اتنا خیال کیا ہوتا۔" وہ سڑک پر چلتے ہوئے افسردگی سے کہہ رہا تھا۔

"میں اب واپس جا کر اس شخص کو برباد کر دوں گا، کوڑی کوڑی کا محتاج کر دوں گا۔" اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور ارسلان کو اس کے غصے سے بہت ڈر لگتا تھا۔

"کیا کرو گے؟" ارسلان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پولیس کے حوالے کرو گے تو وہ پھر سے بچ جائے گا۔" ساتھ میں مفت مشورہ بھی دیا۔

"میری شکل پر پاگل لکھا ہوا ہے یا شکل سے پاگل لگتا ہوں؟ میں اپنے ملک کی پولیس کو جیسے جانتا نہیں ہُوں؟..."

"کچھ ایماندار بھی ہوتے ہیں۔" وہ منمنایا۔

"اگر وہ ایمان دار تم بھی ہوتے تو میں اپنا شکار تمہیں کبھی نہ دیتا۔" اس نے ارسلان کا مذاق اڑایا۔

"بہت شدت پسند ہے تو۔" ارسلان نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"خود سے جڑے لوگوں کے لئے حد سے زیادہ۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"پھر کیا کرو گے فیصل کے ساتھ؟"

"ظاہر ہے اسے آگ لگاؤں گا جیسے اس نے میرے باپ کو لگائی تھی۔ارسل سات سال کی عمر سے میں نے اپنی زندگی کا مقصد اس خاندان کی تباہی بنایا ہوا ہے اب تو فائنل شو ڈاؤن کا وقت ہے۔تایا جان سے یہی وعدہ تو کیا تھا وہ فیصل کو کچھ نہیں کہیں گے' بدلہ میں لوں گا۔"

"اللہ تمہاری زندگی پر سکون بنائے آمین!"ارسلان نے کہا۔

"میری زندگی پر سکون ہی ہے، جلد یا بدیر تمہاری پر سکونی چھننے والی ہے۔"اس نے ارسلان کی شادی پر چوٹ کی۔چند سیکنڈ حساب لگانے کے بعد پر ارسلان نے قہقہہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"کسی ویلے شاعر نے کیا خوب کہا ہے؟

ہو کرم خدایا ہے۔۔۔میرا رشتہ آیا ہے

دل پہ نہ لو یارو۔۔۔مجھے خواب آیا ہے

میں شروع تو کواراں۔۔۔نہ کوئی میرا سہارا

"بس کرو ارسل! کیا بنا تمہارے رشتے کا؟"

"بتا تو رہا ہوں میرے ابا نے انکار کر دیا ہے۔"

"کیوں؟"

"لڑکی بات بعد میں کرتی تھی، ڈیمانڈ پہلے رکھتی تھی۔ابا نے کہہ دیا جاؤ بی بی میرے فوجی

پتر کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے جو تمہارے منہ سے نکلی ہر بات پوری کرتا رہے۔"

www.novelsclubb.com

"تو پھر؟"

"پھر یہ کہ دل کے ارمان آنسوؤں میں بہہ گئے۔" شام ہنسا۔

"اللہ نے تمہارے نصیب میں کوئی اچھی لڑکی لکھی ہو گی،اس لئے صبر کرو۔"

"ہاں لالہ موسیٰ کی اچھی لڑکی کا پیغام آگیا ہے کہ میجر سے کہیں آکر نکاح کر کے لے جائے،اسے کچھ نہیں چاہیے۔"ارسلان نے ایک اور رشتے کے بارے میں بتایا۔

"ہاہاہا!اسے میجر سے شادی کرنی ہے بیٹا ارسلان سے نہیں۔۔۔یہ سارا تمہارے رینک کا کمال ہے،رشتے پر رشتے آرہے ہیں۔"

"یوں بول شام کہ تو جیلس ہو رہا ہے۔"ارسلان کہاں پیچھے رہنے والا تھا؟

"کس سے؟تم سے یا تمہاری ہونے والی بیوی سے؟"وہ تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

www.novelsclubb.com

"اوئے تمیز سے۔۔۔بھابھی ہے تیری۔"ارسلان فوراً پٹڑی سے اترا۔

"بھابھی واٹ؟ کب ہے شادی؟"

"یہاں سے واپس جاتے ہی، سنا ہے لڑکی بے صبری ہے۔"

"تمہارے رینک کے لئے۔۔۔"اور دونوں ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

****

ابھی تو مل کے چلتے ہیں سمندر کی مسافت میں

پھر اس کے بعد دیکھیں گے کنارہ کون کرتا ہے

مائعزم سب کچھ بھول بھال کر اپنی بھابھی کا خیال رکھ رہی تھی اور خدیجہ کو ماہ جبین کا خیال

رکھنے کی سخت تاکید کی ہوئی تھی۔اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کہ وہ بیک وقت

پھوپھو اور خالہ بننے والی تھی۔روز بچوں کے نئے نام بتا بتا کر وہ گھر والوں کا دماغ کھا رہی

تھی۔غازی سے اس کی بات بہت کم ہوتی تھی اور اب اس نے پورے دل سے اس کا اور اپنا رشتہ تسلیم کر لیا تھا۔غازی ہی اس کا مقدر تھا اور اسے اس رشتے کو سمجھداری سے نبھانا تھا۔اسے غازی کی ایک بات بہت اچھی لگتی تھی کہ وہ اس کے لیے فکر مند بھی رہتا تھا لیکن اس نے کبھی اسے جتایا نہیں، وہ مائعزم کی قدر کرتا تھا اور اس نے اسے آگے پڑھنے سے بھی نہیں روکا۔یونیورسٹی میں اس کی حفاظت کے لیے اپنے چند بندے بھی رکھے ہوئے تھے جو اس کی سکیورٹی کا کام کرتے تھے لیکن اس کے بارے میں مائعزم انجان تھی۔

وہ واقعی خود سے جڑے رشتوں کے لیے شدت پسند تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ دور ہونے کے باوجود اس کی حفاظت کو یقینی بنائے ہوئے تھا اور شاید وہ یہ بات بھول گیا تھا کہ لوگوں

کو چھپی چیز کو دیکھنے کا تجسس زیادہ ہوتا ہے بجائے اس کے جو چیز ظاہر ہو! اور ہونا وہی ہوتا ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے۔

چار ماہ اتنی جلدی سے گزر گئے اور پتہ بھی نہ چلا۔ فی الحال وہ سب لاونج میں بیٹھ کر حذیفہ اور ماہ جبین وغیرہ کی شادی کی مووی دیکھ رہے تھے۔ غازی بھی کافی دنوں بعد گھر آیا تھا اور بہت شوق سے مووی دیکھ رہا تھا۔ اسے تو مائعزم سے خوبصورت کوئی لگتا ہی نہیں تھا اور ویسے بھی فنکشن پر دولہا دلہن کے بعد مائعزم ہی سب سے خوبصورت انسان لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بارات والے دن اس نے دوپٹہ سر پر سیٹ کیا تھا کیونکہ مہمان زیادہ ہوتے ہیں اور مہندی والی رات دوپٹہ سر پر نہ رکھنا اسے غیر آرام دہ کرتا رہا تھا اس لیے بارات والے دن اس نے

خود کو غیر آرام دہ نہیں ہونے دیا۔اس کا سفید اور سرخ لباس اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ کسی سلطنت کی ملکہ نہ سہی کوہ قاف کی پری ضرور ہے۔

سب کو چائے سرو کرنے کے بعد وہ اپنی ماں کے پاس آکر بیٹھ گئی چونکہ بولنا منع تھا تو اس نے غازی کو دیکھا جو اسے اشارے سے کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا لیکن وہ ناسمجھ ہی بنی رہی۔

"اووو" کی آواز پر چونک کر اس نے ٹی وی اسکرین کی طرف دیکھا تو اس کا سر شرم سے جھک گیا۔شکر خدا کا کہ سردار گھر پر نہیں تھے ورنہ وہ ادھر ہی مر جاتی۔

وہ جلدی میں تھی کیونکہ ماہ جبین کی بارات آچکی تھی اور وہ سٹیج پر دودھ پلائی کی رسم کے لئے جا رہی تھی۔اسٹیج سے اتر کر غازی آرہا تھا اور اپنے کف لنکس درست کر رہا تھا۔اس نے مائعزم کو نہیں دیکھا تھا۔وہ تو اس کے سائیڈ سے نکل گئی لیکن اس کا دوپٹا غازی کے بٹن میں پھنس گیا۔سب نے دیکھا تھا اس نے ناگواری سے غازی سے کچھ کہا تھا اور غازی نے

www.novelsclubb.com

بھی مسکرا کر اس کے کان میں کچھ کہا اور اس کا دوپٹہ نکال لیا لیکن وہ سر سے اتر چکا تھا۔

دونوں ہاتھوں میں ٹرے پکڑے ہونے کے باعث وہ پھر سے سر پر نہ لے سکی تو غازی نے

سر پر بھی واپس رکھ دیا۔

"آپ سر اٹھا کر چلا کریں، بہت سے لوگوں کا نقصان ہونے سے بچ جاتا ہے۔"

"معوذتین پڑھ لینا!" اس کے کان میں کہہ کر اس کا دوپٹہ ٹھیک کر کے وہ وہاں سے چلا

گیا۔ وہ اسے نظر بد سے بچنے کو کہہ رہا تھا۔

اس وقت مائعزم دل ہی دل میں غازی کو کوس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لو فر کہیں کے۔۔۔ کیا ضرورت تھی اتنے لوگوں میں یہ ڈرامہ کرنے کی، اس موو ی والی

کا بھی جا کر میں سر پھاڑ دینا چاہتی ہوں، فوکس دولہا دلہن ہونے چاہیے تھے نا کہ

میں۔۔۔" اس نے دوبارہ غازی کی طرف دیکھنے کی ہمت نہ کی۔ پچھلے چند دنوں سے وہ

سکون میں تھی کہ فون پر تھوڑی سی بات ہو جاتی تھی۔جب وہ سامنے ہو تو مائعزم اپنا منہ بند ہی رکھتی تھی۔

"دولہا دلہن کو چھوڑ کر اگر پورے فنکشن پر نظر ڈالی جائے تو غازی اور مائعزم ساتھ میں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔"مووی ختم ہونے کے بعد منہا نے کھلے دل سے تعریف کی۔وہ دانت پیس کر غازی کو گھورنے لگی۔

"وہ تو ہے۔"حذیفہ نے اتفاق کیا۔

"میرے بہن بھائی ہیں ہی اتنے خوبصورت۔"ماہ جبین نے بھی کہا تو وہ کپ ٹیبل پر پٹخ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں جا رہی ہو؟"حذیفہ نے اسے اٹھتے دیکھا تو پوچھا۔

"سبزی بیچنے۔۔۔" وہ بولی۔غازی اس کے تاثرات سے خاصہ محظوظ ہو رہا تھا لیکن مائعزم نے اسے دیکھنے کی غلطی نہ کی۔

"او میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم پارٹ ٹائم جاب بھی کرتی ہو۔ چلو گڈ لک!" دائیں ہاتھ کا انگوٹھا دکھاتے ہوئے حذیفہ نے کہا تو اس نے کہ قہر آلود نظروں سے اسے دیکھا۔

"زم زم بائن شرما گئی ہے۔" عثمان نے بھی اسے تنگ کرنے میں اپنا حصّہ ڈالا۔

"عثمان بھائی مجھے شادی سے پہلے آپ کے بے شرم وائس میسج یاد ہیں جو میں نے آپی کے فون میں سنے تھے۔" اس نے عثمان کو بھی وہیں شرمندہ کر دیا گو کہ اس نے کچھ بھی نہیں سنا تھا۔بس خدیجہ نے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ اس کا بھائی وائس میسجز میں ماہ جبین سے اظہارِ محبت کرتا ہے اور ایسا خدیجہ نے اپنے گناہگار کانوں سے سنا تھا۔

"تو کیا ہے؟ اپنی بیوی کو ہی کئے تھے۔"

www.novelsclubb.com

غازی بھی اپنی ہنسی روکتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور ایکسکیوزمی کہہ کر باہر کی طرف چلا گیا۔وہ بھی مزید کسی سوال سے بچنے کے لیے جلدی سے اوپر کی طرف بھاگی۔

"آپس کی بات ہے،ان بھگوڑوں کی شادی پر مزہ بہت آنے والا ہے۔"منہا کی آواز اتنی تھی کہ باہر جاتے غازی اور اوپر جاتی مائعزم نے بھی سنی اور ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو غازی نے بائیں آنکھ ونک کی۔

"بے شرم!"بے آواز اسے کہتی ہوا اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"ایک تو اتنی جلدی نکاح کر دیا اور پھر سب ایسی باتیں کر رہے ہیں۔شرم تو کسی ایک کو بھی نہیں آتی۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی ڈریسنگ روم میں گھس گئی اور لاؤنج میں ابھی تک وہی دونوں موضوع گفتگو تھے۔

****

جو خیال تھے نہ قیاس تھے وہی لوگ ہم سے بچھڑ گئے

میری زندگی کی جو آس تھے وہی لوگ ہم سے بچھڑ گئے

"خوش آمدید۔۔۔ایس پی شاہ زیب!"اس نے اپنا تعارف کروایا تو میجر شام نے بہت آرام سے اس کا ہاتھ تھام لیا اور مسکرا کر اسے دیکھا۔

"السلام علیکم! میجر شام۔"اس نے گرم جوشی سے کہا۔

"وعلیکم السلام! جانتا ہوں میجر صاحب، بیٹھیں۔"اس بارعب اور وجیہہ شخصیت کے مالک ایس پی نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیسے؟"وہ سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کی مسکراہٹ بہت دلکش تھی شاید کبھی کبھار ہی ہنستا ہو۔

"آپ کے بارے میں کافی سن رکھا ہے' فوج اور خفیہ سروس میں آپ کا بڑا نام ہے۔"

شام کی مسکراہٹ سمٹی۔ وہ اس کے بارے میں جانتا تھا۔

"میں صرف ایک آرمی آفیسر ہوں۔ آپ کو مبارک ہو نئے ایس پی بنے ہیں۔" شام نے اب سنجیدگی سے کہا۔

وہ صرف اس کے نین نقش پر غور کر رہا تھا جو اس کے باپ جیسے تھے۔ چند دن پہلے ہی اس نے شاہ زیب کو ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کا بیک گراؤنڈ چیک کروایا تو وہ یتیم خانے کا بچہ نکلا جسے اس نے نقلی ماں باپ کے کور کے پیچھے چھپا لیا تھا۔ خیر اس نے ڈھونڈ ہی نکالا تھا کہ وہ کہاں کہاں رہا اور کس کس سے دوستی رکھی اور دو نام اس کے لیے شاک دینے والے تھے۔ افرسیاب اور وفا کا نام!

"چلیں جیسا آپ کہتے ہیں مان لیتا ہوں۔" شاہ زیب نے کہا اور مبارک باد پر کوئی خاص تبصرہ نہ کیا۔

شام بہت غور سے صرف اسے ہی دیکھے جا رہا تھا اور اس کے ایسے گھورنے پر شاہ زیب گڑبڑا گیا۔ وہ بالکل سلطان غازی جیسا تھا۔

"چائے لیں گے یا کافی؟"

"نہیں۔۔۔ کچھ نہیں!" وہ سیدھا ہوا کیونکہ وہ کہیں دور پیچھے چلا گیا تھا۔

"غازی ون میرا دل ہے اور غازی ٹو میری جان!"

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بابا؟ غازی ٹو آپ کی جان کیوں ہے؟" احتشام نے احتجاجاً پوچھا۔

"بس وہ میری جان ہے نا! کیونکہ جب دل دھڑکتا ہے تو پتہ چلتا ہے آپ کے جسم میں جان ہے اور جب یہ دھڑکنا بند ہو جائے تو جان چلی جاتی ہے۔آپ دونوں میرے جگر کے ٹوٹے ہو۔میں چاہتا ہوں میرے دل و جان ہمیشہ اکٹھے رہیں۔جب دل پریشان ہو تو جان اسے حوصلہ دے اور جب جان مشکل میں ہو تو دل اسے اپنے ہونے کا یقین دلائے۔"

"میجر صاحب آپ ہمارے غریب خانے میں پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں، کچھ تو لیں۔" شاہ زیب نے اصرار کیا۔

www.novelsclubb.com

"پھر کسی وقت!" وہ اسے کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن کہہ نہیں پا رہا تھا۔تھوڑی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔ایک طرف انا تھی تو دوسری طرف برسوں بعد کوئی اپنا ملنے کی خوشی تھی لیکن مقابل کے چہرے پر چھائی اجنبیت اسے روک رہی تھی۔

"ایس پی صاحب میں آپ کو اپنے گھر انوائٹ کرنے آیا تھا۔"اس نے کہا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں میجر صاحب میں نہیں آسکتا۔روٹین بہت ٹف ہے اس لیے

میرا آنا مشکل ہو گا۔"اسے لگا شام مظفر آباد کے لیے بلا رہا ہے۔

"اوکے۔۔۔کوئی بات نہیں!"وہ مایوس ہوا۔

"مجھے بتایا گیا تھا آپ یہاں کسی کیس کے سلسلے میں مجھ سے مدد لینے آئے تھے؟"اس نے

سنجیدگی سے پوچھا۔احتشام سامنے تھا اور وہ اس کے گلے لگنا چاہتا تھا پر وہ نہیں لگ سکتا تھا۔

وہ ان سب کے سہاروں کے بغیر اس مقام تک پہنچا یا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مجھے فیصل لغاری کے بارے میں بات کرنی تھی۔"شاہ زیب نے چونک کر اسے

دیکھا۔

"کیا بات کرنی تھی؟" وہ آگے ہوا۔

"مجھے اس کا قتل کرنا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے پولیس مقابلے میں مارے جانے والا مقتول بنادیں۔ آپ کے لئے مشکل نہیں ہوگا۔" وہ صرف شاہ زیب کے ایکسپریشنز دیکھ رہا تھا۔

"پولیس کو آپ غلط سمجھ رہے ہیں میجر صاحب! فیصل لغاری تو کافی مہذب بندہ ہے۔" وہ سنجیدہ سے لہجے میں بولا۔

"اس مہذب بندے نے ہمارے والدین کو قتل کیا ہے انعام!" وہ غصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

"سوری میجر صاحب! میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔" وہ قطعیت سے بولا تو شام شاک ہوا اور کتنی ہی دیر اسے دیکھے گیا۔

"ایس پی شاہ زیب! تم بہت آگے جاؤ گے۔" وہ شاید دکھ سے بولا۔

"شکریہ میجر شام!"

"ٹھیک ہے، میں چلتا ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے اس کیس میں میری مدد کرنے کے لئے آپ سنجیدہ نہیں ہیں۔ قتل بھی میں کرلوں گا اور کور بھی کروالوں گا۔" میجر شام کھڑا ہو گیا۔

"آپ کا اصل نام۔۔۔ احتشام غازی ہے؟" وہ بھی کھڑا ہوا اور ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"تم سب کچھ تو جانتے ہو میرے بارے میں، کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟" وہ مسکرایا اور اس سے مصافحہ کرنے کے بجائے اس کے پاس جا کر بہت شفقت سے اسے گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

جانتا تھا دونوں کے درمیان شاید نفرت کی دیوار کھڑی ہو گئی تھی جو اتنی آسانی سے نہیں جانے والی تھی لیکن جو بھی تھا وہ اس کا بھائی تھا۔ وہ انعام غازی تھا جو ایس پی شاہ زیب بنا

ہوا تھا۔ جسے اس نے سرسری سا چار سال پہلے دیکھا تھا۔ ہدیٰ کی موت پر افرسیاب کے

ساتھ ساتھ!

"میرا سفر بھی ذاتی ہے، میری منزل اور میرا انتقام بھی لیکن مجھے زندگی میں اپنوں کا ساتھ

چاہیے۔ مجھے تمہارا ساتھ چاہیے۔ میں تمہارا انتظار کروں گا انعام!" وہ کہہ کر بغیر رکے

باہر چلا گیا اور ایس پی شاہ زیب جہاں کھڑا تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔

حیرت و شاک کے ملے جلے تاثرات اس کے چہرے پر رقم تھے۔ آنکھیں یکدم سرخ

ہو گئیں۔ اس نے دائیں ہاتھ کو چہرے پر پھیرا اور اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔ اس کا چہرہ

www.novelsclubb.com

سرخ ہو گیا اور وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھ کر رونے لگا۔

تب کہاں تھا اس کا بھائی جب وہ بالکل اکیلا تھا؟ وہ غازی کے بارے میں خود کو بدگمان کرنا

چاہتا تھا لیکن نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ اس کا بڑا بھائی تھا، نہیں اس کے بارے میں برا سوچ سکتا

تھا شاید یہ ان نو مہینوں کی تربیت کا نتیجہ تھا جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا کہ وہ نفرت جیسے جذبے سے واقف نہیں تھا کیونکہ وہ تو وفا سے بھی نفرت نہیں کر پاتا تھا۔

یہی تو خون کے رشتوں کی کشش ہوتی ہے کہ آپ کہیں بھی ملیں، کتنے سالوں بعد میں بھی ملیں ان میں ہے فورس آف اٹریکشن رہ جاتی ہے۔ کوئی چاہ کر بھی خونی رشتوں سے منہ نہیں پھیر سکتا اور جو کہتا ہے کہ اسے کسی کے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تو اصل میں سب سے زیادہ فرق اسے ہی پڑتا ہے۔ بس لوگ خود کے جذبات پر قابو پا لیتے ہیں، خود کو نقابوں کی لئیر کے پیچھے چھپا لیتے ہیں۔ خود کے چہرے سے کچھ ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ حقیقت میں اپنے جذبات چھپا کر رکھنا اور دوسروں کو اس کا پتہ بھی نہ لگنے دینا آپ کو اندر ہی اندر ختم کر دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

آپ کو محبت کا حق ہے، نفرت کا حق ہے، اظہار کا حق ہے تو شکوہ شکایات کرنے کا بھی حق ہے جو اپنوں سے کیا جاتا ہے اور اپنوں کو پا لینے کے بعد کھونے نہیں دیتے سنبھال لیتے ہیں۔ پیار سے، محبت سے، اچھے اخلاق سے!

****

باب16

ملتے ہیں شب و روز سبھی لوگ شناسا

اک تجھ سے ملاقات کا ارمان رہتا ہے

www.novelsclubb.com

پھر ایسا ہوا کہ قدرت میں سب کی آزمائش لینے کا فیصلہ کیا اور اللہ تو اپنے پسندیدہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے، ان لوگوں کو جن کو صبر سکھانا ہو، جن کو تراشنا ہو، جن میں یقین

کے ساتھ استقامت بھی ڈالنی ہو۔ پھر وہ وہاں سے عطا کرتا ہے جہاں سے انسان گماں بھی نہیں کر سکتا اور حیران رہ جاتا ہے کیونکہ وہ حیران کرنے والا ہی تو ہے۔ انسان کی زندگی کو معجزات سے بھرنے والا! مزید چند ماہ اچھے سے گزر گئے۔ البتہ اس وقت میں مائعزم کا غازی سے تعلق مضبوط ہوا تھا۔ وہ اس کا اچھا دوست بن گیا تھا۔

"اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے ہی طے نہ کر دی گئی ہوتی، اور (اس کے نتیجے میں عذاب کی) ایک میعاد مقرر نہ ہوتی، تو لازمی طور پر عذاب (ان کو) چمٹ چکا ہوتا۔ لہذا (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!) یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں، تم ان پر صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے رہو اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح کرو، اور دن کے کناروں میں بھی تاکہ تم خوش ہو جاؤ۔" (سورۃ طہ: 130ء129)

"سو اللہ تعالیٰ میں مانتی ہوں اور پورے دل سے مانتی ہوں کہ ہمیشہ وہی ہوتا ہے جو آپ کو منظور ہوتا ہے اور آپ نے ہر چیز پہلے سے ہی طے کر کے رکھی ہے کہ کب، کہاں، ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے؟ ہم نے کب خوش ہونا ہے، کب دکھی ہونا ہے کیونکہ غیب کا علم تو صرف آپ کو ہی ہے۔

ہم مسلمانوں کے لیے یہ آیت بہت ہی بڑی موٹیویشن ہے۔ اس آیت میں آپ بتا رہے ہیں، بلکہ ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ جب مشرک لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرتے تھے تو آپ نے ان مشرکین کو مہلت دی تھی اور بالکل اسی طرح آپ نے یہ مہلت تمام انسانوں کو دے رکھی ہے، آج کل کے دور میں یہ آیت صحیح سے فکس ہوتی ہے کہ ہر کوئی اپنی رنگینیوں میں کھویا ہوا ہے اور اس کی رسی کو آپ نے ڈھیلا چھوڑا ہوا ہے کہ جو چاہو اس دنیا میں کرو اور آخرت کا عذاب سخت ہے۔

پتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی مجھے بہت ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں غلط تو نہیں کر رہی، سیدھے راستے پر ہوں یا نہیں؟ میں اپنی لائف اس طریقے سے گزار رہی ہوں جیسا آپ نے گزارنے کے لئے کہا تھا یا نہیں؟ کیونکہ سیدھے راستے پر چلنے والوں کی زندگی بہت آزمائشی ہوتی ہے اور الحمدللہ آپ نے جب کبھی آزمائش میں ڈالا تو اس میں ثابت قدم بھی رکھا۔ مجھے کبھی بھی ایسا شک پڑتا ہے تو میں اسے شیطان کی طرف سے وسوسہ سمجھ کر جھٹک دیتی ہوں۔ پھر بھی مجھے امید ہوتی ہے کہ آپ تو دلوں کا حال جانتے ہیں اور ہمیں ٹریک سے ہٹنے نہیں دیتے۔ انسان کی کیا نیت ہے آپ بہتر جانتے ہیں۔۔۔

آپ کو یاد ہے جب میں اس سورۃ کو شروع شروع میں پڑھتی تھی تو اس آیت پر stuck ہو جاتی تھی کہ "**لَكَانَ لِزَامًا**" پہلے کیوں ہے؟ اسے تو "**وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى**" کے بعد ہونا چاہیے تھا۔ آج، آپ نے اس بات کا بھی جواب دے دیا ہے۔ یقیناً آپ نے ہمارے علم کا بھی

وقت مقرر کر رکھا ہے ہے اور اس آیت میں بھی صرف عربی کے rhythm کو لانے کے لئے ان کو آگے پیچھے کیا گیا ہے۔ہاؤ کول۔۔۔ You are super it "intelligent

وہ اس وقت گھر پر اکیلی تھی اور ظہر کی نماز کے بعد قرآن پاک لے کر بیٹھی ہوئی تھی اور وہ حد سے زیادہ خوش تھی کیوں کہ آج منہا کی ڈیلیوری تھی توامی اور حذیفہ اس کے ساتھ ہاسپٹل گئے ہوئے تھے۔ سردار اور غازی کسی کام سے اسلام آباد گئے ہوئے تھے۔اس نے گھر میں ساری تیاری کر رکھی تھی اور آس پاس کے لوگوں کو بھی پانچ بجے انوائیٹ کیا ہوا تھا۔اس وقت وہ فری تھی اس لیے قرآن پاک کھول کر بیٹھ گئی۔

"اگلی آیت میں آپ ہمیشہ کی طرح سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں۔۔۔سیدھا راستہ یعنی صراطِ مستقیم، جس پر سے کئی مسلمان بھٹکے ہوئے ہیں۔پہلے آپ نے کہا صبر کیجئے، کچھ

لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگی میں سب سے زیادہ پرابلم ہیں، مطلب باقی لوگ تو جیسے بیڈ آف روسز میں رہ رہے ہیں نا! ہر دوسرا انسان یہی سوچتا ہے لیکن ہم لوگوں کو صبر کے اصل معنی تک نہیں پتا۔ صبر وہ تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنوں اور غیروں سے گالیاں سن کر کیا کرتے تھے۔ صبر وہ تھا جو آپ کو مکہ سے نکل جانے کے بعد کرنا پڑا۔ صبر وہ تھا جب پورا عرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تھا لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت قدم رہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ پر پورا یقین تھا!

جب انسان اللہ پر کامل یقین کر لیتا ہے تو اسے راستے میں آنے والی ہر مشکل میں اللہ پر توکل رکھ کر چلتے رہنا چاہیے۔ اسے یقین ہونا چاہیے کہ اگر اللہ کسی مصلحت کے تحت گرا رہا ہے تو اٹھائے گا بھی وہی، دنیا میں ایسا کوئی نہیں ہے جو آپ کے حصے کی تکلیفیں برداشت کرے جو آپ کے کئے کا ہی نتیجہ ہوتی ہیں۔ کاش کہ نبیوں جیسا کامل یقین آج کل کے لوگوں

میں بھی آجائے۔ہم مسلمانوں کو یہ پتہ چل جائے کہ غربت تو کبھی ہمارا مسئلہ تھا ہی نہیں !آج ہم ایک وقت کا کھانا کھاتے ہیں تو دوسرے وقت کی فکر ہونے لگتی ہے، کیا ہمیں اللہ پر اتنا بھی یقین نہیں کہ وہ ہمیں بھوکا نہیں مارے گا؟ مہنگائی کونسے نبی نے ہمیں بڑی مشکل بتائی ہے ؟اگر کوئی غریب ہے تو اللہ نے غریب رکھانا؟آج کل کے حکمرانوں کی تو کوئی غلطی نہیں ہے۔

میں مسلمانوں کو فرقوں میں بٹتے دیکھتی ہوں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ! کیا ہمیں دین پر قائم رہنے کے لیے قرآن اور نبی کی سنت کو کافی قرار نہیں دیا گیا تھا؟ لیکن نہیں ہم نے اپنا الگ ہی مذہب بنالیا ہے۔ خیر مائعزم کو سب شکوے قرآن پڑھنے کے وقت نہیں کرنے چاہیے۔ سوری اللہ تعالیٰ !" وہ جھینپ کر اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"تواس آیت کے فرسٹ پارٹ میں صبر کے بعد آپ کا اشارہ نماز فجر اور نماز مغرب کی طرف ہے کیونکہ سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز ادا کی جاتی ہے اور سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی۔ دوسرے پارٹ میں مغرب اور عشاء کی نماز مراد ہے، آئی ہوپ آئی ایم کوریکٹ!

دن کے دونوں اطراف مطلب سورج کا نکلنا اور ڈھلنا کیونکہ اطراف ہمیشہ opposite سائیڈز کو کہتے ہیں۔ دن کے آغاز میں صلوۃ الضحیٰ (نماز چاشت) پڑھی جاتی ہے اور جب سورج ڈھلنا شروع ہوتا ہے تو نماز ظہر کا وقت ہوتا ہے یعنی نصف النہار کے بعد جتنے وقفے پر نماز ظہر کا وقت ہے تقریباً اتنے ہی وقفے پر نصف النہار سے پہلے نماز چاشت کا وقت ہے۔ اصل میں نمازوں کی تعداد آپ نے آٹھ رکھی تھی لیکن تین کو آپ نے فرض نہیں کیا تھا اور ہم نے کبھی بھی آپ کی خوشنودی کے لئے باقی نمازیں چاشت،

اشراق اور تہجد پڑھنے کی زحمت نہیں کی اور ان نمازوں کو نفلی نمازیں سمجھنے لگے۔اگر ان تمام نمازوں کے اوقات دیکھے جائیں تو میری چھوٹی سی ریسرچ کے مطابق ہر تین گھنٹوں بعد ایک نماز ہوتی ہے جو دن کے چوبیس گھنٹوں میں آپ نے رکھی ہوئی ہیں لیکن تین نمازیں نفلی ہیں۔

آپ نے عام لوگوں کی معاشی سرگرمیوں کے لیے رات کو سونے اور دن کو کام کرنے کے لیے بنا دیا۔آپ کا ذکر کرنے کا اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی تکلیف بھول جاتی ہے۔ صبر کرنے کے بعد آپ ہمیں ایسی نعمتوں سے نوازتے ہیں جو ہمارے زخم بھر دیتی ہیں۔ بے شک آپ کی ذات ہی تعریف کے لائق ہے اور آپ کا کوئی شریک نہیں۔۔۔"

"اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے، وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لیے

دی ہے اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو، ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لیے ہے۔"(طہ: 131,132)

اس نے اپنی خوبصورت اور مدہم آواز میں اگلی دو آیات کی تلاوت کی اور پھر ترجمہ پڑھا تو بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ امڈ آئی۔

"پتہ کیا اللہ تعالیٰ! ہمارے پاس اگر بہتر چیز بھی ہو گی تو ہم اس سے بھی بہترین کی تلاش شروع کر دیتے ہیں، ہم کبھی مطمئن کیوں نہیں ہوتے؟ انسان اس قدر ناشکرا کیوں ہے کہ سونے جیسی چیز کو استعمال میں لانے کے بعد بھی یہی کہتا ہے کہ یہ وہ چیز نہیں ہے جو میں چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہم میں سے کافی لوگوں میں احساسِ کمتری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور وجہ یہ ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے سے زیادہ پیسے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں اور ان سے جلتے ہیں۔ ہمارے ہاں برتری کا معیار پیسہ بن گیا ہے، مجھے اس سوال کا جواب کبھی نہیں ملا کیوں پیسہ اتنا طاقتور ہے؟ ایک پیسے والا انسان سب خرید لیتا ہے، یہاں تک کہ۔۔۔ ایک مخلص اور ایماندار انسان کو بھی!

خیر ان لوگوں کے لیے یہ دنیاوی آزمائش ہے کیونکہ آپ نے انہیں زیادہ مال و دولت اور شان و شوکت دے کر آزمایا ہے لیکن دنیا میں آکر لوگ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ یہ دنیا صرف یہ دھوکا ہے، دنیاوی نمود و نمائش میں ہم لوگ اس قدر گم ہو چکے ہیں کہ ہمیں یہ سب نعمتیں عطا کرنے والے کی بھی یاد نہیں آتی۔ مجھے لگتا ہے ایسی غفلت والی زندگی سے تو موت اچھی ہے، سیریسلی! یقیناً ہم انسان ہر کام کے لیے آپ کے محتاج ہیں۔ ہمیں

کھانے، پینے پہننے ایون کے دیکھنے، سننے، چلنے پھرنے کے لیے بھی آپ کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم چھوٹی سے چھوٹی چیز کے لیے آپ کے محتاج ہیں پھر ہمارا غرور و تکبر کرنا تو بنتا ہی نہیں۔ میں نے اپنا اینالائسز (مشاہدہ) کیا تو مجھے پتا چلا کہ مجھے زندہ رہنے کے لیے صرف سانس لینے کی ضرورت ہے اور وہ بھی آپ کی مرضی کے بغیر ممکن نہیں۔ how ungrateful we are!(ہم کتنے ناشکرے ہیں۔)"اس نے تاسف سے سر ہلایا۔

"یقیناً ہم پر نماز فرض کی گئی ہے اور ہمیں خود پڑھنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو پڑھنے کا حکم بھی دینا چاہیے بٹ یو نو آج کل لوگ سو کالڈ ماڈرن ہو گئے ہیں، جو اسلام کی طرف بلاتا ہے یا سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے وہ دقیانوس اور مولوی بن جاتا ہے، وہ کنزرویٹیو مانا جاتا ہے۔ اب وہ بیچارہ کیا کرے کسی کو اچھی بات بھی نہ بتائے؟ وہ ایک اسلام کی بات بتاتا

ہے اور بدلے میں آپ سے خطاب سنتا ہے کہ وہ تبلیغی ہے تو ایک کمرے میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرے مطلب اس کا معاشرے میں کوئی کردار نہیں ہے؟ لیکن مجھے ایک بات ماننی پڑے گی کہ ان مولویوں اور علماء کا امیج ہماری سیاست نے خراب کیا ہے۔

مجھے یاد ہے جب میری کزنز مجھے عالمہ کہتی تھیں تو اس پر خود ہی ہنستی تھیں۔۔۔اب مجھے اچھا لگتا ہے کوئی عالمہ کہہ دے، بیشک میں اسلامی اسکالر نہیں ہوں لیکن سن کر اچھا لگتا ہے۔

گھر والوں کو نماز کا حکم دینے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے بتایا تھا۔پہلے خفیہ تبلیغ کر کے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دین کی طرف لاؤ۔جب ایسا ہو جائے تو اعلانیہ تبلیغ کی طرف آجاؤ لیکن صبر کے ساتھ ثابت قدم رہو۔ایسے خود

www.novelsclubb.com

بھی نماز قائم کرواور اپنے گھر والوں کو بھی نماز قائم کرواؤ۔آئی نو نماز پڑھنے اور نماز قائم رکھنے میں بہت فرق ہے۔

آگے آپ نے بتادیا کہ اے لوگو! میں تمہیں رزق دیتا ہوں تم لوگ مجھے نہیں دیتے جو میں تمہارا احسان مند ہوں۔ہمیں آپ کا احسان مند اور شکر گزار رہنا چاہیے کہ آپ نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔آپ اپنی مخلوق کے محتاج ہو ہی نہیں سکتے! نعوذ باللہ ایسا سوچنا بھی کفر ہے۔"آخری جملہ کہتے ہوئے اس نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔

"یقیناً ہم ہی ہر طرح سے آپ پر ڈیپینڈ کرتے ہیں،آپ نے پرہیز گاروں کے لیے انعام کا اعلان کیا ہے جو دنیاوی زندگی بغیر کسی نمود و نمائش کے صرف آپ کی رضا کے لیے گزارتے ہیں۔آئی وش کہ میں بھی بھرپور تقویٰ والی لڑکی ہوتی جو کسی نامحرم کے قریب جانا تو دور دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی،لیکن صرف نامحرم سے دور رہنا تقویٰ نہیں ہوتا،مجھے

پتہ ہے لیکن سوری میں ایسی نہیں ہوں۔ کیا کروں ایسا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہوں لیکن پھر بھی میں بھٹک جاتی ہوں! مجھے معاف کر دیں اللہ تعالیٰ۔۔۔آپ تو سب کو معاف کرنے والے ہیں۔"اس نے کہہ کر اگلی آیات پڑھنا شروع کر دی۔

"انہوں نے کہا کہ یہ نبی ہمارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لایا؟ کیا ان کے پاس اگلی کتابوں کی واضح دلیل نہیں پہنچی؟ اور ہم اگر اس سے پہلے ہی انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یقیناً یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس اپنا رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل ورسوا ہوتے۔"(طہٰ:134ء133)

www.novelsclubb.com

"او تو یہ آیات ان لوگوں کے لیے اتاری گئی ہیں جو ہدایت نہ ملنے کا بہانہ بناتے ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مشرین بناتے تھے اور آج کل تو مسلمان بھی ایسے حیلے

بہانے بناتے ہیں مطلب ہم لوگ خود کو دنیاوی زندگی میں اس طرح مگن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ تو ہمارا حق ہے۔۔۔آں آئی ایم سوری نو بیک بائٹنگ!"اس نے اپنے سر کی پشت پر ہلکے سے چپت لگائی۔

"لیکن یہ بھی سچ ہے اس آیت میں آپ نے انہیں یہ بتایا کہ یو آر گریٹ!آپ کو پتا تھا کہ وہ یقین نہیں کریں گے،آپ انسانی فطرت سے بہت اچھی طرح واقف ہیں اس لیے آپ نے ہمارے پاس نبی بھیج دئے اور اگر ہمارے پاس رسول نہ بھیجے جاتے تو یقیناً ہم بھی ہدایت نہ ملنے کا بہانہ بناتے تو آپ نے ان کا یہ شکوہ پہلے ہی رد کر دیا۔ You are super genius" وہ خود سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بالکل یہی حساب ہم لوگوں کا بھی ہے کہ جب تک ہمارے پاس نشانیاں آتی رہتی ہیں، آیات ملتی رہتی ہیں مطلب ہمیں میں ایک پکی پکائی کھیر دے دی جاتی ہے تو ہم کہتے ہیں

اوکے ! ہم عمل کریں کل یا پرسوں۔۔۔یا کئی سالوں بعد جب دنیا سے دل بھر جائے گا لیکن ہم نہیں جانتے کہ دنیا سے ہمارا دل کبھی نہیں بھرتا، ہمیں خود کو زبردستی آپ تک لانا ہوتا ہے لیکن کون جانے کہ کون سا انسان کس طرح کی اندرونی مشکل سے لڑ رہا ہے؟ پھر جب ہمیں ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے تو دنیاوی زندگی بہت عجیب اور خالی خالی لگنے لگتی ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہم نے رہنا تو یہاں ہے بے شک تھوڑے عرصے کے لئے، اس لیے ہمیں اعتدال رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ صرف عبادالله سے جنت نہیں مل جایا کرتی، کچھ یہاں رہنے کے بھی اصول و قواعد ہیں۔

ہو سکتا ہے کوئی بہت گناہگار ہو اس نے انسانیت کی خاطر غیر ارادی طور پر کوئی اچھا کام کر دیا ہو اور اسے جنت مل جائے اور کوئی عبادت گزار ہو لیکن انسانیت نام سے ناواقف ہو اور بلی کو پانی نہ پلانے پر اس کی ساری نیکیاں گناہ بن جائیں۔اس لیے ہمیں یہاں میانہ روی

اختیار کرنے کی ضرورت ہے کہ لوگ آپ کو لبرل بھی سمجھیں اور کنزرویٹیو بھی، اسی وجہ سے آپ کی تھاٹس بالکل کلئیر ہونی چاہئیں۔" اسے باہر سے سائرن کی آواز آئی جیسے ایمبولینس کا ہوتا ہے۔ وہ ایک لمحے کے لئے رک گئی، اس کی ساری توجہ بھٹک گئی۔ وہ خاموش ہوئی تو سائرن کی آواز بھی بند ہو گئی۔

پھر سے پڑھنا شروع کیا لیکن دل عجیب سا ہو گیا تھا۔ ایمبولینس کا سائرن اسے اسی طرح خوفزدہ کر دیا کرتا تھا کہ اس کے اندر کوئی زندگی موت کی جنگ لڑ رہا ہوتا ہے۔ اس نے دل سے دعا کی جو بھی ہو صحیح سلامت رہے اور اپنے پیاروں کے ساتھ رہے۔

www.novelsclubb.com

وہ آخری آیت پڑھنے لگی۔

"کہہ دیجئے (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم)! ہر ایک انجام کا منتظر ہے پس تم بھی انتظار میں رہو۔ ابھی ابھی قطعاً جان لوگے کہ راہ راست والے کون ہیں اور کون راہ یافتہ ہیں۔" (طہ: 135)

ابھی وہ خود کو وضاحت دینے ہیں لگی تھی کہ کسی نے دروازہ زور کا پیٹنا شروع کر دیا کہ وہ ڈر گئی۔ جلدی سے اٹھ کر دروازے کی طرف آئی کہ دیکھے کون سی آفت آگئی ہے؟

دروازہ کھولا تو سامنے رضیہ اپنی پھولی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا ہوا رضیہ؟ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟" اس کے تاثرات دیکھ کر مائعزم کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"وہ چھوٹی بی بی۔۔۔ باہر۔۔۔ نیچے۔۔۔"

"کیا ہوا ہے؟ سکون سے بتاؤ۔" وہ کچھ سمجھ نہ پائی۔

"بی بی تسی چھپ جاؤ۔"

"کیا؟میں کیوں چھپ جاؤں؟پیچھے ہٹو میں خود دیکھتی ہوں۔"مائعزم کواس کی حالت دیکھ کر کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہوا ہے۔

"مائعزم بی بی!تسی نیچے نہ جاؤ،پولیس تینوں گرفتار کرنے واسطے آئی ہے۔۔۔" رضیہ نے فوراًاس کا بازو پکڑ کر اسے واپس اندر کیا۔

"پولیس؟مجھے گرفتار کرنے!میں نے کیا جرم کیا ہے؟"وہ گھبرا گئی۔

پہلا خیال اس کے ذہن میں ہدیٰ کا آیا تھا کہ کہیں ہدیٰ کے کیس کے لیے نہ گرفتار کر رہے ہوں کیونکہ آخری ٹائم اس کے ساتھ وہ ہی تھی۔اس کے دماغ نے فوراً کہا لیکن میجر شام نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ ہدیٰ کے قاتلوں کو مار چکا ہے۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں کیا کہہ رہے ہیں پولیس والے۔۔۔لیکن وہ لوگ گھر کے اندر آ گئے ہیں، میں نے ساتھ والے گھر سے اکمل صاحب کو بلایا ہے، وہ بات کر رہے ہیں۔بی بی تم چھپ جاؤ جلدی سے۔"

"ایسے کیسے چھپ جاؤں؟ میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو!" وہ روہانسی ہو کر کہہ رہی تھی۔ پولیس اسے گرفتار کرنے آئی ہے، یہ سوچ کر ہی اس کے حواس باختہ ہو گئے تھے۔

"میں۔۔۔میں ابو کو فون لگاتی ہوں۔" اس نے کہا۔وہ خود پر کنٹرول کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی کہ روئے نہ!

www.novelsclubb.com

"ایسی صورتحال میں روتے نہیں ہیں حالات کا مقابلہ کرتے ہیں۔" کبھی کسی نے کہا تھا۔ کس نے؟ ہدیٰ نے یا میجر شام نے؟ یا پھر دونوں نے؟

وہ اپنے ابو کو فون ملا رہی تھی لیکن کال نہیں مل رہی تھی۔

اس نے باری باری حذیفہ، غازی اور عثمان کو کال ملائی لیکن سب کے نمبر بند تھے۔

وہ سرخ ہوتے چہرے سے بار بار دروازے کی طرف دیکھتی کال ملا رہی تھی۔

ایسے کیسے کوئی اسے گرفتار کر سکتا ہے؟ کیا کوئی مذاق چل رہا ہے؟

"مائعزم بی بی حوصلہ رکھو! رو کیوں رہی ہو؟ اللہ سوہنا ہمارے ساتھ ہے۔" اس کا چہرہ دیکھ کر یہی لگ رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔

"میر ایقین کرو رضیہ! میں نے کچھ نہیں کیا۔" وہ رونے لگی تھی اور روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھلا اور دو پولیس اہلکار اندر داخل ہوئے۔ان کی شکل وصورت سے کوئی بھی ایماندار پولیس اہلکار نہیں لگ رہا تھا اور کوئی لیڈی کانسٹیبل بھی ان کے ساتھ نہیں تھی۔وہ رضیہ سے الگ ہو کر ہراساں نظروں سے ان کو دیکھنے لگی۔

"کون ہو تم لوگ؟اور ہمارے گھر میں کیا کر رہے ہو؟"

"مائعزم سلیمان احمد!آپ کو یونیورسٹی اسٹوڈنٹس کو ڈرگز سپلائے کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔آپ کا سارا گینگ گرفتار کیا جا چکا ہے۔"ان میں سے ایک افسر نے کہا۔مائعزم تو پولیس کو ہی اپنے کمرے میں دیکھ کر بوکھلا گئی تھی کہاں ڈرگز سپلائے کرنے کا الزام برداشت کرتی؟

www.novelsclubb.com

"کون سی ڈر گز؟ کون سا گینگ ؟ میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ مجھے کہیں لے جانے کی کوشش مت کرنا۔" بظاہر مضبوط لہجے میں بولتی وہ فوراً رضیہ کے پیچھے ہو گئی جیسے وہ جیکی چن ہے اور اسے بچا لے گی۔

"دیکھئے آپ نے جو کہنا ہے تھانے جا کر کہیے گا، ہمیں اوپر سے آپ کو گرفتار کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے، ہمارے پاس آپ کے خلاف اریسٹ وارنٹ ہیں۔" ان میں سے ایک آدمی آگے آیا اور مائعزم کو ہتھکڑی لگانے کی کوشش کی۔ مائعزم بدک کر مزید پیچھے ہو گئی۔ اس کے دوپٹے کا رنگ سرخ تھا اور اس کے ساتھ ساتھ چہرے کا رنگ بھی سرخ ہو رہا تھا۔ وہ سفید قمیض شلوار پر سرخ حجاب لئے ہوئے تھی۔

"اگر آپ ایسے کریں گی تو ہمیں آپ کو زبردستی لے جانا ہو گا۔" وہ پولیس افسر بولا۔

"کسی نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو منہ توڑ دوں گی۔" اس کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ زندگی میں اس کے ساتھ ایسا بھی ہو گا؟ گھر میں کوئی نہیں تھا اور اسے گرفتار کرنے کے لئے پولیس باہر کھڑی تھی۔ یہ کیسی بے بسی تھی؟

اس نے اہلکار کے ہاتھوں سے ہتھکڑی لے لی اور خاموشی سے پہن لی تاکہ کوئی اسے ہاتھ نہ لگائے۔ وہ اس کی ہتھکڑی بند کر کے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے باہر نکل گیا۔ وہ بھی رضیہ سے مل کر باہر نکل گئی۔

"کمال انکل!" وہ روتے ہوئے ان سے لپٹ گئی۔

"میں سلیمان سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، میرا بچہ پریشان نہیں ہونا۔ ان لوگوں کے پاس آپ کے اریسٹ وارنٹ ہیں، میں ابھی کچھ نہیں کر سکتا۔" وہ اسے دلاسہ دے رہے تھے لیکن مائعزم کی ہمت جواب دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کچھ نہیں کیا انکل' یہ جھوٹ بول رہے ہیں' الزام لگا رہے ہیں۔ آپ کو میں ایسی لگتی ہوں؟ مائعزم ایسی نہیں ہے۔ پلیز ابو کو بلائیں۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اس وقت ابو کے علاوہ اسے کوئی یاد نہیں آ رہا تھا۔ کہاں وہ اپنے بھتیجے کے لیے تیاریوں میں مصروف تھی اور کہاں ایک پل میں سب خواب ہو گیا۔

"مائعزم بچے! میں بھی آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ آپ نے بس بہادری دکھانی ہے۔ ہم جانتے آپ نے کچھ نہیں کیا اور آپ ایسی نہیں ہو۔" رونے سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور کمال انکل اسے بہادری دکھانے کے لئے کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ پھر ان پولیس اہلکاروں کے ساتھ خاموشی سے نیچے آ گئی۔ باہر آ کر اسے شدید ندامت کا احساس ہوا۔ تقریباً پورا محلہ ہی سلیمان احمد کے گھر کے باہر پولیس دیکھ کر تماشہ دیکھنے کے لیے کھڑا ہوا تھا۔ وہ کچھ نہ کر کے بھی سب کے سامنے مجرم بن چکی تھی۔

"زم زم بیائن! یہ سب کیا ہے؟" احد جو اس کے پاس ٹیوشن پڑھنے آتا تھا فوراً اس تک آ کر پوچھا اور اس سے ہمدردی کرنے لگا۔

"احد بچے! میں نے کچھ نہیں کیا۔ یہ لوگ جھوٹے الزام میں گرفتار کر رہے ہیں۔"

"میں جانتا ہوں آپ نے کچھ نہیں کیا۔ یہ صرف ایک آزمائش ہے اور آپ کو اللہ پر یقین رکھنا ہے، وہ جب کوئی مصیبت دیتا ہے تو ساتھ ہی اس کا حل بھی دیتا ہے۔ آپ نے پریشان نہیں ہونا۔" وہ تیرہ سالہ لڑکا اس کے گلے لگ کر اس کی ہی بتائی ہوئی باتوں سے اس کا حوصلہ بڑھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سب کو مجھ پر یقین ہے نا؟"

"I know you are innocent zam zam!" وہ بہت پیار سے بولا اور مائعزم نے اپنے آنسو صاف کئے۔

"ہم سب آپ کے ساتھ ہیں زم زم! آپ نے پریشان نہیں ہونا۔ حضرت یوسف کو بھی تو جھوٹے الزام میں قید کیا گیا تھا۔ آپ نے بھی صبر کرنا ہے، ہم آپ کو بچا لیں گے، آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔" اس کے پاس پڑھنے والے تمام بچے ادھر اکھٹے ہو گئے تھے اور اسے دلاسہ دے رہے تھے۔

اہلکار بار بار گھڑی دیکھ رہے تھے کہ کہیں پلین خراب نہ ہو جائے۔

"لیکن وہ نبی تھے ہادی! مجھ میں ان جتنا صبر نہیں ہے لیکن تم سب میرے لیے دعا کرنا" وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ اس میں نبیوں جیسا صبر نہیں تھا لیکن وہ حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتی تھی۔ اس نے خود ہی ہر چیز کا سامنا کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ پولیس موبائل میں بیٹھی تو اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ گاڑی میں پیچھے چار آدمی تھے جو پولیس کی وردی میں تھے لیکن ان کی وردی پر کوئی بیج یا نام کی پلیٹ نہیں لگی ہوئی

تھی۔اب تو اسے ان پولیس والوں سے بھی ڈر لگ رہا تھا کیونکہ ان کے ساتھ کوئی لیڈی پولیس اہلکار نہیں تھی۔

"مجھے ایک کال کرنی ہے۔"جب گاڑی چل پڑی تو اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔وہ ان چاروں سے الگ تھوڑے فاصلے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"آپ کو فون کی اجازت نہیں ہے۔"ایک نے رعب دار انداز میں کہا۔

"صاحب وہ بڈھا تو اپنی گاڑی میں ہمارے پیچھے ہی آ رہا ہے۔"ان میں سے ایک نے کہا جو باہر والی سائیڈ ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کرو سارا انتظام کیا ہوا ہے۔"ایک نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور مائعزم کو دیکھا۔

وہ اپنے آپ میں مزید سمٹی اور بے اختیار اس نے ہتھکڑی لگے ہاتھوں کو منہ پر رکھا تھا۔

آنسو تواتر بہنا شروع ہو گئے تھے کیونکہ اب اسے ادراک ہو رہا تھا کہ وہ گرفتار نہیں ہوئی

بلکہ اغواء کی گئی ہے اور وہ بھی پوری پلاننگ کے ساتھ! کیوں کسی کا نمبر نہیں مل رہا تھا؟

کیوں انہوں نے نام کی پلیٹ نہیں پہن رکھی تھی؟ وہ سب جلدی میں کیوں تھے؟ وہ جعلی

پولیس تھی! یہ سب باتیں وہ اب سوچ رہی تھی جب پانی سر سے گزر چکا تھا۔ وہ پہلے ہی

سہمی ہوئی بیٹھی ہوئی تھی اب وہ مزید دیوار کے ساتھ ہو گئی اگر اس سے پیچھے بھی جگہ ہوتی

تو وہ اُدھر گھس جاتی۔ اس نے آیت الکرسی اور دیگر حفاظت کی دعائیں بھی پڑھ لیں لیکن

خود کو رونے سے نہ روک سکی۔

www.novelsclubb.com

"ایک لڑکی کو خود کو اتنا مضبوط بنانا چاہیے کہ کوئی مرد اس کی طرف آنے کی ہمت تو کیا

اسے نظر اٹھا کر دیکھنے کی بھی ہمت نہ کر پائے۔" بہت پہلے اسے کسی نے کہا تھا۔

"یااللہ مجھے آپ پر پورا یقین ہے! آپ کسی پر اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ مجھے اس مشکل سے بچا لینا۔ پلیز میری مدد فرمانا۔" وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی۔

راستہ بھی طویل سے طویل تر ہوتا گیا۔

"نکلو بی بی! تھانہ آ گیا ہے۔" گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو ان میں سے ایک نے کہا۔ وہ انھیں گھورتی رہی پھر ان کے خباثت بھرے چہروں کو دیکھ کر فوراً باہر نکلنے میں ہی عافیت جانی پر باہر نکل کر اس نے دیکھا وہاں کوئی تھانہ یا جیل ٹائپ جگہ نہیں تھی۔

"یہ کہاں لے آئے ہو تم لوگ؟" وہ غصے بھری آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"آگے دوسری گاڑی پر جانا ہو گا۔"

اس نے دوسری گاڑی دیکھی اور اب وہ بھاگنے کی تیاری میں تھی۔۔۔

****

فرض کرو تم کچھ نہ پاؤ اپنا آپ لٹا کر بھی

فرض کرو کوئی مکر ہی جائے سچی قسم اٹھا کر بھی

فرض کرو یہ فرض نہ ہو سچی ایک حقیقت ہو

تیرے عشق کے ہر اک رستے پہ جاناں ایک قیامت ہو

اور سنا ہے یہ قیامت تو خون کا جگر پیتی ہے

تم تو جاناں فرض کرو گے مجھ پہ یہ سب بیتی ہے

www.novelsclubb.com

آج صبح سے غازی کچھ اداس سا تھا۔دل کسی انہونی کی خبر بہت دھڑلے سے دے رہا تھا

لیکن وہ اسے بس اپنے نئے ٹاسک کا پریشر سمجھ رہا تھا جو اسے دیا گیا تھا اور شاید اسی کی ٹینشن

میں تھا۔دوسرا آج وہ سلیمان احمد کو اپنے بھائی سے ملنوانا چاہ رہا تھا سو اس مقصد کے لئے وہ اسلام آباد میں تھا۔

پانچ بجے ان سب کو گھر بھی پہنچنا تھا کیونکہ مائعزم نے سختی سے سب کو گھر آنے کا کہا تھا۔

"ایس پی شاہ زیب سے کہیں میجر شام ملنا چاہتا ہے۔"حولدار سے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کے آفس میں تھے۔

کمرہ کلون کی مہک سے خوشبودار تھا اور اس کے خوشبوؤں کے دلدادہ ہونے کا پتہ دے رہا تھا۔ان دونوں کو اندر آتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔زبان کو جیسے قفل لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

اسے امید تھی کہ غازی دوبارہ نہیں آئے گا لیکن غازی کسے ساتھ لے آیا تھا۔

جب حلیمہ کے قاتل انعام کو لے کر چلے گئے تھے تو سلیمان احمد نے ان کو پکڑ لیا تھا لیکن ان سب نے اعتراف کیا تھا کہ انہوں نے اس بچے کو دریائے نیلم میں بہا دیا ہے اور اب تو

وہ مر چکا ہو گا۔ کتنے ہی دن سلیمان احمد نے نیلم میں سرچ آپریشن بھی کروایا لیکن جن لوگوں کو دریا بہا کر لے جاتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتے اور پھر اس دن سب نے یہی سمجھا تھا کہ انعام غازی کی بھی موت ہو چکی ہے۔ ظالم نیلم نے ایک زندگی نگل لی ہے!

اس وقت سلیمان احمد کو بے اختیار اپنا بھائی یاد آیا اور ان کی آنکھوں میں نمی واضح ہوئی۔ وہ بے یقینی سے کبھی سلیمان احمد کو دیکھ رہا تھا اور کبھی غازی کو، شرمندگی کا الگ ہی احساس ہو رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور جا کر سلیمان احمد کے گلے لگ گیا۔ غازی سے بہت شرمندہ تھا۔ اس دن اس نے اپنے بھائی سے جس بے رخی سے بات کی تھی وہ اسے اندر تک زخمی کئے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہی اچھا ہوتا انعام بیٹا تم سب کچھ جان کر ہم سے دور رہنے کے بجائے ہمارے پاس آتے، تم ہمارے پاس ہی تھے لیکن تم نے کبھی ہمیں نہیں بتایا۔" انہوں نے شکوہ کیا۔

اس دن جس طرح وہ احتشام کے سامنے خود کو ایس پی شاہ زیب ظاہر کر رہا تھا اس وقت اپنا پول کھلتا ہوا نظر آیا۔ انعام نام سے اگر وہ واقف تھا بھی تو اسے کچھ یاد نہیں تھا۔ آرفن ایج میں اسے سب زیبی کہتے تھے۔

"میں کچھ سمجھا نہیں، آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں سر!" وہ جان بوجھ کر تایا جان بولتے بولتے چپ ہو گیا۔

"تمہاری عقل بھی میں شام کی طرح ٹھکانے لگانے والا ہوں، فکر نہ کرو۔" وہ پھر آگے بڑھے اور اسے اپنے گلے سے لگایا اور اس کا چہرہ چوما۔ اب کے انعام بھی خود پر اختیار نہ رکھ پایا اور آنسو اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔

www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے کھڑا تھا لیکن یہ ایموشنل سین دیکھ کر احتشام اُدھر رکا نہیں تھا، وہ باہر آگیا۔ اس کا بھائی زندہ تھا، جہاں بھی تھا لیکن زندہ تھا۔ وہ خوش تھا لیکن وہ شرمندہ تھا۔ ایک اور

وعدہ وفا نہیں کر پایا وہ حلیمہ سے !اس نے اپنے بھائی کا خیال نہیں رکھا اور وہ آج ایس پی تک بن گیا۔

پھر پتہ نہیں کتنی ہی دیر تایا بھتیجا راز و نیاز کرتے رہے لیکن غازی اندر نہ گیا اور اس وقت اسے صرف ایک ہستی یاد آئی تھی اور وہ مائعزم تھی۔ سوفٹ سے اسے کال ملالی۔

"السلام علیکم !" مائعزم کی مصروف سی آواز گونجی تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔ اس کی آواز بہت پیاری تھی، کوئل کی کوکو سے بھی پیاری اور مدہوش کر دینے والی۔

"وعلیکم السلام !کیا ہو رہا ہے؟" یہ مائعزم کے اغواء ہونے سے چند گھنٹے پہلے کی بات تھی جب اس نے غازی سے بات کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"فی الحال تو صفائی وغیرہ کر رہے ہیں، آپ کو مبارک ہو پھوپھا بن گئے ہیں۔"

"خیر مبارک! لیکن تم صرف یہ بول دو کہ انکل بن گیا ہوں۔ پھوپھا اولڈ فیشن ہے۔"

"جیسے آپ کی مرضی! ویسے آپ نے کال کی، کوئی کام تھا؟" وہ ساتھ ساتھ انڈور پلانٹس سیٹ کر رہی تھی لیکن غازی کی کال کاٹ بھی نہیں سکتی تھی۔

"ضروری تو نہیں مجھے کوئی کام ہو تو تمہیں کال کروں۔ بیوی سے بات کرنے کا بھی دل کر جایا کرتا ہے۔" وہ ہنسی جیسے غازی کا مذاق اڑا رہی ہو۔ وہ جو بولتا تک نہیں تھا اس کا دل کر رہا ہے بیوی سے بات کرنے کا۔ اللہ کی قدرت!

"اوہاؤ رومینٹک غازی! میں ابھی فری نہیں ہوں سو کام کی بات ہے تو ضرور کریں ورنہ شام میں ملاقات ہوتی ہے۔" پہلا جملہ طنز اور بعد والا سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یار ایسا بھی کیا ضروری کام کر رہی ہو کہ دو منٹ بات نہیں کر سکتی؟" وہ بلاوجہ ہی جھنجھلا گیا بلکہ مائعزم کی طرف سے خود کو اگنور کیے جانے پر بدمزہ ہوا۔

"اوکے! کوئی ضروری کام نہیں کر رہی آپ سکون سے بات کریں۔آپ کی طبیعت خراب لگ رہی ہے؟" وہ فوراً نرمی سے بولی کہ ایک ٹہنی کاٹتے ہوئے اس کو کانٹا لگا تو وہ ہلکا سا چیخی۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں بس پودے سیٹ کر رہی تھی تو کانٹا لگ گیا۔" اس نے لاپرواہی سے انگوٹھے کو دانتوں کے بیچ رکھ کر ہلکا سا دبایا۔

"درد ہو رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں!"

"خون تو نہیں نکل رہا؟" غازی نے پریشانی سے پوچھا۔

"کیا ہو گیا ہے غازی؟ کانٹا ہی تو تھا' کوئی گولی تو نہیں تھی جس کی تکلیف میں برداشت نہ کر سکوں؟ اور میں کوئی بچی نہیں ہوں جو اتنی چھوٹی سی تکلیف پر رونے لگ پروں۔ ایسی باتوں پر فکر مند مت ہوا کریں۔" غازی بہت کیئر نگ تھا اسے اندازہ تھا لیکن اتنی چھوٹی تکلیف پر وہ پریشان ہو جائے یہ مائعزم کو پسند نہیں تھا۔

"تمہیں واقعی درد نہیں ہو رہا؟" اس نے حیران ہو کر فون کو کان سے ہٹا کر گھورا۔

"نہیں بالکل درد نہیں ہو رہا اور جسم پر لگنے والی چوٹیں تو وقتی ہوتی ہیں، زخم بھر جایا کرتے ہیں۔ آپ فضول میں پریشان ہو کر مجھے پریشان کر رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اپنے جسم پر لگنے والی چوٹیں معمولی لگتی ہیں مائعزم! لیکن اپنوں کو لگنے والی چوٹیں ڈرا دیتی ہیں۔"

"غازی!" وہ آہستہ سے بولی۔

"میں سن رہا ہوں مائعزم تم بولتی رہو!"اس نے تھک کر پیچھے دیوار سے ٹیک لگالی۔

"آپ کو بخار ہے؟"

"شاید ہلکا سا ہو لیکن میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ مجھے کھانسی نہ لگے۔ نفرت ہے مجھے کھانسی سے۔"وہ اکتا کر بولا۔

"اللہ کی طرف سے ہمارے گناہ دھونے کے لئے ایسی چھوٹی موٹی بیماریاں آتی ہیں، پھر بھی آپ ٹیبلیٹ وغیرہ لے لینا!"

"ٹھیک ہے،اور؟"اس نے موضوع تبدیل کروانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کی زندگی کی کہانی آپ کی زبانی سننا چاہتی ہوں۔"

"میں بھی تمہیں سب کچھ سنانا چاہتا ہوں۔"

"میں تب تک سن سکتی ہوں جب تک آپ تھک نہ جائیں۔"

"شکریہ مائعزم! ہر چیز کے لئے۔"

"اچھا چھوڑیں! کب تک آجائیں گے؟" وہ اسے بہت عزیز ہو گیا تھا۔ کیوں؟ وجہ اس کے پاس نہیں تھی لیکن وہ اسے اچھا لگنے لگا تھا۔

"جب تم بلاؤ!" غازی نے کہا۔

"میرے بلانے پر کبھی آپ نہ آئے تو؟"

"تو کیا اس وقت تم مجھے معاف کر دو گی یہ سمجھ کر کہ تم سے ضروری کام ہو سکتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"سب کو معاف کر سکتی ہوں۔۔۔آپ کو بھی!" وہ اداسی سے بولی۔ وہ غازی کی پہلی چوائس نہیں تھی، اس احساس نے اسے تکلیف دی تھی۔

"اگلے چند گھنٹوں میں ہم تمہارے پاس ہوں گے۔"

"ویری گڈ! سردار آپ کے ساتھ ہیں نا؟"اس نے پوچھا۔

"فی الحال تو وہ کسی اور کے ساتھ ہیں لیکن تم تیار رہنا آج سرپرائز ہے تمہارے لیے۔"

"ارے واہ کیسا سرپرائز ہے؟سچ پوچھیں تو اس وقت تو ظل الرحمان سے بڑا کوئی سرپرائز نہیں ہے۔"

"نہیں وہ پورے 26 سال کا سرپرائز ہے اور تمہارا بھتیجا چند گھنٹے پہلے کا۔"غازی نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آہاں! یہ کون ہے؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"میرا ویٹ کرنا! گھر آ کر بتاؤں گا۔" غازی نہیں جانتا تھا مائعزم اس کا انتظار نہیں بلکہ وہ

مائعزم کا انتظار کرنے والا ہے شاید ساری زندگی!

"خیریت سے آئیں!" اس نے کہا اور فون بند کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد شاہ زیب کو سردار سلیمان اپنے ساتھ لے آئے۔ وہ غازی کے پیر پڑنے لگا

لیکن غازی فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اسے بھی کھڑا کیا۔

"کیا کر رہے ہو یار؟" شاہ زیب اسے دیکھتے ہوئے رو پڑا۔

"آئی ایم سوری غازی بھائی!" وہ غازی کے گلے لگ کر رونے لگا تو وہ بھی خود پر قابو نہ رکھ

www.novelsclubb.com

پایا اور دونوں بھائیوں نے مل کر رونے لگے۔ اس بات سے انجان کے وہ تھانے میں

کھڑے ہیں اور وہاں ایسے ایموشنل سین نہیں کیے جاتے۔

اتنے سالوں کا پیار تھا وہ بھی خونی رشتوں کا پھر کیسے نہ روتے؟ کتنی دیر دونوں گلے لگے رہے جیسے ایک سکون سا ملا ہو۔

"بھائی! میں سب کچھ جان کر بھی آپ لوگوں کے پاس اس لئے نہیں آیا کیونکہ مجھے لگا کہ آپ لوگوں نے خود مجھے یتیم خانے بھیجا ہے اور پھر مجھے سب سے نفرت ہو گئی۔ایم رئیلی سوری میری غلطی تھی۔۔۔"

"نہیں انعام میری جان! ایسے مت کہو۔مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں۔ہاں میں اب تک کی ساری زندگی میں ماما بابا سے صرف یہ شکوہ کرتا تھا کہ وہ تمہیں کیوں ساتھ لے کے چلے گئے؟ کیا میں تمہارا خیال نہیں رکھ سکتا تھا؟ چلو انہوں نے تو ساتھ جینے مرنے کی قسم کھائی تھی تمہیں تو میرے پاس رہنے دیتے۔میں صرف اس وجہ سے ان دونوں سے

www.novelsclubb.com

سوال کرتا رہا لیکن تم ٹھیک ہو میرے بھائی! تمہیں اپنے سامنے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، سدا سلامت رہو۔" وہ اسے ایک بار پھر گلے سے لگا کر پیار کر رہا تھا۔

"آئی ایم سوری بھائی! میں نے آپ سے دور رہ کر آپ کو تکلیف دی۔" وہ پھر سے رو پڑا۔

اس وقت وہ غازی کے سامنے بالکل ایک بچہ لگ رہا تھا۔ غازی کو چھوٹا انعام یاد آیا جو رونے کے علاوہ کچھ نہیں کرتا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ باہر آ گئے کیونکہ انہیں مظفر آباد پہنچنا تھا۔ انعام کو انھوں نے ساتھ لے لیا۔ اس لیے اس نے اپنی چند دنوں کی چھٹی منظور کروائی۔ غازی نے اسے چاچو بننے پر مبارک باد دی اور وہ سب کے بارے میں مختصراً اسے بتانے لگا۔ وہ سب جانتا تھا لیکن غازی کے منہ سے سن کر اسے سکون مل رہا تھا۔ وہ دونوں گاڑی میں پیچھے بیٹھ گئے تھے اور سلیمان احمد ڈرائیور کے ساتھ آگے تھے۔

"غازی میں گھر سے ہو کر سیدھا بارڈر والی سائیڈ نکل جاؤں گا۔تم چند دن گھر رہ لینا۔"

"جی ٹھیک ہے!"اس نے تابعداری سے کہا۔

غازی کو بخار تھا۔اس نے اپنا سر شاہ زیب کی گود میں رکھ لیا اور سیٹ پر نیم دراز ہو گیا گو کہ اس کا لمبا چوڑا جسم وہاں پورا نہیں آسکتا تھا۔

آج وہ بہت ہی ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ بہت بے چین بھی تھا کہ کہیں سب کچھ پھر سے خراب نہ ہو جائے۔وہی وسوسے آرہے تھے جو حلیمہ سے آخری گفتگو کے بعد آئے تھے جیسے پھر کوئی چھوڑ کر جانے والا ہے۔اپنی براؤن آنکھوں سے وہ شاہ زیب کی کالی گہری آنکھیں دیکھنے میں مصروف تھا بلکہ اس کے چہرے کے ہر اک اک نقش کو حفظ کر رہا تھا جب شاہ زیب کا فون بجا۔اس نے نمبر دیکھا تو ایک پل کے لیے اس کے ماتھے پر ان گنت شکنیں ابھریں۔ایک نظر اس نے غازی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

سلیمان تایا تو شاید سو رہے تھے کیونکہ وہ اور غازی رات سے جاگ رہے تھے۔غازی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے سوال کیا کہ کون ہے تو اس نے فون سائیڈ سے بند کر کے کہہ دیا کہ ایک دوست ہے کہ فون ایک بار پھر بجا۔اس کے فون بند کرنے سے پہلے ہی غازی نے اس کے ہاتھ سے فون اچک لیا اور کال بھی پک کر لی۔

"تم ایک بہت گھٹیا انسان ہو شاہ زیب! نفرت ہے مجھے تم سے اور تمہاری سوچ سے۔اگر تم نے اپنے ماں باپ اور بہن کا بدلہ لینا تھا تو میرے گھر والوں سے لیتے مجھے بیچ میں کیوں لایا تم نے گھٹیا انسان؟ میں نے اپنے گھر کے مردوں کو کہا تھا کہ وہ تمہاری فیملی میں سب کا قتل کروا دیں؟ بولو۔۔۔تم نے اپنا منہ کیوں بند کیا ہوا ہے؟ مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہے شاہ زیب۔۔۔میں اتنی بے وقوف لڑکی ہوں مجھے آج اندازہ ہوا۔تم نے مجھے کسی لائق نہیں چھوڑا! تم نے میری محبت کے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ایسی تربیت کی تھی تمہارے

مرحوم والدین نے کہ ایک لڑکی کے ساتھ غلط نیت بنا کر دوستی رکھنا۔۔۔ محبت کا جھوٹا ڈرامہ کرنا اور اسے چھوڑ دینا۔" وہ وفا رخ کا نمبر تھا۔ وہ سرد تاثرات سے وفا کو بھی سن رہا تھا اور شاہ زیب کو بھی گھور رہا تھا۔ شاہ زیب نے بے چارگی سے آنکھیں بند کر لیں جیسے اب کچھ نہیں بچا۔

"میں تم سے محبت کرتی تھی زیبی! تمہاری وجہ سے میں اپنے اس بھائی کے پاس اٹلی سے انگلینڈ چلی گئی جس سے میں نے ساری زندگی سیدھے منہ بات نہیں کی تھی۔ میں نے تمہارے لئے اس کی منت کی تھی کہ وہ گھر میں سب کو منائے کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں کیونکہ جب تم نے اقرار کیا تھا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے تو تمہاری باتوں میں سچائی تھی گھٹیا انسان۔۔۔ تم نے محبت کو مذاق سمجھ لیا۔ میں تم سے محبت کر بیٹھی تھی۔ تمہاری محبت میں تمہارے ایک کہنے پر تمہارے فلیٹ پر چلی آئی۔ آج کل کون لڑکی اتنی

احمق ہو گی جتنی وفارخ نکلی؟تم نے مجھے نیند کی گولیاں دے دیں لیکن پھر بھی میرے قریب نہیں آئے۔کیوں نہیں آئے؟تم آ سکتے تھے نا۔۔۔مرد تھے بھٹک سکتے تھے کیوں نہیں بھٹکے؟کیا میرا وجود اس قدر ملعون ہے شاہ زیب کہ تم میرے قریب تک نہیں آئے اور تم میرے سامنے یہ سب کہہ نہیں سکے؟کیوں تم مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہو؟میں نے کیا کیا ہے؟خدا کا واسطہ ہے کچھ تو بولو۔۔۔"وہ رونے لگی تھی۔

"میں جان چکی ہوں تمہاری فیملی کے ساتھ میرے بابا نے کیا کیا ہے۔پلیز تم مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دو،جلا دو۔۔۔کچھ بھی کر لو،جیسے مرضی بدلہ لے لو لیکن مجھ سے دور نہ ہو۔ایک بار مجھ سے مل لو!مجھ سے بات کر لو۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں شاہ زیب۔۔۔تم بہت برے ہو لیکن تم مجھے کیوں سزا دے رہے ہو؟میرا قصور بتاؤ۔اگر تم ایک ہفتے کے اندر مجھ سے ملنے واپس نہ آئے تو میں خودکشی کر لوں گی۔تم جانتے ہو کہ میں

دھمکیاں نہیں دیتی، میں وہ بات کہتی ہوں جو میں کر سکتی ہوں۔ قسم سے میں خود کو مار دوں گی کیونکہ میرا ضمیر اتنا بے غیرت نہیں ہے کہ دوبارہ سر اٹھا کر جی سکے۔ تم اپنے ضمیر کے بوجھ تلے دبے رہ جاؤ گے کہ ایک لڑکی نے تمہاری وجہ سے خود کی جان لی۔ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو پلیز صرف ایک دفعہ میرے گھر والوں کو چھوڑ کر تم میرے بارے میں سوچو۔ کیا کبھی میری دوستی میں کھوٹ تھا؟ کیا میری محبت جھوٹی تھی؟ کیا میری نیت صاف نہیں تھی؟ بتاؤ! میں وعدہ کرتی ہوں کبھی تم سے کچھ نہیں مانگوں گی۔۔۔ پلیز مجھے تمہارا ساتھ چاہیے۔۔۔" وہ کچھ اور بھی کہہ رہی تھی لیکن غازی نے فون بند کر دیا اور لال بھبوکا چہرے سے اپنے ساتھ بیٹھے اس انسان کو اندر باہر سے دیکھا۔ غازی کی نظریں خود پر پا کر اس نے گہرا سانس لیا۔

"میں جانتا ہوں آپ کا دل کر رہا ہے مجھے چیر ڑیں مار مار کر ہلاک کر دیں لیکن میں نے وہ کیا جو مجھے بہتر لگا۔" غازی نے غور سے اسے دیکھا اور خود کو قدرے نارمل کیا۔

"خودکشی کرنے لگی ہے ہماری کزن! چلو اچھا ہے میں تو اس خاندان کے ایک فرد کو بھی زندہ برداشت نہیں کر سکتا۔ خود کو خود ختم کریں تو زیادہ مزہ آئے گا۔" غازی نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور پر سکون رہا لیکن دوسری طرف تو جیسے دنیا ہی الٹ گئی تھی۔

"نہیں غازی بھائی وہ۔۔۔"

"وہ کیا؟" اس نے لاپرواہی سے پوچھا۔ ڈرائیور نے بھی ایک نظر پیچھے انعام کو ضرور دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وفا ایسی نہیں ہے۔ میرا مطلب وہ بہت اچھی ہے۔۔۔ اپنے باپ بھائی جیسی چالاکیاں اسے نہیں آتیں، میں۔۔۔ میں نے اس کے ساتھ وقت گزارا ہے وہ بہت معصوم ہے۔

اسے ان لوگوں کی سچائی تک نہیں معلوم! وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟ میں اسے فون کرتا ہوں، وہ خودکشی نہیں کرے گی۔" غازی کے ہاتھ سے فون لینا چاہا لیکن غازی نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"تو کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟"

"ہاں میں اسے دل و جان سے چاہتا ہوں لیکن اسے اپنی فیملی سے دور رکھنا چاہتا تھا، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کرے گی۔" وہ چوری پکڑے جانے والے تاثرات کے ساتھ بولا۔

غازی نے اسے فون نہیں دیا اور وہ انجانے میں اسے سچ بتا بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"سچی محبت یا صرف ٹائم پاس؟" وہ خاصا محظوظ ہو رہا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے بھائی؟ ٹائم پاس کے لئے بہت سی لڑکیاں مل جاتی ہیں لیکن میں ایسا نہیں ہوں۔ بس وفا سے محبت کر بیٹھا تھا اس لیے اس کے ساتھ رہا۔ اب میرا فون واپس کریں اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر بیٹھے۔" وہ بہت سنجیدگی سے بولا۔

"پھر اس سے شادی کر لو۔"

"اپنے ماں باپ کے قاتل کی بیٹی سے شادی کر لوں؟ سیریسلی؟"

"اس نے تو قتل نہیں کیا تھا۔"

"خون میں بہت کشش ہوتی ہے غازی بھائی! کیا پتہ وہ کل کو اپنے باپ کی طرح نکلے؟"

www.novelsclubb.com

"محبت میں بھی بہت کشش ہوتی ہے انعام! جس سے کی جائے اس کے لیے پاک جذبات رکھے جاتے ہیں۔ تم کیا کرنا چاہ رہے تھے؟ تم اس لڑکی کو اس کی نظروں میں گرا چکے ہو

کہ وہ اپنے ضمیر کا بوجھ برداشت نہیں کر سکے گی۔ وہ صرف اس وجہ سے خودکشی کرنا چاہ رہی ہے کہ اس نے تم سے محبت کی۔ اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو اس سے نکاح کرو نہ کہ اسے رسوا کرو۔" وہ کچھ نہ بولا۔

"کہو اب؟" غازی سختی سے پوچھ رہا تھا۔

"وہ واقعی میری وجہ سے؟"

"ظاہر ہے!"

سلیمان احمد بھی اٹھ گئے اور مسکرا کر ایک نظر ان دونوں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اس نے ایک ہفتے کا ٹائم دیا ہے، اب سوچ لو۔" غازی نے کہا اور فون اسے پکڑا دیا۔

"کیا ہو گیا ہے برخوردار؟ بھائی ملا تو غزالہ کی نیند کی کوئی فکر نہیں رہی؟" سلمان احمد نے

غازی کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ ہنسا۔

"سوری غزالہ آپ سو جائیں! میں اب نہیں بولوں گا۔" پھر وہ غزالہ والی سٹوری انعام کو

سنانے لگا۔ وہ لوگ ایک بجے دن کا کھانا کھانے کے لئے ایک ریسٹورینٹ میں رکے۔ غازی

اور شاہ زیب جلد ہی فارغ ہوں گئے سو اس نے باہر آ کر اس سے مختصر سا وفا کے بارے

میں سب کچھ پوچھ لیا اور شاہ زیب نے کچھ نہ چھپایا یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرنے

والا تھا۔ پھر غازی نے اسے وفا کو کال کرنے کے لیے کہا تو اس نے کال کی اور وفا نے اٹھا

لی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے خود کو کوئی نقصان پہنچایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ میں چند دنوں تک گھر والوں کو بھیجوں گا ورنہ ہم کورٹ میرج کر لیں گے۔ ابھی مجھے تھوڑا کام ہے پھر کسی وقت بات کروں گا۔ میرے فلیٹ پر ہی!" مختصر سا غازی کے کہنے پر اس نے وفا سے کہہ دیا۔

"شکریہ بھائی!" وہ پھر سے غازی سے لپٹ گیا۔

"تم اس سے اپنی غلط کی معافی مانگو گے، یہاں تک کہ وہ دل سے معاف کر دے۔ وفا اچھی لڑکی ہے، اس کا دل صاف ہے، اسے کبھی دکھ مت دینا۔" اس نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

وہ گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی سو گیا تھا کیونکہ اس کا بخار سر چڑھ رہا تھا۔ شاہ زیب نے چیک کیا تو وہ بہت گرم ہو رہا تھا۔ سیٹ پر وہ بمشکل پورا آیا تھا اس لیے بچوں کی طرح دبکا ہوا تھا شاید اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ شاہ زیب نے اپنا کوٹ اتار کر اس کی سفید شرٹ کے اوپر

رکھ دیا اور تایا جان سے بات کرنے لگا۔ گاڑی میں ہیٹر بھی لگا ہوا تھا لیکن غازی کا بخار بڑھتا جا رہا تھا۔

"مائع زم۔۔۔" غازی ایک دم سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"کیا ہوا بھائی؟" شاہ زیب نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ غازی نے سرخ ہوتی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا تو خود کو کمپوز کیا۔

"شام بیٹا تم ٹھیک ہو؟" سلیمان احمد نے بھی پوچھا۔

"جی ٹھیک ہوں شاید کوئی برا خواب دیکھ لیا تھا۔" وہ کہہ کر پھر لیٹ گیا لیکن اب کی بار ڈر اس کے چہرے پر رقم تھا۔

www.novelsclubb.com

"آہاں خواب میں بھی بھابھی جی نظر آتی ہیں!" شاہ زیب نے سر گوشی کی تو غازی نے اسے گھوری سے نوازا اور فون نکال کر مائعزم کا نمبر ملانے لگا لیکن اس کا فون بند جا رہا تھا۔ اسے تشویش ہوئی اس لیے اس نے پھر کال کی لیکن مائعزم نے فون نہیں اٹھایا۔ اس نے اپنا وائس میسج ریکارڈ کر کے بھیج دیا کہ وہ اسے کال بیک کرے۔ وہ بہت پریشان نظر آتا تھا۔

"میرے بلانے پر کبھی آپ نہ آئے تو؟" اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔

"کیا ہوا بھائی؟ کوئی مسئلہ ہے؟"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے جیسے مجھ سے کچھ چھینا جانے والا ہے۔ کوئی میرا اپنا!" غازی نے آنکھیں موندے کہا۔ وہ کبھی نہیں سوتا تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے وہ بغیر نیند کی گولیوں کے سو گیا تھا اور پھر خواب میں اس نے مائعزم کو خود سے دور جاتے دیکھا۔

"مثلاً؟" شاہ زیب نے پوچھا۔ سلیمان احمد خاموش رہے۔

"جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں۔" غازی کے کہنے پر سلیمان احمد نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔

وہ اس کے چہرے پر رقم غم کی تحریر بہت غور سے پڑھ رہے تھے، ٹھیک ویسا چہرہ اس کا تب تھا جب اس نے سب کچھ کھو دیا تھا۔ ابھی جب کسی کو ٹھیک سے پایا بھی نہیں تھا اسے کھونے کے خوف سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ انھوں نے مائعزم کو فون لگایا کہ اس کی خیریت دریافت کر لیں لیکن فون بند جا رہا تھا۔ گھر کے نمبر پر بھی ٹرائی کیا لیکن رابطہ نہ ہوا۔ چوکیدار اور گھر کے ڈرائیور سے بھی رابطہ کیا لیکن ان کے فون بھی بند جا رہے تھے۔ اب انہیں بھی تشویش ہوئی۔ یہ وہ وقت تھا جب وہ لوگ مائعزم کو لے کر جا چکے تھے۔

سلیمان احمد نے حذیفہ کا نمبر ملایا۔

"مبارک ہوابوایک خوبصورت سے پوتے کے دادابن گئے ہیں۔"دوسری طرف سے حذیفہ چہکا۔باپ بننے کی چھپائے نہ چھپنے والی خوشی!

"بہت بہت مبارک ہو حذیفے!اللہ پاک نے تمہیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا ہے۔" انہوں نے خوش دلی سے کہا۔

"خیر مبارک!آپ لوگ کب تک آئیں گے؟"

"شام تک آجائیں گے انشاءاللہ!ایک کام کرومائعزم سے رابطہ کر کے کہو کہ ابو کو کال کرے ورنہ گھر جا کر اسے دیکھ آؤ۔"غازی نے فکر مندی سے انہیں دیکھا کیسے وہ اس کے دل کا حال جان چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جی میں جاتا ہوں!لیکن مجھے لگتا ہے اس نے جان بوجھ کر فون آف کیا ہوا ہے کہ کہیں ہم اسے ظل کی تصویریں نہ بھیج دیں اور اس کا سرپرائز خراب نہ ہو جائے۔"

"نہیں بیٹا وہ ایسا نہیں کرتی ! تم اس سے بات کر لو تو مجھے انفارم کرو۔" انہوں نے کہا۔

"میری طرف سے بھی حذیفے کو مبارکباد دینا۔" غازی نے بخار کے زیرِ اثر آواز میں کہا۔

انہوں نے غازی کا پیغام دے کر فون بند کر دیا۔اب کے انہیں بھی تشویش ہو رہی تھی

کیونکہ مائعزم گھر پر اکیلی تھی۔چوکیدار اور گھر کا ڈرائیور بھی فون نہیں اٹھا رہے تھے

حالانکہ سلیمان صاحب کی ایک بیل پر وہ لوگ کال اٹھا لیتے تھے۔

جس اسپیڈ سے ڈرائیور کار چلا رہا تھا وہ آٹھ بجے سے پہلے مشکل ہی گھر پہنچتے۔

"شاہ زیب ! جب تم نے کہیں بہت جلدی پہنچنا ہوتا ہے تو گاڑی کی سپیڈ کتنی رکھتے ہو ؟"

www.novelsclubb.com

سلمان احمد نے پوچھا کیونکہ ینگ لڑکے عموماً گاڑی تیز چلاتے ہیں۔

"میں نے جہاں پانچ گھنٹوں میں پہنچنا ہوتا ہے ڈھائی گھنٹوں میں پہنچ جاتا ہوں۔"

"اور جہاں پہاڑی علاقہ ہو؟"

"سوری ٹو سے وہاں آپ سب کی حفاظت کی ذمہ داری میری نہیں ہو گی کیونکہ میں دو گھنٹوں میں پہنچادوں گا۔"

"آگے آجاؤ! تم جیسے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ باقی زندگی موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" فوراً سے گاڑی کی سیٹنگ بدلی۔ سلیمان احمد پیچھے غازی کے پاس آگئے۔ شاہ زیب ڈرائیونگ سیٹ پر اور ڈرائیور اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا۔ موٹروے تھی اس لیے اسے کوئی خاص دقت نہیں ہوئی۔ البتہ جب کشمیری علاقوں میں گاڑی داخل ہوئی تو وہ خطرناک حد تک بری ڈرائیو کر رہا تھا اور باقی سب کو ڈرا رہا تھا۔ گاڑی مظفر آباد کے سفر پر رواں دواں تھی۔

****

www.novelsclubb.com

دل لگی،دل کی لگی بن کے مٹا دیتی ہے

روگ دشمن کو بھی یارب!نہ لگانا دل کا

وہ گاڑی سے نکل گئی تو وہ سنسان سی سڑک جنگل کے درمیان تھی۔ارد گرد لمبے لمبے درخت تھے۔وہ جنگل میں تھے مطلب؟وہ بھاگ سکتی تھی۔

"مائعزم!۔۔۔فاریسٹ۔۔۔ہری اپ بھاگو تھری۔۔۔ہری اپ!"

اس نے ان لوگوں کو دیکھا جو تعداد میں پانچ تھے۔زبان سے ہونٹوں کو تر کیا اور خود کو تسلی دی کہ وہ کر سکتی ہے اور اس نے ارد گرد دیکھے بغیر جنگل کی طرف دوڑ لگا دی۔اگر

www.novelsclubb.com

موت آنی ہی ہے تو ایسے ان لوگوں کے ہاتھوں میں کیوں آئے؟وہ لوگ بھی فوراً اس کے پیچھے بھاگے۔

اگر اس وقت کوئی جاننے والا مائعزم کو دیکھ لیتا تو بالکل یقین نہ کرتا کہ یہ وہی مائعزم ہے جس نے کبھی اسکول کالج میں ایک ریس تک اٹینڈ نہیں کی۔اس کے پیروں میں ایک طاقت سی آگئی تھی جو وہ بھاگتی جا رہی تھی۔اس وقت وہ کسی ریس میں حصہ لیتی تو یقیناً جیت جاتی لیکن اس وقت وہ خوف اور ڈر کے مارے بھاگ رہی تھی۔اس رات کے جنگل سے یہ جنگل زیادہ گھنا نہیں تھا اس لیے وہ سیدھ میں ہی بھاگتی جا رہی تھی۔دونوں ہاتھ ہتھکڑی میں بندھے ہوئے تھے اور دوپٹہ سر سے اتر گیا لیکن اس نے کس کر پکڑا ہوا تھا۔

راستے میں ایک پتھر آیا اور وہ ٹھوکر کھا کر گر گئی۔دوبارہ اٹھنے سے پہلے ہی کسی نے اسے زوردار تھپڑ مارا تھا۔وہ ایک چیخ کے ساتھ دوبارہ زمین پر گر گئی۔

"اب مجھے ہاتھ لگایا نا تو تمہارے ہاتھ توڑ دوں گی کتے!"اس وقت وہ جتنا بھی ڈر رہی تھی اسے صرف ایک بات یاد تھی کہ اسے خود کو کمزور نہیں دکھانا۔وہ کمزور نہیں ہے۔

"کاش کے ہاتھ لگانے کے بعد میں انہیں توڑ بھی سکتا لیکن اس کی اجازت نہیں ہے۔"

اس نے شیطانی مسکراہٹ سے کہہ کر اس کو کھڑا کیا۔وہ اسے گھسیٹ کر واپس لائے۔

مائعزم نے اس وقت صرف اللہ کو یاد کر کے رہائی مانگی تھی اور وہ اسے پولیس وین کے

بجائے کسی دوسری کار میں بٹھا رہے تھے۔اس کے مزاحمت کرتے ہی ان میں سے کوئی

اسے تھپڑ لگا دیتا۔کلوروفارم سنگھانے کے بعد اسے پچھلی سیٹ پر لٹا دیا گیا۔اس کار میں

صرف دو لوگ تھے کیونکہ میر پور میں انہوں نے کار اصل مالک کے حوالے کرنی تھی۔

کار بہت تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔مائعزم نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ

وہ اس طرح مظفر آباد سے نکل جائے گی شاید اب وہاں اسے کوئی یاد نہ رکھے یا مائعزم خود

کبھی یہاں واپس نہ آ پائے۔کون جانے؟

وہ بے ہوش تھی اور گاڑی اب شارٹ کٹ سے نکالنے کے بعد وہ مظفر آباد سے دور ہوتے

جا رہے تھے۔

مائعزم بغیر دوپٹے کے پچھلی سیٹ پر دنیا سے مافیہا سے بے خبر لیٹی ہوئی تھی۔آگے کیا ہونا

تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔اللہ سب کی خیر کرے!

****

جاناں بیا بین تو شکستہ دلی من

عمری گذشتہ است منم آشنای تو

www.novelsclubb.com

(اے محبوب میرے ٹوٹے ہوئے دل کو دیکھو

زندگی بھر آپ کو جاننے میں گزر گئی۔)

وہ لوگ جب گھر پہنچے تو ایک عجیب سی خاموشی تھی۔گھر کے اندر باہر لوگ جمع تھے۔

غازی بھی گھر آنے پر جاگ چکا تھا۔

"دادی تو یقین ہی نہیں کریں گی کہ میں تمہیں واپس لے آیا ہوں۔"غازی نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ بخار کے زیر اثر نہ ہونا شروع ہو جائے کیونکہ اس کا جسم بہت گرم ہو رہا تھا۔

"آپ کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے یا فوتگی ہوئی ہے؟"

"شش! کیا بول رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"شاید آپ لوگ خوشی ایسے سوگ کی طرح مناتے ہوں؟"وہ واقعی حیران تھا کہ اتنی خاموشی وہ بھی خوشی کے موقع پر۔ایسے مواقعوں پر تو بھانت بھانت کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں۔

وہ ایس پی کی وردی میں ہی تھا اور اس کے دوبارہ کہنے پر غازی نے اسے چپت لگائی اور اس کا کوٹ اسے واپس کر دیا اور خود اندر کی طرف چلا گیا۔ اسے لگا کہ لوگوں کا ہجوم مبارکباد دینے کے لیے کھڑا ہے اس لئے سلیمان احمد کو ہی وصول کرنے کو چھوڑ کر اندر آیا۔ اندر کا منظر دیکھ کر وہ شاکڈ ہوا کیونکہ وہاں کسی کے چہرے پر خوشی والے تاثرات نہیں تھے اور اس کی دادی اور بشریٰ رو رہی تھیں۔

"کیا حذیفہ کا بیٹا؟۔۔۔" وہ کچھ سوچ ہی نہ سکا۔ ایک سائیڈ پر ماہ جبین بھی خدیجہ کے کندھے سے لگی رو رہی تھی۔ باقی عورتیں منہ پر دوپٹے رکھ کر باتیں کرنے میں مشغول تھیں۔ اسے دیکھ کر بشریٰ جلدی سے اس کے پاس آئیں۔

"غازی بیٹا! مائعزم نہیں آئی تمہارے ساتھ؟" مائعزم کا نام سن کر غازی کی سرخ آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اور وہ اپنی جگہ دہل کر رہ گیا۔

"مائعزم؟۔۔۔کیاہواہےاسے؟"اس کی آواز کسی کھائی سے آرہی تھی۔

"تم اسے واپس نہیں لائے؟"

"کہاں گئی ہے مائعزم؟"وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔

"غازی بھائی! مائعزم کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے۔اس پر یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس کو ڈرگز سپلائے کرنے کا الزام لگایا ہے۔وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے ہیں پلیز آپ اسے بچالیں۔وہ ایسی نہیں ہے۔"اب کے خدیجہ نے آگے آکر کہااور وہ بھی رو رہی تھی۔

"یہ کیا بکواس ہے؟مائعزم کو پولیس لے گئی اور تم لوگ اب بتا رہے ہو؟"غازی چیخا۔

www.novelsclubb.com

"غازی بھائی یہاں پر سگنلز جام تھے۔ہم سب کب سے آپ کو فون لگا رہے ہیں۔"غازی کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔اسے سب کچھ خدیجہ ہی بتا رہی تھی کیونکہ باقی سب کی تو ہمت جواب دے گئی تھی۔

"واٹ دا ہیل !کتنے بے وقوف ہو تم لوگ !کسی مرد کو اس کے ساتھ بھیج دیا ہوتا۔حذیفہ کہاں ہے؟"

"حذیفہ بھائی اور عثمان بھائی ابھی گئے ہیں پولیس اسٹیشن !"خدیجہ نے بتایا۔وہ جن پیروں سے اندر آیا تھا انھیں سے باہر نکل گیا۔وہ بھاگ کر سلیمان احمد کے پاس آیا جو چوکیدار سے زرد چہرے سے سب سن رہے تھے جیسے یقین کرنا مشکل ہو رہا ہو۔

"غازی !میری بچی۔۔۔"اس نے انھیں خود سے لگایا۔

"مائعزم کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں اپنی بیوی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔کچھ نہیں!

میں اس پولیس سٹیشن کو بھی آگ لگادوں گا جس نے مائعزم پر الزام لگا کر اسے گرفتار

کرنے کی غلطی کی ہے۔آپ گھر والوں کو سنبھالیں۔"

"بارڈر پر حالات کشیدہ ہیں۔مجھے وہاں پر جانا ہے۔"انھوں نے نڈھال سے انداز میں کہا۔

غازی ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔

"آپ جائیں! میں مائعزم کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔یہ میرا وعدہ ہے۔"وہ فوراً گاڑی کی

طرف گیا اور شاہ زیب کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔اس سے ڈرائیو کرنا مشکل تھا وہ اس

www.novelsclubb.com

وقت اس کے اندر جو طوفان مچا ہوا تھا وہ اسے کسی نہ کسی طرح اندر ہی رکھنا چاہتا تھا۔وہ

جا کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا مطلب گاڑی شاہ زیب چلائے گا کیونکہ اسے اس وقت شاہ

زیب جیسے ڈرائیور کی ضرورت تھی۔شاہ زیب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی کو گھر سے نکال کر باہر لے آیا۔

"کدھر جانا ہے بھائی؟" شاہ زیب نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اپنے آنسو روکنے کی ناکام کوشش کی۔

"پولیس اسٹیشن۔۔۔" مختصر جواب دے کر اس نے اپنا فون نکالا۔وہاں پر سگنلز ٹھیک تھے۔حذیفہ کا نمبر ملا کر اس نے کان سے لگایا۔

"حذیفہ کہاں ہو؟"

www.novelsclubb.com

"غازی وہ کہیں نہیں ہے۔پولیس اسٹیشن والے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اس نام کی کسی لڑکی کو گرفتار نہیں کیا اور نہ اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔" شاید وہ بھی رو رہا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟ کسی اور پولیس اسٹیشن میں پتہ کرو۔" وہ غرایا۔ شاہ زیب تو ایک لمحے کے لئے ڈر گیا۔

"ہم شہر کے چار پولیس اسٹیشنز میں جا چکے ہیں، وہ کہیں بھی نہیں ہے۔ پلیز تم کچھ کرو۔ تم تو آرمی میں ہو نا!" حذیفہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔

"جس نے بھی یہ حرکت کی ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ فی الحال تم دونوں ایک کام کرو الگ الگ جا کر ہر پولیس اسٹیشن میں پتہ کرو۔ مظفر آباد کا کوئی پولیس اسٹیشن نہیں چھوڑنا، مائعزم کو گرفتار نہیں کیا گیا اسے اغوا کیا گیا ہے۔" غازی نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔ وہ اتنا لاپرواہ کیسے ہو گیا کہ مائعزم کو بھول گیا۔ حذیفہ کو چند ضروری ہدایات دینے کے بعد اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"غازی بھائی! آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پلیز آپ پریشان نہ ہوں۔ مائعزم کو کچھ نہیں ہو گا۔" شاہ زیب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دلاسہ دیا۔

"انعام اگر مائعزم کو کچھ ہو گیا تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا۔ میں اس کی حفاظت نہیں کر پایا، مجھے اسے ایسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔ اگر وہ نہ ملی تو میرے پاس کچھ نہیں بچے گا۔" غازی شرمندہ لگ رہا تھا۔ اس نے چہرہ باہر کی طرف موڑ رکھا تھا۔ وہ خود کو نارمل رکھنے کے لئے بار بار بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"بھائی! میں جانتا ہوں یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں لیکن مجھے یہ پوچھنا پڑے گا کہ مائعزم کا کسی کے ساتھ کوئی افیئر رہا ہو مطلب یونیورسٹی میں، یا کسی کے ساتھ کوئی لڑائی جھگڑا!"

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ! جسٹ شٹ دی ہیل اپ انعام۔۔۔مائعزم کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں!" وہ اتنے غصے سے دھاڑا کہ شاہزیب کو اپنا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوا۔

"مائعزم اس قسم کی لڑکی نہیں ہے اگر اس نے کسی سے محبت کی ہے تو وہ میجر شام ہے جو کہ میں ہی ہوں۔اب میں اس کے بارے میں کسی کے منہ سے کوئی بکواس نہیں سننا چاہتا۔"

"سوری بھائی! میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" شاہزیب نے فوراً معذرت کی۔

"ائیر پورٹ کی طرف گاڑی لو۔" اس نے ارسلان کو کال کر کے ساری سچویشن بتائی اور سیٹس بک کروائیں۔

www.novelsclubb.com

"پتہ کرو ارسل! اس وقت فیصل لغاری کہاں ہے؟"

"میں تمہیں اپڈیٹ دیتا ہوں، فکر نہ کرو بھابھی کو کچھ نہیں ہو گا۔"

"جتنی جلدی ممکن ہو بہتر ہے۔"

"تمہاری طبیعت خراب لگ رہی ہے۔ کیا خود ڈرائیو کر رہے ہو؟"

"نہیں ایس پی شاہ زیب ساتھ ہے۔" اس نے بتا کر فون بند کر دیا۔ یہ بات سچ تھی کہ غازی کی طبیعت بہت خراب ہو رہی تھی لیکن وہ سکون سے کیسے بیٹھ سکتا تھا؟ نا جانے مائعزم کس حال میں تھی۔

آٹھ بجے تک وہ لوگ ائیر پورٹ میں پہنچ گئے تھے۔ مظفر آباد میں چند جاننے والوں کے توسط سے وہ جلد ہی اسپیشل فلائٹ سے مظفر آباد سے نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو ماموں پر۔۔۔ میرا مطلب فیصل لغاری پر کیوں شک ہے؟"

"جن لوگوں نے ہدیٰ کا قتل کیا تھا انھوں نے فیصل کا نام لیا تھا اور مجھے مائعزم کے لئے بھی دھمکی دی تھی۔"

"مجھے شاہ ویز پر شک ہے کیونکہ مائعزم فیصل کو نہیں شاہ ویز کو چاہیے تھی۔"

"تم کیسے کہہ سکتے ہو؟" وہ شاک میں تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے فیصل اپنی بیٹی کی عمر کی لڑکیوں کو قتل کروائے گا؟ ہدیٰ کو شاہ ویز لغاری نے مارا تھا بھائی اور مائعزم بھی اسی کے پاس ہو سکتی ہے کیونکہ وہ لڑکیاں سمگل کرتا ہے۔"

"تم کیسے جانتے ہو؟" غازی سکتے میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وفا اپنے بھائی کو انگلینڈ ہماری شادی کے منانے گئی ہوئی تھی۔ مجھے کسی فرینڈ کا نمبر چاہیے تھا تو میں نے اسے کال کی تھی۔ وہ اپنا فون لینے کمرے میں گئی تھی، میں ہولڈ پہ نہیں تھا

اس لئے مجھے شاہ ویز کی آواز آئی وہ کسی۔۔۔مال کے بارے میں بات کر رہا تھا جسے وہ اسلام آباد والے گھر میں لانے کی ہدایات دے رہا تھا۔وہ نئے سال کی نئی زندگی شروع کرنے کی بات کر رہا تھا اور وہ مال مائعزم تھی۔کافی پرانی بات ہو گئی تھی اس لیے میں نے اتنا دھیان نہیں دیا اور مائعزم اتنا کامن نام نہیں ہے کہ میں ابھی بھی نہ سمجھ پاتا۔تب وہ انگلینڈ میں تھا۔۔۔اور اب پاکستان میں!"

"پلیز چپ کر جاؤ انعام! مجھے کچھ مت بتاؤ۔میں ان دونوں کو ختم کر دوں گا۔۔۔پہلے ماں باپ چھین لیے پھر بہن اور اب میری بیوی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔جلا دوں گا میں ان لوگوں کو۔۔۔"وہ پھٹی ہوئی آواز میں بولا۔اس کا سر پھٹ رہا تھا اس نے وحشت سے اپنے بال نوچے۔شاہ زیب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"وفا سے اس کے بھائی کی لوکیشن پتہ کرو۔" شاہ زیب نے فوراً سے اس کی بات پر عمل کیا۔

وہ اپنے دل کی دھڑکن بہت دھیرے سے چلتی محسوس کر رہا تھا۔ مائعزم کو کچھ نہیں ہونا چاہیے! مائعزم وہ واحد ہستی بچی تھی جو میجر شام کو ٹوٹنے سے بچا سکتی تھی اور مائعزم کو اسے ٹوٹنے سے بچانا تھا۔ ہر حال میں!

"یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"

www.novelsclubb.com

(سورۃ الم نشرح:5,6)

****

باب17

وہ الم کشوں کا ملنا، وہ نشاطِ غم کے سائے

کبھی رو پڑے تبسم، کبھی زخم مسکرائے

اس کے حواس بحال ہونا شروع ہوئے تو اس نے بھاری ہوتے سر کو جکڑا اور اٹھنے کی کوشش کی۔ سننے کی حس نے بھی کام کرنا شروع کر دیا تھا اور وہ اپنا آپ محسوس کرنا چاہتی تھی لیکن جسم میں ایک درد کی لہر اٹھی اور وہ کراہی۔

"غازی!" جانی پہچانی پرفیوم کی خوشبو سے اس نے اندازہ لگایا کہ وہ غازی کے ساتھ ہے اور اسے ہی آواز لگا بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

گانے کی آواز اونچی ہونے کی وجہ سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا شخص اسے سن نہ سکا۔

I hope not to point where you forget me, I can't

fall asleep this night under the moonlight

(مجھے اُمید ہے میں اس جگہ کی نشاندہی نہیں کروں گی جہاں تم مجھے بھول گئے، میں آج کی

رات اس چاند کی روشنی میں سو نہیں سکتی۔)

"غازی..." اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن نقاہت اتنی تھی کہ وہ اونچا نہیں بول پا رہی

تھی۔ وہ خوش ہونا چاہتی تھی، خود کو یقین دلانا چاہتی تھی کہ وہ محفوظ ہے، اپنے شوہر کے

ساتھ ہے لیکن اس میں ہمت ہی نہیں پڑی۔

www.novelsclubb.com

No matter how much I wait, you won't come.

Next to me is an empty space.

(میں کتنا ہی انتظار کیوں نہ کروں تم نہیں آؤ گے۔ میرے آگے ایک خالی جگہ ہے۔)

"غازی!..." وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور زور سے آواز لگائی۔ ہاتھ ابھی تک ہتھکڑیوں میں بندھے ہوئے تھے۔ اس شخص نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ پل بھر میں اسے ایک حسین خواب مرتا ہوا نظر آیا۔ گاڑی میں نیم اندھیرا ہونے کی وجہ سے خوف کا سماں تھا۔ مائعزم کے دماغ نے جیسے دوبارہ کام کرنا بند کر دیا۔

Still at this place, I can't forget about you.

(ابھی اس جگہ پر بھی میں تمہارے بارے میں بھول نہیں سکتی۔)

"آپ کو ہوش آ گیا ڈارلنگ؟" ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر مائعزم کا سانس رکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ شاہ ویز تھا۔۔۔وہ دونوں ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھا کرتے تھے۔وہ اسے تنگ کرتا تھا۔

ایک مرتبہ ہدیٰ ریاض نے اسے بچایا تھا۔وہ ابھی تک اس کے پیچھے تھا۔مائعزم کا سر

گھومنے لگا۔

"تم... تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں گھٹیا انسان۔"اگلے

ہی لمحے وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی۔وہ کمزور تو نہیں تھی،ہاں وہ کمزور نہیں تھی!

"تمہیں چھوڑنے کے لئے کون کہہ رہا ہے؟میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ

رہو،بس اس غازی کو چھوڑ دو۔"وہ پیچھے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم کی آنکھوں میں غصہ اتر آیا اور اس نے سیٹ پر پڑا دوپٹہ بندھے ہاتھوں کی مدد سے

اوڑھ لیا۔گہرے سانس لے کر اس نے صورتحال سمجھنے کی کوشش کی۔(پینک ہونے کی

ضرورت نہیں ہے مائعزم!)

"غازی تمہیں چھوڑے گا نہیں! تم اس کے غصے سے واقف نہیں ہو۔" وہ نا جانے کیوں اسے غازی کے نام کی دھمکی دے رہی تھی؟

"وہ مجھے تب پکڑے گا جب میں اس کے ہاتھ آؤں گا بے بی!" مائعزم کے اندر نفرت کا ایک شعلہ بھڑکا۔اس نے گہرے سانس لینے کے بعد خود کو کمپوز کیا۔

"بکواس مت کرو اور مجھے گھر چھوڑو۔" مائعزم چیخ کر بولی۔

"ہم، میرے گھر ہی تو جا رہے ہیں۔"

مائعزم نے ہتھکڑی میں بندھے ہوئے اپنے ہاتھوں کو دیکھا پھر اس نے گاڑی ڈرائیو کرنے

www.novelsclubb.com

والے شاہ ویز کو دیکھا۔بلاشبہ وہ سوٹڈ بوٹڈ بہت اچھا لگ رہا تھا لیکن اس کا دل صاف نہیں تھا۔اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور ہتھکڑی اس کے گلے میں ڈالی جس سے گاڑی ایک جھٹکے سے رکی اور مائعزم پچھلی سیٹ پر گری لیکن ہتھکڑی اس نے شاہ ویز کے گلے سے نہیں نکالی۔

"مائعزم پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ میں تمہارے باپ کو مروادوں گا۔ایک فون کال جانے کی دیر ہے اور وہ مر جائے گا۔" وہ خود کو بچانے کی تگ ودو میں چیخا۔

"کمینے انسان میرے ابو کو ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہارے ہاتھ توڑ دوں گی۔" شاہ ویز نے اپنے گلے سے اس کے ہتھکڑی لگے ہاتھوں کو ہٹایا اور بپھرے ہوئے انداز میں گاڑی سے باہر نکل کر اس نے اپنا سانس بحال کیا۔کچھ دیر باہر کھڑے رہنے کے بعد اس نے طیش کے عالم میں پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اپنے مضبوط ہاتھوں سے اسے بالوں سے پکڑ کر باہر نکالا تو وہ درد سے چیخی۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑو مجھے..."

"کیا کہا تھا ہوشیاری نہیں؟ بکواس نہیں کر رہا تھا..." ایک جھٹکے سے اسے باہر سڑک پر دھکا دیا۔وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور گر گئی۔

"لے جاؤاسے اور خاص خیال رکھنا۔قیمت بہت لگنے والی ہے۔"وہ کہہ کر اپنی کار میں بیٹھ گیااور مائعزم نے ڈوبتے دل سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔وہ اس کی قیمت کس کے ساتھ لگانے لگا تھا؟

"یااللہ!بچالیں۔"وہ روتے ہوئے گڑگڑائی۔اس نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن اب اس کو کسی وین میں پٹخا گیا تھااور وہ اپنی تباہی کا تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

For you, I'm okay with being hurt

Since I only gave you pain during the time we

www.novelsclubb.com

were together

But you, the love you want

You need to meet someone better than me and

be happy

****

زخم کو پھول تو صرصر کو صبا کہتے ہیں

جانے کیا دور ہے کیا لوگ ہیں، کیا کہتے ہیں

کیا تعجب ہے کہ ہم اہلِ تمنا کو فراز

وہ جو محروم تمنا ہیں، برا کہتے ہیں

www.novelsclubb.com

"فیصل لغاری ملک سے باہر ہے اور شاہ ویز اس وقت اسلام آباد میں ہے، ممکن ہے اس نے مائعزم کو اسلام آباد میں رکھا ہو۔" ارسلان نے انہیں بتایا۔ وہ تینوں اس وقت ایک

خفیہ ٹیم کے ہمراہ شاہ ویز کے اسلام آباد والے گھر پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔

پلان بن چکا تھا لیکن شاہزیب کو وہاں سے گرین سگنل کا انتظار تھا کہ مائعزم وہیں ہے اور

اسی وجہ سے اس نے ابھی تک غازی کو بھی روکا ہوا تھا۔ وہ پہلے بھی افرسیاب کے ساتھ

پولیس مقابلوں میں حصہ لیتا رہا تھا لیکن اب وہ باقاعدہ ایس پی تھا اور اسے معلوم تھا کب،

کہاں، کیسے حملہ کرنا ہے۔ جب ہدیٰ اور مائعزم پر حملہ ہوا تھا تب وہ بھی انھیں ریسکیو کرنے

میں افرسیاب کے ساتھ ساتھ تھا اور باوجود غازی کے قریب ہونے کے غازی اسے پہچان

نہیں پایا تھا۔ افرسیاب بھی اس آپریشن کا حصہ تھا لیکن غازی نہیں جانتا تھا۔ کبھی کبھی،

بہت کچھ نہ جاننا انسانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ سب کسی کی، کسی سے حفاظت کر رہے

تھے۔

اس وقت غازی تو جیسے جنونی سا لگ رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ شاہ ویز کو جا کر قتل کر دے۔وہ گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا اپنے اور مائعزم کے نکاح کی تصویر دیکھ رہا تھا جس میں وہ خوش نہیں لگ رہی تھی لیکن مسکرا رہی تھی اور سادگی میں بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور اسکرین پر مائعزم کے چہرے پر گر گیا۔پلیز مائعزم!

اس نے آنکھیں بند کیں اور آنسوؤں کو بہنے دیا۔

اسے مائعزم سے محبت ہو گئی ہے' یہ احساس اس کے لیے اچھا نہیں تھا۔اس کے لیے محبت کرنا گھاٹے کا سودا تھا کیونکہ جس سے وہ محبت کرتا وہ اس سے دور چلا جاتا لیکن۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس مرتبہ مائعزم نہیں' پلیز اللہ مائعزم نہیں!

نہ ظاہر ہوئی تُم سے، نہ بیاں ہوئی ہم سے

بس سُلجھی ہوئی آنکھوں میں اُلجھی رہی محبت

بند آنکھوں کے تصور میں اس نے مائعزم کی خیریت دریافت کرنا چاہی کہ فون بجا۔

کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔اس نے بے دلی سے فون اٹھایا۔

"ہیلو غازی!" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مائعزم!..." غازی چیخ کر سیدھا ہوا۔اس آواز کو سننے کے لیے وہ پچھلے کتنے گھنٹوں سے

ترس رہا تھا۔

"غازی مجھے ڈر لگ رہا ہے! یہ لوگ لڑکیاں سمگل کرتے ہیں۔شاہ ویز مجھے بھی کہیں لے

جائے گا۔پلیز اللہ کا واسطہ ہے غازی مجھے یہاں سے نکالیں۔" غازی کو لگا اس کا سانس بند

www.novelsclubb.com

ہو جائے گا۔وہ مائعزم کی بات سن کر جیسے ساکت ہو گیا تھا۔

"مائعزم میری بات سنو' میں آرہا ہوں۔ تم بتا سکتی ہو اس وقت کہاں ہو؟ مطلب کس شہر میں کچھ اندازہ ہو کہ وہ کمینہ تمہیں کہاں لے آیا ہے؟" تیز تیز چلتے تنفس اور قدموں سے وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔ وہ اب صبر نہیں کر سکتا تھا کہ شاہ ویز' مائعزم کو زیادہ نقصان پہنچائے اور وہ ہمیشہ کی طرح پچھتاوں میں گھرا رہ جائے۔ اس نے گاڑی کو سڑک پر ڈال دیا۔

ارسلان اور شاہ زیب وغیرہ اندر تھے۔ اس نے اکیلے رہنے کے لئے ٹائم مانگا تھا اور ابھی وہ باہر اکیلا ہی تھا۔ ان لوگوں نے بھی اسے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیا لیکن وہ دونوں وقفے وقفے سے اسے دیکھنے باہر آجاتے تھے اور اب جب وہ چلا گیا تھا تو باہر کوئی بھی نہیں تھا!

رات کا پچھلا پہر تھا اور وہ بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا۔ اس نے خود کو کمپوز کیا کیونکہ مائعزم رو رہی تھی اور وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ فون اسپیکر پر ڈال کر اس نے ڈیش بورڈ پر پھینکا

ہوا تھا۔اسے پتہ تھا اب اسے کیا کرنا ہے اور ایک فوجی ایسی صورتحال میں کیا کرتا ہے۔

اسے اب جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا۔اس نے فون ہاتھ میں پکڑا اور نمبر ٹریس

کرنے لگا تھا۔وہ مائعزم کو کچھ نہیں ہونے دے گا...ہاں مائعزم کو کچھ نہیں ہو گا!

"مجھے کچھ نہیں پتا غازی! میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگی ہوئی ہے...بہت درد ہو رہا

ہے۔اس نے مجھے مارا بھی تھا' میرے بال کھینچے تھے...مجھے ڈر لگ رہا ہے غازی! مجھے

صرف ہدیٰ یاد آ رہی ہے! شاید یہ اس سب کی سزا ہے جو ہدیٰ کے ساتھ ہوا کہ مائعزم کے

ساتھ بھی وہ سب ہو۔میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی غازی پلیز خدا کے لئے آ جائیں ورنہ

مائعزم آج زندہ نہیں رہ سکے گی...مائعزم تھک گئی ہے، ٹوٹ گئی ہے! آپ مجھے سن رہے

ہیں؟ کچھ تو بولیں غازی!" وہ آنسو پر ضبط کرتا ہوا اسے سنے گیا۔وہ کال ڈس کنیکٹ نہیں

کر سکتا تھا کیونکہ مائعزم کی آواز اس کے لئے حوصلہ تھی لیکن وہ جو کچھ کہہ رہی تھی غازی کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔

اس مرتبہ مائعزم نہیں، پلیز اللہ مائعزم نہیں!

"مائعزم اللہ پر یقین رکھو وہ تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گا۔" اس وقت صرف ایک ہستی کا ساتھ ہی مائعزم کو یقین دلا سکتا تھا کہ وہ بچ جائے گی یا بچالی جائے گی اور وہ مائعزم کا اللہ تھا! مائعزم جس سے سب سے زیادہ محبت کرتی تھی وہ اُس کا اللہ تھا۔ وہ اسی کے نام سے پر سکون کی جاسکتی تھی لیکن فی الوقت صورتحال اتنی نازک تھی کہ مائعزم کے اوسان خطا تھے اور اس سب کی وجہ وہ ایک ڈر تھا جو اپنی دوست کو کھونے کے بعد سے اُس کے اندر تھا۔

"تم بس ریلکس ہو جاؤ میں پہنچ رہا ہوں۔ تم مجھے سن رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"جی! میں سن رہی ہوں۔اللہ ساتھ ہے یہ احساس اس وقت مجھے محسوس نہیں ہو رہا غازی! میں اتنی گناہگار ہوں کہ بار بار غیر محرم مجھے ہاتھ لگا لیتے ہیں... میں بار بار اغواء ہو جاتی ہوں۔" وہ کیا کہہ رہی تھی؟ یااللہ!

"مائعزم اچھی مسلمان نہیں بن پائی۔ کیا اللہ معاف کر دے گا؟ ہاں مائعزم کا اللہ بہت مہربان ہے' وہ معاف کر دیتا ہے۔" مائعزم کی بات سن کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔

اس نے سڑک پر گاڑی روکی اور ایک راہ چلتے مسافر سے فون لیا۔ خود کو بولنے کے قابل بنایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا یہ بتاؤ تم نے اپنے بھتیجے کا کیا نام سوچا تھا؟ مجھے تو بھول بھی گیا۔" وہ اسے ریلکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن خود بالکل ٹوٹ گیا تھا۔ کسی کی اتنی ہمت بھی کیسے ہوئی اس کی بیوی کو ہاتھ لگائے؟ وہ سب کو تباہ کر دے گا' ہاں وہ سب کو تباہ کر دے گا!

"ضل... ضل الرحمان!" وہ روتے ہوئے بولی لیکن وہ آنسو غازی کے دل پر گر رہے تھے۔

ہر گزرتا لمحہ کچھ کھونے کے خوف میں اضافہ کرنے لگا تھا۔

اس مرتبہ مائعزم نہیں، پلیز اللہ مائعزم نہیں!

"ارسل مائعزم کا پتہ چل گیا ہے، میری لوکیشن ٹریس کرو!" ایس پی شاہ زیب کا اس کے پاس نمبر نہیں تھا اور ارسلان کا ہر نمبر وہ زبانی یاد رکھتا تھا۔ ارسلان کو اطلاع دے کر اس نے فون واپس کیا اور گاڑی کی اسپیڈ بڑھا لی۔

www.novelsclubb.com

"کتنا بڑا نام رکھ رہی ہو تم اس چھوٹے سے بچے کا، بولتے بولتے ہی صبح سے دوپہر ہو جایا کرے گی۔" وہ واپس مائعزم کی کال کی طرف متوجہ ہوا۔

"غازی! آپ جانتے ہیں میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی کیا تھی؟" وہ رندھی ہوئی آواز میں اس سے پوچھ رہی تھی۔

وہ جانتا تھا! وہ سب جانتا تھا لیکن ابھی کچھ نہیں سننا چاہتا تھا۔ مائعزم کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی میجر شام سے محبت کرنا تھی۔ وہ جانتا تھا!

وہ اسے سب بتانے والا تھا لیکن قدرت نے موقع ہی نہیں دیا! کیوں؟ ہمیشہ اس کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

"تم نے ضل کے لیے سرپرائز میں کیا کیا رکھا تھا؟" وہ پھر پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب اب ایک ماضی لگتا ہے جیسے میں سب کچھ کھو چکی ہوں! جیسے زندگی اتنی ہی تھی۔ کوئی مستقبل نہیں رہ گیا ہو۔"

"مائعزم! مایوسی کفر ہے۔اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہو جاتے ہیں، تم تو نہیں چاہو گی کہ اللہ تم سے ناراض ہوں، اس لئے تم صرف اللہ کو یاد کرو۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔میرا یقین کرو۔" وہ اسے معمول کی طرح بات سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ معمول کا وقت نہیں تھا۔

"مجھے اللہ پر یقین ہے، وہ سب ٹھیک کر دیں گے۔"

"تمہیں میرا نمبر کیسے یاد تھا؟" وہ اس کا دھیان بٹانے لگا کیونکہ ایسا کرنا ضروری تھا۔

"مجھے انہوں نے کہا کہ میں آپ سے بات کر سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"کس نے؟" اس کے دماغ میں کچھ کھٹکا کیونکہ وہ کچھ ضروری مس کر گیا تھا۔

"جنہوں نے اغواء کیا ہے۔"

"تمہارے پاس کوئی ہے؟"

"وہ...دروازے کے باہر شاہ ویز کھڑا ہے'اس نے کہا اگر آپ سے بات نہیں کروں گی تو وہ آپ کو مار دے گا۔"

وہ جانتا تھا کہ مائعزم نے اسے خود کال نہیں کی بلکہ اس سے کروائی گئی ہے پر وہ واقعی شاہ ویز ہو گا اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

وہ مائعزم کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا اب چاہے اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جاتی۔ وہ ساتھ ساتھ نمبر بھی ٹریس کر رہا تھا اور وہ نمبر اسلام آباد کے باہر کسی جگہ میں استعمال ہو رہا تھا لیکن وہ شاہ ویز کا گھر نہیں تھا۔ غازی کو جال میں پھنسایا جا رہا تھا اور وہ جان بوجھ کر پھنسنا چاہتا تھا کیونکہ اس کی کسی بھی جنگ میں مائعزم کو بیچ میں نہیں آنا چاہیے تھا لیکن شاہ ویز...

www.novelsclubb.com

وہ جو اس کے ماموں کا بیٹا تھا اس نے مائعزم کو تکلیف دی تھی۔ابھی تو اس کو ہدیٰ کو قتل کرنے کی سزا نہیں ملی تھی اور وہ مائعزم کو تکلیف دے رہا ہے!

"غازی پلیز آجائیں..." وہ اب اس کی منت کر رہی تھی۔

"میرے قریب مت آنا..." وہ چیخ کر بولی تھی اور غازی پل بھر میں سمجھ گیا کہ وہ کسے کہہ رہی ہے۔اس وقت جتنی بے بسی اسے محسوس ہو رہی تھی اس کا اندازہ نہیں تھا۔

"شاہ ویزاب مائعزم کو ہاتھ مت لگانا۔خدا کی قسم تمہیں کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔" وہ پھر فون پر دھاڑا۔

www.novelsclubb.com

خود کو بے بس محسوس کرنا کیسا ہوتا ہے؟ حلیمہ کی موت کے بعد آج پھر پتہ چلا تھا لیکن آج مائعزم تھی، وہ جو اس کی کل کائنات تھی۔

"پھر غازی بھائی! آپ کو کیسا فیل ہو رہا ہے آپ کی بیوی اس وقت میرے سامنے ہے' میرے پاس ہے۔" شاہ ویز کی بھاری آواز فون پر گونجی۔

غازی کا تو خون ہی کھول گیا۔ انھیں ایسے آمنے سامنے نہیں آنا چاہیے تھا۔

مائعزم کو بیچ میں نہیں آنا چاہیے تھا' باخدا مائعزم کو نہیں آنا چاہیے تھا!

اب کوئی نہیں بچنے والا تھا' ہاں کوئی نہیں!

"ذلیل انسان! اپنی گندی زبان سے مجھے بھائی مت کہنا! اگر مائعزم کو کچھ ہوا تو تم زندہ نہیں بچو گے۔"

www.novelsclubb.com

"میں ان دھمکیوں سے نہیں ڈرتا غازی بھا... اپنی بیوی کو بچا سکتے ہیں تو آ جائیں ورنہ میں اس کی قیمت لگا چکا ہوں' کافی مہنگی ڈیل ہوئی ہے۔ آخر کو مائعزم پیاری بھی تو کتنی ہے۔"

"اپنی حد میں رہو کمینے انسان! مائعزم کو ذرا سی تکلیف بھی ہوئی تو میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ۔۔۔"

"غصہ کیوں کر رہے ہیں غازی بھا... آپ کی اس بیوی کو میں نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔ اگر مائعزم آپ کی بیوی نہ ہوتی تو میں اس سے شادی کر..."

"خبیث انسان تو خود کو مرد کہتا ہے؟ اگر ہمت ہے تو سامنے آکر مقابلہ کر... عورت کو ہتھیار بنا کر بزدل لوگ لڑتے ہیں اور میں تجھے مرد مانتا ہی نہیں ہوں۔ ایک بات یاد رکھنا مائعزم کو کچھ ہوا تو کتوں کے سامنے تیری بوٹی بوٹی کر کے رکھ دوں گا۔" وہ غرا کر فون بند کر کے فرنٹ سیٹ پر پھینک چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس مرتبہ مائعزم نہیں، پلیز اللہ مائعزم نہیں!

اور وہ بے اختیار رو دیا۔

اگر مائعزم کال پر ہوتی تو وہ کال کبھی بند نہ کرتا لیکن شاہ ویز کی آواز ہی اس کا اشتعال بڑھا رہی تھی۔ گاڑی اتنی سپیڈ سے چل رہی تھی جیسے آج وہ خود بھی اپنی منزل پر پہنچنا چاہ رہی ہو۔ آج کسی ایک شخص کی موت تو پکی تھی۔ وہ کون تھا؟ اس کا ابھی کسی کو نہیں پتہ تھا۔

ارسلان اور شاہ زیب اسے مسلسل کال کر رہے تھے لیکن وہ نہیں اٹھا رہا تھا۔

"یا اللہ مائعزم کی حفاظت کرنا۔ میں تجھ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں۔ ہمت سے زیادہ امتحان مت لے میرے پاک پروردگار!" وہ دعا کر رہا تھا اور آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔

www.novelsclubb.com

فون جب مسلسل بجتا رہا تو اس نے جھک کر پیسنجر سیٹ سے موبائل اٹھایا۔

"کیا مسئلہ ہے ارسل؟ جو کام بولا ہے وہ کرو اور مجھے فون مت کرو۔" وہ غصے سے دھاڑا۔

"تیرا دماغ تو نہیں چل گیا شام؟ اتنی تیز گاڑی کیوں چلا رہا ہے اور وہ بھی غلط راستے پر؟ وہاں پہنچ کر کس کس کا مقابلہ کرے گا؟ مجھے پتہ ہے سو غنڈوں کو بھی تم اکیلے ہینڈل کر سکتے ہو لیکن پھر بھی ہمارا انتظار کر یار ہم بس پہنچ ہی رہے ہیں۔ تمہاری جلد بازی سے مائعزم کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔"

"میں نہیں رک سکتا ارسل! وہ۔۔۔ وہ میری عزت ہے جو اس وقت اس نامرد کے قبضے میں ہے۔ میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے نہیں بیٹھ سکتا اور مائعزم کو کچھ ہو گیا تو اس کا نتیجہ بہت سنگین ہو گا۔ میں بتا رہا ہوں، مائعزم کو کچھ ہو گیا تو کچھ نہیں بچے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اللہ پر بھروسہ رکھیں بھائی! وہ بھابھی کو اپنے حفظ و امان میں رکھے گا لیکن اس طرح بغیر پلین کے اندر جانے میں سب کی جان کو خطرہ ہے۔" شاہ زیب نے بھی اس کو حوصلہ دینے کی کوشش کی۔

"خطرہ مائی فٹ... انعام! اگر مائعزم کو کچھ ہوا تو غازی بھی نہیں رہے گا۔ سمجھو میرے بھائی! مجھے وہ کرنے دو جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ میں اب خود سے جڑی کسی عورت کو کھونے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ میں ماں کی حفاظت نہیں کر سکا' میں ہدیٰ کی حفاظت نہیں کر سکا لیکن مائعزم کو کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گا۔ مجھے اس کی حفاظت کرنے دو۔" وہ خود پر ضبط کھو رہا تھا' رو رہا تھا لیکن ہار نہیں مان سکتا تھا۔ وہ اپنی آخری سانس تک لڑتا رہے گا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور جسم بخار میں تپ رہا تھا' اس کا بخار بڑھ گیا تھا لیکن ابھی پرواہ کسے تھی؟

ایک گھنٹے کا راستہ اس نے 30 منٹ میں طے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں اندر جا رہا ہوں، تم لوگ آتے ہی ریڈ ڈال لینا لیکن مجھے شاہ ویز زندہ چاہیے' سمجھے؟"

"شام بات تو سن..." ارسلان کچھ کہتا کہ فون لائن کٹ گئی۔

یوں لگا جیسے اب دوبارہ میجر شام سے کبھی رابطہ نہیں ہو پائے گا۔

جیسے وہ کسی کو کھونے لگے ہیں۔

کسی کو کھونے کا احساس کتنا جان لیوا ہوتا ہے ایس پی شاہ زیب کا اس احساس سے اب واسطہ

پڑا تھا۔اس نے گاڑی کی اسپیڈ غیر معمولی حد تک بڑھا دی۔

"رک جائیں غازی بھائی! ہم آرہے ہیں۔پلیز رک جائیں..."گاڑی کی اسپیڈ مزید تیز

کرتے ہوئے وہ بڑبڑایا تو ارسلان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا۔

****

تمہارے گرد دائرہ ہے میری دعاؤں کا

www.novelsclubb.com

تم میرے انتخاب کی مقدس لکیر ہو

"سر وہ آگیا ہے۔"ایک نقاب پوش نے اندر آکر اسے خبر دی جبکہ شاہ ویز کی نظریں مائعزم کے جسم سے آر پار ہو رہی تھیں۔اس نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

"ہتھکڑی کی چابی لاؤ۔"

"جی سر!"وہ شخص جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس نکل گیا اور شاہ ویز نے مائعزم کی جانب قدم بڑھائے۔

"میرے قریب مت آنا شاہ ویز!تم نے ہدیٰ کو بھی مار دیا تھا۔ہم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟"

"تم نے کچھ نہیں بگاڑا!بس تم خوبصورت ہو مائعزم..."

www.novelsclubb.com

وہ سن چکی تھی کہ کوئی آگیا ہے لیکن کون آیا؟اسے خریدنے کے لئے لوگ یا اسے بچانے کے لیے غازی؟وہ نہیں جانتی تھی لیکن اسے دعاؤں پر بھروسہ تھا۔تبھی وہ اب تک صحیح

سلامت تھی۔ ہتھکڑی کی چابی شاہ ویز کو دی گئی اور وہ اس کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔اس کے اتنے قریب آنے پر مائعزم کو گھن آ رہی تھی اور خوف الگ ہو رہا تھا۔

"لو جی تمہارا ہیرو آ گیا ہے۔ کب سے غازی غازی لگائی ہوئی تھی۔" شاہ ویز بہت مطمئن تھا جیسے اس کا پلان کچھ اور تھا۔

وہ ہاتھوں کے بل شاہ ویز سے دور ہوئی۔

"تم بہت گھٹیا انسان ہو۔" ایک زناٹے دار تھپڑ نے مائعزم کے حواس سلب کر دئے۔

"یہ اس بے عزتی کا بدلہ ہے جو تم نے اور تمہاری مرحومہ دوست نے بھری یونیورسٹی میں کی تھی۔" اچانک کمرے میں گیس بھرنے لگی اور مائعزم کو شدید کھانسی کا دورہ پڑا۔

www.novelsclubb.com

"ہینڈ گرنیڈ صحیح وقت پر پھینک دینا ورنہ تمہاری خیر نہیں۔" وہ اپنے بندے کو دھمکاتا اوپر کھڑا ہوا۔

وہ بالکل نڈھال سی ہو گئی اور زمین پر سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔اسے شدید رونا آرہا تھا پر اب رونے کی بھی ہمت نہیں تھی۔

لوگ کسی سے اتنی نفرت کیسے کر لیتے ہیں؟ یا اللہ!

شاہ ویز نے اسے غور سے دیکھا اور پھر باہر کھلنے والی کھڑکی کو کھول دیا جو اونچائی پر تھی اور قدرے چھوٹی تھی۔ گڈ لک کا سائن دیا اور باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہر کام پلان کے مطابق ہونا چاہیے۔ وہ پندرہ منٹ سے پہلے کمرہ نہیں ڈھونڈ سکتا۔"

مائعزم کے کان صرف اتنا ہی سن سکے اور پھر دروازہ بند ہو گیا۔

شاہ ویز اپنی گن چیک کرتا بیسمنٹ کی جانب چلا گیا اور وہاں سے پچھلی گلی میں کھڑی اپنی کار کی طرف قدم بڑھائے۔

"گڈ بائے غازی بھائی!" پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اس نے خود کلامی کی اور ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا۔ ڈرائیور نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر گاڑی کو سڑک پر ڈال دیا۔ وہ آج پاکستان سے فرار ہو رہا تھا تاکہ غازی کے چاہنے والے کبھی اس تک نہ پہنچ پائیں۔

اب وہ اس کمرے میں اکیلی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ کمرے میں گیس کی مقدار کافی حد تک بڑھ گئی ہے لیکن کھلی کھڑکی سے گیس باہر جانے کے باوجود مائعزم کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ اس نے اپنے کمزور جسم کے ساتھ اٹھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ ان گزرے چند گھنٹوں میں نا جانے کتنی مرتبہ اس کے چہرے پر تھپڑ برسائے

www.novelsclubb.com

گئے تھے۔شدت غم سے وہ رونے لگی۔اسے اپنی زندگی ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اسے اس وقت صرف وہ بچہ یاد آیا جس کے لیے وہ اتنی زیادہ ایکسائیٹڈ تھی۔

"آہ... ضل!"اس نے کراہتے ہوئے اپنے بھتیجے کا نام لیا۔اس کے رخسار آنسوؤں سے تر ہوتے گئے۔

"کاش میں اس کو دیکھ لیتی۔"اس نے بند ہوتی آنکھوں سے کہا۔مرنے سے پہلے کی انسانی حسرتیں!

اسے اس بات کا تو یقین تھا نام وہی رکھا جائے گا جو اس نے پسند کیا ہو گا لیکن اسے دیکھنے کی حسرت رہ گئی تھی۔اگر وہ مر جاتی ہے تو ضل الرحمان کو کبھی یاد بھی نہیں رہے گا کہ اس کی کوئی پھوپھو بھی تھی جس کو ضل کی آمد کی خوشی اس کے ماں باپ سے بھی زیادہ تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ گیس اب کمرے میں بڑھتی جا رہی تھی اور مائعزم کا وجود زمین پر ڈھے گیا کیونکہ اب وہ زہریلی گیس ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

اسے روتے ہوئے اپنے نکاح کا دن یاد آ رہا تھا تھا۔اسے ایک پاکیزہ رشتے میں بندھنے کے بعد سکون ملا تھا اور غازی اسے دل سے قبول تھا لیکن ابھی غازی کہاں تھا؟ کیا وہ اسے پروٹیکشن دے پائے گا؟

"تم خوش نہیں لگ رہی؟"

"اندر سے کیسے خوش ہوا جاتا ہے مائعزم؟"

www.novelsclubb.com

"اگر میں ہمیشہ کے لیے چلا گیا تو کیا کرو گی مائعزم؟"

غازی کی باتیں یاد کرتے اس نے دل گرفتگی سے اپنے آنسوؤں پر قابو پانے کی کوشش کی۔روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی لیکن کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔

"کہہ دیجئے(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم)!ہر ایک انجام کا منتظر ہے پس تم بھی انتظار میں رہو۔ابھی ابھی قطعاً جان لوگے کہ راہ راست والے کون ہیں اور کون راہ یافتہ ہیں۔"(طہٰ:135)

"آپ وضاحت تو سن لیتے میرے اللہ!میں مر رہی ہوں اللہ تعالیٰ...اتنی رسوائی والی موت مت دینا مجھے پلیز!میں آپ کی رحمت کا انتظار کر رہی ہوں۔میں نے ہمیشہ سیدھے راستے پر...صراطِ مستقیم پر چلنے کی کوشش کی شاید یہ بہت مشکل تھا کہ میں اس وقت مایوس ہو رہی ہوں۔اگر مجھ سے کوئی بڑا گناہ ہو گیا ہو تو پلیز معاف کر دیں۔ایسی موت مت دینا کہ میں عبرت کا نشان بن جاؤں۔میں اس طرح نہیں مرنا چاہتی میرے اللہ!

اپنے گھر والوں سے اتنی دور، اکیلے کمرے میں ہوا کی کمی کی وجہ سے! پلیز یااللہ مدد

فرمائیں! مجھ میں آپ کے نبیوں جتنا صبر نہیں ہے، میں ایک گناہگار انسان ہوں۔ میں نہ

نبی ہوں اور نہ ولی ہوں۔ میں آپ کی ایک گناہ گار سی بندی ہوں... پلیز رحم فرمائیں

میرے اللہ! رحم فرمائیں!" آنسو بہہ کر زمین میں گرتے چلے جا رہے تھے لیکن مائعزم

سلیمان کو بچانے آج کوئی بھی نہیں آیا۔

****

ہو طلسمِ عالمِ رنگ و بو کہ حریمِ انجم و کہکشاں

www.novelsclubb.com

مرا ساتھ دے گی نظر مری، وہ چھپیں گے جا کے جہاں جہاں

مری خلوتوں کی یہ جنتیں، کئی بار سج کے اُجڑ گئیں

مجھے بارہا یہ گماں ہوا کہ تم آرہے ہو کشاں کشاں

وہ سیدھے راستے سے ہی اندر چلا آیا تھا اور راستے میں کسی کو دیکھے بغیر وہ گولیاں مارتا جا رہا تھا۔ایک جنون تھا جو اس کے سر پر چڑھ گیا تھا۔شاہ ویز کی موت!

تقریباً اگلے پانچ منٹ میں ارسلان اور شاہزیب بھی وہاں پہنچ گئے اور یقیناً یہ شاہزیب کے تیز گاڑی چلانے کی وجہ سے ممکن ہوا تھا۔

"شاہ ویز مجھے زندہ چاہیے۔"اس نے کان میں لگے آلے پر دوبارہ سے انھیں مطلع کیا کیونکہ وہ دوسری منزل پر تھا اور وہ لوگ ابھی آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی!احمد یار اسے سنبھال لے گا۔"شاہزیب نے بتایا۔

"یہ خفیہ آپریشن ہے!اس کی بھنک بھی اگر کسی کمشنر یا وزیر کو پڑی تو تم سب نوکری سے فارغ۔"شاہزیب نے اپنے لوگوں کو وارننگ دی۔

وہ لوگ اب چاروں اطراف سے عمارت کو گھیر چکے تھے کیونکہ یہ علاقہ جرم کی وجہ سے مشہور تھا۔

غازی کے دل میں عجیب و غریب وسوسے آرہے تھے۔شاہ ویز کو دیکھنے کے بعد وہ خود پر قابو کیسے رکھ پائے گا؟یہ سوچ سوچ کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا لیکن ابھی شاہ ویز وہاں نہیں تھا۔اسے تو اب غازی کے عتاب سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا!اور مائعزم؟ پتہ نہیں اس کا کیا حال ہو گا؟وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا اور اگر کوئی بندہ اس کے سامنے آجاتا تو گولی مار دیتا۔

www.novelsclubb.com

ارسلان اس تک پہنچ چکا تھا اور اب وہ دونوں اپنی فوجی ٹریننگ کا استعمال کرتے ہوئے چلتے جا رہے تھے۔ وہ دونوں تیسرے فلور پر پہنچ گئے جہاں چار سو اندھیرا اور خاموشی تھی لیکن کمرے ساتھ ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ کمروں کے باہر کوئی موجود نہیں تھا۔

"ارسل! اس سے اوپر آخری فلور ہے۔" وہ دھیمی آواز میں بولا۔

"پہلے ان کمروں میں دیکھ لیتے ہیں۔" ابھی وہ دونوں کمروں کی طرف جاتے کہ ان پر ڈنڈوں سے حملہ ہوا اور وہ دونوں دفاعی پوزیشن میں آ گئے۔ انھیں سنبھلنے کے لیے دو سے تین منٹ لگے اور پھر ان لوگوں کے ساتھ ہاتھا پائی کرنے کے بعد انھیں بھی مار دیا۔

www.novelsclubb.com

پہلے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو کافی لڑکیاں ایک دوسرے پر گری پڑیں تھیں، ان کی حالت خراب تھی لیکن ان میں سے مائعزم کا چہرہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا۔ اس کا دل دھڑکنا بھول گیا۔

کمرے کا دروازہ بند کر کے ارسلان کو ادھر سنبھالنے کا کہہ کر وہ اگلے کمرے کی جانب بڑھا۔ دروازہ کھولتے ہی بدبودار گیس نتھنوں سے ٹکرائی، کمرے میں بھی گیس بھری ہوئی تھی اور اندر کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ چند لمحے دروازے میں کھڑے رہنے کے بعد وہ آگے بڑھا۔

"مائعزم!" وہ چیخ کر اندر آیا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ مائعزم اسی جگہ ہے۔

قدم مزید آگے بڑھائے تو وہ نظر آ گئی۔ بے سدھ اور بے ہوش!

"مائعزم!..." وہ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچا۔

www.novelsclubb.com

"میری جان اٹھو آنکھیں کھولو، میں آ گیا ہوں۔" مائعزم کو بے ہوش دیکھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔ مائعزم نے ہلکی آنکھیں کھولیں اور زور سے کھانسنے لگی۔ غازی نے اسے ٹیک دے کر بیٹھنے میں مدد دی۔

"غا...زی!"اس نے شکر ادا کیا کہ مائعزم ٹھیک ہے۔

"کیا تم چل سکتی ہو؟اس کمرے سے باہر نکلنا ہے۔"وہ اسے نرم آواز سے کہہ رہا تھا۔وہ غازی کو دیکھ کر رونے لگی۔

"کچھ نہیں ہوا مائعزم! میں آگیا ہوں نا؟"مائعزم کی حالت دیکھ کر غازی کا دل کیا کہ اسے لے کر اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے غائب ہو جائے۔اسے خود سے لگایا جو بغیر کچھ کہے مسلسل روئے جا رہی تھی۔غازی نے گہرا سانس لے کر خود کو بولنے کے قابل کیا کہ ابھی اسے مائعزم کو حوصلہ دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ روئے چلی جا رہی تھی۔اتنی دیر بعد اسے تحفظ کا احساس ہوا تھا اور وہ دوبارہ کھونا نہیں چاہتی تھی۔غازی نے اسے کھڑا کیا جو نیم بے ہوش تھی۔باہر سے گولی کی آواز آئی اور بھر بم پھٹنے کی لیکن بہت دور سے!

"شام بھائی آپ ٹھیک ہیں؟" ایس پی شاہ زیب باہر سے چیخ کر پوچھ رہا تھا۔

"ہم ٹھیک ہیں انعام! یہ ایریا فوراً خالی کرواؤ!" اس نے کہا تو وہ فوراً واپس ہو لیا۔

"مائعزم رونا بند کرو، ابھی ہم باہر چلتے ہیں۔" غازی نے نرمی سے اسے دلاسہ دیا۔ کھلی کھڑکی مائعزم کی پشت پر تھی اور غازی کے بالکل سامنے!

"غازی میرا دوپٹہ..." رندھی ہوئی آواز میں اس نے کہا۔ اسے اپنی بے پردگی کا شدت سے احساس ہوا تھا، مسلسل چیخنے اور کھانسنے کی وجہ سے اس کی آواز بند ہو گئی تھی۔

غازی نے کھانستے ہوئے ارد گرد دیکھا لیکن مائعزم کا دوپٹہ کہیں نہیں تھا۔ اسے شاہ ویز کی گھٹیا سوچ پر طیش آیا۔ وہ اس وقت کمال ضبط سے کھڑا تھا ورنہ مائعزم کی حالت دیکھ کر وہ ایک پل کے لئے بھی شاہ ویز کو زندہ نہ رہنے دیتا۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ کوٹ پہنو۔میں گاڑی میں بٹھا کر کوئی چادر تمہیں دیتا ہوں۔" وہ اپنا کوٹ اتارنے لگا تو مائعزم پھر اس کے سینے سے لگ کر شدت سے رونے لگی۔اب اسے پرواہ نہیں تھی کہ زہریلی گیس سے بھرے کمرے میں کھڑے رہنا جان لیوا ہو سکتا ہے۔وہ بس کسی اپنے کے پاس ہونا محسوس کرنا چاہتی تھی۔

"سب ٹھیک ہے مائعزم،تم فکر نہ کرو میں آگیا ہوں ناں؟" اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ اسے کہہ رہا تھا لیکن مائعزم جیسے سن ہی نہیں رہی تھی۔

غازی نے دوسرے ہاتھ سے موبائل اسکرین روسن کی،ایک نمبر کھلا پڑا تھا،اس پر کال کی اور مائعزم کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

Major Sham is speaking!I've saved my wife. ."

Start the destruction(میجر شام بول رہا ہوں! میں نے اپنی بیوی کو بچا لیا

ہے۔تباہی شروع کرو۔)"ایک لمحے کے لیے وقت رکا تھا،کسی کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا تھا۔اس نے اپنے کان سے ہڈا تار لیا اور تفکر سے مائعزم کو دیکھا جس کی حالت قابل ترس ہو رہی تھی اور غازی اپنا آپ کھو رہا تھا۔

"وہ بچ نہیں سکے گا مائعزم! میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔"اس کی آنکھوں سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے اس نے مائعزم سے زیادہ خود کو بتایا بلکہ یاد دلایا۔

مائعزم نے اسے سنا ہی نہیں تھا بلکہ وہ تو کہیں اور کھوئی ہوئی تھی،میجر شام کا نام سنتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔وہ اس سے جدا ہوتے ہوئے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔ابھی دماغ کچھ سمجھنے کے قابل ہی نہیں تھا۔وہ جواب چاہ رہی تھی۔اس نے تھوڑی کھلی تھوڑی بند ہوتی آنکھوں سے غازی کی سفید شرٹ پر ایک چھوٹا سا سبز نشان دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

سارا ماجرا جاننے کی کوشش کی

اس نے سر اٹھا کر غازی کی آنکھوں میں دیکھا

وہ بے حد تفکر سے اسے دیکھ رہا تھا

صرف پانچ سیکنڈ لگے تھے اس کے دماغ کو حساب کتاب کرنے میں

وہ غازی سے دور ہوئی

اس نے گردن تک نہیں موڑی کہ کہیں دیر نہ ہو جائے

غازی اس کے پیچھے ہونے پر اپنا کوٹ اتارنے لگا

مائعزم آگے بڑھی

"غازی ہٹیں..."

اس کی آواز لبوں میں ہی دم توڑ گئی

اس نے غازی کو دھکا دے دیا

اتنی قوت سے کہ وہ کمر کے بل زمین پر گرا

وہ ابھی اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اس نے مائعزم کے وجود کو زمین بوس ہوتے دیکھا

وہ سیدھا ہوا جیسے کسی خواب سے جاگا ہو

سب صاف نظر آنے لگا تھا کیونکہ زہریلی گیس بند کی جا چکی تھی

اس نے بے یقینی سے مائعزم کو دیکھا

www.novelsclubb.com

اسے لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گا

"مائع زم..." وہ شدت سے پھٹی ہوئی آواز میں چلایا۔

اس سے اٹھا نہیں گیا' اسے لگا وہ کبھی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکے گا لیکن وہ اٹھا اور اس تک آیا۔

قریب کہیں سے فجر کی اذان کا سلسلہ شروع ہوا تو غازی نے کانپتے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو چھوا۔

اس مرتبہ مائعزم نہیں' پلیز اللہ مائعزم نہیں!

****

تم کبھی کچھ شام کے بعد کا منظر دیکھو

www.novelsclubb.com

سرخ آنکھوں کے کناروں پہ سمندر دیکھو

کتنے غمگیں ہیں باہر سے یہ ہنسنے والے

وقت پاؤ تو کبھی جھانک کے اندر دیکھو

رات کے آخری پہر وہ دونوں تھکے ہارے گھر پہنچے کیونکہ انہوں نے مظفر آباد کے ایک ایک پولیس اسٹیشن میں پتہ کروالیا تھا' مائعزم کو کسی پولیس اسٹیشن نے اغواء کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔اس وقت گھر پر چند ایک رشتہ داروں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔حذیفہ اپنی ماں سے ملتے ہوئے رو پڑا۔وہ لوگ مائعزم کے لیے گھر میں دعا کروا رہے تھے سو حذیفہ ابو کا پوچھ کر کمرے میں آیا لیکن وہ وہاں نہیں تھے۔گھر میں ہر جگہ دیکھ لیا لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"ابو جی!" وہ پورے گھر میں چیخ چیخ کر آوازیں دے رہا تھا لیکن سلمان احمد کہیں سے بھی نہیں بول رہے تھے۔

"امی! سردار کہاں ہیں؟"

"وہ تو رات سے گھر نہیں آئے۔" بشریٰ بیگم نے پریشانی کے عالم میں بتایا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

گھر میں ٹینشن سا ماحول تھا اس لئے منہا کو اس کی امی کے گھر بھیج دیا گیا تھا۔ حذیفہ نے سردار کو کال ملائی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہے تھے۔

وہ باہر چوکیدار کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ سردار کس وقت گھر سے نکلے تھے تو ڈرائیور نے بتایا کہ گاڑی لے کر کہیں گئے ہیں اور ابھی تک واپس نہیں آئے۔ حذیفہ مزید پریشان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

اور اس وقت سلیمان احمد لائن آف کنٹرول پر جوانوں کے ساتھ کھڑے ایک آپریشن کو لیڈ کر رہے تھے اور دشمنوں کی کارروائی کو ناکام بنا رہے تھے۔ رات کو آٹھ بجے انہیں فون آیا تھا کہ انڈین فوج وقفے وقفے سے فائرنگ کر رہی ہے تو وہ خود ہی ساری صورتحال دیکھنے

چلے آئے۔جانے سے پہلے اپنے خاندان کی خیر وعافیت اور سلامتی کی دعا مانگی تھی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ عشاء کی نماز ان کی زندگی کی آخری نماز ہو گی اور جو دعا وہ مانگ رہے ہیں وہ بھی آخری دعا ہو گی!

انہیں کوئی خدائی اشارہ تھا کہ وہ خود لائن آف کنٹرول کے قریب دشمنوں سے لڑ رہے تھے اور دشمن کی چھاؤنیاں تباہ کر رہے تھے۔مائعزم ہمیشہ پوچھتی تھی کہ ہمارا کشمیر آزاد کیوں نہیں ہوتا؟

"ہم آزاد ہی تو ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"میں ساتھ والے کشمیر کی بات کر رہی ہوں سردار!"

"ہاں ہم اسے بھی آزاد کروالیں گے اور پاکستان کا حصہ بنائیں گے۔"

"بالکل بھی نہیں سردار! ہم آزاد ریاست بنائیں گے جو نہ پاکستان کی ہو گی اور نہ انڈیا کی۔"

"پھر تو ہمیں بالکل زیرو سے شروع کرنا ہو گا اور پاکستان نے اتنے سالوں سے صحیح سے ترقی نہیں کی تو ہم کیا کریں گے؟"

"ہم کشمیری ہیں سردار! پاکستانیوں سے مختلف..."

"ہم پاکستان کے بغیر نہیں رہ سکتے میری جان!"

"اسی لئے کہ پاکستان نے ہم پر قبضہ کیا ہوا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"تمہارا سورس آف انفارمیشن بہت غلط ہے بچے! پاکستان نے ہم پر قبضہ نہیں کیا ہوا بلکہ ہم نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا ہوا ہے۔ سوچو اگر ہمارے ساتھ پاکستان نہ کھڑا ہوتا تو کیا ہم آزاد کشمیر کے لوگ کہلاتے؟"

"آپ پاک آرمی میں ہیں اسی لیے پاکستانیوں کی سائیڈ لے رہے ہیں۔"

"میں پاک آرمی میں ہوں اسی لیے چاہتا ہوں میری بیٹی بھی پاک آرمی کے بارے میں اچھا گمان رکھے۔"

"کوئی نہیں، جب تک میرا کشمیر آزاد نہیں ہوتا میں پاکستان کے ساتھ الحاق نہیں کروں گی۔" مائعزم نے خفگی سے کہا تھا اور سردار اس کے انداز پر ہنستے ہی چلے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کہیں سے ایک گولی سرسراتی ہوئی آئی اور سلیمان احمد کے سینے میں پیوست ہو گئی۔

"سردار!..."ایک فوجی چلاتا ہوا ان کے پاس آیا تو وہ مسکرا رہے تھے۔

"آج صبح سے مجھے اشارے مل رہے تھے اسرار! غازی سے کہنا میری بیٹی کا خیال رکھے' تم سب کشمیر کی حفاظت کرنا، پاکستان کی حفاظت کرنا۔ کشمیری قوم زندہ قوم ہے' ہاں زندہ قوم ہے۔"آخر میں انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور ان کی پاکیزہ روح خالق حقیقی سے جا ملی۔

اب اس جانب سے زیادہ زور سے گولیوں کی برسات کی جا رہی تھی یہاں تک کہ دوسری طرف سے سرنڈر کر دیا گیا۔

www.novelsclubb.com

رات دو بجے کے قریب کا وقت تھا جب اسلام آباد ہیڈ کوارٹر میں سلیمان احمد خان کی شہادت کا پیغام موصول ہوا۔

ان لوگوں کو ضرور افسوس ہوا جوان کے گھر میں چلنے والے واقعات کو جانتے تھے لیکن کسی مومن کی شہادت پر خوش ضرور تھے۔ہر طرف نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں۔

ایک اور روشن باب تمام ہوا!

کچھ خوشی تھی اور کچھ غمی تھی!

وہ اندر آ گیا تو سامنے صوفے پر ماہ جبین افسردہ سی بیٹھی ہوئی تھی۔وہ فجر پڑھ کر پھر سے مائعزم کی تلاش میں جانا چاہ رہا تھا لیکن صوفے پر ماہ جبین کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"ماہ جبین تم ٹھیک ہو؟"

www.novelsclubb.com

"میرا دل بہت گھبرا رہا ہے حذیفہ!ایسا لگ رہا ہے جیسے میں کسی قیمتی رشتے کو کھو دوں گی۔

"وہ واقعی ڈری سہمی سی تھی۔

"مائعزم کو کچھ نہیں ہو گا۔مجھے یقین ہے اللہ اس کی حفاظت کرے گا۔" حذیفہ نے اسے خود سے لگا کر حوصلہ دیا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

"سچ پوچھو تو میں ہمت نہیں ہارنا چاہتا۔میں ہر مشکل کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں ماہ جبین! کیونکہ تمام آزمائشیں اللہ کی جانب سے ہیں۔ہمیں ہمت کرنی پڑے گی۔سلیمان احمد کی اولاد اتنی کم ہمت کبھی نہیں تھی،ہم اس مشکل میں ساتھ کھڑے ہیں۔اس لیے اللہ سے اچھے کی امید رکھو۔"

www.novelsclubb.com

"تم بہت بہادر ہو میرے بھائی! مجھے اُمید ہے..." حذیفہ نے اسے دیکھا۔

"امی!..." وہ درد سے چلائی۔حذیفہ پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیاہواماہ جبین؟"وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔

"امی کو بلاؤ حذیفہ..."وہ فوراً ڈرائنگ روم کی طرف بھاگا اور ماں کو باہر بلایا۔

سب ہی باہر آئے اور پریشان ہو گئے۔اب ان سب کو ایک اور صبر آزما مرحلے سے گزرنا تھا۔

ماہ جبین کی ڈلیوری کا وقت آن پہنچا تھا اور اسے فوراً اسپتال لے جایا گیا۔

حذیفہ اور عثمان کی گھر اور ہسپتال میں دوڑیں لگی ہوئیں تھیں اور پھر کئی گھنٹوں بعد انہیں بیٹے کی خوشخبری ملی تھی لیکن سب خوش ہو کر بھی اداس تھے کیونکہ اب نواسے کو دیکھنے کے لیے نانا نہیں رہے تھے اور بھانجے کو دیکھنے کے لیے خالا نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"زین العابدین!" نام تو پہلے ہی سلیمان احمد اور مائعزم نے طے کر رکھے تھے سو نام فوراً ہی دے دیا گیا۔

وقت گزرنے لگا۔

سارے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی لیکن حذیفہ کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔اسے سلیمان احمد کی شہادت کی خبر مل گئی تھی لیکن ماہ جبین کی وجہ سے وہ کسی کو بھی نہیں بتا رہا تھا۔بس خاموشی سے ایک طرف بیٹھا ہوا تھا۔

یہ قدرت کا کیسا امتحان تھا؟ایک دن میں وہ باپ بنا تھا...اگلے دن وہ ماموں بنا اور اس کا باپ چھوڑ کر چلا گیا!اس کی بہن اس سے جدا ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

لوگ کہتے ہیں کہ ان کی زندگی کے دکھ سب سے بڑے ہوتے ہیں۔اگر کوئی ایسا کہے تو اسے حذیفہ سلیمان احمد کے موجودہ وقت کا بتا دینا۔اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی اس کی

آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں نکلا۔نہ شکوے کے طور پر اور نہ شکرانے کے طور پر! وہ بالکل خاموش ہو گیا تھا۔دو لوگ ان کی زندگی میں آئے تھے اور دو لوگ ان کی زندگیوں سے چلے گئے تھے۔ ضل الرحمان اور زین العابدین کو اللہ تعالیٰ نے نعمت بنا کر بھیجا تھا' سلیمان احمد اور مائعزم سلیمان کسی حکمت کے تحت چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

کبھی کبھی زندگی ہمارے ساتھ بہت تلخ ہو جاتی ہے!

****

زووندے(I will give my soul for you)

www.novelsclubb.com

بللاے لگے(I'll take on demons for you)

پی ترٹھ(My lighting strike down on you)

"مائعزم!"اس نے تقریباً چیخ کر مائعزم کا نام پکارا تھا۔

وہ دیکھ سکتا تھا کہ مائعزم کا خون بہہ رہا ہے اور اس کے سفید کپڑے سرخ ہو رہے ہیں۔غازی پر تو جیسے سکتا طاری ہو گیا تھا۔اس کے ہاتھ خون میں رنگنے لگے!

دراصل شاہ ویز نے غازی اور مائعزم کو مارنے کی پلاننگ کی ہوئی تھی۔مائعزم کے بارے میں اسے یقین تھا کہ وہ زہریلی گیس برداشت نہیں کر پائے گی لیکن غازی کے لئے اس کے پاس دو پلان تھے۔پہلے ہینڈ گرنیڈ پھینکنے سے اگر وہ مر جاتا تو ٹھیک ورنہ شاہ ویز نے ایک اسنائپر کا انتظام کیا ہوا تھا۔جب وہ مائعزم کو لینے اس کمرے میں آئے گا تو اس کھڑکی کے سامنے والی بلڈنگ پر موجود اس کا بندہ غازی کو گولی مار دے گا لیکن نشانہ لینے کے دوران مائعزم نے وہ نشان دیکھ لیا تھا اور ٹھیک گولی چلتے وقت اس نے غازی کو دھکا دے کر خود گولی کھالی تھی اور اب اس کا بے جان وجود زمین پر تھا۔

"مائعزم...مائعزم آنکھیں کھولو! تمہیں کچھ نہیں ہوگا...میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"غازی نے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کی۔

اس مرتبہ مائعزم نہیں، پلیز اللہ مائعزم نہیں!

اس نے جلدی سے اپنا کوٹ اتارا اور آہستہ سے اسے پہنا کر اٹھایا اور باہر کی جانب بھاگا۔وہ تیزی سے زینے پھلانگتا نیچے اترتا گیا۔

اسے احتیاط سے فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر سیٹ کو set کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"شام! کیا ہوا؟"ارسلان بوکھلاتا ہوا اس کے پیچھے آیا۔

www.novelsclubb.com

"ارسل! دعا کرنا مائعزم کو کچھ نہ ہو۔"گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے کہا اور زن سے گاڑی آگے بڑھائی۔

پلک جھپکتے ہی وہ ارسلان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

"او میرے ربا! غازی کا مزید امتحان نہ لے۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بے چینی سے کہا اور اندر کی جانب بڑھا۔

گاڑی دو سو سے زیادہ اسپیڈ سے بھاگتی چلی جا رہی تھی۔ مائعزم کا چہرہ ایک پل کے لئے بھی اس نے اپنی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا۔ وہ بہت مشکل سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کی دھڑکنیں تیز چل رہیں تھیں۔ اس نے مائعزم کا دایاں ہاتھ بہت مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس مرتبہ مائعزم نہیں، پلیز اللہ مائعزم نہیں!

"تھوڑی دیر مائعزم! بس تھوڑی دیر... پلیز رک جاؤ! یا اللہ اسے بچا لیں! پلیز اللہ مائعزم کو میرے پاس رہنے دیں۔" وہ تیزی سے دھڑکتے دل میں خدا سے مخاطب تھا۔

مائعزم کی سفید کلائیاں ہتھکڑی میں بندھے رہنے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔اس کا چہرہ سوجا ہوا تھا جس پر تھپڑوں اور سوکھے ہوئے آنسوؤں کے نشان واضح تھے۔

کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے؟

شاہ ویز تم زندہ نہیں بچو گے !اس نے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہو سکا۔

پندرہ منٹ کی مسافت پانچ منٹ میں طے کر کے وہ ہاسپٹل پہنچا۔

"ڈاکٹر !... جلدی کریں ڈاکٹر ! پلیز میری وائف کو بچالیں۔" وہ ایک مضبوط اعصاب کا مالک،اپنی فوج کا بہادر اور نڈر سپاہی،اس وقت رو رہا تھا۔اپنی بیوی کی زندگی بچانے کو کہہ رہا تھا۔ڈاکٹرز نے اس کی حالت کے پیش نظر جلدی سے اسٹریچر منگوا کر آپریشن تھیٹر ریڈی کرنے کا حکم دیا۔

"ہم ان کو ٹریٹمنٹ دے رہے ہیں لیکن یہ پولیس کیس..."

"یہ ملٹری کیس ہے اور یہ جنرل کی بیٹی ہیں! جلدی کیجیے' ان کی جان بچائیں ورنہ آپ کے ہسپتال کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔" وہ دبے دبے غصّے میں چلایا۔ڈاکٹر چند لمحے اسے گھورتے رہنے کے بعد پازیٹو سگنل دے کر چلا گیا۔

وہ لوگ مائعزم کو لے کر چلے گئے اور وہ اکیلا کھڑا رہ گیا' وہ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔اس کی روح کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے تھے لیکن وہ کھڑا تھا! ہاں میجر شام ابھی بھی کھڑا تھا۔

وہ آہستہ سے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیال رواں ہوا تھا۔بلیک جینز اور سفید شرٹ پہنے وہ شخص اندر سے اس قدر زخمی تھا کہ اس کے زخموں پر مرہم رکھی جائے تو بھی اس کے زخم مندمل ہونا ممکن نہیں تھا۔ماتھے پر بکھرے بال اور ہلکی ہلکی بیرڈ اس وقت اس کی ٹوٹی ہوئی شخصیت کا پتہ دے رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس کی بھوری آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھیں۔ وہ اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھا۔ اگر اس سے آگے بھی کچھ ہوتا تو اس وقت احتشام غازی اس مقام پر تھا!

جہاں ہر دروازہ بند تھا وہاں پر ایک دروازہ ابھی بھی کھلا ہوا تھا۔

اس نے اس دروازے کی طرف رجوع کرنے کا فیصلہ کیا۔ لڑکھڑاتے قدموں سے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ سامنے سے ارسلان اور شاہزیب بھاگتے ہوئے آ رہے تھے۔ غازی نے فوراً اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کیا اور ارسلان کے گلے لگتے ہوئے اس نے کچھ نہیں کہا۔

"میں آتا ہوں۔" اس نے کہا اور کمزور قدم اٹھاتے ہوئے وہ پرئیر روم کی طرف چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"زندگی میں چھوٹی سے چھوٹی مشکل اور بڑی سے بڑی مصیبت میں صرف اللہ سے مدد مانگنی ہے! ہم صرف اسی سے مانگتے ہوئے اچھے لگتے ہیں۔" حلیمہ کی بات اسے اس وقت یاد آئی۔

اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ کبھی اس نے اللہ کے علاوہ کسی کے سامنے اپنی حاجت رکھی ہو۔ اب تو دعا مانگے بھی عرصہ ہو گیا تھا کیونکہ کبھی کسی انسان کی زندگی کے لئے وہ اللہ کے سامنے نہیں رویا تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ جاتے ہوئے لوگوں کو دعائیں واپس لے آتی ہیں۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ مائعزم اس کی زندگی میں اتنی اہم ہو جائے گی کہ اسے کھونا خود کو کھونے جیسا لگے گا۔ اسے مائعزم کو اللہ سے واپس مانگنا تھا۔ ہاں اللہ سن لیتا ہے!

"یا اللہ! میں بہت گناہگار بندہ ہوں، زندگی میں کبھی بھی لمبی لمبی عبادات نہیں کیں، نہ کبھی نیک انسان رہا ہوں اور نہ کسی سے اخلاق سے پیش آیا ہوں۔ اچھا انسان بننا تو دور اس

کی کوشش بھی نہیں کی۔میرے اللہ جب آپ نے مجھ سے سب چھین لیا میں نے تب بھی کوئی شکوہ نہیں کیا' آپ کی رضا میں صبر کیا۔جب ماما، بابا، انعام سب چھوڑ کر چلے گئے تو میں نے آپ کا فیصلہ مان کر اسے قبول کر لیا۔پلیز اب میں مزید کچھ بھی کھونے کی سکت نہیں رکھتا۔میں انعام کے واپس ملنے پر بہت شکر گزار ہوں میرے خالق! پلیز مائعزم کو بچالیں! وہ میری زندگی کے لیے بہت ضروری ہو گئی ہے۔میں اس سے محبت کرتا ہوں یا اللہ! محبت تو آپ کی صفت ہے نا؟ آپ کیسے اپنے محبوب کو تکلیف میں دیکھ سکتے ہیں؟ پلیز مائعزم کو نئی زندگی بخش دیں، پرانے دکھوں کو مٹا دیں۔اس نے بہت غم دیکھیں ہیں اس کے غموں کا بوجھ ہلکا کر دے۔

www.novelsclubb.com

میں ساری زندگی رشتوں کے لیے ترستا رہا ہوں حالانکہ میرے ارد گرد بہت پیار کرنے والے لوگ تھے۔میں پھر بھی ناشکرا بنا رہا۔مجھے معاف فرما دیں میرے اللہ! مائعزم کو بچا

لیں۔میں اب اتنی ہمت خود میں نہیں پاتا کہ خود سے جڑے کسی رشتے کی قربانی دے

سکوں۔پلیز میری دعا قبول فرمائیں،اپنا رحم فرمائیں میرے اللہ۔اس مرتبہ مائعزم نہیں'

پلیز اللہ مائعزم نہیں!"

دعا کے بعد اس نے آنکھیں رگڑیں اور دوبارہ اٹھ کر آپریشن تھیٹر کے باہر آ گیا۔وہاں سے

اندر جھانکنے کی کوشش کی لیکن کچھ نظر نہ آ سکا۔

نہایت اضطراب اور بے چینی کی کیفیت میں وہ ٹہلنے لگا۔سامنے سے شاہ زیب آتا دیکھائی

دیا جو ابھی تک پولیس یونیفارم میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی!مائعزم کیسی ہے؟"وہ اس کی حالت دیکھ کر رونے والا ہو گیا تھا۔

"ڈاکٹرز ابھی باہر نہیں آئے۔"وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

"آپ فکر نہ کریں بھائی! مائعزم کو کچھ نہیں ہو گا۔" شاہزیب نے اس کے گلے لگ کر اسے دلاسہ دیا۔ وہ اس وقت بالکل ایک بکھرا اور حالات سے مجبور انسان لگ رہا تھا جسے اس وقت کسی سہارے کی ضرورت تھی اور روتے ہوئے اس کے چہرے پر زمانوں کی تھکان تھی۔

وہ جانتا تھا کہ غازی نے کل دن کے کھانے کے بعد سے کچھ نہیں کھایا اس لیے اسے وہیں بٹھا کر وہ باہر آ گیا تاکہ غازی کو کے لئے کچھ کھانے کو لے آئے۔ کم از کم وہ حالات کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ تو رکھے گا۔ وہ قریبی رشتے نہ ہونے کا رونا تھا لیکن غازی کے پاس سب رشتے ہوتے ہوئے بھی نہیں تھے۔ اس نے افرسیاب کو بھی صورتحال سے اپڈیٹ رکھا ہوا تھا' بے شک وہ یہاں نہیں آ سکتا تھا۔

وہ واپس آیا تو غازی کو شاک میں کھڑے پایا اور پھر اس کے ہاتھ سے فون گر گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ خود بھی گر جاتا شاہزیب بھاگتا ہوا اس تک آیا اور اسے پکڑا۔ وہ کسی بری خبر کا ہی گمان کر پایا تھا۔

"کیا ہوا غازی بھائی؟" اس نے ہراساں سے انداز میں پوچھا۔

غازی کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔

"انعام!... سردار..." اور جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ ہوش و حواس سے بیگانہ تھا۔

"غازی بھائی!... آنکھیں کھولیں۔" وہ پریشانی سے اس کے ہاتھ مسلنے لگا۔

"ڈاکٹر!" وہ چیخ چیخ کر ڈاکٹرز کو آواز لگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

میں آندھیوں کے پاس تلاشِ صبا میں ہوں

تم مجھ سے پوچھتے ہو مرا حوصلہ ہے کیا

غازی بے ہوش ہو گیا تھا کیونکہ وہ سردار کی شہادت کی خبر برداشت نہیں کر پایا تھا۔مائعزم سے بھی آگے کوئی تھا تو وہ صرف سردار تھے اور اب وہ بھی نہیں رہے تھے۔یہ کیسا امتحان چل رہا تھا؟

اب شاہزیب اور ارسلان ان دونوں کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔مائعزم کو خون کی ضرورت تھی جو اسے شاہزیب نے دیا تھا اور وہ بھی ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹرز نے انہیں بتایا تھا کہ اگر اگلے چوبیس گھنٹوں میں وہ ہوش میں نہیں آئی تو وہ کوما میں بھی جا سکتی ہے کیونکہ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اور اس کا بچنا مشکل تھا۔

البتہ غازی کو صبح دس بجے تک ہوش آگیا تھا۔اسے فوراً مظفر آباد پہنچنا تھا لیکن وہ مائعزم کو ادھر اکیلا بھی نہیں چھوڑ کر جا سکتا تھا۔اس لئے ارسلان کی بیوی اور سالے احمد یار کو ہسپتال بلایا گیا تھا اور وہ تینوں مظفر آباد کے لئے نکل پڑے تھے۔

سارے راستے غازی بالکل خاموش رہا۔نہ کسی سے بات کی،نہ کوئی شکوہ،نہ کوئی ملال اور نہ کسی کو برا بھلا کہا۔اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ وہ بخار کے زیر اثر تھا۔وہ سو نہیں رہا تھا لیکن پھر بھی وہ آنکھیں موندے پچھلی سیٹ پر لیٹا ہوا تھا۔گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ہر کوئی اپنی جگہ رنجیدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

شام کے کسی وقت وہ لوگ مظفر آباد پہنچے تھے۔فضا سوگوار تھی اور چار سو اداسی بھری خاموشی تھی۔حذیفہ نے اس نے مائعزم کا پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ وہ ٹھیک ہے بس کسی

دوست کے گھر چھوڑ آیا ہے کہ تھوڑا ریلکس کرے لیکن وہاں اس وقت مائعزم آپریشن تھیٹر میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔

ان کے آنے سے عورتوں کے رونے میں اضافہ ہوا اور کچھ لوگ بالکل خاموش تھے کیونکہ انھیں پتہ تھا شہید کی موت پر آہ و بکا نہیں کیا جاتا اور گھر کے مکینوں کی آواز ہی بند ہو گئی تھی۔ وہ ایسے بڑے حادثات کے عادی تھے' ان میں صبر کی ہمت تھی کہ اللہ کے علاوہ کسی کے سامنے نہیں رونا۔

ماہ جبین کی ہاسپٹل میں طبیعت خراب تھی۔ منہا بھی ادھر نہیں تھی اور ایسے میں ارد گرد کے رشتہ داروں نے بشریٰ اور ان کی ساس کو حوصلہ دیا ہوا تھا لیکن سلیمان احمد کی ماں کا چہرہ بہت روشن اور پر سکون تھا کیونکہ وہ شہید کی ماں اور شہید کی بیوی تھیں البتہ بشریٰ بیگم اس وقت سخت ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھیں۔ ان کی دونوں بیٹیاں ان کے پاس نہیں

تھیں کہ آخری وقت میں اپنے شہید باپ کا چہرہ ہی دیکھ لیں۔ نماز جنازہ میں شرکت کے بعد ان لوگوں کو واپس بھی جانا تھا۔ تدفین وغیرہ کا سارا انتظام حذیفہ، عثمان اور احمد نے کر لیا تھا۔

سلیمان احمد کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ رات نو بجے سپردِ خاک کیا گیا تھا۔ تدفین کے بعد وہ لوگ گھر آئے تو غازی سے ملنے کوئی آیا ہوا تھا۔ ملاقات کیلئے آنے والا ایک جونیئر آرمی سپاہی تھا۔

"سر!" اس نے غازی کو اندر آتے ہی دیکھا تو سلیوٹ پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم اسرار! بیٹھو کیسے آنا ہوا؟" وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا۔

"سوری سر مجھے ایسے وقت میں نہیں آنا چاہیے تھا لیکن ان دنوں ایل او سی پر ڈیوٹی ہے تو کب شہادت کا بلاوا آجائے کچھ کہہ نہیں سکتا۔ سر سلیمان نے اپنی آخری سانسیں میرے

سامنے لیں تھیں۔ان کا سر میری گود میں تھا جب انھوں نے آپ کے لئے پیغام دیا تھا۔"

غازی کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے۔وہ سننے کو بے تاب تھا کہ سردار اس کے ذمے کیا

کام سونپ کر گئے ہیں؟

"سر نے کہا تھا کہ آپ ان کی بیٹی کا خیال رکھیے گا۔وہ یقیناً ایک جرأت منداور حوصلہ مند

آفیسر تھے۔"آخر میں اس نے پھر سلیوٹ پیش کیا۔

"تم میرے لیے انتہائی معتبر ہو اسرار کیونکہ سردار آخری وقت میں تمہارے ساتھ

تھے۔"یہ کہہ کر غازی نے اسرار کو گلے لگایا اور اس کی روشن پیشانی چومی۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر بعد چلا گیا تھا اور غازی بلکل تھک گیا تھا۔ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی رشتہ جدا

ہو جاتا تھا۔وہ گرنے والے انداز میں صوفے پر ڈھے گیا۔کیا اب یہ سب ختم نہیں ہو جانا

چاہیے؟

****

مجھ کو معلوم تھا تجدیدِ وفا کرتے ہوئے

تو نے کل پھر سے رلانا ہے چلے جانا ہے

اگلی صبح وہ فجر پڑھتے ہی واپس آ گئے تھے۔حذیفہ کو سب بتا دیا تھا لیکن اس کا گھر رہنا بھی نہایت ضروری تھا سو یہاں کے معاملات حذیفہ اور عثمان کے سپرد کر کے وہ لوگ واپس اسلام آباد آ گئے جہاں مائعزم کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔پچھلی طرف کندھے پر گولی لگنے سے کافی خون بہہ گیا تھا۔اب صرف مائعزم کے ہوش میں آنے کی دعا ہی کی جا سکتی تھی لیکن ڈاکٹر کا دیا گیا وقت ختم ہو رہا تھا اور مائعزم کو ہوش نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مائعزم کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور غازی اس کے ساتھ ساتھ ہی تھا۔اسے یقین تھا کہ وہ کسی بھی وقت آنکھیں کھول سکتی ہے لیکن ایسا نہ ہوا۔

ڈاکٹرز نے اسے وہ خبر دی جسے سنتے ہوئے اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔مائعزم کوما میں چلی گئی تھی۔مطلب وہ اب زندہ نہیں مانی جائے گی...

غازی کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔اس کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔

وہ اب کب اٹھے گی اس بات کی کوئی وضاحت نہیں تھی۔

غازی کی صحیح معنوں میں جان تب نکلی جب اسے بتایا گیا کہ چند دنوں کے اندر ہوش میں آنے کے بعد مائعزم اپنی یاداشت کھو سکتی ہے۔وہ شدید شاک میں تھا۔

"اور کتنا امتحان لیں گے میرے اللہ!" بڑے ٹوٹے سے انداز میں وہ رو ہی تو دیا تھا لیکن شکوہ صرف خدا سے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

شاک کے بعد سارا معاملہ سمجھنے میں، اسے قبول کرنے میں بہت دقت ہوئی۔ وہ سب

بہت مشکل تھا۔ بہت مشکل!

اب اس کے پاس کوئی بھی تو نہیں بچا تھا۔ وہ کیا کرے گا؟

سب سمجھ میں آتا ہے

اس نے جو کہا تھا سب

ہم نے جو سنا تھا تب

کس طرح ہلے تھے لب

کس طرح کٹی تھی شب

ہم نے ان سنی کر دی

www.novelsclubb.com

بات جو ضروری تھی

کس قدر مکمل اور

کس قدر ادھوری تھی

وہ جو اک اشارہ تھا

ذکر جو ہمارا تھا

وہ جو اک کنایہ تھا

وہ سمجھ نہ آیا تھا

اب سمجھ میں آتا ہے

ہم جہاں پہ جیتے تھے

www.novelsclubb.com

اصل میں تو ہارے تھے

جس کو اتنا سمجھے ہم

کیوں سمجھ نہ آیا تھا

اب سمجھ میں آتا ہے

اب سمجھ میں آیا جب

زندگی اکارت ہے

ایسی اک بجھارت ہے

جو دیر سے سمجھ آئی

زندگی کے بھیدوں کو

www.novelsclubb.com

ہم نے اب سمجھنا تھا

آنکھ جب پگھل جائے

اور... شام ڈھل جائے

زندگی کی مٹھی سے

ریت جب نکل جائے

بھید اپنے جیون کا

اب سمجھ میں آتا ہے

سب سمجھ میں آتا ہے

****

www.novelsclubb.com

کیا معلوم چند ساعتیں بھی میسر نہ ہوں کشت ویراں میں

کیا معلوم ہمارے مرنے کا دکھ بھی تمہیں جھیلنا پڑے

زندگی اب آگے بڑھنے لگی۔

غازی کا زیادہ تر وقت مائعزم کے کمرے میں ہی گزرتا تھا۔اسے ابھی بھی پختہ یقین تھا کہ وہ جلد ہوش میں آجائے گی۔اسے سونا، کھانا پینا، اپنا آپ سب بھول گیا تھا۔اب وہ کئی کئی دنوں تک سوتا ہی نہ تھا۔آخری وقت اس نے کب کھانا کھایا تھا اسے یاد نہیں تھا لیکن جب بھی شاہزیب اور ارسلان آتے تو ساتھ میں کچھ کھانے کو لے آتے اور اسے زبردستی کھلاتے۔اب اس کی حالت کے پیشِ نظر اسے ملک سے باہر کے مشن نہیں دئے جاتے تھے اور آرمی میجر کے طور پر وہ ایک خفیہ ادارے کا رکن بن گیا تھا اور وہ ملک میں رہتے ہوئے ہی کئی خاص مشنز کر لیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

حذیفہ نے مائعزم کی وجہ سے اسلام آباد میں گھر کرائے پر لے لیا تھا اور وہ سب ادھر آ گئے تھے۔

وقت پھر اسی طرح گزرتا رہا کیونکہ وقت کبھی کسی کے لیے نہیں رکتا! وقت کی سب سے بڑی خوبی ہی یہی ہے کہ وہ اچھا ہو یا برا ہو گزر جاتا ہے۔ وہ نہیں دیکھتا کہ اس نے کب، کس پر، کیا ظلم کیا؟ وہ اپنی آنکھیں بند کر کے چلتا ہی چلا جاتا ہے۔ نہ اسے افسوس ہوتا ہے کسی کے ساتھ برا کر کے اور نہ ہی وہ خوش ہوتا ہے کسی کے ساتھ اچھا کر کے! ان سب پر بھی وقت نے مرہم لگا دی تھی کیونکہ وقت ظالم ہونے کے باوجود سب سے بڑا مرہم ہے۔

ان سب میں صرف ایک احتشام غازی تھا جس پر وقت کوئی مرہم نہ رکھ سکا۔ وہ اتنا سنجیدہ ہو گیا کہ اپنے دکھ درد کو اس نے سنجیدگی کے خول کے پیچھے چھپا دیا۔

غازی ابھی بھی ایک سال پیچھے تھا جب مائعزم نے اس کے حصے کی گولی کھا کر اسے بچا لیا تھا۔ آخر اسے ایسا کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ ایسے بھی کوئی کرتا ہے بھلا؟

ایک سال کا طویل عرصہ گزر گیا لیکن مائعزم کو ہوش نہ آیا۔ وہ دعاؤوں، دواؤں اور مشینوں کے زیرِ اثر سانس لے رہی تھی۔

اس ایک سال میں بہت کچھ ہوا۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں شاہ ویز کو مار چکا تھا اور اس کی ویڈیو بنا کر اب فیصل کو ٹارچر کرتا تھا۔ اس ظالم دنیا نے اس کے اندر کا اچھا انسان بھی مار دیا تھا۔ فیصل لغاری کو ابھی مارا نہیں تھا کیونکہ وہ اس کے والدین کا مجرم تھا، اس کی ماں کا مجرم تھا اور حلیمہ کا قاتل آسان موت تو نہیں مر سکتا تھا پر مائعزم کو تکلیف دینے والے اور ہدیٰ کے قاتل کو بھی آسان موت نہیں دی تھی۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب کا وفا کے ساتھ نکاح بھی کروادیا تھا۔مائعزم کے ساتھ ہونے والے حادثے کی وجہ سے وہ وفا سے شادی کرنا تو دور ملنا بھی نہیں چاہتا تھا لیکن غازی کی نصیحتیں کام کر گئیں۔وہ اپنی پریشانیوں کی وجہ سے کسی دوسرے کی خوشی نہیں روک سکتا تھا۔

"میرے اور مائعزم کے ساتھ جو ہوا وہ ہماری قسمت میں لکھا ہوا تھا اور میرا تم دونوں کے بارے میں بھی یہی خیال ہے۔وہ تمہاری زندگی کی بہترین ساتھی بنے گی، تم اسے اپنالو۔ خود کو اور اس کو تکلیف مت دو۔اس کی فیملی کے ساتھ جو ہوا اس سب کے بعد تم ہی ہو جو اسے سنبھال سکتے ہو۔وہ تمہیں سمجھ جائے گی اور ویسے بھی اسے اس وقت اپنوں کی ضرورت ہے اور شاید ہم اس کے پھوپھی زاد ہیں۔ہم اسے سنبھال لیں گے۔ماما سے وعدہ کیا تھا میں اور تم عورت ذات کی عزت کریں گے، تمہیں یہ سبق پڑھانے کا موقع ہی نہیں ملا۔اس لئے مجھے شرمندہ مت کرنا اور کسی بھی چیز کیلئے وفا کو قصوروار مت ٹھہرانا کیونکہ

وہ اچھی اور معصوم لڑکی ہے۔"غازی نے اس طرح کی کئی باتیں کر کے اسے راضی کیا اور ان دونوں کا نکاح بھی کروادیا۔

اس نے سیمی کی شادی بھی کروادی تھی کیونکہ غازی چاہتا تھا وہ اب اکیلی نہ رہے۔اسے سب کو فکس کرنا تھا اور اس نے کر دیا۔اسے سب کا خیال تھا لیکن خود کا نہیں تھا۔

فیصل لغاری تو دن رات اس قید خانے میں مرتا تھا جہاں اس کے ضمیر کو بیدار کرنے کے لیے غازی نے پورا پورا اہتمام کیا ہوا تھا۔سلطان غازی کو مارنے کی ویڈیو بالکل اس سے ملتی جلتی شاہ ویز کی ویڈیو، حلیمہ کی چھوٹے ہونے سے لے کر بڑے ہونے کی تصویریں جو اس نے وفا کے ذریعے حاصل کی تھیں۔بدلہ بھی اسے پر سکون نہیں کر پایا تھا اور یہ خود کے ساتھ سب سے بڑا ظلم تھا۔

www.novelsclubb.com

اس ایک سال میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔ اگر کوئی نہیں بدلا تھا تو وہ مائعزم تھی، کوئی نہیں

بدلا تھا تو وہ غازی تھا۔

وقت نے ان دونوں پر مرہم نہیں رکھی۔ وقت اُن دونوں کی ذات پر مرہم نہیں رکھ سکا

تھا۔ ہاں وقت ان دونوں پر مرہم رکھنے میں ناکام رہا تھا!

****

اپنے چہرے سے جو ظاہر ہے چھپائیں کیسے

تیری مرضی کے مطابق نظر آئیں کیسے

www.novelsclubb.com

لاکھ تلواروں بڑھی آتی ہوں گردن کی طرف

سر جھکانا نہیں آتا تو جھکائیں کیسے

قہقہہ آنکھ کا برتاؤ بدل دیتا ہے

ہنسنے والے تجھے آنسو نظر آئیں کیسے

پھول سے رنگ جدا ہونا کوئی کھیل نہیں

اپنی مٹی کو کہیں چھوڑ کر جائیں کیسے

کوئی اپنی ہی نظر سے تو ہمیں دیکھے گا

ایک قطرے کو سمندر نظر آئیں کیسے

جس نے دانستہ کیا ہو نظر انداز وسیم

اس کو کچھ یاد دلائیں تو دلائیں کیسے

(وسیم بریلوی)

www.novelsclubb.com

پھر ان سب کی دعاؤں نے رنگ لایا اور مائعزم پورے ایک سال بعد زندگی کی طرف کچھ رسپانس دینے لگی۔وہ کبھی کبھی ہاتھ ہلا دیتی اور کبھی اسے کوئی بات کہی جا رہی ہوتی تو وہ مسکرا دیتی۔ڈاکٹرز نے بھی کوششیں تیز کر لیں تھیں اور وہ آنکھیں کھول کر سب دیکھنے لگی۔اس سب میں اگر کوئی بہت زیادہ خوش تھا تو وہ غازی تھا۔مائعزم لوٹ آئی تھی،اس کی دعائیں قبول ہوئیں تھیں۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو کسی ہاسپیٹل کے کمرے میں پایا۔ارد گرد نظر دوڑائی تو غازی کو صوفے پر لیٹا ہوا پایا۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ایک لمبی نیند کے بعد کسی دوسری دنیا میں جاگی ہو۔

www.novelsclubb.com

"یہ ایک دن میں اتنے کیسے بدل گئے؟"اس نے شاکڈ سے انداز میں خود سے پوچھا جیسے وہ ایک دن بعد اسے دیکھ رہی ہو۔

غازی سویا ہوا تھا اور اس کے بال بڑھے ہوئے تھے۔ داڑھی بھی پہلے کی نسبت بہت بڑی تھی اور وہ خاصا تبدیل لگ رہا تھا۔

"یہ میری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے؟" اس نے خود کی آنکھیں مسلیں شاید اس کو نظروں کا دھوکہ ہو رہا ہو لیکن غازی واقعی بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئی۔ اس نے خود کے ساتھ ہوئے معاملے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور جب گولی لگنے والی بات اس کے ذہن میں آئی تو لاشعوری طور پر اس نے اپنے کندھے سے نیچے ہاتھ رکھ کر خود کو چیک کیا لیکن درد نہیں ہوا۔ کمرے میں زیرو بلب چل رہا تھا اور وہ اندازہ نہیں کر پائی کہ رات کا کون سا وقت ہے؟ وہ بیڈ سے نیچے اتری تو ایک عجیب سا احساس ہوا جیسے اس نے کچھ کھو لیا ہے۔ لیکن کیا؟ ہر منفی خیال کو جھٹکتے ہوئے وہ سیدھی اپنے پیروں پر کھڑی ہوئی۔

پاس پڑی نرم چپل میں اس نے اپنے پاؤں ڈالے تو ایسا لگا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ چپل پہن رہی ہے' اس کے بال کھلے ہوئے تھے جنھیں ہاتھوں سے کان کے پیچھے اڑسایا اور کمرے میں موجود چیزوں کو غور سے دیکھنے کی کوشش کی۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑی شال اس نے اٹھائی اور اوڑھ لی کیونکہ کمبل سے نکلنے کے بعد اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔

پورے کمرے کا پھر سے تنقیدی جائزہ لینے کے بعد وہ ٹیبل تک آئی اور غازی کا فون اٹھایا جس پر پاسورڈ نہیں تھا لیکن تاریخ الگ تھی۔ وہ فون کی اسکرین دیکھ کر رہ گئی۔ اس کا تو سر ہی گھوم گیا لیکن اس نے خود کو کمپوز کیا اور غازی کو غور سے دیکھا جو پہلے سے بہت الگ الگ رہا تھا۔ وال پیپر پر اپنی اور غازی کے نکاح کی تصویر دیکھ کر اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔ سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ چونکہ اس کی یاداشت بہت اچھی تھی اور

وہ کچھ بھولی بھی نہیں تھی اس لیے اسے غازی کی آخری بات یاد آئی تو وہ آنکھوں میں

حیرت لیے اسے دیکھنے لگی۔

Major Sham is speaking!I've saved my wife. "

Start the destruction.(میجر شام بول رہا ہوں! میں نے اپنی بیوی کو بچا لیا

ہے۔تباہی شروع کرو۔)"

"تو کیا غازی ہی میجر شام تھے؟"اس نے خود سے سوال کیا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا' میرے ساتھ ایسا دھوکہ؟"

www.novelsclubb.com

"یا اللہ! ایسا نہیں ہو سکتا۔" یہ سوال اس کی زندگی بدلنے والا تھا اور اس کا جواب وہ نہیں

جاننا چاہتی تھی۔اس کے سر میں شدید درد شروع ہو گیا اور وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔" وہ ایک ہی بات بڑبڑائے جا رہی تھی۔

پھر اذان کی آواز آئی۔ یقیناً وہ فجر کی اذان تھی، اس نے کانوں کی سلامتی پر اللہ کا شکر ادا کیا اور واش روم میں وضو کرنے چلی گئی۔ چند منٹوں بعد واپس آ کر اس نے جائے نماز بچھائی اور فجر کی نماز پڑھنے لگی۔

زندگی میں نماز کے دوران پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنا دھیان نہیں لگا پا رہی تھی۔ اس کے دماغ میں غازی اور میجر شام چل رہے تھے۔ وہ ایک سال سے کہاں تھی؟ مائعزم اپنے دماغ پر زور ڈالتی تو اس کا سر دکھنے لگتا۔ نماز کے بعد دعا مانگنے کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آج مانگنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ اس لیے بغیر دعا مانگے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

غازی صوفے پر بمشکل لیٹا ہوا تھا۔ وہ دوبارہ بیڈ کی طرف آئی اور اپنا کمبل غازی کے اوپر ڈال دیا کیونکہ وہ صرف ایک سفید چادر لئے لیٹا ہوا تھا۔ بیڈ پر بیٹھ کر وہ سوچوں میں غلطاں

تھی کہ غازی کی آنکھ کھل گئی شاید وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے اٹھا تھا۔آنکھیں مسلتے وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن مائعزم کو سنجیدگی سے بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھک کر رک سا گیا اور یقین دہانی کے لیے ایک بار پھر اپنی آنکھیں مسلیں لیکن وہ حقیقت ہی دیکھ رہا تھا۔

"مائعزم؟...میں حقیقت...مطلب تم واقعی میری نظروں کے سامنے؟"وہ چلتا ہوا اس تک آیا۔مائعزم نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"مائعزم!تم ٹھیک ہو؟"وہ خوش تھا بلکہ بے یقین تھا۔مائعزم ٹھیک تھی۔اس نے مائعزم کو نہیں چھوڑا،وہ اس کے ہوش میں آنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا رہا۔اسے اس کے صبر کا پھل مل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"غازی صاحب نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے،پہلے نماز ادا کر لیں۔"وہ اتنی سرد مہری سے بولی کی غازی ایک لمحے کے لیے حیران رہ گیا۔

"مائعزم! تم واقعی بالکل صحیح سلامت بیٹھی ہوئی ہو؟ مجھے یقین نہیں ہو رہا میری دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔" غازی بہت خوش نظر آ رہا تھا اور اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ خوشی کا اظہار کیسے کرے کیونکہ مائعزم اتنا سپاٹ چہرہ لئے بیٹھی تھی جیسے اگر کوئی اس کے پاس گیا تو وہ اسے کاٹ دی گی۔ وہ اس کے موڈ کا اندازہ نہ لگا سکا۔

مائعزم نے بہت شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میں آپ کی بہت مشکور ہوں غازی صاحب! مجھ پر آپ کا یہ احسان ساری زندگی رہے گا۔" مائعزم کا لہجہ بہت روکھا تھا، اجنبی سا، سرد اور سپاٹ!

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے تمہیں مائعزم؟ تم تو ایسے بات نہیں کرتی تھیں۔ اگر تم مجھ سے خفا ہو کسی وجہ سے تو میں معافی مانگتا ہوں لیکن ایسے اجنبیوں کی طرح ٹریٹ مت کرو۔ میں بہت پریشان

تھا تمہارے لیے۔اب تم صحیح سلامت ہو تو شکر ادا کرنا تو بنتا ہے۔میں ابھی نماز پڑھ کر آتا ہوں۔"غازی کہہ کر واش روم جانے کے لیے مڑا۔

"آپ یہیں نماز پڑھ لیں۔"اس نے ناچاہتے ہوئے بھی منت کی کیونکہ اسے کہیں سے شاہ ویز کے آجانے کا ڈر تھا۔غازی نے ایک نظر روٹھی روٹھی مائعزم کو دیکھا۔وہ کیا مس کر رہا تھا؟

وہ ایک سال کوما میں رہنے کے بعد زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی یا صرف غازی کو زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ہاں غازی کے لیے مائعزم سے خوبصورت کوئی نہیں تھا!

www.novelsclubb.com

وہ ہلکا سا مسکرایا اور اثبات میں سر ہلا کر واش روم میں گھس گیا حالانکہ نماز اس نے وہیں پڑنی تھی۔

مائعزم کا سر شدید درد کر رہا تھا سو وہ اپنا کمبل لے کر دوبارہ سونے کے لئے لیٹ گئی کیونکہ وہ غازی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی' اس نے مائعزم کو دھوکے میں رکھا۔ مائعزم اسے کبھی معاف نہیں کرے گی۔

دوسری جانب غازی اس سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا۔ جب وہ وضو کر کے باہر آیا تو اسے سوتے پایا اور حیران ہو کر آگے آیا' اس کا ٹمپریچر چیک کیا جو کہ نارمل تھا لیکن مائعزم نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور اپنا چہرہ کمبل کے اندر چھپا لیا۔

وہ بھی مسکرا کر نماز پڑھنے کیلئے جائے نماز بچھانے لگا۔ مائعزم اتنی نارمل نظر آ رہی تھی کہ غازی کو کسی ڈاکٹر کو بلانے کا بھی یاد نہیں رہا۔

www.novelsclubb.com

کمبل کے اندر چہرہ چھپائے' آنکھیں کھولے وہ بہت سی سچائیوں کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

****

پھولوں سے تعلق تو اب بھی ہے مگر اتنا

جب ذکر بہار آیا سمجھے کہ بہار آئی

"مجھے اللہ پر یقین تھا کہ وہ مجھے میری بیٹی ضرور واپس دیں گے۔بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" صبح نو بجے کے وقت وہ سب ہسپتال میں تھے اور بشریٰ بیگم کہہ رہیں تھیں لیکن مائعزم بہت بجھی ہوئی سی لگ رہی تھی۔غازی کی سچائی ہضم کرنے کے بعد اسے چپ لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

غازی نے فجر کے بعد ہی ڈاکٹر سے مائعزم کا مکمل چیک اپ کرنے کے لیے کہا جو کہ چار سے پانچ گھنٹوں میں کر لیا گیا تھا۔مائعزم کی نظر کمزور ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اب اسے ہمہ وقت نظر کی عینک کی ضرورت تھی۔اس کے علاوہ کچھ ٹیسٹ ٹھیک نہیں آئے تھے

جس کی وجہ سے چند دن مزید ہسپتال میں رہنا تھا۔ باقی اس کی یاداشت وغیرہ ٹھیک تھی

اور یہ غازی کے لئے سب سے بڑی خوشخبری تھی۔ یہاں بھی وہ کچھ مس کر رہا تھا!

ابھی بھی مائعزم اپنی ماں کی گود میں سر رکھے خاموشی سے ایک سال گزر جانے کے بارے

میں سن رہی تھی۔ وہ ایک سال میں گزرے واقعات کے بارے میں اسے بتا رہی تھیں

لیکن مائعزم کچھ بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔ وہ خاموشی چاہتی تھی کیونکہ اس کے اندر ویرانی

تھی۔ بشریٰ بھی اس کا دھیان بٹانے کے لیے سب کچھ بتا رہیں تھیں سوائے اس کے ابو کی

موت کے، غازی کی پریشانیوں اور مائعزم کی خدمتوں کے قصے بھی سنائے کہ کیسے وہ اس کا

خیال رکھتا رہا تھا لیکن مائعزم نے کسی چیز میں کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی۔ اس کا ایک دم سے

غازی کی محبت سے خالی ہو گیا تھا۔ وہ اس کے بارے میں شاید کچھ سننا نہیں چاہتی تھی

کیونکہ جب وہ سوچتی کہ غازی ہی میجر شام ہیں تو دونوں کی ذات میں زمین آسمان کا فرق نکل آتا۔

بشریٰ نے اس کے لاتعلق سے انداز کی وجہ سے گفتگو کا موضوع بدل دیا لیکن گفتگو کا موضوع گھما پھرا کر بھی غازی نکل آتا۔

"مائعزم! ہمیں بہت خوشی ہے کہ تم دوبارہ سے ہمارے ساتھ کھیلو بولو گی۔ ہم سب نے اس عرصے میں تمہیں بہت مس کیا اور غازی تو ہر پل تمہارے ساتھ ادھر ہی رہا۔ بہت فرمابردار اور سلجھا ہوا بچہ ہے۔ تمہیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اگر وہ وقت پر نہ پہنچتا تو شاید تم ہمارے ساتھ نہ ہوتیں۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔ تمہارے لئے وہ بہترین شوہر ثابت ہوگا۔ اسے کبھی دکھ مت دینا۔ اگر..." غازی نامہ شروع ہونے پر وہ اٹھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے گھر جانا ہے۔" ساری بات کے جواب میں وہ اب بولی۔ منہا جو واش روم میں گئی تھی واپس آ کر حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

"ارے چٹکی! آج ہی تو تمہیں ہوش آیا ہے اور تم گھر جانے کی ضد کر رہی ہو۔ کچھ دن رک جاؤ جب ڈاکٹر ڈسچارج کریں گے تو پھر گھر بھی چلیں گے۔" وہ مائعزم کے لیے گلاس میں جوس نکال رہی تھی سو اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی جو کہ اب بھی بے تاثر تھا۔

"آپ لوگ مجھے گھر لے کر جائیں گے یا میں خود چلی جاؤں؟" وہ ساس بہو دونوں حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم! ہم اسلام آباد میں ہیں اور سفر کرنا تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہے۔" منہا نے کہا۔ (حذیفہ کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔)

"کیا اسلام آباد میں سڑک پر رہ رہے ہیں؟ کوئی گھر تو ہو گا نا؟" وہ اتنی سختی سے بولی کہ منہا خاموش ہو گئی۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنی بد تمیزی سے بات کیوں کر رہی ہے؟

"تم آرام کرو شاید تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہوئی۔" منہا نے جوس کا گلاس بشریٰ کو پکڑاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ بھیا کو بولیں مجھے گھر لے جائیں۔" وہ ہنوز کاٹ کھانے والے انداز میں بولی۔ مائعزم کو دکھ تھا صرف ایک سال بیت جانے کا!

www.novelsclubb.com

"اوکے میں کال کرتی ہوں۔" وہ سنجیدہ سی کہتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"یہ کیا طریقہ ہے مائعزم؟ وہ تمہاری بھابھی ہے اس طرح کیوں اس سے بات کر رہی تھی؟" بشریٰ بیگم کو مائعزم کا رویہ بالکل اچھا نہیں لگا اس لئے روایتی ماں بن کر اسے ڈانٹنے لگیں۔

"امی پلیز اس وقت مجھ سے کوئی بات نہ کریں، کہیں میں بدتمیزی نہ کر لوں اور کوئی تیسرا آ کر کہے کس طرح بات کر رہی ہو تمہاری ماں ہیں۔" مائعزم نے لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

شام کے وقت غازی اور حذیفہ واپس آئے تو مائعزم نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ اسے گھر جانا ہے۔ وہ غازی کو مسلسل اگنور کر رہی تھی۔ بات تو حذیفہ سے ہی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چٹکی میری جان! بھائی کی بات نہیں سنو گی؟ دیکھو تمہاری طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو ہمیں بھی تکلیف ہو گی اور تم کبھی نہیں چاہو گی کہ تمہاری وجہ سے تمہاری فیملی کو تکلیف ہو۔" معمول کے لاڈ نے بھی اس پر اثر نہیں کیا۔

"بھائی مجھے گھر جانا ہے تو جانا ہے، مرنا ہوتا تو ایک سال پہلے مر جاتی لیکن ڈھیٹ مٹی کی بنی ہوئی ہوں ایسے نہیں مرتی۔"

"مائعزم!" حذیفہ شاکڈ ہوا۔

"مجھے اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنی اور ابو کہاں ہیں؟ وہ ضرور میری بات سنیں گے۔" کمرے میں محسوس کی جانے والی خاموشی چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

"ابو کہاں ہیں؟" اس نے پھر سوال کیا۔ یہ وہ سوال تھا جس پر سب کو سانپ سونگھ گیا۔

"وہ مظفر آباد میں ہیں۔" غازی کے کہنے پر سب نے اسے دیکھا کیونکہ وہ چاہتا تھا ابھی مائعزم کو کچھ نہ پتہ چلے۔

"میرے ابو کو اکیلا چھوڑ آئے؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"مائعزم وہ..."

"بس اب میں ایک شرط پر آج کی رات یہاں گزاروں گی کہ کل مظفر آباد جاؤں گی۔" اس نے کہا۔ اللہ اللہ یہ سب سردار کو اکیلا چھوڑ آئے تھے!

"ایک شرط پر تمہیں مظفر آباد لے کر جاؤں گا اگر ایک ہفتہ یہاں گزارو گی۔" اب کے

www.novelsclubb.com

غازی صرف مائعزم سے مخاطب تھا جو ہوش میں آنے کے بعد اسے لفٹ ہی نہیں کروا رہی تھی۔ مائعزم نے مدد کے لیے نگاہیں حذیفہ کی جانب موڑیں تو وہ اپنی ہنسی چھپا گیا۔

"آپ کون ہوتے ہیں مجھ پر حکم چلانے والے؟" وہ غصے سے گویا ہوئی۔

"میں تمہارا بڈھا (شوہر) ہوتا ہوں۔" وہ ہنسا۔

"میں نے ابو سے ملنا ہے۔" وہ دوبارہ حذیفہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ایک ہفتہ یہاں رہنے والی بات مان لو پھر تمہاری تمام باتیں مانوں گا۔" غازی نے پھر کہا۔

"بھائی!..."

"تمہارا شوہر ہے۔" حذیفہ بھی کھسیانا سا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

کھانے کے بعد وہ سب جانے لگے تو وہ چیخی۔

"آپ سب کہاں جا رہے ہیں؟" عجیب ہراساں سا انداز تھا۔

"گھر جا رہے ہیں' میرا بچہ صبح سے گھر پر اکیلا ہے۔" حذیفہ نے کہا۔ وہ جانتی تھی ضل ملازمہ کے ساتھ ہے لیکن ماں باپ کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ اکیلا ہی تھا۔

"آپ ظل کو بھی ساتھ لے آتے، میں اس سے بھی مل لیتی۔"

"کل لے آئیں گے۔ تم فکر مت کرو' اسے تمہاری تصویریں دکھا دکھا کر بتا دیا ہے کہ یہ محترمہ تمہاری پھوپھی ہیں۔" حذیفہ نے کہا۔

"بھابھی!" اس نے تھوک نگلتے ہوئے منہا کو مخاطب کیا۔

"سوری وہ میں زیادہ بول گئی۔"

www.novelsclubb.com

"ارے چٹکی! تم بھی کیا سوچتی رہتی ہو۔ بس ایک احسان کرو یار جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔" وہ منہا کے گلے لگ گئی۔ باری باری سب سے ملنے کے بعد وہ سب کی منتیں کر چکی

تھی کہ غازی کے علاوہ کوئی ادھر رک جائے لیکن سب نے گویا پلاننگ کے ساتھ ہی

غازی کو ادھر چھوڑنا تھا۔

"پورا سال وہ کومہ میں تمہارا خیال رکھتا رہا اور اب جب تمہیں ہوش آگیا ہے تو اس کے

حصے کا کریڈٹ ہم لے جائیں؟ نا بابا نا! اس سے اچھے سے بات کرنا' کوئی مسئلہ ہے تو

سمجھداری سے حل کرو۔" اس کی امی نے بھی کہا۔

غرض سب ملی بھگت کے بعد واپس چلے گئے اور وہ اکیلی کمرے میں رہ گئی۔

وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی لیکن جانتی تھی نیند نہیں آنی سو کھڑکی کے پاس چلی آئی

www.novelsclubb.com

کیونکہ غازی سب کو نیچے چھوڑنے گیا ہوا تھا۔

اس کے دل میں غازی کے لیے کوئی بھی احساس کیوں نہیں تھا؟

وہ دل سے اتنی جلدی اتر کیسے گیا تھا؟

وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گی۔ہاں کبھی معاف نہیں کرے گی!

کیا مائعزم ایسا کر سکتی تھی؟

****

باب18

My years are falling the way autumn leave do

(میرے سال خزاں کے پتوں کی طرح گر رہے ہیں)

The day's wind is blowing hard and a chaos

ensues

(دن کی ہوا تیز چل رہی ہے اور افراتفری پھیل رہی ہے)

I kill my flowers before they could be fruits

(میں اپنے پھولوں کو پھل بننے سے پہلے ہی مار ڈالتا ہوں)

I look at my barren reflection with woeful hues

(میں اپنے بنجر عکس کو افسوسناک رنگوں سے دیکھتا ہوں)

My minutes are falling the way raindrops do

(میرے منٹ بارش کی بوندوں کی طرح گر رہے ہیں)

My eyes are parched gazing up at the thick soup

(میری آنکھیں گرم و خشک انداز میں گاڑھے سوپ کو شوق سے دیکھ رہی ہیں)

Thundering, wondering if the universe is ruining

too

(یہ سوچتے ہوئے گرج رہا ہوں کہ کیا کائنات بھی برباد ہو رہی ہے)

How many coffees till my last breath is through

(میری آخری سانس تک کتنی کافی گزر چکی ہو گی)

How many rains till the scythe is imbued

(کتنی بارشیں گزر چکی ہوں گی کہ کیچڑ نہ لگے)

www.novelsclubb.com

My years are falling the way autumn leave do

(میرے سال خزاں کے پتوں کی طرح گر رہے ہیں)

وہ واپس کمرے میں آیا تو آج کا چاند اسے واقعی خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ کھڑکی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔ اسے فوجی کی بیوی ہونے کی وجہ سے سی ایم ایچ میں رکھا گیا تھا اور یہاں سے باہر کے نظارے واقع خوبصورت تھے۔ اس کا بہترین علاج بھی کیا جا رہا تھا لیکن یہ سب اس کے لیے بے معنی ہو گیا تھا۔ جس شخص سے اس نے ان دیکھی محبت کی تھی وہ شخص اس کا شوہر تھا اور سب جاننے کے باوجود بھی خاموش تھا۔ مائعزم کا دل خالی خالی سا ہو گیا تھا کیونکہ وہ حقیقت پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کمرہ ٹھنڈا ہو رہا تھا کیونکہ وہ کھڑکی کھولے کھڑی' اداس سی تھی۔ غازی چلتا ہوا اس تک آیا۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!" غازی نے مسکرا کر نرمی سے کہا۔ مائعزم نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر کتنے ہی لمحے اسے دیکھتی رہی۔

"وعلیکم السلام!" اس نے مختصر جواب دیا۔ وہ اتنا برا بھی نہیں تھا کہ اس پر سلامتی نہ بھیجی جاتی۔

"تم ناراض ہو؟" ہنوز لہجہ نرم تھا جو غازی کا لہجہ نہیں تھا البتہ میجر شام کا لہجہ ہمیشہ اسی طرح نرم رہا تھا۔ وہ پہلے کیوں نہ جان پائی؟

"نہیں۔"

"پھر یہاں کیوں کھڑی ہو؟ ٹھنڈ الگ جائے گی۔" وہ اپنائیت سے کہہ رہا تھا۔

"لگنے دیں آپ کو کیا؟"

www.novelsclubb.com

مائعزم کی سرد مہری کی وجہ وہ نہیں جانتا تھا کہ آخر اس نے ایسا کیا غلط کیا ہے جو وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہی لیکن وجہ سنگین تھی۔

"مجھے تمہاری پرواہ ہے۔"

وہ زخمی سے انداز میں ہنسی تو غازی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"مجھے آسمان سے کچھ باتیں کرنی تھیں اس لئے یہاں آکر کھڑی ہو گئی۔" اس نے احسان کرنے والے انداز میں بتایا۔

"جتنی دیر سے تم باتیں کر رہی ہو یہ آسمان تمہیں دوبارہ بیمار کر کے چھوڑے گا۔"

"آپ نے کبھی آسمان سے باتیں نہیں کیں؟" وہ غازی کو نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ آسمان پر چودھویں کا چاند نکلا ہوا تھا اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں خود کو دنیا کا پاگل ترین انسان سمجھتا تھا جو آسمان سے باتیں کرتا ہے۔ خیر اب میں اکیلا پاگل نہیں رہا۔" وہ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ مائعزم نے اس کی بات کا کوئی

جواب نہ دیا۔غازی بہت حیران ہوا کہ وہ کیوں خاموش ہے؟وہ اسے بولتے ہوئے سننا

چاہتا تھا۔

"غازی آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"اب وہ رخ موڑ کر غازی کو دیکھنے لگی۔

غازی کی بھوری آنکھوں میں حیرت در آئی۔

اس وقت کمرے میں زیرو بلب ہی جل رہا تھا کیونکہ مائعزم کو روشنی سے الرجی ہو گئی تھی،

اس کی آنکھیں نہیں کھلتی تھیں۔غازی اسے دیکھے گیا جس کا چہرہ چاند کی روشنی میں دمک

رہا تھا۔محبوب ہر حال میں خوبصورت لگتا ہے اور غازی کو بھی مائعزم ہر حال میں

خوبصورت لگتی تھی۔وہ مائعزم کی آنکھوں میں کھو سا گیا۔اسے خطرے کا الارم تک

محسوس نہ ہوا۔

"مجھے جواب دیں غازی۔"

"کیا؟میں نے کیا کیا ہے؟"وہ ہڑبڑا کر بولا۔

"آپ ہی میجر شام تھے اور آپ ہی غازی تھے۔آپ نے اتنا بڑا سچ مجھ سے کیوں چھپایا؟ مجھے کیوں تڑپایا؟میں ذرا سی بھی بھروسے کے لائق نہیں تھی کیا؟آپ نے میجر شام بن کے میرا دل توڑا،آپ نے غازی بن کر میرا دل توڑا۔اتنا ارزاں ہے مائعزم کا دل جو آپ اسے بار بار آئینہ دکھاتے ہیں؟"مائعزم کی آنکھوں میں دکھ امڈ آیا اور آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے۔

اور یہاں غازی کو سمجھ میں آیا کہ اس نے کیا مس کیا ہے؟

www.novelsclubb.com

"مائعزم!میں..."اسے سمجھ نہیں آیا کہ اب اس جذباتی لڑکی کو تسلی کیسے دے؟

"دیکھیں غازی، نہیں میجر شام! بلکہ اب آپ ہی بتادیں آپ کی دہری شخصیت کو کس نام سے پکاروں؟ مجھے جواب دیں آپ نے مائعزم کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

غازی اب ہلکا سا مسکرایا جو مائعزم کو ناگوار گزرا۔

"اوہ تو تم اس وجہ کو لے کر صبح سے مجھے منہ نہیں لگا رہی کہ میں نے تم سے یہ بات چھپائی؟" غازی بمشکل اپنی ہنسی روک کر بولا۔

"یہ چھوٹی بات ہے کیا غازی؟" غازی نے بات کو سیریس نہ لیا تو اس کا دل کیا دھاڑیں مار کر روئے۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم! اگر اب میں تمہیں کچھ بتاؤں تو کیا میری بات سنو گی؟"

"میں سب کچھ سردار کو بتاؤں گی۔آپ بہت بڑے دھوکے باز ہیں۔مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی۔"وہ غصے سے کہہ کر سائیڈ سے نکلنے لگی جب غازی نے اس کی کلائی تھامی۔

"مائعزم!میں تمہیں سب بتانا چاہتا تھا بلکہ میں تمہیں بتانا ہی والا تھا' تمہیں یاد ہے جب میں نے تمہیں سرپرائز کا بتایا تھا تو ایک بات یہ بھی بتانا چاہتا تھا۔اگر تب میں تمہیں وہ سب بتا دیتا تو تمہارا اتنا شدید ردعمل نہ دیکھتا لیکن سب کچھ غلط ہو گیا۔آئی ایم سوری مائعزم!تم نے کہا تھا کہ تم مجھے سنو گی تب تک جب تک میں خود تھک نہ جاؤں۔میں تمہیں سب ایک طریقے سے بتانا چاہتا تھا۔ان تمام وجوہات کے ساتھ لیکن مجھے اس کا موقع نہیں ملا۔مجھے کسی روٹھے ہوئے کو منانا نہیں آتا مائعزم!کیا تم مجھے معاف کر دو گی؟"وہ ایک آس سے بولا۔

"آپ بہت برے ہیں غازی۔" وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی۔فی الحال غازی اسے رونے نہیں دینا چاہتا تھا۔

وہ اسے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جو اللہ سے معافی کی امید رکھتے ہوں' وہ دوسروں کی غلطیوں کو بھی معاف کر دیا کرتے ہیں۔

"اب تو تمہیں سب کچھ پتہ چل گیا ہے نا! پلیز مجھے معاف کر دو۔میں تمہیں سب سچ سچ بتاؤں گا اگر تم میری بات سننے کے لیے تیار ہو جاؤ۔" غازی نے معصوم بننے کی پوری ایکٹنگ کی اور اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اس کے آنسو صاف کئے۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم میں جانتا ہوں کہ میں ایک اچھا انسان نہیں ہوں لیکن میں ایک اچھا انسان بننے کی پوری کوشش کروں گا۔تمہارے معاملے میں' میں بہت sensitive ہوں۔میں نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے کوئی تم تک پہنچے۔اس لئے خود کو تم سے ہمیشہ دور ہی رکھا۔

تمہیں ہر طرح سے پروٹیکٹ کرنے کی کوشش کی۔ تم وہ واحد عورت ہو جسے میں ہر قسم کے چھوٹے بڑے خطرے سے بچانا چاہتا تھا' تم بھی ہمیشہ یہی چاہتی تھی کہ میجر شام تمہیں پروٹیکشن دے۔ میں دے رہا تھا پروٹیکشن جب تک تم سے دور تھا اور جب قریب آیا تو تمہارے ساتھ حادثہ پیش آیا۔

مجھے نہیں پتا تم سے کب محبت ہوئی لیکن نکاح ہونے کے بعد میں نے دل و جان سے تمہیں تسلیم کیا اور تمہارا خیال رکھنے کی کوشش کی۔ تم بہت ضروری ہو مائعزم، غازی کے لئے! میجر شام کے لئے! تمہارے لئے اپنی جان بھی دینی پڑی تو میں دوں گا لیکن تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ برا انسان ضرور ہوں لیکن اچھا شوہر بنوں گا۔ میں نے تمہیں بہت تکلیف دی لیکن باخدا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ تم مجھ پر ایک مرتبہ بھروسہ کر کے

دیکھو، میں اپنے ہر عمل کی وضاحت دوں گا۔" وہ شرمندہ سا اس کے سامنے اقرار کر رہا تھا۔

"میں نے ہمیشہ آپ پر بھروسہ کیا لیکن آپ نے مجھے بھروسے لائق نہیں سمجھا۔ کیا ہو جاتا اگر آپ مجھے تب بتا دیتے جب آپ ہمارے گھر آئے تھے کہ آپ میجر شام ہیں؟"

"تم اس وقت میری محبت میں اندھی تھی اور پھر شیطان تمہارا ایمان خراب کر دیتا پھر کیا ہوتا؟"

"ایسی اندھی محبت بھی نہیں تھی۔"

www.novelsclubb.com

"پھر بھی اس محبت کا کیا بنتا جو ایک گھر میں رہتے ہوئے ایک نامحرم سے ہوتی؟"

"اللہ ناراض ہوتا۔"

"اور مائعزم اللہ کو ناراض کر سکتی ہے؟"

"نہیں پر آپ بہت برے ہیں۔"

"ہماری دوستی پکی؟" غازی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا' اس دوستی کے لئے جو مائعزم اور میجر شام کے درمیان تھی لیکن غازی اور مائعزم کے درمیان نہیں تھی۔ وہ خفگی سے اسے دیکھتی' اپنا رونا بند کر کے بیڈ کی جانب آ گئی۔

"مجھے نیند آ رہی ہے۔" اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نہیں بڑھایا اور وہاں سے ہٹ گئی۔

غازی نے گہری سانس لی اور کھڑکی بند کرنے کے بعد اس کے پیچھے آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"حیرت ہے کوئی شخص اتنا کیسے سو سکتا ہے؟ پورا ایک سال سونے کے بعد بھی تم نے پھر سے سونا ہے۔"

"باہر سب کچھ کتنا بدل گیا ہو گا نا ایک سال میں ؟"اس نے افسردگی سے پوچھا اور بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔

"نہیں بیگم صاحبہ جیسا آپ نے چھوڑا تھا سب ویسا ہی ہے۔"غازی بھی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"سب ویسا کیسے ہو سکتا ہے ؟سب ایک ایک سال بڑے ہو گئے ہیں، ضل اور زین بھی بڑے ہو گئے ہیں۔ تصویروں میں تو ماشاءاللہ اتنے پیارے لگ رہے تھے حقیقت میں نا جانے کتنے خوبصورت ہونگے میرے شہزادے !ایک سال گزر گیا میں کسی سے ملی بھی نہیں اور سردار کو آپ سب اتنے دور اکیلا چھوڑ کر میری تیمارداری کرنے کے لیے آ گئے۔"اس نے سردار کے ذکر پر غازی کے چہرے پر آ جانے والے تاثرات نہیں دیکھے تھے ورنہ ایک لمحے کو ٹھٹھکتی ضرور !اسے کیا معلوم اس نے کیا کھو دیا تھا؟

www.novelsclubb.com

"اور میرے ٹویشن کے بچے؟ آخری مرتبہ جب میں ان سے ملی تھی تو وہ کتنا رو رہے تھے۔ آہ! دادی... اور دادی تو میرے غم میں بستر سے ہی لگ گئی ہوں گی اور سیمی؟ ہاں وہ ان کی خدمت کر رہی ہو گی جیسے ہمیشہ کر رہی ہوتی ہے۔ سب پہلے جیسا کیسے ہے غازی؟"

وہ سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔

"مختصر یہ کہ مائعزم سلیمان احمد کو ہر کسی کی فکر ہو رہی ہے سوائے اپنے شوہر نامدار کے جو سب سے زیادہ پریشان رہا۔" اس نے ہلکا سا احتجاج کیا۔

"آپ مت پریشان رہتے' میں نے کہا تھا پریشان ہونے کے لیے؟ کتنی لڑکیاں ہیں اس دنیا میں... شادی کر لیتے کسی سے بھی اور ویسے بھی میری زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں تھی۔ ہو سکتا تھا کہ میں کبھی نہ اٹھتی ساری زندگی کوما میں ہی رہتی پھر بھی تو آپ کو کسی سے شادی کرنی پڑ جاتی۔"

www.novelsclubb.com

"آئندہ ایسی بات کبھی مت بولنا مائعزم! تم غازی کے لیے اس کے صبر کا انعام ہو اور دنیا کی کوئی بھی لڑکی آجاتی لیکن وہ مائعزم سلیمان نہیں ہو سکتی تھی۔" غازی نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسے خاموش کروادیا۔

"مجھے اپنی دعاؤں پر یقین تھا مائعزم، میں جانتا تھا اللہ تعالیٰ تمہیں جلدی واپس لوٹادیں گے۔ مجھے میری ماں نے کہا تھا کہ اگر سچے دل سے کسی کی زندگی مانگی جائے، کسی کا ساتھ مانگا جائے تو اللہ پاک وہ عطا کرتا ہے اور ایسے ہی میری ماں نے میرے باپ کو اللہ سے مانگا تھا اور رہی تمہاری بات تو اگر تم ساری زندگی بھی ایسے رہتیں تو میں پھر بھی کسی دوسری عورت کی طرف نہیں جاتا کیونکہ میرا دل تم سے جڑ گیا تھا مائعزم! میں صرف تمہیں چاہتا ہوں۔ تم بہت انمول ہو۔" غازی سنجیدگی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ وہ پہلے تو حیران ہوئی پھر غصے سے غازی کو گھورا۔

"یہ سب کہنے کی باتیں ہیں احتشام صاحب! اگر ایسا وقت آتا تو میں دیکھتی کیسے آپ کسی دوسری عورت کی طرف نہیں جاتے؟ ویسے بھی مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے۔ آپ بھی تین اور کر لیتے۔" وہ جوش سے جلدی میں بول گئی تو غازی کا قہقہہ بلند ہوا۔

"مجھ سے تم اکیلی نہیں سنبھالی جا رہی کجا کہ تین مزید اپنے سر پر لا بٹھاتا۔"

"دیکھا سچ سامنے آ گیا میجر صاحب کا! میں بھی آپ پر بوجھ ہوں... ہونہہ بہت پریشان تھے میرے لئے۔" وہ نروٹھے پن سے بولی تو غازی نے بس مسکرانے میں عافیت جانی۔

"یہ تمہیں میرا پورا نام کیسے پتا چلا؟" غازی نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"غلطی سے نکاح کے وقت مولوی صاحب کے منہ سے نکل گیا تھا ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا آپ کا نام جاننے کا۔" وہ ہنوز خفا سی بیٹھی ہوئی تھی۔

"غضب کے طنز کرتی ہو تم مائعزم سلیمان!"

"اگر اس کے علاوہ بھی آپ کا کوئی خفیہ نام یا کام ہے تو مجھے ابھی بتا دیں ورنہ اگلی دفعہ معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔"اس نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا۔

"سب بتا دوں گا۔اب تم سے کچھ نہیں چھپا سکتا۔"

"ظاہر ہے اتنی پیاری بیوی کو کھونے کا حوصلہ کہاں سے لائیں گے؟"اس سے پہلے کے غازی کوئی جواب دیتا اس کا فون بجا تو اس نے مسکرا کر کال اٹھالی۔

"آ گئے تم لوگ؟رکو میں نیچے آتا ہوں۔"اس نے کہہ کر فون بند کر لیا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟"غازی اٹھنے لگا تو مائعزم نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔نا جانے کیوں رات کے اس وقت اسے شاہ ویز کے آ جانے سے ڈر لگنے لگا تھا۔

"نیچے جارہاہوں، تم سے ملنے کچھ لوگ آئے ہیں۔"اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔"اس نے کہااور بیڈ سے اتر کر چپل پہن لی۔

"مائعزم! میں صرف ایک فلور نیچے اپنے بھائی کو لینے جارہاہوں۔"غازی نے اس کی جلد بازی پر چوٹ کی۔

"واہ بھئی! اب موصوف کا نیا بھائی بھی پیدا ہو گیا ہے۔یاخدا تیری قدرت۔"غازی اس کے انداز پر اپنی مسکراہٹ نہ چھپا سکا۔

"ارے نہیں نیا نہیں پیدا ہوا 27 سال پہلے ہوا تھا۔بس مجھ سے دور رہا۔"غازی نے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ شال سر پر اوڑھ رہی تھی۔

"ارے واہ! میرا ایک نیا کزن اور دیور بھی منظر عام پر آیا ہے یقیناً اس کا پیشہ بھی آپ جیسا ہی ہو گا، جس کی وجہ سے وہ بھی زیادہ عرصے کے لیے اپنی شناخت چھپا کے بیٹھا ہوا تھا۔"

شال اوڑھے اور کالے شیشوں والی عینک چڑھائے اس نے دروازے کی جانب آہستہ سے قدم بڑھائے اور غازی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس نے ساتھ چلنے کی اجازت نہیں لی تھی بلکہ وہ خود اس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔ کمرے سے باہر نکلے تو مائعزم نے شال کا ایک پلو آگے چہرے پر ڈال لیا۔

کاریڈور کے آخری سرے پر خاکی وردی پہنے لڑکے کھڑے تھے جو آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ غازی کو آتے دیکھ کر سیدھے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"سر آپ کو کچھ چاہیے؟"

"نہیں! ہم ذرا نیچے جا رہے ہیں۔"

"جی سر!"

"تم نے چہرہ کیوں چھپالیا؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔

"بس ایسے ہی مجھے باہر آتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا اور کمرے میں رک جاتی تو شاید مر جاتی۔"

"میرے ساتھ ہونے پر تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے مائعزم اور جس سے تم ڈر رہی ہوں وہ زندہ نہیں ہے۔" سیڑھیاں اترتے مائعزم کے قدم رکے۔اس نے گردن موڑ کر شاک سے غازی کی آنکھوں میں دیکھ کر تصدیق چاہی۔

www.novelsclubb.com

"کیا شاہ ویز مر گیا؟"

"ہاں!"

"آپ نے اسے مار دیا؟" وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

"اس جیسے انسان کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔"

"یہ حق اسے اللہ نے دیا تھا غازی!"

"مائعزم، میں دیت و قصاص پر یقین رکھتا ہوں۔"

"آپ نے اسے قتل کر دیا؟"

"ہاں۔" اس نے نارمل انداز میں شانے اچکا کر بتایا کہ یہ اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسے؟"

"اس کے سینے پر گولیاں ماری تھیں۔" مائعزم نے شاک سے اسے دیکھا۔

"پھر وہ مر گیا؟"

"ہاں اور میں نے اسے کین کارسو کے آگے پھینک دیا۔"

"وہ کون ہے؟"اس کا سر چکرا کر رہ گیا۔

"ارسل کا پالتو کتا۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"آپ نے اس کی لاش کو بھی نہیں بخشا؟"وہ حیرت کے جھکڑوں میں تھی۔غازی کسی کے ساتھ ابنا غیر انسانی سلوک کیسے کر سکتا ہے؟

"وہ بخشش کے لائق تھا؟"

www.novelsclubb.com

"غازی..."

"اس کی لاش کو تین کتوں نے نوچا تھا مائعزم' اور اگر اس ملک کا قانون میرے ہاتھ میں ہو تو میں ہر کسی سفاک، جلاد اور عزتوں کو پامال کرنے والے کو ایسی ہی موت دیتا۔ جو کسی کی عزتیں پامال کرے میں اس کو دنیا میں ذلیل کر دوں۔ اس کی ہڈیوں کو نشان عبرت بنا دوں کہ چیل کوے بھی ان پر تھوکنا پسند نہ کریں۔" مائعزم نے اس کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا اس سے پہلے وہ گر بے ہوش ہو جاتی۔ غازی اتنا ظالم تھا؟

"آپ نے اسے... اپنے ہاتھوں سے قتل کیا؟" اس کی آنکھوں میں ابھی بھی یقینی سی بے یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم! تمہارا شوہر ایسا ہی ہے، لاکھوں لوگوں کا قاتل، اپنے ملک اور عزتوں کا محافظ! کیا میں تمہیں ایسے قبول ہوں؟"

"مجھے واپس کمرے میں جانا ہے۔" اسے غازی سے خوف آنے لگا۔

"چلتے ہیں لیکن پہلے مہمانوں کو ساتھ لے لیں۔"اس نے کچھ نہیں کہااور اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"مائعزم،ہم اس معاملے پر سکون سے بات کریں گے مہمانوں کے جانے کے بعد۔"وہ اب بھی کچھ نہیں بولی۔

"مائعزم!اچانک چپ کیوں ہو جاتی ہو؟کچھ تو بولو۔"ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ سامنے سے ایک لڑکااور لڑکی ان کی طرف آتے ہوئے شناسائی سے مسکراتے نظر آئے۔

"ماشاءاللہ!ایک ہی دن میں آپ کتنی خوبصورت ہو گئی ہیں بھابھی؟"وفانے مسکراتے ہوئے کہااور مائعزم کے گلے لگ گئی۔شاہ زیب نے بھی مائعزم کے سر پر ہاتھ رکھا۔وہ ان اجنبیوں کو دیکھ کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نئی زندگی بہت مبارک ہو بھابھی۔" شاہزیب نے کہا تو اس نے صرف شکریہ کہنے پر ہی اکتفا کیا۔

وہ ان دونوں کو نہیں جانتی تھی بس مروتاً مسکرا رہی تھی۔

"مائعزم! یہ شاہزیب ہے میرا چھوٹا بھائی اور یہ وفا ہے شاہزیب کی منکوحہ' ہماری کزن اور تمہاری دیورانی بھی ہے۔" غازی نے مسکرا کر دونوں کا تعارف کروایا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔" اس نے جبراً مسکرا کر کہا' اور غازی کے کہنے پر وہ لوگ واپس کمرے میں آ گئے۔

www.novelsclubb.com

"یہ شاہ ویز کی بہن ہے؟" مائعزم نے غازی کے کان میں سرگوشی کی۔

"ششش! مہمانوں کو جانے دو سب بتاؤں گا۔" وہ خاموش ہو گئی لیکن وفا سے کچھ محتاط ہو گئی۔

"بھابھی آپ نے کھانا کھالیا؟" شاہزیب نے پوچھا۔

"آپ کے بھائی نے پوچھا ہی نہیں۔" مائعزم نے معصومیت سے کہا اور شاہزیب کے بھائی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"جب سب ڈنر کر رہے تھے تم نے خود کھانا کھانے سے منع کیا تھا۔" غازی نے بوکھلا کر صفائی پیش کی۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت بھوک نہیں لگی تھی اب لگی ہوئی ہے اور ویسے بھی آپ نے کہا تھا مجھے جو چاہیے ہو بنا دیں گے۔" مائعزم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں باہر سے کچھ منگوالیتا ہوں۔" شاہزیب نے غازی سے پہلے کہہ دیا۔

"نہیں نہیں! ڈاکٹر نے کہا ہے گھر کا خالص کھانا کھانے سے میں جلد ٹھیک ہو سکتی ہوں مثلاً اگر کوئی سوپ وغیرہ مل جائے۔" اس نے مسکینوں والی شکل بنا کر کہا۔

"کوئی بات نہیں، میں گھر سے بنا کر لے آتی ہوں۔ تقریباً ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔"

"ارے نہیں جفا آپ کیوں تکلف کر رہی ہیں غازی خود لے آئیں گے۔" اس نے چہرے پر زمانے بھر کی معصومیت طاری کر لی تھی اور غازی ہونقوں بنا کھڑا تھا۔

"بھابھی میری بیوی کا نام جفا نہیں وفا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں! میں مذاق کر رہی تھی، تم سنجیدہ مت لینا میری بات کو شفا!"

"مائعزم بھابھی، شفا نہیں وفا!"

"تو آپ کیوں ہائپر ہو رہے ہیں؟ میں اسے خفا بھی بول سکتی ہوں۔"

"ویسے آپ کا ایک ہی نام ہے شاہزیب؟ یا کچھ اور بھی ہے؟"

غازی تو کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ صرف خود کو نارمل ظاہر کر رہی ہے یا واقعی وہ ٹھیک ہے۔

"میں ایس پی شاہزیب کے نام سے جانا جاتا ہوں اور آپ سب مجھے انعام بھی کہہ سکتے ہیں۔"

"انعام کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ بچپن میں سب یہی کہتے تھے۔"

"آپ کو میں نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہوا ہے۔"

"کافی سال پہلے ملے تھے ہم، تب میں ایس پی نہیں تھا۔"

"دیکھا یہ بھی اپنے بھائی کی طرح چھپے رستم ہیں' وفا ان پر نظر رکھنا۔" وہ اب وفا کو ٹپس دینے لگی۔

"آپ کیا کھائیں گی بھابھی؟ میں لے آتا ہوں۔"

"آپ غازی کے سچ والے بھائی ہیں؟" غازی صوفے پر بیٹھا اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا۔

"جی حقیقی بھائی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"غازی کو آپ پر بھروسہ ہے؟"

"جی ہے!" شاہزیب پزل ہوا۔

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

"آپ غازی بھائی سے پوچھ لیں۔"

"ان سے کیوں پوچھوں؟ مجھے تو آپ سے جواب چاہیے۔"

"آپ کیا کھائیں گی مائعزم؟ مجھے بتادیں میں بنا کر لے آتا ہوں۔" وہ بھی یقیناً بھائی کی زندگی کو واپس دیکھ کر اسی کی طرح خوش تھا۔ اسی وجہ سے مائعزم کے احمقانہ سوالات کا جواب نہایت خندہ پیشانی سے دے رہا تھا۔

"چکن سوپ!" اس نے فوراً جواب دیا لیکن کسی کے کچھ بھی کہنے سے پہلے وہ غازی کی طرف متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"غازی اگر آپ کو کہیں جانا ہو تو کیا مجھے ان کے بھروسے چھوڑ کر جا سکتے ہیں؟"

"ہاں کیوں؟"

"کیونکہ مجھے آپ کے ہاتھ کا چکن سوپ پینا ہے۔آپ گھر سے بنا کر لے آئیں میں ان لوگوں کے ساتھ باتیں کر لیتی ہوں۔"مائعزم نے مسکرا کر کہا کیونکہ جب وہ میجر شام بن کر بات کرتا تھا تو اس نے بتایا تھا کہ وہ کھانا وغیرہ بنا لیا کرتا ہے لیکن غازی کو جیسے موت کا بلاوا آ گیا تھا۔

"کیا؟میں جاؤں سوپ بنانے کے لیے؟"وہ تقریباً چیخ ہی پڑا۔شاہزیب اور وفا حیران سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"غازی پلیز بہت دل کر رہا ہے آپ کے ہاتھ کے بنے چکن سوپ کو پینے کا،سچ میں آپ بہت ٹیسٹی بناتے ہیں کہ دل کرتا ہے بندہ پیتا ہی رہے۔"مائعزم نے اس طرح کہا جیسے

غازی اس کے لئے پارٹ ٹائم چکن سوپ بنانے کا کام کرتا تھا اور اسے کئی مرتبہ پلا بھی چکا ہو۔غازی نے بھونیں اچکا کر اسے گھورا کہ وہ باز آجائے لیکن پرواہ کسے تھی؟

"بھائی! آپ گھر سے بنا کر لے آئیں۔میں اور وفا ادھر ہی رکتے ہیں۔" شاہزیب نے کہا۔

"نمک کم ڈالیے گا۔" مائعزم نے صلاح دی۔

غازی نے مدد بھری نگاہیں مائعزم پر ڈالیں کہ کسی اور کے ہاتھ کا بنا کھانا کھالے یا اپنا ارادہ ملتوی کر لے لیکن وہ انجان بنی رہی۔

"مجھے اب کیوں لگ رہا ہے کہ تم کوما میں نہیں تھیں؟"

www.novelsclubb.com

"میں کوما میں نہیں تھی، صرف میری آنکھیں بند تھیں اور بولنا میں چاہتی نہیں تھی۔البتہ آپ نے جو جو کہا تھا میں وہ وہ سنا تھا۔"اس نے شرارت سے آنکھیں جھپکا کر بتایا تو غازی سٹپٹا کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اچھا میں جا رہا ہوں، تم دونوں میری بیگم کا خیال رکھنا۔"اس نے "میری بیگم "پر زور دیا اور مسکرا کر باہر نکل گیا۔اسے خوشی تھی کہ مائعزم بالکل ٹھیک ہے اور اسے صحیح سلامت دیکھ کر غازی کو دلی سکون ملا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

جب تیرے درد میں دل دکھتا تھا

ہم تیرے حق میں دعا کرتے تھے

ہم بھی چپ چاپ پھرا کرتے تھے

جب تیرے غم میں جیا کرتے تھے

ایک گھنٹے بعد غازی کی واپسی ہوئی تو کمرے میں آ کر اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی کیونکہ ان تینوں میں سے کوئی وہاں موجود نہیں تھا۔

ان تینوں میں سے کسی کو بھی اُدھر نہ پایا تو کھانا ٹیبل پر رکھ کر فوراً باہر آیا۔کاریڈور بھی اس وقت بالکل سنسان تھا۔ریسپشن پر کھڑے لڑکے بھی اب وہاں نہیں تھے۔غازی پریشان تھا تو صرف مائعزم کے لیے کیونکہ وہ اس حالت میں نہیں تھی کہ کہیں باہر جا سکے۔اس

www.novelsclubb.com

نے وہاں موجود لوگوں سے پتہ کیا لیکن انہوں نے کسی کو بھی باہر جاتے نہیں دیکھا تھا۔

اس نے فکر مندی سے شاہزیب کو کال لگا کر پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔شاہزیب نے ڈرتے

ہوئے اسے بتادیا جسے سن کر غازی کا غصہ سوا نیزے پر چڑھا تھا۔غصے سے لمبے لمبے ڈگ

بھرتا وہ ہاسپٹل سے باہر نکلا تھا۔

"یہ لڑکی خود بھی پٹے گی اور دوسروں کو بھی پٹوائے گی۔" وہ بڑبڑاتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر

آکر بیٹھ گیا۔دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ آرمی کے علاقے سے نکلا اور ایک آئس کریم

پارلر کے باہر گاڑی روکی۔اسے غصے سے اندر آتا دیکھ کر انعام ڈر ہی گیا۔

"وہ بھائی...مائعزم نے منع کیا تھا آپ کو بتانے سے اور آپ کی قسمیں بھی دینا شروع

ہو گئی تھیں،اس لئے مجھے مجبوراً یہاں لے کر آنا پڑا۔" اس سے پہلے غازی کچھ کہتا

www.novelsclubb.com

شاہزیب نے خود ہی وضاحت دے دی۔

"اُلو کے پٹھے!" غصیلے لہجے میں اسے کہتا وہ مائعزم کی طرف بڑھا۔

"تم مجھے چیٹ کر کے اچھا نہیں کر رہی۔" وہ دانت پیستے ہوئے مائعزم سے بولا لیکن اب اس کا لہجہ نرم تھا۔ وہ کھاتی ہوئی اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ اس پر غصہ کرنا زیادتی ہوتی۔ وہ آئس کریم ایسے کھا رہی تھی جیسے زندگی میں پہلی مرتبہ آئس کریم کھانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی!

غازی کی آواز سن کر مائعزم کا چند لمحے کے لئے ہاتھ رک گیا اور گلہ سوکھ گیا۔ اس نے گردن گھما کر غازی کو دیکھا اور سنجیدگی سے پوچھا۔

"آپ کو کون سا فلیور پسند ہے؟ وفا کی طرف سے پارٹی ہے۔" غازی نے چہرے سے سنجیدگی کم نہیں کی کیونکہ وہ شاہزیب اور وفا کے سامنے اسے ڈانٹنا نہیں چاہتا تھا۔ غازی نے اپنی پسند بتا دی لیکن مائعزم اس وقت نو لفٹ کا بورڈ لگائے بیک وقت تین طرح کے فلیورز کی آئس کریم کھانے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

غازی کا موڈ نارمل ہو گیا تو وہ بھی آئس کریم کھانے لگا اور ایسا صرف مائعزم کو لگا۔

"بس کرو مائعزم! بیمار پڑ جاؤ گی۔" اب کے غازی نے اسے ٹوکا۔

"بس یہ والی لاسٹ!" اس نے غازی کے سامنے پڑی آئس کریم اٹھائی اور کھانے میں مشغول ہو گئی۔ شاہ زیب اور وفا کو ان کی بھابھی بہت اچھی لگی تھی۔ مائعزم ہی تھی جو غازی کو ڈیزرو کرتی تھی۔ وہ دونوں مائعزم اور غازی کو دیکھ کر بہت محظوظ ہو رہے تھے۔ مائعزم تو کسی کو گھاس ہی نہیں ڈال رہی تھی۔

بیس منٹ بعد جب وہ لوگ وہاں سے نکلے تو مائعزم کو بہت ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ شاہزیب اور وفا کو گھر جانے کا کہہ کر وہ مائعزم کو لیے اپنی کار میں آ کر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کچھ چاہیے تھا تو مجھے کہہ دیتی۔ صرف ایک آئس کریم کھانے کے لئے تم نے مجھے کتنا پریشان کر دیا۔" وہ اس پر خفا ہو رہا تھا۔

"کتنا؟" مائعزم نے اشتیاق سے پوچھا اور رخ اس کی طرف موڑ کر بیٹھ گئی۔ گاڑی میں ہیٹر لگا ہونے کی وجہ سے اسے تھوڑا سکون ہوا تھا لیکن ٹھنڈ مسلسل لگ رہی تھی۔ غازی نے ایک نظر اسے دیکھا اور مسکرایا۔

"ایسے مت دیکھو۔"

"کیوں؟" جاننے کا تجسس!

"میں ڈرائیو نہیں کر پاؤں گا۔"

"وہ کیوں؟" وہی بے فکرا سا انداز!

www.novelsclubb.com

"میں یہ نہیں کہوں گا کہ تمہاری نظریں مجھے کنفیوز کر رہی ہیں لیکن یہ کہوں گا کہ میں تمہاری جانچتی نگاہوں سے بچنا چاہتا ہوں۔" مائعزم سیٹ پر ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھ گئی جیسے وہ لانگ ڈرائیو کا پلان بنا کر آئی ہے۔

"میں تو آپ کو ہی دیکھوں گی۔" اس نے ضد کی۔

"تو میں گاڑی روک لوں گا۔"

"آپ گاڑی کیوں روکیں گے؟" وہ حیران ہوئی۔

"تاکہ میں بھی تمہیں غور سے دیکھ سکوں۔" اس نے غازی کو گھوری سے نوازا اور باہر دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

غازی سے یہ بات بھی ہضم نہیں ہوئی کہ مائعزم اس کے علاوہ کسی کو دیکھے اس لئے فوراً اسے پکارا۔

"مائعزم مجھے دیکھو۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ میں چاہتا ہوں۔" مائعزم نے گہرا سانس لے کر گردن غازی کی طرف گھمائی۔

"پتہ نہیں کیوں غازی؟ لیکن یہ دل ایک دم خالی خالی سا ہو گیا ہے۔ کسی کو میرے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سب لوگ ایک سال پہلے ہی مجھے مردہ سمجھ چکے تھے۔ اب میں جاؤں گی تو سب بہت زیادہ عجیب ہو چکا ہو گا۔ ایسا لگتا ہے جیسے میرا دل مجھے کچھ بتانا چاہتا ہے جو میں سمجھ نہیں پا رہی۔ ایسا لگتا ہے یہ دنیا ایک سال سے میرے لیے ختم ہی تھی۔ مجھے اب زبردستی یہاں رہنا ہو گا۔" وہ تھک گئی تو سیٹ کی بیک سے ٹیک پہ لگا لی۔

www.novelsclubb.com

"کسی کا تو پتہ نہیں لیکن تم میرے لیے بہت اہم ہو۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں مائعزم !ایک شخص جس سے میں محبت کرتا ہوں اور وہ تم سے محبت کرتے تھے ان سے بھی وعدہ کیا ہے کہ تمہارا ہر حال میں خیال رکھوں گا۔تم صرف میرے بارے میں سوچو کیونکہ اب تم میری ذمہ داری ہو۔لوگوں کا کیا ہے ایک دن باتیں کریں گے تو دوسرے دن بھول جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نئی زندگی دی ہے اس کی قدر کرو۔اب اس طرح ناشکری کی باتیں مت کرو۔" وہ صرف مسکرائی اور آنکھیں بند کر لیں۔

رات کو وہ دونوں صوفے پر بیٹھے پچھلے وقتوں کو یاد کرتے رہے۔غازی اسے سب کچھ سچ سچ بتاتا رہا جو وہ پوچھتی رہی تھی۔اب کم از کم وہ اپنا سچ مائعزم سلیمان سے نہیں چھپانا چاہتا تھا۔

"کیا آپ فیصل لغاری کو معاف نہیں کر سکتے ؟"اس نے پوچھا۔

"اگر میں تمہارے ابو کو مار دوں تو کیا تم مجھے معاف کر دو گی مائعزم؟" غازی نے پوچھا تو مائعزم لاجواب ہو گئی۔ وہ تو کبھی بھی ایسے انسان کو معاف نہ کرے جو اس کے ابو کا قاتل ہو بلکہ اس کی شکل تک دیکھنا گوارا نہ کرے۔

"شاہ ویز نے ہدیٰ کا قتل کیوں کروایا؟ اگر وہ اسے پسند کرتا تھا تو اسلامی طریقے سے اس کے گھر رشتہ بھیج دیتا۔ اتنی پیاری لڑکی کو قتل کروانے کے لیے اس کے پاس اتنا بڑا دل کہاں سے آیا ہو گا؟" مائعزم افسوس سے کہہ رہی تھی جیسے ہدیٰ کا دکھ واپس آ گیا ہو۔

"جانتی ہو مائعزم یہ پیسہ بہت بری چیز ہے، جب کسی کو اس کا نشہ چڑھ جاتا ہے تو وہ بالکل شراب کے نشے جیسا ہوتا ہے جس میں انسان کو کوئی ہوش نہیں رہتا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ کیوں کر رہا ہے؟ تم ہدیٰ کو اچھے سے جانتی تھی، وہ لڑکوں سے ہیلو ہائے تو ضرور رکھتی تھی لیکن کسی کو حد سے آگے نہیں آنے دیتی تھی۔ پھر شاہ ویز بھی سیاسی اثر و رسوخ اور دولت

کے نشے میں ڈوبا ہوا تھا اور خود پر غرور بھی تھا۔ ہدیٰ نے اسے انکار کر دیا تو بدلے کے جنون میں شاہ ویز نے اس کی زندگی تباہ کر دی اور..." وہ خاموش ہو گیا کیونکہ وہ مائعزم کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ بھی یہی سب کرنے والا تھا۔

"اور؟"

"اور پھر اس نے غلط نیت کی وجہ سے کئی زندگیاں تباہ کیں اور خود بھی برباد ہوا۔"

"کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ افسوس سے بولی۔

"ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا مائعزم! دنیا میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے بھی...

www.novelsclubb.com

بس ہمیں پہچاننے میں دیر ہو جاتی ہے۔" غازی نے کہا۔

"شاہ زیب بھائی کو میں نے تب دیکھا تھا جب وہ مجھے افرسیاب بھائی کے ساتھ جنگل میں بچانے آئے تھے۔" مائعزم کو یاد آگیا تھا۔

"میں اسے تب پہچان نہیں سکا کیونکہ میں تم دونوں کی وجہ سے بہت ڈسٹرب تھا اور پھر ہدیٰ کی موت... مجھے کسی اور کو پہچاننے اور جاننے کا دل ہی نہیں کیا۔" وہ بس خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

"کیا سوچ رہی ہو؟" اسے خاموش دیکھ کر غازی نے دوبارہ پوچھا۔

"وفا کو پتا ہے کہ اس کے بھائی کو آپ نے قتل کیا ہے؟" غازی نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"اسے پتہ ہے۔"

"پھر بھی اس نے آپ کے بھائی سے شادی کی۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے بھائی نے اسے ساری حقیقت بتائی تھی اور اس کے بعد ہی اسے چوائس دی تھی کہ چاہے تو شادی کرے، چاہے تو چھوڑ دے۔"

"پھر اس نے کیا کہا؟"

"وہ شاہ ویز کے بارے میں سب جانتی تھی مائعزم! اس کا بھائی کتنے پانی میں تھا اسے پتہ تھا۔ پھر شاویز کو تو اس کے گناہوں کی سزا ملی۔ اس جیسے بھائی کے لیے وفا اپنی زندگی کیوں خراب کرتی؟ اس نے انعام کو دل سے بہت پہلے ہی قبول کر لیا تھا۔"

"آپ شاہزیب بھائی کو انعام کیوں کہتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"وہ جب مجھ سے دور ہوا تھا اس کا نام یہی تھا۔ اور میں اسے انعام اسی لیے کہتا ہوں کیونکہ ماما بابا کو اس کا نام پسند تھا جو کہ میں نے رکھا تھا۔"

"ہاں وہ ابھی بتا کر گئے تھے مجھے بھول گیا۔اچھا ایک بات بتائیں۔ان دونوں کی با قاعدہ شادی ہوئی ہے یا صرف ہماری طرح نکاح ہوا ہے؟"اس نے پوچھا۔

"ہماری طرح صرف نکاح ہوا ہے شادی جب تم چاہو اکٹھے رکھ لیں گے۔"غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں چاہوں؟آپ تو چلیں میری وجہ سے شادی شدہ ہو کر بھی کنوارے رہے لیکن شاہ زیب بھائی کو یہ سزا کیوں دی؟"مائعزم نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"وہ چاہتا تھا کہ اس کا ریسپشن میرے ساتھ ہو۔"

www.novelsclubb.com

"اور اگر زندگی میں کبھی آپ کا ریسپشن نہ ہو پاتا؟"

"میں اس کی شادی کروا ہی لیتا۔"غازی نے مسکرا کر بتایا۔

"وہ دونوں ایک ساتھ بہت پیارے لگ رہے تھے !اللہ نظر بد سے بچائے۔"اس نے تبصرہ کیا۔

"ہم بھی ایک ساتھ بہت پیارے لگتے ہیں،اللہ ہمیں بھی نظر بد سے بچائے۔"غازی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آمین !"اس نے تردید نہیں کی۔

"مجھے واپس دیکھ کر سردار تو بہت خوش ہوں گے۔"مائعزم نے کہا تو غازی کچھ نہیں بولا۔

"ابو کہتے ہیں کہ میں بہت بہادر ہوں،ہر چیز سے لڑ سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک کہتے تھے۔"

"ٹھیک کہتے تھے مطلب؟"وہ یکدم الرٹ ہو گئی۔

"مائعزم تمہیں سورۃالبقرۃ کی آیت 155 اور 156 یاد ہیں؟" غازی نے نرمی سے پوچھا تو وہ حیران ہوئی کہ اس وقت تو وہ قرآن پاک کے بارے میں بات نہیں کر رہے تھے تو غازی نے ایسے کیوں پوچھا۔

"آپ مجھے حافظ قرآن سمجھتے ہیں جو پارہ نمبر، رکوع نمبر اور آیت نمبر تک یاد رکھوں؟" یہ وقت اس نے ان آیاتِ پاک تک پہنچنے کے لیے لیا تھا تاکہ غازی کے سامنے سبکی سے بچ جائے کہ وہ قرآن پاک تو بہت پڑھتی تھی اور اسے یاد نہیں۔

"تمہیں قرآن پاک مجھ سے زیادہ آتا ہے اسی لیے میں نے تم سے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

اسے اتنا ٹائم پاکر بھی یاد نہ آیا کہ قرآن پاک کی ایک سو پچپن اور ایک سو چھپن آیات میں کیا تھا؟

"چلو میں تمہیں بتاتا ہوں ان آیات میں کیا تھا؟" غازی نے کہا اور ان دونوں آیات کی تلاوت کر کے مائعزم کی مشکل آسان کر دی۔اس کی آواز اتنی مسحور کن تھی کہ مائعزم مبہوت ہی ہو گئی اور ترجمہ بھی اسے بخوبی سمجھ آ گیا اور اس نے اندازہ لگانا شروع کیا کہ اب ایسا کیا ہو سکتا ہے جس سے اس کی آزمائش ہو سکتی ہو۔

"اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے، اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔" (سورۃ البقرۃ:155,156)

غازی نے اپنی دھیمی آواز میں ترجمہ بھی سنایا۔قرآن پاک سننے کے بعد بھی مائعزم نے کچھ نہ کہا۔بس سنجیدگی سے غازی کو دیکھتے ہوئے اپنے امتحان کے بارے میں سوچ رہی تھی جو اس کے نزدیک آکر گزر بھی گیا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے یہ آیات مجھے کس نے سکھائی تھیں؟"مائعزم نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ آیات مجھے سردار نے سکھائی تھیں۔جب میں نے اپنے ماں باپ کو کھو دیا تھا،بھائی مجھ سے دور ہو گیا تو میں اس کی بھی موت ہی سمجھتا رہا۔میں بالکل اکیلا ہو گیا تھا مائعزم!تب بڑے بابا کہتے تھے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ہمارا جینا،ہمارا مرنا،ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے۔پھر جب وہ ہم پر کوئی مصیبت بھیجتا ہے یعنی کہ ہماری آزمائش لیتا ہے تو وہ بھی ہمارا امتحان ہوتی ہے،اللہ تعالیٰ یہ چیک کرتے ہیں کہ میرا بندہ کس قدر شکر گزار ہے؟کس حد تک صبر کرنے والا ہے؟پھر جب اللہ اس بندے

کی شکر گزاری اور صبر پر خوش ہوتا ہے تو اسے بہترین سے نوازتا ہے۔ وہ صابرین کو پسند کرتا ہے۔ نوازنے کا مطلب صرف دنیاوی نوازنا نہیں ہے، ہمارا ایمان ہے کہ مرنے کی بعد بھی ایک زندگی ہے، اللہ نے ہمارے لیے وہاں پر انعام رکھا ہوتا ہے۔ صابرین کے لیے، شاکرین کے لیے! جو لوگ اپنی امیری، غریبی، خوشحالی، تنگدستی، بیماری، تندرستی، غرض ہر حال میں اللہ کے شکر گزار رہتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کو بہت عزیز رکھتا ہے۔ وہ لوگ اس کے محبوب بندے ہوتے ہیں جو ہر حال میں صرف اسی کو پکارتے ہیں، ایسے لوگوں سے وہ خوش ہوتا ہے اور پھر ان پر اپنا انعام نازل کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

مصیبت آجانے پر شکوہ کرنا بھی مومن کا شیوہ نہیں ہوتا۔ وہ ہر حال میں صبر کرتا ہے۔ مومن تو اللہ کا نیک بندہ ہوتا ہے جو صبر کرنا جانتا ہے۔" مائعزم اس کے چہرے کو غور سے

دیکھتے ہوئے اس کی بات سنتی رہی۔آج پہلی مرتبہ اسے کسی دوسرے کے منہ سے یہ تمام باتیں سن کر عجیب لگ رہا تھا۔

"آپ مجھے صبر کی آیات کیوں سنا رہے ہیں؟جو ہونا تھا ہو چکا اور اگر ابھی بھی کچھ ایسا ہوا جس سے میرے ایمان کا امتحان ہو تو آپ مجھے ثابت قدم ہی پائیں گے غازی۔میں صبر کر لوں گی' کوئی ایسی بات ہے جو آپ ابھی تک مجھ سے چھپا رہے ہیں؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔غازی نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا کوئی مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے؟"غازی نے پھر سر کو خم دے کر ہاں کا اشارہ کیا۔مائعزم کا پہلا دھیان دادی کی طرف گیا تھا۔اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔

"آپ آدھے جواب کیوں دے رہے ہیں؟پلیز مجھے بتائیں کیا ہوا ہے؟"

"تم سہہ نہیں پاؤ گی۔"وہ نا جانے کیوں ایسا کہہ گیا۔

"مر بھی نہیں جاؤں گی غازی۔" وہ گھبراہٹ میں اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سر... سردار وہ شہید ہو گئے ہیں، وہ اب ہمارے درمیان نہیں رہے۔" غازی کے لیے یہ جملہ بولنا زندگی کا کٹھن ترین مرحلہ تھا لیکن اس نے طے کر لیا تھا۔

مائعزم بے یقینی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے غازی کو دیکھا جو جھکے سر کے ساتھ اسے بتا رہا تھا گویا اعتراف جرم کر رہا ہو۔

"سردار مجھے چھوڑ کر چلے گئے؟ مجھے..." اس نے خود کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے جیسے پھر سے یقین دہانی چاہی۔ غازی اس وقت اسے تسلی دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا اس لیے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو یوں پوچھ رہی تھی جیسے سردار نے اس سے وعدہ کیا ہو کہ اسے بتا کر مریں گے۔

www.novelsclubb.com

"باقی سب ٹھیک ہیں؟"مائعزم کے اگلے سوال نے غازی کو شرمندگی سے دوچار کروادیا۔

"ہاں سب ٹھیک ہیں۔"اس نے شرمندگی سے جواب دیا جیسے سردار اسی کی وجہ سے مرے ہوں۔

مائعزم چند لمحے شاکڈ سی کھڑی رہی پھر جب بولی تو آواز مستحکم تھی۔

"مجھے صبر آگیا غازی۔ان آیات کے لیے بہت شکریہ!آپ کو پتہ ہے مائعزم کے جذبات کو کیسے کنٹرول میں کیا جاسکتا ہے۔ویری گڈ!"آخر میں وہ پھیکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"میں سونا چاہتی ہوں۔"وہ بیڈ کی طرف بڑھی۔

وہ روئی نہیں تھی۔اس نے شکوے کے لیے ایک لفظ منہ سے نہیں نکالا تھا۔وہ جو اپنی دوست کی موت کو چار سال بھلا نہیں سکی وہ آج اپنے باپ کی موت کی خبر پر بالکل خاموش ہو گئی تھی۔وہ مومن نہیں تھی لیکن اللہ کی بندی تھی،اسے اب زندگی کا مطلب سمجھ جانا چاہیے،انسان کو اللہ کی رضا میں راضی رہنا چاہیے۔اسی میں انسان کی بھلائی ہے۔

بیڈ کی طرف جاتے اس کا سر چکرایا۔وہ گر جاتی اگر غازی اسے نہ پکڑتا۔

"غازی پلیز! کل ہر حال میں مجھے مظفر آباد جانا ہے۔آپ اپنا وعدہ واپس لے لیں۔"اس کی آنکھوں میں دکھ درد کے علاوہ سب کچھ تھا جس نے غازی کو ماننے پر مجبور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے' میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔"غازی نے پریشانی سے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں۔"وہ غازی کا ہاتھ پکڑ کر واپس صوفے پر بیٹھ گئی تو غازی بھی پاس بیٹھ گیا۔

"آئی ایم سوری مائعزم! مجھے کچھ بھی نہیں بتانا چاہیے تھا۔" وہ خواہ مخواہ مزید شرمندہ ہو گیا۔

"آپ ہر بات پر سوری نہ کہا کریں' مجھے سونا ہے۔"

"کہاں؟"

"یہاں!" اس کا اشارہ صوفے کی طرف تھا۔

"لیکن تم یہاں کمفرٹیبل نہیں ہو گی۔"

مائعزم کو نیند نہیں آئی تھی بس وہ اب کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس نے خاموشی سے غازی کے کندھے پر سر رکھ دیا۔ یہ اشارہ تھا کہ وہ بھی خاموش ہو جائے۔ وہ اپنا غم ہلکا

www.novelsclubb.com

کرنا چاہتی تھی لیکن رونا نہیں چاہتی تھی۔افسوس،دکھ،درد،اذیت سب تھا لیکن شکوہ نہیں تھا!

وہ دور خلاؤں میں نا جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی اور غازی صرف اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا سردار نے جانے سے پہلے میرے لئے کچھ کہا تھا؟"

"مائعزم بہت بہادر ہے۔"

"اور؟"

"میں تمہارا خیال رکھوں۔"

www.novelsclubb.com

"اور؟"

"تم انھیں سب سے زیادہ عزیز ہو۔"

"آپ کی زندگی میں تو کوئی تبدیلی نہیں آئی ہو گی؟" وہ اسے بتا نہیں پایا کہ سردار اس کے راہبر تھے بلکہ وہ ان کے سہارے چلنے والا انسان تھا۔ لاکھ اختلافات کے باوجود وہ غازی کے استاد تھے اور اسے عزیز تھے۔

"میں مر دہوں مائعزم! روز اس طرح ہزاروں لوگ میری نظروں کے سامنے مرتے ہیں لیکن سردار ایک عظیم انسان تھے۔ ان کی کمی ہمیشہ رہے گی۔" اس نے اپنا دکھ خود تک ہی رکھا۔

"تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگتا؟"

www.novelsclubb.com

"کیا مجھے ڈرنا چاہیے؟"

"تمہیں مردوں سے بہت ان سیکورٹی رہتی تھیں۔" وہ اس کا دھیان بٹانے لگا۔

"آپ میرے شوہر ہیں، کیا میری حفاظت نہیں کر سکتے ؟ابو نے کہا تھا کہ انھیں آپ پر یقین ہے کہ آپ مائعزم کا خیال رکھیں گے۔"

"کیا تم مجھے یہ شرف بخش رہی ہو؟" وہ دھیرے سے مسکرایا۔

"آپ اگر میجر شام نہ بھی ہوتے تو بھی میرے لیے معتبر ہوتے غازی۔"

"مائعزم تم انمول ہو۔"

مزید دونوں کے مابین کوئی بات نہیں ہوئی۔مائعزم غازی کے پاس سے اٹھ کر بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"میرے اللہ! میرے باپ پر رحم کرنا۔ان کی قبر کو روشن کرنا۔انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرنا۔" اس نے باپ کے لیے دل سے دعا کی۔

غازی اس تک آیا اور اس پر کمبل ٹھیک کیا۔ وہ جاننا چاہ رہا تھا آخر مائعزم کے دماغ میں چل کیا رہا ہے؟ اس نے ایسا ردعمل دیا جیسے سردار کے جانے سے اسے کوئی فرق نہ پڑا ہو۔ اسے لگ رہا تھا کہ مائعزم دماغی طور پر ابھی ٹھیک نہیں ہوئی کیونکہ کومہ میں جانے کی وجہ گولی لگنا نہیں تھا بلکہ ان چار سالوں کا خوف تھا جو ہدیٰ کی موت کے بعد سے اس میں پیدا ہوا تھا۔

غازی اب آگے کے لائحہ عمل کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ مائعزم کو مکمل طور پر صحتیابی کے بغیر تو کہیں نہیں لے جا سکتا تھا۔ اس لئے اسے مائعزم کی ناراضگی کو مزید برداشت کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

باب19

ہٹاؤ ہاتھ آنکھوں سے، یہ تم ہو جانتا ہوں میں

تمہیں خوشبو تو کیا آہٹ سے بھی پہچانتا ہوں میں میں

"غازی! میں پہلے ابو کی قبر پر جاؤں گی۔" مائعزم نے ساتھ بیٹھے غازی سے کہا۔

"مائعزم! بہت شام ہو گئی ہے، گھر میں سب ویٹ کر رہے ہوں گے۔ تمہیں میں کل قبرستان لے جاؤں گا۔"

"اچھا!" اس نے بحث نہیں کی۔ بس اپنے ہاتھ میں پکڑے غازی کے ہاتھ کو دیکھتی رہی۔

اسے ہاسپیٹل سے ایک ہفتے بعد ڈسچارج کیا گیا تھا کیونکہ اس کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ دو دن بے ہوش بھی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج وہ مظفر آباد واپس آ رہے تھے۔ شاہزیب گاڑی چلا رہا تھا اور وفا اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جو کہ سو رہی تھی۔ شاہ ویز کی بہن ہونے کی وجہ سے مائعزم اس کے ساتھ گھل مل نہیں پا رہی تھی۔ اس لئے وہ غازی کے ساتھ پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔ حذیفہ کی گاڑی میں بشریٰ اور منہا تھے جو کہ گھر پہنچ چکے تھے۔ مائعزم کی وجہ سے شاہزیب گاڑی آہستہ چلا رہا تھا اور ان کی گاڑی ابھی مظفر آباد کی حدود میں داخل ہوئی تھی۔ مائعزم باہر نہیں دیکھ رہی تھی جیسے باہر دیکھا تو سب کچھ خراب ہو جائے گا۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟" غازی نے پوچھا۔ وہ سارا راستہ اس سے کوئی نہ کوئی بات کرتا آیا تھا تاکہ وہ گھر جانے تک فضول سوچوں میں غرق نہ ہوتی رہے۔

"پتہ نہیں۔" اس نے شانے اچکا کر کہا۔

"میرے ہاتھ بہت خوبصورت ہیں کیا؟"

"نہیں! آپ سے خوبصورت ہاتھ ابو کے ہوتے تھے۔" مائعزم نے فوراً جواب دیا۔

"میرا سردار سے کیا مقابلہ مائعزم؟ تم مجھے یہ بتاؤ کہ میرے ہاتھوں میں کیا تلاش کر رہی ہو؟"

"مجھے نہیں معلوم۔" اسے واقعی معلوم نہیں تھا۔

"میں بتاؤں تم کیا دیکھ رہی ہو؟"

"کیا؟"

"میری زندگی کی لکیریں دیکھ رہی ہو کہ میں کب تک تمہارا ساتھ دونگا۔" غازی نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"کب تک دیں گے؟"

"میری آخری سانس تک!" غازی نے کہا تو وہ مسکرا دی۔

"اگر میں کہوں کہ میں نے آپ کے ساتھ نہیں رہنا کیونکہ آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے تو؟"

"تو میں کہوں گا کہ مجھے تب بھی تمہیں اپنے ساتھ رکھنا ہے۔" جواب پہلے سے ہی موجود تھا۔ایک دلکش مسکراہٹ نے مائعزم کے چہرے کا احاطہ کیا۔

"آپ مجھے کبھی کبھی بہت اچھے لگتے ہیں اور کبھی کبھی۔۔۔"

"اور کبھی کبھی؟" غازی نے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"زہر سے بھی برے۔" مائعزم نے ہنسی روکتے ہوئے کہا تو غازی کا قہقہہ بلند ہوا۔

شاہزیب نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور مسکرا کر دوبارہ اپنی توجہ ڈرائیونگ پر ہی مرکوز کر لی۔ وہ ان دونوں کی باتیں نہیں سن رہا تھا بلکہ گاڑی میں لگے مدہم میوزک کو انجوائے کر رہا تھا۔

"آپ کی پرسنلٹی ہی ایسی ہے۔ کبھی بہت اچھے لگتے ہیں کبھی حد سے بھی زیادہ برے۔" اس نے اپنی بات دہرائی۔

"میں تو تمہیں ہر حد سے زیادہ اچھا ہی لگنا چاہیے۔" غازی نے شرارت سے کہا۔

"آپ فکر مت کریں گھر پہنچ کر سب سے پہلے آپ کا بھانڈا پھوڑوں گی پھر جا کر میرے بے چین دل کو سکون آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

"تم ایسا ہرگز نہیں کرو گی۔ یہ ہمارا راز ہے مائعزم!" وہ اسے سلیمان احمد کی باتوں سے ہٹانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"کوئی راز نہیں ہے۔اگر آپ بہت پہلے بتاتے تو میں اسے راز رکھنے کے بارے میں سوچ سکتی تھی۔"

"مائعزم! تم اچھی لڑکی ہو۔دادی ایسا کہتی ہیں،اب تمہیں اچھی لڑکی ہونے کا عملی مظاہرہ کرنا چاہیے۔"

"دادی کو مجھ میں وہ خصوصیات بھی نظر آتیں ہیں جو مجھ میں پائی ہی نہیں جاتیں۔بہتر یہی ہے' بزرگوں کا سہارا لینے کی کوشش مت کریں۔"وہ کچھ یاد کر کے مسکرائی۔

"تم ایک سال کے لمبے عرصے میں کچھ ذہین نہیں ہو گئیں؟"غازی نے بھنویں سکیڑ کر اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"میں پہلے بھی ذہین تھی غازی صاحب!"

"اتنے ادب سے بلاتی ہو تو مجھے بہت پراؤڈ فیل ہوتا ہے... مطلب پتہ نہیں چلتا عزت دے رہی ہو یا طنز کر کے ذلیل کر رہی ہو۔"

گھر پہنچنے تک وہ اسے مختلف باتوں میں الجھاتا رہا کہ وہ سردار کے بارے میں سوچنے اور اداس ہونے سے بچ گئی اور گھر پہنچ جانے پر ان کا شایان شان استقبال کیا گیا۔ بالکل ویسا استقبال اس نے ضل الرحمان کے لیے سوچ رکھا تھا لیکن اللہ کی قدرت! جو انسان سوچتا ہے ویسا ہوتا نہیں۔ گھر پر ہر کوئی موجود تھا لیکن مائعزم کے لیے وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔ دادی، سیمی، ماہ جبین ہر کوئی اسے اتنے پیار سے ملا تھا لیکن اسے کسی سے مل کر وہ خوشی نہ ہوئی تھی جو سردار کی ہونے سے ہونی تھی۔ جیسے ساری خوشیاں اس کے ابو کے سنگ ہی تھیں۔

رات کے کھانے کے بعد مائعزم کو اس کے کمرے میں لایا گیا جہاں ہر چیز پہلے کی طرح موجود تھی۔فی الوقت وہ آرام کرنا چاہتی تھی۔اس لئے اپنی امی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

"امی آپ کو ابو کی یاد نہیں آتی؟"مائعزم نے سوال کیا اور بشریٰ بیگم اس بات پر حیران رہ گئیں کہ وہ اپنے ابو کی وفات کے بارے میں جانتی ہے۔وہ کوئی جواب ہی نہیں دے پائیں۔وہ یکدم ضل اور زین کی باتوں سے اپنے ابو کی باتوں میں لگ گئی۔

"بولیں نا امی؟"اس نے اصرار کیا۔

www.novelsclubb.com

"شہید کبھی مرتا نہیں ہے اور وہ تو ہر وقت میرے ساتھ ہوتے ہیں۔ان کے ساتھ گزرا ہر لمحہ میرے لیے بہار ہے۔تمہارے ابو بہت اچھے انسان تھے۔جنہوں نے بیٹے سے لے کر باپ ہونے تک کے فرائض ادا کئے۔"

"اور بیوی کے ؟"

"ان کا مجھ سے رویہ کیا تم لوگوں کی نظروں سے بالا تر تھا؟ وہ ایک بہترین شوہر تھے۔"

"آپ ابو سے بہت پیار کرتی تھیں نا؟"

"مائعزم تم چاہتی ہو میں تمہارے سامنے رونے لگ جاؤں ؟"

"کیا ابو میرا انتظار نہیں کر سکتے تھے ؟ میں انہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ان کا پوتا دنیا میں آیا تھا، اس کی خوشی ان کے چہرے پر دیکھنا چاہتی تھی۔ان کا نواسہ اس دنیا میں آیا...ان دونوں کے لیے ہی رک جاتے !" وہ نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ کناں ہوئی کیونکہ اپنے گھر کے در و دیوار اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہے تھے۔ہر جگہ اسے سلیمان احمد کا روشن چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ابو سے ناراض ہو جائیں؟"

"نہیں! بالکل نہیں۔ میں ایسا کیوں چاہوں گی؟" اس نے فوراً نفی کی۔

"تو پھر اللہ کے فیصلوں کو قبول کر لو۔ اب یہ شکوہ زبان پر ہر گز مت لانا کہ تمہارے ابو کو ویسے نہیں ایسے اور بعد میں شہید ہونا چاہیے تھا۔ تمہارے ابو کی شہادت کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، آمین!"

"ثم آمین!" اس نے بھی بات سمجھ کر سر ہلایا۔

"شہادت تو نوجوانوں کی ہوتی ہے، وہ لوگ جا کر باڈرز پر لڑتے ہیں پھر ابو کیوں گئے تھے امی؟" وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ لوگ زندگی میں عام لوگوں کے لیے ایک فرشتہ ہوتے ہیں جو انسانوں کی خدمت اور مدد کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو موت نہیں بلکہ شہادت والی موت نصیب کرتا ہے کہ وہ مر کر بھی زندہ رہتا ہے۔ تمہارے ابو بھی زندہ ہیں کیونکہ شہید کبھی مرتا نہیں کرتے تھے۔"

"ہاں سردار... شہید ہوئے تھے۔ وہ ہمارے دلوں میں زندہ ہیں۔ اللہ نے سردار کو ان کی اچھائی کا تحفہ دیا ہے۔" وہ خود سے بڑبڑائی اور ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے سو گئی۔

****

www.novelsclubb.com

ہمیں خبر ہے کہ ہم ہیں چراغِ آخرِ شب

ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے

فروری کے شروع کے دن تھے سردی کم تو نہیں ہو رہی تھی لیکن زیادہ ضرور ہو گئی تھی۔

جنوری تو سارا ابر فباری کی نظر ہوا تھا جس کی وجہ سے مائعزم نیلم نہیں جا سکی تھی اور سب

ابھی تک اسے بیماروں کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے لیکن اب وہ بالکل ٹھیک تھی۔البتہ

عینک پہننے کی وجہ سے وہ کافی ناخوش تھی اور آپریشن کروانا چاہتی تھی جس کے لیے غازی

قطعی طور پر راضی نہیں تھا۔

وہ اس وقت ٹیرس پر کھڑی فروری کی یخ بستہ ہواؤں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔سفید

کرتا فراک کے اوپر اس نے سرخ رنگ کی شال لپیٹی ہوئی تھی جو کہ اس ٹھنڈ سے بچنے کے

لیے ناکافی تھی لیکن یہ غازی کا مائعزم کے لئے پہلا تحفہ تھا جو اس نے دل سے قبول کیا تھا۔

اسے آج غازی کے ساتھ قبرستان جانا تھا،اس لیے وہ غازی کا انتظار کر رہی تھی۔

عصر کے بعد وہ غازی کے ساتھ اپنے ابو کی قبر پر تھی اور اس کی توقع کے خلاف اسے رونا نہیں آیا تھا بلکہ ایک عجیب سے سکون کا احساس ہوا تھا۔ وہ ابو کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد وہیں بیٹھی ہوئی تھی اور غازی آس پاس قبروں پر گلاب کے تازہ پھول پھینک رہا تھا اور سب کی فاتحہ بھی پڑھ رہا تھا۔

"آپ کو پتا ہے آپ دنیا کے سب سے اچھے باپ ہیں، مجھے فخر ہے کہ میں آپ کی بیٹی ہوں۔ آپ میرے ہیرو ہیں ابو! آپ ایک عظیم انسان ہیں۔ پتہ ہے آپ کی مائعزم بلکل بھی نہیں روئی۔ آپ ایسے گئے ہیں کہ میں رو ہی نہیں سکی۔ آپ کو یہاں پر سکون ماحول میں دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا۔ مجھے یقین ہے آپ مجھے سن رہے ہیں ابو! آپ تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوں گے۔ بس ایک شکوہ تھا کہ آپ نے جانے سے پہلے

مجھے کیوں نہیں بتایا؟ کیا مائعزم کا انتظار نہیں کر سکتے تھے؟" غازی اس کے پاس آ گیا تو وہ خاموش ہو گئی۔ ایک بار پھر ان کی مغفرت کی دعا مانگ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آؤ میں تمہیں اپنے پیرنٹس (والدین) کی قبریں دکھاؤں۔" غازی نے دایاں ہاتھ اس کی جانب بڑھایا کیا۔

"آپ کے والدین بھی اسی قبرستان میں دفن ہیں؟" اس نے پوچھا اور غازی کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

وہ دونوں قبروں کے درمیان بنے ہوئے راستے میں آگے پیچھے چلنے لگے۔ چند قدموں بعد غازی رک گیا۔ مائعزم نے قبروں کے کتبوں پر لگے ناموں کو پڑھا۔ باقی تمام قبروں کی نسبت وہ صاف ستھری تھیں اور ان پر ابھی تازہ پھول ڈالے گئے تھے۔ باقی تمام قبروں پر

www.novelsclubb.com

بھی غازی نے پھول وغیرہ پھینکے تھے لیکن وہ قدرے بوسیدہ اور پرانی ہو چکی تھیں جوان کی اولاد کا پتہ بتا رہی تھیں کہ وہ کتنی صالح ہیں؟

ہمارے ہاں یہ بڑا المیہ ہے پہلے تو ہم لوگوں کو جینے نہیں دیتے اور اگر وہ مر جائیں تو خوب واویلا کرتے ہیں اور پھر ایسا بھولتے ہیں جیسے وہ شخص کبھی ہمارے درمیان تھا ہی نہیں!

خیر یہ انسانی فطرت ہے لیکن غازی ایسا نہیں تھا۔ وہ فرمانبردار بیٹا تھا جس نے ماں باپ کے جانے کے بعد بھی ان کی قبروں کو روشن کئے رکھا تھا۔ وہ دونوں سمجھدار تھے، جانتے تھے قبرستان میں زیادہ بات نہیں کرنی۔ اس لئے خاموشی سے مغفرت کی دعا مانگ کر واپس آ گئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ ٹھیک ہیں غازی؟" مائعزم نے واپسی کے راستے پر پوچھا کیونکہ وہ بہت خاموش ہو گیا تھا۔ گاڑی کی اسٹیرنگ سنبھالتے وہ پھیکا سا مسکرایا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔"

"جب بھی ماما بابا کی قبر پر جاتا ہوں تو ان کے زندہ ہونے کا احساس ہوتا ہے، پھر میں سوچتا ہوں کہ کیا ہو جاتا اگر ماموں میرے والدین کو نہ مارتے...انہوں نے کونسا ان سے دولت مانگی تھی، بس ایک حلال رشتہ ہی تو بنایا تھا۔ خیر تم بتاؤ کیسا محسوس کر رہی ہو؟" وہ دکھ سے کہہ رہا تھا اور مائعزم خاموشی سے سنتی گئی کہ آخر میں اس نے مائعزم سے پوچھا۔

"میں پر سکون ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتہ ہے آپ بہت بہادر ہیں۔"

"اگر تم مجھے دس سال کی عمر میں دیکھ لیتیں تو یہ کبھی مت کہتی بلکہ تم کہتی غازی آپ سے سے بڑا بزدل انسان اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔" وہ دھیرے سے ہنسا۔

"کیوں، کیا آپ بھی کاکروچ اور چھپکلی سے ڈرتے تھے؟" اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"نہیں میں زندگی سے ڈرتا تھا۔ مجھے صرف موت اچھی لگتی تھی اور اسی وجہ سے میں تین مرتبہ خودکشی کی کوشش بھی کر چکا ہوں۔ دو مرتبہ تو تایا جان سے ایسی دھانسو قسم کی چھترول ہوئی کہ زندگی سے پیار ہو گیا۔" وہ کچھ یاد کرتے ہوئے ہنس پڑا۔

"آپ اور خودکشی؟ یقین نہیں آ رہا۔"

www.novelsclubb.com

"اب میں سوچتا ہوں تو خود بھی یقین نہیں کر پاتا۔"

"آپ نے اپنے والدین کے بغیر زندگی کیسے گزاری تھی؟"

"سردار والد کے طور پر میری ٹیوننگ کرتے رہتے تھے' ناٹ آ بگ ڈیل اور تم فکر مت کرو۔ زندگی گزر ہی جاتی ہے جیسے ہم سب کی گزر رہی ہے سردار کے بغیر!"

"لیکن زندگی میں ایک emptiness آ جاتی ہے غازی۔ جانے والا یادیں چھوڑ جاتا ہے۔"

"اب زیادہ بہتر یہی رہے گا کہ ہم اپنے درد کو لوگوں کے سامنے اشتہار نہ بنائیں۔"

"جی یہ بہتر ہے۔"

"مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اب تک میرے بارے میں کیا جانا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"میں آپ کے بارے میں کچھ بھی صحیح سے نہیں جانتی غازی۔"اس نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے تسلیم کیا کیونکہ گزرے چند دنوں میں اس نے قرآن پاک کو یاد کیا تھا اور کسی کام کو کرنے کا دل ہی نہیں کیا۔غازی کے ماضی کو بھی نہیں جانا!

"تمہارا شوہر ہوں،میرے بارے میں معلومات رکھا کرو لڑکی!"اس نے مصنوعی ڈپٹنے والے انداز میں کہا۔

"شوہر تو دیکھو جو شادی سے پہلے بیوی کو اغوا کرواتا ہے،اس سے معلومات لیتا ہے،پھر چھپ کر باتیں کرتا ہے اور پھر چھوڑ دیتا ہے۔"اس نے طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

"اس سب کے لئے معاف بھی کر دو اب...اور ویسے بھی سردار کے کہنے پر تمہیں اغواء کیا گیا تھا۔"

"کیا؟ کیا کہا... میرے ابو؟ بہتر ہو گا جھوٹ کا سہارا نہ لیں اور میرے شہید والد پر الزام مت لگائیں۔" مائعزم نے جارحانہ انداز میں کہا۔

سردار سلیمان کے کہنے پر ہی ارسلان نے چند لوگوں کے ساتھ مل کر مائعزم کو اغواء کیا تھا کیونکہ وہ مائعزم کا ڈر ختم کرنا چاہتے تھے، وہ اسے ہدیٰ کی موت کے ٹراما سے نکالنا چاہتے تھے، ان لوگوں کو ساری معلومات تھیں لیکن پھر بھی مائعزم کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ اس کی مدد کی وجہ سے وہ لوگ ہدیٰ کے قاتلوں کو پکڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مائعزم کو یہ احساس دلایا کہ وہ اکیلے بہت سی مشکلات کا مقابلہ کر سکتی ہے اور اس بارے میں اس نے کبھی سردار کو نہیں بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور اب تو ساری زندگی اسی بات کا طعنہ دیا کروں گی میجر شام عرف غازی!"

"تم اب بیوی لگ رہی ہو۔"

"کیا مطلب؟ میں صرف آپ کی منکوحہ ہوں میں۔" اس نے کڑے تیوروں سے کہا۔

"سادہ اردو میں اسے بیوی ہی کہتے ہیں۔"

"لیکن آپ مشکل اردو کا سہارا لیتے ہوئے مجھے منکوحہ ہی کہیں۔" اس نے کہا اور غازی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"لو جی اب تو بیویوں والا رعب بھی شروع' اللہ خیر کرے۔" غازی نے گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے سرد آہ بھری۔

"اب تو گزارا کرنا ہو گا ورنہ رخصتی کا پلان کینسل۔" گاڑی سے نکلتے مائعزم نے مذاقاً کہا جو غازی نے سیریس لیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات مذاق تھی مائعزم! میں تمہارے بھائی سے آج ہی بات کرنے لگا ہوں۔" غازی بھی اُس کے پیچھے اندر آیا۔

"حذیفہ بھائی کو منہا آپی کے ذریعے میں قابو کر لوں گی۔"

"بھگا کر لے جاؤں گا۔" وہ بھی غیر سنجیدگی سے بولا۔

"میرا بھائی ابھی زندہ ہے۔" مائعزم نے لاؤنج میں بیٹھے حذیفہ کی طرف اشارہ کیا جو ضل کو ہوا میں اچھال رہا تھا۔

گھر کے سب لوگ ادھر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ مظفر آباد پھر سے آباد ہونے لگا تھا شاید مائعزم کی وجہ سے! سب کی ہنسی ماحول کو خوشگوار بنائے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا بھائی بھی مجھے نہیں روک سکتا۔ میرے پاس لیگل پرمٹ ہے۔"

"السلام علیکم!" مائعزم اور غازی نے سب کو مشترکہ سلام کیا اور وہیں بیٹھ گئے۔

"وعلیکم السلام!" سب نے جواب دیا۔

"کیا چل رہا ہے بڑے خوش لگ رہے ہیں سارے؟" غازی نے سوال کیا۔

مائعزم نے حذیفہ سے ضل کو لیا اور وفا کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"ہم سب کسی خاص موضوع پر گفتگو فرما رہے ہیں۔"

"مثلاً میری شادی؟" اس نے صرف مائعزم کو چڑانے کے لیے کہا۔

"واہ غازی! مان گئے دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ میں اپنی دو بہنیں تم نالائق بھائیوں کو

دینے کا ہی سوچ رہا تھا اور اسی پر ہم لوگ بات کر رہے تھے۔"

"وہ تو پہلے ہی دے چکے ہو اب تو رخصتی کی بات کرو حذیفہ۔"

"جناب وہی سوچ رہا تھا بلکہ فیصلہ بھی کر لیا ہے۔بس ڈیٹ فائنل کرنی ہے۔"

"لگتا ہے جناب کو شادی کی بہت جلدی ہے۔"منہا نے غازی کو چھیڑا۔

"ظاہر ہے نکاح کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔اب بھی مجھے جلدی نہ ہو؟"غازی نے شریفانہ انداز میں کہا۔

"صدقے جاؤں غازی بھائی کو ٹائم پیریڈ بھی یاد ہے۔"وفا نے بھی غازی کو آڑے ہاتھوں لیا۔مائعزم اس سب میں خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی۔بظاہر تو وہ ضل کے ساتھ کھیل رہی تھی لیکن کان ان سب کی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔اسے وفا سے اب کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور وفا؟ وہ کب ان کی فیملی کا حصہ بن گئی کسی کو پتہ نہیں چلا لیکن یہ مخلص لوگ وفا کو بہت عزیز ہو گئے تھے اور وہ ان کے ساتھ ہی رہنا چاہتی تھی۔کتنا منصفانہ قانون ہے قدرت کا!

کل فیصل نے حلیمہ کو اس خاندان میں شادی کرنے کی وجہ سے قتل کیا اور آج اس کی بیٹی بھی اسی خاندان کے ساتھ، حلیمہ کی بہو بن کر بیٹھی ہوئی ہے... وفا کہاں سے آئی؟ کیوں آئی؟ کسی کو اس سے سروکار نہیں تھا۔ وہ شاہزیب کی بیوی اور حلیمہ کی بہو تھی اور یہی رشتہ سب کے لیے معتبر تھا۔

"انعام سے بھی پوچھ لو یقیناً اسے اپنے نکاح کے مہینے، دن اور گھنٹے بھی یاد ہوں گے۔ میں نے تو صرف اندازاً کہا تھا۔" غازی نے ہنستے ہوئے وفا سے کہا اور واقعی ایسا ہی تھا شاہزیب نے سب یاد رکھا ہوتا تھا۔ اب ظاہر ہے مائعزم اور غازی کی شادی ہونی ہے تو ساتھ ہی شاہزیب اور وفا کی بھی ہونی ہے۔

www.novelsclubb.com

غازی نے مائعزم کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی اور پھر وہ واپس گلا کھنکار کر سب کی طرف متوجہ ہوا۔

"میں تو رخصتی کا مائعزم کی مرضی سے ہی سوچوں گا جب وہ چاہے گی۔ اگر انعام کو اور وفا کو زیادہ جلدی ہے تو..." اس نے ایک نظر مائعزم کو دیکھا جو بس اٹھنے ہی والی تھی شاید غازی کی اوور ایکٹنگ کا اینڈ کرنے کے لیے!

"تو میں ان کی رائے سے بھی اتفاق کروں گا۔ ہماری وجہ سے یہ دونوں فضول میں لٹکے ہوئے ہیں۔ میں تم دونوں کے لیے مائعزم کو منانے کی پوری کوشش کروں گا۔" سب کے قہقہے بلند ہوئے تو مائعزم کو غصہ ہی چڑھ گیا۔

"بھائی مجھے بتائیں ذرا کہ مجھے گھر آئے کتنے دن ہوئے ہیں؟" مائعزم نے حذیفہ سے بات کرنے کا سوچا۔

www.novelsclubb.com

"ایک ہفتہ سے زیادہ۔" حذیفہ نے سوچ کر جواب دیا کیونکہ ٹھیک دن اسے یاد نہیں تھے۔

"تو کیا میں ٹھیک ہو گئی ہوں؟ اتنی جلدی آپ شادی کا سوچ رہے ہیں۔ پلیز مجھے تھوڑا ٹائم دیں ابھی تو میں سردار کی وجہ سے اتنی ڈسٹرب ہوں۔" آخر میں مائعزم سنجیدہ ہو گئی اور ضل اپنی ماں کو تھمایا اور اٹھ کر چلی گئی۔ لاؤنج میں خاموشی چھا گئی۔ وہ سب جانتے تھے مائعزم ابھی ایک سال پیچھے جی رہی ہے اور اسے واقعی وقت کی ضرورت تھی۔

غازی بھی خاموشی سے اسے جاتے دیکھتا رہا پھر اپنا موبائل نکالا۔

"تم نے سب کو ایموشنل ٹریپ کیا ہے ڈرامہ کوئین! دوبارہ ایسا مت کرنا۔ سب ہرٹ ہو جاتے ہیں۔" سینڈ کا بٹن دبایا اور میسج مائعزم تک پہنچ گیا۔

www.novelsclubb.com

"افسوس آپ کا لیگل پرمٹ کسی کام نہ آیا۔" جواب ایک منٹ بعد آیا تھا اور غازی نے لب دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ کو روکا۔

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گا مائعزم! دن بدن شرارتی ہوتی جا رہی ہو۔" غازی نے میسج کیا

اب کے مائعزم کا جواب نہ آیا تو وہ بھی اٹھ کر کمرے کی طرف چلا گیا۔ ابھی وہ آرام کرنا چاہ

رہا تھا۔

****

جنہاں دے دل عشق سمانا، روون کم انہاں دا

وچھڑے روندے، ملدے روندے، روندے ٹر دے راہاں

دن جس طرح ہمیشہ گزرتے تھے اب بھی گزرنے لگے۔ غازی پریشان سا پیشانی مسلتا

www.novelsclubb.com

اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

"ظاہر ہے احمد یار خاصا ایماندار ایس پی ہے اس کے ساتھ تو ایسا ہی ہونا تھا۔" دوسری طرف سے ارسلان نے کوئی اطلاع دی تو وہ جلدی جلدی اپنا سامان پیک کرنے لگا۔

"انعام چھٹیوں پہ ہے، میں نہیں چاہتا فی الحال اسے تکلیف دوں۔ میں کرتا ہوں کچھ! انٹیلیجنس والے کام کر رہے ہیں۔ تم پریشان نہ ہو۔"

"وہ کمینہ میرا سالا ہے شام!" ارسلان نے پریشانی سے کہا۔

"اوئے الو کے پٹھے! احمد یار کو کچھ نہیں ہو گا۔ تم بس اس کا کال ریکارڈ چیک کرو کہ آج کل کس کے ساتھ اس نے ڈیل کرنے سے منع کیا تھا اور اپنی بہن کو گھر لے آؤ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا۔" وہ اپنی گن لوڈ کرتا ارسلان سے کہہ رہا تھا جو اپنے بہنوئی کی وجہ سے پریشان تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں اُدھر ہی ہوں۔بس احمد یار ٹھیک ہو ورنہ میری بہن جیتے جی مر جائے گی۔"

ارسلان کا فکر مند ہونا لازمی تھا۔

"ارسلان اللہ پر بھروسہ ہے نا؟ وہ اپنے بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔تم فون رکھو میں آتا ہوں۔"مائعزم کے وقت پر ارسلان نے میجر شام کا بہت ساتھ دیا تھا اور اب میجر شام کی باری تھی کہ وہ اپنے دوست کے لئے کچھ کر سکے۔اس نے ایک دوسرے نمبر پر کال کی اور ساری صورتحال بتا کر مدد طلب کی۔

"مجھے صرف آدھا گھنٹہ دیں غازی بھائی!"

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس 20 منٹ ہیں۔"

"جی بھائی!"

وہ فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلا گیا اور نہا کر باہر نکلا اور جلدی سے

"Splendor" خود پر اسپرے کیا جیسے وہ کسی خاص میٹنگ میں جا رہا ہے۔ وہ تیار ہوا

اور اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر باہر نکلا۔

آہستہ سے مائعزم کے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر آ گیا۔ کمرے میں پر سکون سا ماحول تھا

اور وہ اسٹڈی ٹیبل پر جھکی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کچھ بول بھی رہی تھی لیکن غازی کو جلدی جانا

تھا اس لیے گلا کھنکار کے اسے متوجہ کیا تو وہ اس کی طرف مڑی۔ بائیں ہاتھ سے عینک

درست کی اور قرآنِ پاک بند کر کے، محبت سے چوم کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہیں جا رہے ہیں؟" غازی کو بیگ سمیت تیار دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"ہاں! لاہور میں ایک کام ہے۔" غازی نے بتایا۔

"تو مجھے بتانے آئے ہیں؟"

"نہیں اجازت لینے۔" اس نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔ 20 منٹ تک وہ مائعزم سے بات کر سکتا تھا۔

"واہ... ہمارے نصیب اتنے اچھے کب سے ہو گئے؟ وہ ہم سے اجازت طلب کرنے کو کھڑے ہیں... خدا کی قدرت!"

"وہ کون؟"

"وہ جو پہلے اغواء کرتے ہیں پھر شادی کرتے ہیں۔"

"اللہ اللہ! لڑکی اب اس بات کو چھوڑ بھی دو۔"

www.novelsclubb.com

"کس کام سے جا رہے ہیں؟"

"بتاؤں گا لیکن واپسی پر!"

"واپسی کب ہے؟"

"مقرر نہیں ہے۔"

"اللہ حافظ!"اس نے مسکرا کر کہا۔اچانک دل بھر آیا۔

"چلو اچھی بیوی کی طرح مجھے گڈ بائے بولو!"

"میں اچھی بیویوں والے گر دادی سے سیکھوں گی اور ابھی میری دعا ہے اللہ آپ کے کام میں آسانی فرمائے۔"مائعزم نے دعا دی تو غازی نے ہنس کر سر جھٹکا۔

"دروازے تک نہیں چھوڑنے آؤ گی؟"غازی نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں پھر آدھی رات کو اوپر واپس کیسے آؤں گی؟ مجھے ڈر لگے گا۔"

"اوہاں! میں تو بھول گیا تھا میری بیوی تھوڑی ڈرپوک ہو گئی ہے۔" غازی نے ارد گرد دیکھتے ہوئے اسے چڑایا۔

"آپ کو کوئی مسئلہ ہے؟" مائعزم نے خفگی سے کہا۔

"مسئلہ تو خیر مجھے ہے... چلو میں یہاں سے چلا جاتا ہوں۔" وہ مائعزم کے کمرے کی بالکونی کی طرف گیا جو اکثر بند ہوتی تھی۔

"غازی یہاں سے کیسے جائیں گے؟" وہ فوراً اس کے پیچھے آئی۔

"ایک ریکویسٹ کروں؟" غازی نے بالکونی سے نیچے جھانکنے کے بعد کہا۔ زیادہ اونچائی تھی لیکن وہ مائعزم کو امپریس کرلے گا!

www.novelsclubb.com

"چلیں! میں آپ کو نیچے تک چھوڑ آتی ہوں۔" مائعزم نے کہا۔(بلاوجہ کوئی ٹانگ بازو تڑوا بیٹھیں گے!)

"نہیں میں یہیں سے جاؤں گا۔ تم بس مجھ پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دو۔" غازی نے کہا تو مائعزم مسکرائی اور سر جھٹک کر پڑھنا شروع کیا۔

"مائعزم تم بہت اچھی ہو۔" غازی مسکرا کر اسے دیکھتا رہا۔ مائعزم نے آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک دی۔

"تم میرا انتظار کرنا۔ میں یہیں آؤں گا۔" غازی نے شرارت سے اس کی ناک کو چھوتے ہوئے کہا اور ریلنگ پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جیسے مجھے اپنی زندگی میں کوئی کام نہیں ہیں۔ صرف آپ کا انتظار کرتی رہوں۔ ہونہہ!"

"تم انتظار نہیں کرو گی تو میں جلدی کیسے آؤں گا؟"

"اگلے ماہ شادی ہے۔اس کے لیے تو آ ہی جائیں گے۔"

"تو تم چاہتی ہو کہ میں اگلے ماہ آؤں؟ کتنی بے مروت اور بے وفا بیوی ہو۔"

"آپ لیٹ نہیں ہو رہے تو مجھے personality development اور اچھی بیوی بننے کی ٹپس بتا دیں۔" غازی نے بیگ کندھے پر ڈالا اور اس کے دیکھتے ہی دیکھتے نیچے لٹک گیا۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اب بھی ریلنگ کو پکڑا ہوا تھا۔

"اب بتاؤ انتظار کرو گی؟"

www.novelsclubb.com

"آپ گر جائیں گے۔" وہ خوفزدہ سی بولی۔

"تم انتظار کرو گی تو نہیں گروں گا۔"

"کیا بچوں والی باتیں کر رہے ہیں؟"

"بچے ایسی باتیں نہیں کرتے مائعزم!" وہ ہنسا اور ایک لمبی جمپ لگالی۔

چند لمحے پہلے وہ اس کے کمرے کی بالکونی سے لٹکا ہوا اور اب وہ لان کے گھاس پر بیٹھا ہوا تھا۔ مائعزم کو اس پر بے تحاشہ پیار آیا۔ اب وہ نیچے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"آپ سرکس میں بھی کام کرتے تھے؟"

"میں سرکس، پارک، اولڈ ہوم، گداگری، واچ مین ہر طرح کی جاب کر چکا ہوں مائعزم!"

www.novelsclubb.com

مائعزم کا بار بار نام پکارنا اسے اچھا لگتا تھا اور ابھی اسکا خوفزدہ چہرہ اسے لطف دے رہا تھا۔

"تبھی آپ بندروں والی حرکتیں کرتے ہیں۔" ابھی غازی اسے بتانے ہی والا تھا کہ یہ بندروں والی حرکتیں ان کی ٹریننگ کا حصہ ہوتیں ہیں لیکن اس کا فون بجا۔

"ٹھیک ہے مائعزم! اپنا خیال رکھنا۔" فون کی سکرین پر نام دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

"کتنے دنوں تک واپس آئیں گے؟"

"Depend کرتا ہے کتنی جلدی کام ختم ہوتا ہے۔" وہ اداسی سے اسے دیکھتی رہی۔

"میں دعا کروں گی کہ آپ کا کام جلد ختم ہو۔"

"آمین!" غازی نے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ چلا گیا اور مائعزم اسے دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی گیٹ سے باہر نکلی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"آپ کا بہت شکریہ میرے پروردگار! آپ نے میری محبت کو رسوا نہیں ہونے دیا۔" وہ اپنے کمرے میں آگئی۔اس کا فون بجا تو اس نے اٹھا کر دیکھا۔کال غازی کی تھی۔اس نے خود کو کمپوز کر کے کال اٹھائی۔

"ابھی سے مس کر رہی ہو؟" وہ حیران ہوئی کہ اسے کیسے پتہ چلا۔ پچھلے چند دنوں سے وہ زیادہ تر وقت غازی کے ساتھ گزارتی تھی،اب وہ اچانک جا رہا تھا اس لیے مائعزم اداس ہو گئی تھی۔

"نہیں تو۔"

www.novelsclubb.com

"سچ بولو مائعزم!"

"میں جھوٹ کیوں بولوں گی؟ سچ میں، میں آپ کو مس نہیں کر رہی۔"

"تم نے جھوٹ بولنا بھی شروع کر دیا لڑکی ! کتنی غلط بات ہے۔" وہ فوراً گڑبڑا گئی۔ اللہ کو

جھوٹ سخت ناپسند ہے مائعزم !

"ہاں میں آپ کو مس کر رہی ہوں لیکن میرے کہنے سے آپ رک تو نہیں جائیں گے۔"

"واللہ ! جب تمہاری اداس آنکھیں بولتی ہیں تو مانو میرا دل نرم پڑ جاتا ہے۔"

"آپ نے بس یہی کہنا تھا؟ میں فون بند کروں؟"

"آئی لو یو مائعزم !" مائعزم کا دل بھر آیا۔ وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ اللہ کی کتنی

شکر گزار ہے۔ اس نے خاموشی سے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم سلیمان ! اللہ نے تمہارے سارے زخموں کو کتنی آسانی سے مندمل کر دیا ہے؟ تو

تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گی؟"

****

سوچتا ہوں کہ ڈھلیں گے یہ اندھیرے کیسے

لوگ رخصت ہو گئے اور لوگ بھی کیسے کیسے

"اوکے اوکے! بس اس بات کا خیال رکھنا ان کی گاڑی لاہور سے نکلنی نہیں چاہیے۔"

شام فون پر کسی کو ہدایات دے رہا تھا اور پھر دوسری طرف سے سننے کے بعد دوبارہ بولا۔

"ہاں ہاں! احمد یار اسی وین میں ہے۔ انٹیلی جینس والوں کی خبر ہے۔" دوسری طرف سے اسے کچھ کہا گیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ہم پلان بی کا استعمال کریں گے، تم بس انھیں ٹریفک میں پھنسائے رکھو۔ ہم دو گھنٹوں تک ادھر پہنچ جائیں گے۔ آگے کا ہم دیکھ لیں گے۔"

"ارے نہیں یار! وہ اسے نہیں ماریں گے جب تک فائلز کا پتہ نہیں لگ جاتا اور ویسے بھی ایلیٹ کلاس کے ایس پی کو قتل کروانا ان وڈیروں کی کھال تک اتروا سکتا ہے۔ اتنا جگرا نہیں ہے ان کے پاس کہ احمد یار کو نقصان پہنچائیں۔ تم لوگ بس اپنے حصے کا کام کرو۔" وہ پوری طرح سے پر سکون تھا لیکن ارسلان نے افراتفری مچائی ہوئی تھی تو اسے بھی سب کچھ جلدی جلدی کرنا پڑ رہا تھا۔

"زیادہ وقت کی میں گارنٹی نہیں دے سکتا۔ ظاہر ہے وہ ایک سینئر پولیس آفیسر ہے تو اسے زیادہ دیر تک وہ لوگ قابو نہیں کر سکیں گے۔ ہم ان شاءاللہ اس کو باحفاظت نکال لیں گے۔" کچھ ضروری ہدایات مزید دینے کے بعد میجر شام نے کال کاٹ دی اور ساتھ بیٹھے ارسلان پر نظر ڈالی۔

"ارسل !ایسے منہ لٹکا کر کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ہم احمد یار کو بچالیں گے۔"میجر شام ڈرائیو کر رہا تھا۔اس نے ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا۔ارسلان مسکرایا۔

"تجھے پتہ ہے شام ! میں احمد یار کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن ناپسند بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ بچپن سے میری اور اس کی چھوٹی موٹی لڑائیاں ہو جاتی تھیں جو ابھی تک ایسے ہی جاری ہیں لیکن اب میں چاہتا ہوں کہ وہ واپس آئے میری بہن کے لیے، جس کا اس نے ہر طرح سے بہت خیال رکھا ہے۔وہ ایک اچھا شوہر ہے بے شک میرے ساتھ اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں لیکن اب وہ مجھے اچھا لگتا ہے۔"وہ احمد یار کو یاد کر کے اداس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیوں دل چھوٹا کر رہے ہو ارسل؟ ہم سب کی دعائیں احمد یار کے ساتھ ہیں۔ اسے کچھ نہیں ہو گا۔ اور جو تعریفی باتیں تم ابھی کر رہے تھے یہ سب میں احمد یار کی گوش گزار کروں گا۔"

"تم سے ایسے کاموں کی ہی امید لگائی جا سکتی ہے۔" وہ تاسف سے بولا۔

رات کے پچھلے پہر وہ لوگ اس جگہ پر موجود تھے جہاں سے اس وین کو گزرنا تھا جس میں احمد یار کو لاہور سے گجرات لے جایا جا رہا تھا۔ وہ لوگ جانتے تھے اس کے پیچھے کون لوگ ہیں لیکن فی الحال احمد یار کو بچانا ضروری تھا۔

www.novelsclubb.com

"سر وہ لوگ آپ سے صرف 15 کلو میٹر کی دوری پر ہیں۔" وائرلیس ہیڈ فون پر اطلاع موصول ہوئی۔ میجر شام نے ان سب کو الرٹ رہنے کے لیے کہا۔ آخری مرتبہ اس نے اپنی گن پر لگا سائلنسر چیک کیا۔

اب گاڑی دو کلو میٹر دور تھی۔اس نے آگے کے دونوں ٹائرز پر فائر کیااور وین رک گئی لیکن کوئی باہر نہیں نکلا۔

"شام یار! کہیں انھیں ہمارے بارے میں پتہ تو نہیں چل گیا؟"ارسلان نے پوچھا۔

"ارسلان! تم کب سے اتنے ڈرپوک ہو گئے ہو؟ بھٹی ہو کر ڈر رہے ہو ایڈیٹ! شرم کرو۔اس سے بھی خطرناک مشنز تم نے میرے ساتھ کئے ہیں۔"

"نہیں! میں ڈر تو نہیں رہا۔میں میجر ارسلان بھٹی ہوں کوئی مذاق تھوڑی ہے؟"

"آج تم کچھ گا بھی نہیں رہے؟ کچھ تو سناؤ بھٹی صاحب!"

www.novelsclubb.com

"شام! ادھر ہم آپریشن کرنے آئے ہیں۔ محفلِ سخن نہیں۔"

"میں تو ویسے بور ہو رہا تھا اسی لئے کہا ورنہ تو ہر وقت تمہارا منہ چلتا رہتا ہے۔" وہ وائرلیس پر ہی ارسلان کو پر سکون کر رہا تھا۔

نظریں ہنوز وین پر ٹکی ہوئیں تھیں۔

"گاڑی میں آٹھ سے نو بندے ہیں۔ سب نے احتیاط سے گولی چلانی ہے احمد یار کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ورنہ ارسلان کو ہارٹ اٹیک ہو جائے گا۔" وہ آج بہت پر سکون تھا اور ارسلان اتنا ہی ڈرا ہوا تھا۔

کدن ول سو سوہنا سانولا

www.novelsclubb.com

وطن ساڈے غریباں دے

کدن ول سو سوہنا سانولا

کدن ول سو سوہنا سانولا

وطن ساڈے غریباں دے

میجر شام مسکرایا اور میجر ارسلان کے ساتھ گانے لگا۔ جنگل نما علاقے میں ان کی آواز گونجنے لگی اور وہ لوگ آہستہ آہستہ جھاڑیوں سے نکل کر درختوں کی اوٹ میں ہوتے گئے۔

سوہنا سانولا کیوں وساری

لگی ہوئی یاری آلا بھار بھاری

www.novelsclubb.com

سانکوں چلو بوڑائی دس کنکو تاڑیں

او بو ہے خالی امیداں دے

گاڑی میں سے دو لوگ نکل کر آگے پیچھے کے ٹائر دیکھنے لگے کہ اچانک کیا مسئلہ ہوا ہے

لیکن شام اور ارسل نے ان دونوں کو ہی گولی مار دی۔

سوہنا سانولا کیوں روایای

کہری گلوں پہلے ساڈا دل چرایای

کہندے ناوے دل میرا چار لایای

او مہنے کھا گئے شریکاں دے

وہ پانچوں باہر نکل کر سامنے آ گئے اور دونوں اطراف سے فائرنگ شروع ہوئی مطلب وہ

لوگ بھی اسلحہ کے ساتھ موجود تھے۔ وہ لوگ آرمی سے ٹرینگ شدہ تھے اس لیے انھیں

www.novelsclubb.com

معلوم تھا کہ ایسی صورتحال کو کیسے ہینڈل کیا جاتا ہے۔ وہ خود کو بچاتے بچاتے ان کی گاڑی کے قریب پہنچے کیونکہ انہوں نے بھی بھرپور فائرنگ کا جواب دیا تھا۔

"کسی نے کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو ماں قسم اس کا بھیجہ اڑا دوں گا۔" گاڑی کی پچھلی طرف سے کوئی مرد احمد یار کو لیے ہوئے نکلا۔

احمد یار کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور اس بندے نے گن اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی۔ احمد یار کی حالت سے لگ رہا تھا کہ اسے کافی مارا پیٹا گیا ہے لیکن ایک مضبوط مرد ہونے کی وجہ سے وہ ابھی تک سانس لے رہا تھا اور کافی حد تک ریلیکس بھی لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بھائی! اسے کچھ مت کہیے گا۔ ہم آپ کو جانے دیں گے۔" میجر شام منت پر اتر آیا اور اس کے سامنے اپنی گن پھینک دی۔ باقی سب اسے حیرانی سے دیکھنے لگے کہ انھوں نے سرنڈر کرنے کا پلان کب بنایا تھا؟ آہستہ آہستہ وہ اس کے قریب جا رہا تھا۔

"شام..." ارسلان زیر لب بڑبڑایا۔

"کیا سمجھ رکھا ہے کچی گولیاں کھیلی ہوئی ہیں؟ میں صدیقی صاحب کا خاص بندہ ہوں۔ تم پولیس والوں کو جانتا ہوں۔" وہ بڑی بڑی مونچھوں والا بندہ اتراتے ہوئے بولا۔

"اوہ تو آپ کی صدیقی کے لیے کام کرتے ہیں؟ ہمیں لگا کہ آپ..." ارسلان نے اس کے کندھے پر فائر کر دیا اور جس سے وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا اور شام نے فوراً احمد یار کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ اس سے پہلے کوئی کچھ کرتا صدیقی کے بندے نے احمد یار کو نشانہ بنایا۔

گولی کی آواز فضا میں دیر تک سنائی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

میجر شام آگے آگیا اور احمد یار کو لئے نیچے گرا۔

ارسلان نے اس کے سر کے درمیان فائر کر دیا کہ اسے دوسری سانس بھی نصیب نہ ہوئی۔

"شام' احمد! تم دونوں ٹھیک ہو؟" ارسلان اور باقی تینوں اہلکار بھاگتے ہوئے ان تک آئے۔

"ہاں ٹھیک ہیں۔ گولی بس چھو کر گزری ہے۔" میجر شام نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

احمد یار کو بچاتے بچاتے وہ آگے آگیا اور اس کی پسلی پر گولی لگ گئی۔ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس سے اٹھا نہیں گیا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھ لو بھٹی صاحب! تمہارے سالے کو بچا لیا۔" وہ درد میں مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور ماتھے پر پسینے کے قطرے نظر آ رہے تھے۔

"تم لوگ لاشوں کو ٹھکانے لگاؤ۔ فہیم ان دونوں کو ہسپتال پہنچانے میں تم میری مدد کرو۔

ہری اپ!" ارسلان کہتا ہوا میجر شام کی طرف آیا اور فہیم گاڑی لینے کے لیے بھاگا۔

"شام بھائی آپ ٹھیک ہیں؟" احمد یار نے اپنی نقاہت بھری آواز میں پوچھا۔ وہ اپنے محسن

کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ گولی چھو کر نہیں بلکہ پورے اندر تک گھسی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں احمد یار! یہ ارسل تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہے۔" گاڑی سے ٹیک لگائے وہ

درد ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ ارسلان اپنے تئیں ابتدائی طبّی امداد کر رہا تھا جو

کہ وہ ہمیشہ سے کرتا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

فہیم گاڑی لے آیا اور ارسلان نے جلدی سے اسے گاڑی میں بٹھایا اور خون روکنے کے لیے

پٹیاں کرنے لگا۔

جب تک ہاسپٹل آیا غازی بے ہوش ہو چکا تھا کیونکہ اس نے جسم پر اتنی گولیاں کھائیں

تھیں کہ اب وہ کسی اور کے خون کے عطیات پر زندگی گزار رہا تھا!

****

باب20

وہ کتنے ہیں معصوم، کتنے ہیں ظالم

نصیر آپ کیا جانیں، ہم جانتے ہیں

"مائعزم آپی بہت اچھی ہیں۔" وفا نے چائے بناتے ہوئے ساتھ کھڑے شاہزیب سے

کہا۔

"ہاں میں بھی بہت اچھا ہوں۔" اس نے وفا کی توجہ اپنی طرف کروانی چاہی۔

www.novelsclubb.com

"وہ تو میں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔" وفا نے طنزاً کہا۔

"کیا جانتی ہو؟"

"یہی کہ تم کتنے اچھے ہو۔ یقیناً مجھے یاد نہیں کروانا چاہیے۔" وفا نے شرارت سے اسے باور کروایا۔

"یہ کشمیر ہے وفا! مجھے آپ کر کے مخاطب کیا کرو۔ یہاں کی کچھ اخلاقیات ہیں جس سے ہم دونوں نابلد ہیں۔ ایویں دادی نے میرے کان کھینچ لینے ہیں۔"

"میں تو یہاں کی اخلاقیات سے نابلد نہیں ہوں۔ مائعزم آپی کے ساتھ بیٹھ کر دادی سے سب سیکھ رہی ہوں۔" وفا نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا سیکھ رہی ہو؟"

"یہی کہ شوہر کو کیسے قابو کیا جاتا ہے۔"

"کیسے کیا جاتا ہے؟"

"مسٹر ایس پی آپ کو بتا دیا تو آپ کو قابو کیسے کروں گی؟" شاہزیب مدہم سا مسکرایا۔

"ویسے بھی مائعزم آپی بہت اچھی ہیں۔ وہ مجھے سب سمجھاتی ہیں کہ مجھے اس گھر میں کیسے رہنا ہے۔ مطلب وہ مجھے یہ نہیں کہتیں کہ ایسے رہو لیکن وہ اتنے پیار سے بولتیں ہیں کہ لگتا ہے منت کر رہی ہیں اور بندے کو ان کی بات ماننی چاہیے۔ پتہ ہے مجھے لگتا ہے وہ میری سگی بہن ہیں کیونکہ وہ ہر رات کو مجھ سے میرے بارے میں پوچھتی ہیں۔ میرے ساتھ دکھ سکھ شئیر کرتی ہیں۔ وہ بہت اچھی ہیں۔ غازی بھائی بہت لکی ہیں انھیں اتنی معصوم بیوی ملی۔" شاہزیب نے تاسف سے اسے دیکھا کہ جب بھی وہ اس سے بات کرنے آتا اس کے پاس غازی اور مائعزم کے بارے میں بات کرنے کی لمبی لسٹ ہوتی۔

"مجھے بھی معصوم بیوی ملی ہے، بس فرق یہ ہے کہ میری بیوی جلد باز ہے اور بولتی بہت ہے۔" شاہزیب نے اس کے قریب آکر چولہا بند کیا۔

"چائے پک چکی ہے۔" وہ مسکرایا۔

وفا نے گڑبڑا کر سٹوو کی طرف دیکھا جہاں چائے پک کر کالی ہو گئی تھی۔ خیر زیادہ دیر پکائی گئی چائے کا زیادہ مزہ آتا ہے!

"پیچھے کھڑے ہو، میں ڈال رہی ہوں چائے!" وفا نے کپ شیلف پر آگے کو کئے اور خفگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کاٹتا نہیں ہوں جو..."

"آئی ایم سوری! میں صرف چائے بنانے آئی تھی۔" مائعزم نے کچن کا دروازہ کھٹکھٹا کر دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور صفائی پیش کی۔ وہ کورال رنگ کی قمیض شلوار پر شال اوڑھے ہوئے تھی۔ نظر کی عینک کی وجہ سے وہ بہت باوقار اور بڑی بڑی لگ رہی تھی۔

وہ دونوں بیک وقت شرمندہ ہوئے۔ شاہزیب فریج کھول کر کھڑا ہو گیا۔

"افف کیا عزت رہ گئی ہو گی بھابھی کے سامنے؟"

"وہ مائعزم آپی! میں چائے ہی بنا رہی تھی۔" وفا نے دل میں شاہزیب کو کوستے ہوئے مائعزم سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن وہ تم خود کے لیے اور زیبی بھائی کے لیے بنا رہی ہو۔ میں خود بنا لیتی ہوں۔" وہ ابھی سو کر اٹھی تھی اور دل عجیب سا ہو رہا تھا تو کچن میں چلی آئی۔ شاید وہ غازی کو مس کر رہی تھی۔ صرف مس نہیں بہت زیادہ مس!

"میں بنا دیتی ہوں۔" وفا نے کہا۔

"پھر ایسا کرو یہ مجھے دے دو تم دونوں مل کر اور بنا لو!" مائعزم نے ایک کپ میں چائے انڈیلی اور اسے اٹھا کر اوپر والا کیبن کھول کر ٹفن نکالا اور ایک چمچ ستو چائے میں ڈال کر اسے ہلایا۔ سارے میں خاموشی چھا گئی۔

"تم دونوں کی انٹری کتنی ڈرامیٹک ہے۔ میں ابھی بھی یقین نہیں کر سکتی کہ ایک ماہ پہلے تک میں تم لوگوں کو جانتی بھی نہیں تھی اور اب تم لوگ فیملی بن گئے ہو۔ ہاؤ اسٹرینج!" اندر کا شور بہت زیادہ ہوتا جا رہا تھا اس لیے وہ کئی مرتبہ کہی ہوئی بات کو پھر سے دہرا گئی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ اپنا کپ اٹھاتے ہوئے باہر جا رہی تھی۔

"آپی! مجھے آپ سے ایک کام تھا۔" وفا نے مائعزم سے فوراً کہا کیونکہ اب وہ شاہزیب کے ساتھ ادھر نہیں رک سکتی تھی۔ مائعزم نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"ہمم بولو!" وہ اس وقت کسی اور کی سوچوں میں غلطاں تھی۔

"شاہزیب! آپ یہ چائے پیئیں، میں آتی ہوں۔" اس نے جلدی سے دوسرا کپ شاہزیب کو پکڑایا اور مائعزم کو لئے باہر آگئی۔

"سب ٹھیک ہے وفا؟ کیا بات ہے۔" مائعزم نے وفا کے ساتھ باہر چلتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس شاہزیب تنگ کر رہے تھے تو آپ کے ساتھ آگئی۔" وفا نے سیدھے سے وجہ بتادی تو مائعزم مسکرائی۔

"اوہ! میں سمجھی نا جانے کیا ہو گیا۔" وہ لاؤنج کے آخری سرے پر موجود اپنی ماں کے کمرے کی طرف گئی۔

www.novelsclubb.com

"چلو صبح ملاقات ہوتی ہے۔"اس نے مسکرا کر کہااور اندر چلی گئی۔وہ کئی دنوں سے بشریٰ کے پاس ہی سوتی تھی۔اپنے کمرے میں عجیب خالی پن کا احساس ہوتا تھا۔

وفا اپنے کمرے کی طرف جانے لگی تو کچن کے دروازے کے ساتھ شاہزیب کو ٹیک لگا کر کھڑے پایا۔اس کے سنجیدہ تیور دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔

"ہمم!تو میں تمہیں تنگ کر رہا تھا؟"وہ سرد تاثرات سے پوچھ رہا تھا۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"وہ اپنی صفائی میں کچھ نہ بول پائی تو شاہزیب نکا قہقہہ بلند ہوا۔

"کیا کر رہے ہو تم؟یہ کشمیر ہے اور سب سو رہے ہیں شاہزیب۔"وہ دبی دبی چلائی۔اکیلے

www.novelsclubb.com

میں وہ وفا کے لیے تم ہی ہوتا تھا۔

"تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے وفا! میں رخصتی سے پہلے کچھ نہیں کروں گا۔" وہ ہنس کر کہتا ہوا، اسے گنگ چھوڑتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا اور وہ اس کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔ مطلب وہ کیا بات کہہ رہی تھی اور وہ کیا سمجھ رہا تھا؟ یا اللہ!

کمرے میں آنے کے بعد مائعزم نے غازی کو فون کیا لیکن غازی کے بجائے کسی اور نے کال اٹھائی۔

"السلام علیکم! غازی کیسے ہیں آپ؟" وہ بہت پریشان تھی اسی لیے جلدی سے بولی کیونکہ غازی کا نمبر اکثر بند یا مصروف ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام بھابھی! میں ارسلان بات کر رہا ہوں۔ غازی کا دوست..."

"اوہ ارسلان بھائی آپ! غازی کہاں ہیں؟ میری ان سے بات کروادیں۔" وہ ارسلان کو جانتی تھی غازی کا واحد دوست! ہاسپٹل میں بھی وہ آتا رہتا تھا۔

"غازی باہر گیا ہوا ہے، کچھ دیر تک آتا ہے۔ وہ فون میرے گھر چھوڑ گیا ہے۔" ارسلان نے جھوٹ بولا کیونکہ غازی کی گولی نکالی جا رہی تھی اور وہ بے ہوش تھا۔

"اچھا جب آئیں تو پلیز میری بات کروا دیجیے گا۔"

"اگر کوئی کام ہے تو مجھے بتا دیں۔ جب غازی آئے گا تو اسے بتا دوں گا۔"

"نہیں کوئی خاص بات نہیں ہے بس ان کی خیریت دریافت کرنی تھی۔" وہ چائے پی کر رضائی میں گھس گئی۔

www.novelsclubb.com

"بس دعا کریں اس کے لئے چند دنوں تک وہ آپ کے سامنے موجود ہو گا۔"

"انشاءاللہ!" اختتامی کلمات کے بعد رابطہ منقطع ہو گیا تو وہ دوبارہ سے اداس ہو گئی۔ماں کے چہرے کو دیکھا جو گہری نیند میں ہونے وجہ سے پر سکون تھا لیکن آج کل ان کے چہرے پر کوئی رونق نہیں رہی تھی۔

"اللہ آپ کو صبر دیں امی!" سردار کی موت ابھی بھی مائعزم کے لیے کل کا واقعہ تھی جسے وہ تسلیم کر چکی تھی لیکن برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ سردار کوئی معمولی انسان تو نہیں تھے۔وہ اس کے والد تھے!اس کا سایہ تھے۔

"آپ بہت یاد آتے ہیں ابو!" ایک آسودہ سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

****

پت جھڑ میں بھی اکثر پھول کھل جاتے ہیں

جنہیں ملنا ہوتا ہے بچھڑ کر بھی مل جاتے ہیں

"غازی بہت بہادر ہیں دادی! ان کے ساتھ بہت برا ہوا۔" وہ اپنی دادی گود میں سر رکھے ہوئے غازی کی ساری کہانی دوبارہ سنتے ہوئے بولی کیونکہ ان دونوں وہ غازی کے ماضی کے بارے میں دادی سے جان رہی تھی۔ غازی کو گئے دو ہفتے ہو گئے تھے اور مائعزم کا اس سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔

دادی نے حلیمہ کے شراب پینے کے بارے میں چھپایا لیکن غازی اسے بتا چکا تھا اور اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا کہ کون انسان کیسا تھا؟ اور اس نے کیسی زندگی گزاری لیکن وہ حیران ضرور ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میرے بیٹے نے چھوٹی عمر سے ہی بہت غم دیکھے ہیں، مگر وہ ثابت قدم رہا اور اسے انعام کے طور پر تم ملی۔" دادی کے کہنے پر وہ جھنپ سی گئی۔

"میں انہیں نہیں... وہ مجھے انعام کے طور پر ملے ہیں دادی! اللہ نے مجھے رسوا نہیں ہونے دیا۔"

"ارے پگلی! کیسی باتیں کر رہی ہو؟ اللہ کیوں تمہیں رسوا کرے گا؟ بس اب اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا اور اسے خوش رکھنا۔" وہ ان سے میجر شام کے بارے میں بات نہیں کر سکتی تھی۔

"وہ رکھنے دیں تو نا؟" وہ صرف دل میں ہی سوچ سکی۔

"پچھلے دو ہفتوں سے وہ گھر پر تو ہیں نہیں جو میں ان کا خیال رکھ سکوں۔" اس نے پھر بھی شکایت کرنے والے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"بس میرے بچے نے کام ہی ایسا اپنایا ہوا ہے، تمہارے ابو اور چاچو کا بھی یہی حال تھا۔ انہیں بھی بہت مشکل سے چھٹی ملتی تھی۔" دادی کچھ سوچ کر مسکرائیں۔

"اور دادا؟" مائعزم شوخ ہوئی۔

"وہ تو گھر آتے جاتے رہتے تھے۔"

"دادی! ویسے آپ کتنی خوش قسمت ہیں، آپ کے شوہر اور دونوں بیٹے وطن کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ بے شک چاچو کو جلایا گیا لیکن کام تو وہ بھی ملک کے لئے کرتے تھے نا؟" مائعزم نے کہا۔ دادی اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے مسکرائیں۔

"بس اللہ کا کرم ہے بچے، اس نے صبر دیا ہوا ہے اور وہی سنبھالنے والا ہے۔"

"بے شک!" وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے ایک بات بتائیں۔ جب چاچو نے حلیمہ چچی سے شادی کی تو آپ کو برا نہیں لگا؟"

"نہیں! مجھے کیوں برا لگتا مائعزم؟ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور میں دو محبت کرنے والوں کے درمیان آنے کا گناہ اپنے سر نہیں لے سکتی تھی اور بعد میں حلیمہ ویسی ہی اچھی بہو ثابت ہوئی جیسی کہ بشریٰ ہے۔اب میں وفا کو دیکھتی ہوں تو حلیمہ کا عکس نظر آتا ہے۔یوں لگتا ہے جیسے چہرے کے سارے نقوش حلیمہ سے چرائے ہوں۔ساری عادات اپنی پھوپھو کی لیں ہوں۔حلیمہ کی طرح ہی بہت پیاری بچی ہے۔"

"اور مجھے امید ہے چاچو کی طرح زیبی بھائی بھی وفا کا خیال رکھیں گے اور اسے اس کا ماضی یاد نہیں کروائیں گے۔وہ مجھے ماہ جبین آپی اور منہا بھابھی کی طرح عزیز ہے۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے اپنے خون پر پورا بھروسا ہے مائعزم! ہمارے خاندان کے مرد اپنی عزت کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے جانتے ہیں۔چاہے وہ سلطان غازی اور اس کے دونوں بیٹے ہوں یا سلیمان احمد اور اس کا بیٹا ہو۔اس کا اندازہ تم غازی اور شاہزیب کی اعلیٰ ظرفی سے لگا لو کہ

اپنے ماں باپ کے قاتل کی بیٹی کو اپنے خاندان میں شامل کیا ہے۔" دادی اسے بتا رہی تھیں۔

"لیکن اس سب میں وفا کی غلطی نہیں تھی۔اسے تو خود اپنے باپ بھائی کے بارے میں نہیں پتہ تھا۔"

" بالکل میری جان! لیکن مرد ذات اس بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں اور اگر اس طرح شادی کر بھی لیں تو بیوی کو کبھی ان کا اصل مقام اور مرتبہ نہیں دیتے اور اسے ماضی کے طعنے دے دے کر ہی ختم کر لیتے ہیں۔ تم اور وفا بہت نصیبوں والی ہو کہ میرے غازی اور انعام کی بیویاں ہو۔اللہ کا شکر ادا کیا کرو اور میرے بچوں کا خیال رکھنا۔" دادی اسے پیار سے بتا رہی تھیں اور اس نے ایک مرتبہ پھر سے دل میں اللہ کا شکر بھی ادا کر لیا۔وہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہی رہنا چاہتی تھی کیونکہ وہ شکر گزار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

"وہ دونوں بھی قسمت والے ہیں، انھیں میں اور وفا جیسی بیوی ملی ہیں۔"

"بے شک تم لوگ ایک دوسرے کے لئے لیے بنے ہو۔ اللہ میرے بچوں کو نظر بد سے محفوظ رکھے اور تم لوگوں کی آنے والی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے۔" دادی نے دعا دی۔

"آمین!" مائعزم نے کہا۔

وہ واقعی خوش قسمت تھی یا اس کا امتحان لیا جانے لگا تھا؟ وقت خوب جانتا تھا! اسے احتشام غازی کی بیوی ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا اور اس کے لیے وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔

www.novelsclubb.com

****

وفا کی راہ پہ میری طرح کے شہیدوں کے بہت لاشے ملیں گے

کبھی جو آنا چاہو میری جانب جہاں چھوڑا وہیں بیٹھے ملیں گے

"اتنا کڑوا سوپ میں نے اپنی زندگی میں نہیں پیا ارسل! یہ تمہارے ہاتھ کے ذائقے کو کیا ہو گیا ہے؟" میجر شام سوپ پیتے ہوئے ارسلان کو باتیں بھی سنا رہا تھا۔ کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ارسلان کے ہاتھ کا کھانا بہت شوق سے کھاتا تھا لیکن ابھی وہ اسے تنگ کرنا اپنا حق سمجھ رہا تھا۔ سوپ اچھا تھا۔ وہ شوق سے پی بھی رہا تھا۔

"بہت بے مروت انسان ہے تو میجر! ایک تو منہ پھاڑ کر فرمائش کرتا ہے اور پھر ایک لفظ بھی تعریف کا نہیں بک سکتا۔" ارسلان فوراً برا مان گیا۔

www.novelsclubb.com

"میرا اتنا برا وقت بھی نہیں آیا کہ تمہاری تعریف میں قصیدے لکھوں۔ ٹشو پکڑاؤ!"

سوپ ختم کر کے اس نے ارسلان پر احسان کیا اور پیالہ ارسلان کی جانب بڑھایا۔

"اب اٹھ بھی جا! کب تک یوں مریضوں کی طرح پڑا رہے گا؟" ارسلان نے ٹشو کا ڈبہ اس کے سامنے کیا۔

"جب تک تم مجھے میرا فون نہیں دے دیتے۔" شام نے ڈیٹھائی کا مظاہرہ کیا۔

"تیرے فون کا پاسورڈ تو میں کسی نہ کسی طرح کھول ہی لوں گا پر اب واپس نہیں کروں گا۔" ارسلان کو کوئی اور صدمہ کھا رہا تھا۔

"میرا بچہ کتنا بھولا ہے؟ اتنے اہم نمبر اور میسجز میں فون میں لئے پھرتا ہوں نا جو فون کا پاسورڈ کھولنے کے لیے تم مرے جا رہے ہو۔ اور یہ تم پاسورڈ کھولنے کا ڈرامہ کم از کم میرے سامنے مت کرو۔ پچھلے ایک ماہ سے سائبر سیکورٹی والوں کے ساتھ ہو تم گدھے۔" میجر شام اس کی کیفیت کا بھرپور مزہ لیتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"شام یار! انسان بن جا... دیکھ میرا بھائی نہیں؟ تو کیوں میری خوشحال ازدواجی زندگی خراب کرنے پر تلا ہوا ہے؟ وہ تو بس کچی عمر کا پیار تھا اب تو ایسا کچھ نہیں ہے۔" ارسلان اب منت پر اتر آیا۔

"انسان کچی عمر کا پیار کبھی نہیں بھولتا میجر ارسلان بھٹی اور ازدواجی زندگی خراب ہونے کی تو تم بات ہی مت کرو۔ وہ پہلے ہی بہت خراب ہے۔ جب بھی گھر جاتے ہو تمہاری بیوی ناراض ہو کر میکے بیٹھی ہوتی ہے۔ مانا پیار بہت ہے لیکن اتنا بھی کیا شوہر کی پرواہ ہی نہیں؟ ہر مرتبہ چھٹی پر تم صرف اسے مناتے ہی رہ جاتے ہو۔" وہ ذرا سا سنجیدہ ہوا لیکن صرف چہرے سے!

www.novelsclubb.com

"یار فائقہ کے معاملے میں غلطی میری ہے۔ میں ہی ہر بار لیٹ ہو جاتا ہوں لیکن تو یہ میسج ڈیلیٹ کر۔" وہ واپس اصل مدعے کی طرف آیا۔

"جو چیز میرے موبائل میں موجود ہی نہیں ہے وہ میں کیسے ڈیلیٹ کروں ارسل؟" وہ اب کے معصومیت سے بولا۔

"ایک نمبر کا کمینہ، دھوکے باز اور خبیث انسان ہے تو شام!" وہ غصہ ہوا۔

"ارسل کیا تم مجھے گالیاں دے کر جنت حاصل کرنے جا رہے ہو؟ اور اگلے مہینے کی پندرہ کو ولیمہ ہے۔ فیملی سمیت تشریف لانا ورنہ میرے پاس موجود ثبوتوں کو میں گواہ سمیت گھر بھیج دوں گا۔ پھر صفائی دیتے رہنا اور کوشش کرنا اپنی ازدواجی زندگی کو بچانے کی!" وہ اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کس کا، کیا ہے؟" ارسلان حیرت سے چلایا۔ وہ رکا اور گردن موڑ کر تاسف سے اسے دیکھا۔

"میرا ولیمہ ہے اگلے مہینے کی پندرہ کو۔" اس نے صاف اردو میں دوبارہ بتایا۔

"مجھے یقین دلا۔"

"ارسل، تم بہت بکواس کرتے ہو۔"

"ایک مرتبہ پھر بتاؤ کس کا ولیمہ ہے؟"

"مائیکل جیکسن کا ولیمہ ہے اگلے ماہ کی پندرہ کو! چلے جانا پہلی فرصت میں اسی کے پاس۔"

وہ تڑخ کر جواب دے کر واش روم میں بند ہوا کیونکہ اسے ارسلان کی اوور ایکٹنگ ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔

"میجر اس بات پر بندہ یقین بھی کر سکتا ہے۔ تجھ جیسے ان رومینٹک بندے کا ولیمہ مجھ سے تو ہضم نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"ارسلان تم دفع ہو رہے ہو یا میں باہر آؤں؟" وہ واش روم کے اندر سے دھاڑا۔

کچھ دیر بعد ارسلان دوبارہ کمرے میں آیا تو وہ زخم کی ڈریسنگ چینج کر رہا تھا۔

"بندہ دروازہ ناک کر لیتا ہے ڈفر!" شام نے غصے سے کہا۔

"یہ تمہیں میرے سامنے شرٹ لیس ہونے پر کب سے شرم آنے لگی؟" ارسلان حیران ہوا۔

"فضول مت بولو، میری مدد کرو۔" ارسلان آگے آیا اور اس کی پسلی پر مسکراتے ہوئے خود پٹی کرنے لگا۔

"تم اتنا جو مسکرا رہے ہو... کیا بکواس ہے جو چھپا رہے ہو؟" شام نے شکی نگاہوں سے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ میجر کیا بتاؤں؟"

"میرے کام کی بات!"

"اچھا باقی باتیں چھوڑو اپنی خیر مناؤ۔"

"کیوں؟"

"میں تمہاری مظفر آباد کی سیٹ بک کروالیتا ہوں۔"

"وہ کیوں، مظفر آباد میں سب ٹھیک ہے؟" وہ یکدم پریشان ہوا۔

"اوہ میجر! وہ جو ایک پہیلی ہے۔ اصل میں تمہاری بیوی ہے۔" ارسلان مسکرا کر کہتا اس کا

موبائل بیڈ پر پھینک چکا تھا۔ وہ مزید پریشان نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زخم پر ڈریسنگ مکمل ہو چکی تو وہ کھڑا ہو کر شرٹ پہننے لگا۔ ارسلان نے پھر اس کی مدد کی۔

"تم سیدھے سیدھے بتاؤ ارسل کیا ہوا ہے؟" اس نے فون کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

"کسی بندے کا پارہ انداز اً تم بتاؤ ایک سو بیس مس کالز کے بعد کتنا ہائی ہو سکتا ہے؟" وہ بڑے معصوم انداز میں دونوں ہاتھ' بازوؤں کے گرد باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ایک سو بیس مس کالز؟ کس نے... کیا مائعزم؟" وہ فوراً فون کی طرف لپکا۔

"اب دیکھتے ہیں کون ہے جوڑوں کا غلام؟" ارسلان کہتا ایک آنکھ دبا کر باہر کی طرف بھاگا اور غازی تو بس اتنے دنوں کی مائعزم کی مس کالز دیکھ رہا تھا جس کو ہر بار یقیناً فون بند ہونے کی ہی اطلاع ملی ہو گی اور اس کا ریکشن کیا ہو گا؟ غازی کو سوچ کر ہی جھرجھری آ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ شرٹ پر اوور کوٹ پہن کر باہر آیا۔اس کا ارادہ ارسلان کو قتل کرنے کا تھا لیکن اس کے بجائے احمد یار لاؤنج میں بیٹھا ہوا دیکھا تو مسکرایا۔ایسے کبھی اس لاؤنج میں سردار بیٹھے مسکرا رہے ہوتے تھے۔

"اسلام علیکم احتشام بھائی !اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟"احمد یار تعظیماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ٹھیک ہوں احمد، بیٹھو! یہ ارسل کدھر گیا؟"وہ نارمل سے انداز میں آگے پیچھے دیکھتا اس سے پوچھ رہا تھا۔

"وہ ارسلان کہہ رہا تھا مارکیٹ سے کچھ سامان لینا ہے۔رات تک آجائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا تم سناؤ۔"وہ احمد یار کے ساتھ باتوں میں لگ گیا اور ایک مرتبہ پھر مائعزم کو کال کرنے کے بارے میں بھول گیا۔

چند دنوں سے وہ اسی طرح سب کی "اور سناؤ" سن رہا تھا اور اسی اور سناؤ میں اسے ارسلان کے ماضی کا ایک قصہ مل گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ ارسلان آ گیا۔ان دونوں کو باتوں باتوں میں وقت کا احساس ہی نہ ہوا کہ کب دوپہر سے رات ہو گئی۔

"شام ابھی تک تو ادھر ہی ہے؟ میں سمجھا تو مظفر آباد پہنچ چکا ہو گا۔" اس نے انجان بن کر ہنستے ہوئے پوچھا۔

"مظفر آباد کیوں؟" احمد یار نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یار بھائی کا ولیمہ ہے، اسی کی تیاری کرنی ہے۔"

"صاحب کا اپنا ولیمہ بھی ہے بس بتاتے ہوئے شرما رہے ہیں، کوئی بات نہیں۔" ارسلان نے کہا۔ وہ اب سارے بدلے چکانے کے موڈ میں لگ رہا تھا۔

"ارسل تم بکواس بند کرو گے؟" میجر شام کو لگ رہا تھا کہ ارسلان آج کچھ زیادہ ہی شوخا ہو رہا ہے۔

"کھانا تو یقیناً تم دونوں حرام خوروں میں سے کسی نے نہیں بنایا ہو گا۔" ارسلان نے صاف ستھرے کچن میں نظر ڈالی تو دونوں "حرام خوروں" نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"ہمیں لگا کہ تم باہر سے لے کر آؤ گے۔"

www.novelsclubb.com

"تجھے ہمیشہ غلط لگتا ہے احمد یار اور نکلو یار گھر جا کر کھانا کھانا۔ آتے ہو تو جانے کا نام ہی نہیں لیتے۔" ارسلان نے منہ بسورتے ہوئے احمد یار کو نکالنے والے انداز میں کہا۔

"گھر آئے مہمان کے ساتھ ایسے نہیں کرتے ارسل' اسے کھلا پلا کر عزت سے رخصت ہیں۔" میجر شام نے کافی سنجیدگی سے کہا۔

"جتنا یہ چھوٹا سا گھر میرا ہے اتنا آپ کا بھی ہے جناب! تشریف لائیں کچن میں مہمان کے لیے کچھ بنائیں۔" وہ واقعی خفا ہو گیا تھا۔ مطلب بندہ تھکا ہارا باہر سے آئے اور گھر میں کھانا تک نہیں بنایا؟ حد ہے!

"میں تو یہاں بیٹھا بھی مشکل سے ہوں۔ کجا کے کچن کی گرمی میں کھڑے ہو کر تم دونوں کے لیے کھانا بنانا۔" شام نے فوراً بہانہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ جو مائعزم کے ٹھیک ہونے کے بعد تم چھوٹی چھوٹی چوٹوں پر لمبے لمبے ریسٹ کرنے لگے ہو ناں مجھ سے پٹو گے۔ پہلے جناب تین مرتبہ گردن پر گولیاں کھانے پر بھی ہٹے کٹے ہوتے تھے اور اب ایک گولی پر ہی بیڈ ریسٹ ہو رہا ہے۔ اللہ کرے مائعزم کو کچھ نہ بنانا آتا

ہو پھر تجھے میری قدر آئے گی سالے!"ارسلان غصے سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ بھوک تو اسے بھی لگی تھی۔ پیچھے میجر شام اور احمد یار کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔

"ارسلان! تمہیں شیف ہونا چاہیے۔"

"سب سے پہلے تمہارے لئے ہی ان مبارک ہاتھوں سے زہر بناؤں گا۔"اس نے کچن سے ہی شام کو جواب دیا۔

****

عرضِ نیاز عشق کے قابل نہیں رہا

www.novelsclubb.com

جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

"پتہ نہیں شاہزیب بھائی! آپ کے بھائی کے ایسے کون سے کام ہیں جو فون بند کر کے ہوتے ہیں؟ بندہ اپنی خیریت تو بتا دیتا ہے لیکن نہیں صاحب کو گئے ہوئے مہینہ ہونے کو آیا ہے اور ایک فون تک نہیں کیا۔" وہ غازی کو بارہا کالز کر کے غصے میں جلی بھنی ہوئی تھی تب ہی اندر سے آتے شاہزیب کو دیکھ کر اسے سنانا شروع ہو گئی۔

"فکر کیوں کر رہی ہو مائعزم؟ بھائی کا فون خراب ہو گیا ہو گا۔" شاہزیب ہے صفائی پیش کی۔

"چلو مان لیا فون خراب ہو گیا ہے لیکن آپ کے بھائی کے پاس ایک سے زیادہ فون اور سمیں ہیں اور میرا نمبر انہیں زبانی یاد ہے پھر بھی کال نہیں کی اور اوپر سے میرے میسجز کا جواب بھی نہیں دے رہے۔" وہ آج کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"میں ٹرائے کرتا ہوں شاید کال پک کر لیں۔" اس نے مسکرا کر کہا اور اپنا فون نکالا۔

"اتنے دنوں سے میں کال پہ کال کئے جا رہی ہوں۔ نہیں اٹھا رہے، آپ کی کیا خاک اٹھائیں گے؟ میجر صاحب مرضی کے مالک ہیں۔ آپ اپنا دماغ نہ کھپائیں۔"

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں جب وہ فری ہوں گے آپ کو ضرور کال کریں گے۔ آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں؟"

"شادی میں صرف پندرہ دن رہتے ہیں اور دولہا صاحب گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہیں۔"

"گائے کے سر پر سینگ نہیں تھے؟" وہ اسے تنگ کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم تو میرے منہ نہ لگو۔ یہ جگت بازی جا کر وفا کے ساتھ کیا کرو۔" وہ بہت آسانی سے اسے آپ سے تم کا درجہ دے چکی تھی کیونکہ جب سے وہ آیا تھا اسے اور وفا کو تنگ ہی کر

رہا تھا اور مائعزم کو اندازہ ہوا تھا کہ ایس پی شاہزیب کا سینس آف ہیومر کافی اچھا ہے لیکن وہ اسے خود پر آزمانے نہیں دے سکتی تھی۔

"وہ کہتی ہے میرا سر نہ کھاؤ۔"

"ٹھیک کہتی ہے۔"

"پھر آجا کر آپ ہی میری طرح فارغ بچتی ہیں جس کو غازی بھائی کو کالز کرنے کے سوا کوئی کام نہیں۔"

"آپ نے بے شرمی میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے؟" وہ تاسف سے کہتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"غازی بھائی آج آجائیں گے۔" شاہزیب نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"کیاواقعی؟"وہ اپنی خوشی چھپانا چاہتی تھی لیکن چہرے پر واضح ہو گئی۔

"I was just kidding(میں صرف مذاق کر رہا تھا۔)"اس نے دانت دیکھائے تو مائعزم کا چہرہ بجھ گیا۔

"اللہ تمھیں ہدایت دے۔"وہ خفگی سے کہتی واپس مڑی۔

"آپ دعا کرتی رہا کریں۔"

"تمہارے لئے دعا ہی کی جاسکتی ہے۔"

"میں آپ سے بڑا ہوں تمیز سے پیش آیا کریں۔"وہ پھر بھی باز نہیں آیا اور مصنوعی سنجیدگی سے کہنے لگا۔وہ رکی اور غور سے اسے دیکھا کہ کس سے تمیز سے پیش آنے کو کہہ رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

"میں تمہاری بھابھی ہوں سو عزت سے پیش آیا کرو۔" وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔

وفا کال سننے باہر آئی تھی ادھر کھڑی ہو کر ان دونوں کی باتوں سے محظوظ ہونے لگی۔

"میں تو عزت کرتا ہوں لیکن عمر میں آپ چھوٹی ہیں سو آپ میری عزت کیا کریں۔"

"تم اپنی حرکتوں کی وجہ سے میری نظر میں عزت کا مقام کھو رہے ہو۔" وہ غازی کے برعکس کافی شوخ اور چنچل مزاج سا تھا۔ غازی تو سنجیدہ ہی اچھا لگتا تھا۔

"دیکھو مائعزم! چھوٹی کزن پلس بڑی بھابھی۔ آپ اور وفا ایک ہی ایج کی ہو... سو وہ مجھے آپ کہتی ہے تو آپ پر بھی فرض ہے مجھے تم کے بجائے آپ کہیں۔" وہ ایک ہی جملے میں اسے عزت اور اصل رشتہ بتا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ... تم کیسے برداشت کر لیتی ہو اسے وفا؟" اب مائعزم وفا کی طرف مڑی۔

"کوئی بات نہیں مائعزم آپی! آپ کو بھی عادت ہو جائے گی۔ کبھی کبھی یہ ایسے ہی شوخے ہو جاتے ہیں۔" وفا نے ہنسی دبا کر مائعزم کا حوصلہ بڑھایا۔

"شوخے ہونے سے کیا مراد ہے؟ میں ایسا ہی ہوں۔" اب کہ شاہزیب وفا سے بولا اور وہ دونوں آپس میں شروع ہو گئے۔ اس لئے مائعزم نے وہاں سے چلے جانا ہی بہتر سمجھا۔

مائعزم کے اندر جاتے ہی شاہزیب سنجیدہ ہوا اور وفا کو کچھ بتایا اور وہ دونوں ہی فوراً پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔

****

www.novelsclubb.com

نہ من بیھودہ گرد کوچہ و بازار می گردم

مذاقِ عاشقی دارم پئے دیدار می گردم

(میں بے وجہ گلی بازاروں میں نہیں پھر رہا

مزاجِ عشق رکھتا ہوں اپنے محبوب کے دیدار کے لیے گھوم رہا ہوں)

آج انیتس فروری تھی اور مائعزم کی سالگرہ تھی۔چار سال بعد اس کی سالگرہ آتی تھی اس لئے وہ بہت جوش و خروش سے مناتی تھی لیکن سردار کی وفات کی وجہ سے اس نے کسی کو بھی یاد نہ کروایا لیکن جنہیں یاد رکھنا ہو وہ تو یاد رکھتے ہیں اور باقی سب کے نزدیک سردار کو گئے ایک سال ہو گیا تھا۔مائعزم کو قبول کرنے میں دیر ہی لگنی تھی۔

بارہ بجے کے وقت وہ بالکونی میں کھڑی تھی اور دل کی کیفیت اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ چوبیس سال کی ہو چکی تھی لیکن ابو کے جانے کی وجہ سے اس کی زندگی میں ایک خلا آ گیا تھا جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا تھا۔بے شک والدین کی جگہ دنیا کا کوئی انسان بھی نہیں لے سکتا۔کوئی بھی دوسرا، تیسرا رشتہ والدین کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔

غازی بھی آگیا تھا اور مائعزم خفا تھی۔ وہ واپس آیا تو جیسے بہار آگئی لیکن مائعزم نے ذرا بھی خوشی کا اظہار نہ کیا البتہ دل تو بلیوں اچھل رہا تھا لیکن ناراضگی دکھانا فرض تھا۔ یہ دو ہفتے اس نے صرف اللہ سے غازی کی زندگی کی سلامتی مانگی تھی۔ مائعزم کو یقین تھا کہ اللہ اس سے بہت محبت کرتا ہے اس لیے وہ ہمیشہ سے مائعزم کے کام خود سنوار دیتا ہے۔

"آئی ایم سوری مائعزم! دیکھو میں کان بھی پکڑ رہا ہوں۔ سیریسلی مجھے اپنے کام کے دوران فون کا ہوش نہیں رہتا ورنہ میں تمہاری کالز کبھی بھی اگنور نہ کرتا۔ مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ تم مجھے مس کر سکتی ہو۔" وہ زندگی میں پہلی مرتبہ کسی عورت کو منا رہا تھا اور اس عورت کی ناراضگی اس کے لیے بہت معنی رکھتی تھی۔ وہ اسے ناراض نہیں رکھ سکتا تھا۔

اسے کوئی خاص تجربہ تو نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی طرف سے معافی مانگ رہا تھا۔ مائعزم ہنوز انجان اور سنجیدہ سی کھڑی تھی۔

"مائعزم تم میری طرف دیکھو تو سہی۔"اس نے مائعزم کا رخ اپنی طرف کیا۔اسی جگہ پر وہ اسے کئی دن پہلے چھوڑ کر گیا تھا اور واپسی پر شدید ناراضگی اس کی منتظر تھی۔

"یہ آپ کا حسنِ سلوک ہے غازی؟ادھر میں پریشان ہوں کہ ناجانے آپ کو کیا کام ہے؟ آپ رابطہ کیوں نہیں کر رہے اور آپ کہہ رہے ہیں دوست کی شادی پر گئے ہوئے تھے؟ واٹ آر بش؟"وہ غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی جب غازی نے احمد یار کے کیس کے بجائے اسے اپنے دوست کی شادی کا کہہ دیا۔

"اچھا اب غصہ تھوک دو نا! تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔"غازی نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اپنی سالگرہ بہت اچھے سے یاد ہے سو کوئی سرپرائز دینے کا مت سوچیں اور نہ ہی میں آپ کی کسی بات کو مانوں گی۔"اس نے پھر سے رخ پھیر لیا۔

"ارے نہیں یار! میں تو یہ بتانے لگا تھا کہ میں ایک عام شہری بن گیا ہوں۔ تمہارے لیے سیکرٹ سروس چھوڑ دی ہے۔" غازی نے مزید ایک جھوٹ بول کر اسے ریلیکس کرنا چاہا۔

"آپ نے کہا اور میں نے مان لیا۔ بے وقوف نظر آتی ہوں؟"

"دیکھو مائعزم! میں نے جن لوگوں سے بدلہ لینے کے لیے خفیہ سروس کو جوائن کیا تھا، اب اپنا بدلہ لے چکا ہوں۔ فیصل لغاری کو قانونی طریقے سے سزا دلوانے والا ہوں اور امید ہے عدالت اسے پھانسی کا حکم سنا دے۔" غازی کی آخری بات درست تھی۔ فیصل لغاری اب اپنی زندگی سے اتنا تنگ آ چکا تھا کہ خود ہی سارے گناہ قبول کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ملک میں جہاں عدالتی نظام کو خراب کہا جاتا ہے، ججز کو بلیک میل کر کے فیصلے تبدیل کروائے جاتے ہیں اور جہاں کورٹ کے بینچز کے پیچھے سے کرپشن کی جاتی ہے وہیں کچھ

لوگ ایسے بھی ہیں جو صرف اللہ کو جان دینے والے ہیں۔اللہ پر بھروسہ کر کے نیک نیتی اور انصاف پسندی سے فیصلے سنانے والے ہیں اور جو آخرت سے ڈرتے ہیں،اپنا ایمان نہیں بیچتے! وہ سچ کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔امیر غریب کو ایک ہی قانون کے نیچے سمجھتے ہیں اور غازی کے کئی ایسے ججوں سے تعلقات تھے جو ملک میں انصاف کا علم بلند رکھنا چاہتے تھے۔

"آپ آرمی کے لیے سیکرٹ سروس کرتے ہیں اور مجھے پتہ ہے آپ کبھی اسے نہیں چھوڑیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن میں چھوڑ چکا ہوں اور اب شاید ملک سے باہر چلا جاؤں۔" وہ جو اسے بتانا چاہ رہا تھا نہیں بتا پا رہا تھا کہ پہلے وہ آرمی کی سیکرٹ ایجنسی کے ساتھ کام نہیں کر رہا تھا۔وہ

گورنمنٹ کی ایجنسی کے ساتھ آرمی کے میجر کے طور پر کام کرتا تھا اور اب وہ آرمی کے

جاسوس بننے جا رہا تھا اور پہلا مشن ہی اسے دشمنوں کی صفوں میں گھسنے کا دیا گیا تھا!

"آج تمہاری سالگرہ کے لیے سب بہت خوش ہیں، چلو نیچے چلتے ہیں۔" غازی نے مسکرا

کر بات بدلی۔

"آپ نے آرمی کو نہیں چھوڑا نا؟"

"سیکرٹ سروس کو چھوڑ دیا ہے، یہی بڑی بات ہے۔ تم چاہو تو ارسلان سے کنفرم کر سکتی

ہو۔ میں تمہاری اس سے بات کروا دیتا ہوں کیونکہ وہ بھی وہیں ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کون ارسلان؟"

"وہی میجر ارسلان بھٹی جس کی مجھے مسلسل کالز آرہی ہیں اور تم میرا فون واپس نہیں دے رہیں۔" غازی نے اسے شرمندہ کرنا چاہا کیونکہ ارسلان مسلسل کالز کر رہا تھا اور مائعزم نے غازی کا فون چیک کرنے کے بعد اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔

"اچھا وہ ارسلان بھائی؟" مائعزم کو بروقت یاد آیا۔

"میں ان کی بات کیسے مان لوں؟ وہ بھی تو آپ کے دوست ہیں۔" اس نے اپنا شک بتایا۔

"جو بھی کہو لیکن بندہ سچا ہے۔" غازی نے ارسلان کے بارے میں کہا اور اگر ارسلان سن لیتا تو صدمے سے ہی مر جاتا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں جانتی ہوں، جتنے سچے آپ ہیں اتنے ہی سچے آپ کے دوست ہوں گے۔"

"اچھا ابھی تو چلو سب نیچے بیٹھ کر انتظار کر رہے ہیں کہ میجر صاحب اپنی منکوحہ کو منا کر لائیں گے تو وہ سب دیکھیں گے۔"

"کیوں آج میرے سینگ نکلے ہوئے ہیں جو سب مجھے دیکھنے کے لیے ویٹ کر رہے ہیں؟ روز ہی تو دیکھتے ہیں۔"اس نے حیرت سے پوچھا۔

"سینگ تو نہیں نکلے ہوئے لیکن کچھ تبدیلی ضرور نظر آ رہی ہے۔"غازی نے نظر بھر کر اس کے بالوں کو دیکھا جو کھلے ہوئے تھے اور مائعزم نے آج انھیں ویسے ہی کھلا چھوڑ دیا تھا۔غازی کو خفگی سے دیکھ کر وہ بالکونی سے ہٹ کر اندر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ ہمیشہ دوپٹے میں ہی ہوتی تھی اور غازی نے آج پہلی مرتبہ اسے دوپٹے کے بغیر دیکھا تھا جو کہ ایک حسین منظر تھا۔

"یہ مت سمجھئے گا کہ میں آپ سے راضی ہو گئی ہوں یا معاف کر دیا ہے۔ بس اپنے گھر والوں کو دکھانے کے لئے آپ سے بات کر رہی ہوں اور مجھ سے زیادہ فری ہونے کی کوشش مت کریئے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا' ویسے بھی میں آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ آپ سب سے..." ابھی وہ کچھ اور بھی کہنے لگی تھی غازی نے آگے بڑھ کر اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروایا۔

"اب بس بھی کرو مائعزم! میں اچھا انسان تمہارا شوہر ہوں اور تمہیں میں تمام خامیوں سمیت دل و جان سے قبول ہوں' میں جانتا ہوں۔ اسی لیے اب خاموشی سے میرے ساتھ نیچے چلو۔" غازی نے اس کا ہاتھ تھاما اور ساتھ لے کر کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر اندھیرا تھا اور مائعزم کا دل آج کے دن سے اچاٹ ہو گیا۔

"اندھیرا تو ایسے کیا ہوا ہے جیسے میں ان فضول حرکات سے لطف اندوز ہوتی ہوں۔"

حالانکہ بیس سال کی عمر تک وہ ان فضول حرکات سے ہی لطف اندوز ہوتی تھی کیونکہ اس کا

ماننا تھا خوشی منانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔

"لڑکی خاموش ہو جاؤ! تم بہت بولنے لگی ہو۔"

"منہ میں زبان پیدائشی ہے' میں ایسے ہی بولتی ہوں۔اور اب لڑکی بول کر مجھے ہی

شرمندہ مت کریں۔اس نظر کی عینک میں تو میں اچھی بھلی عورت لگتی ہوں۔"

"مجھے نہیں لگتی! بلکہ مزید پڑھا کو اور استانی ٹائپ لگتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"استانی؟...غازی میں ٹیچر تھی نا...میں نے دوبارہ کوئی ٹویشن سینٹر یا سکول جوائن نہیں

کیا۔کیا میں جاب کر سکتی ہوں؟"

"ضرور کرو! میں تو بے روزگار ہو چکا ہوں۔"

"لیکن میں نہیں کر سکوں گی۔" وہ افسردہ ہوئی۔

"کیوں؟"

"اگر کوئی شاہ ویز جیسا انسان دوبارہ آ گیا تو؟"

"جب تک اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہیں کچھ نہیں ہو گا اور میں ہوں نا شاہ ویز جیسے انسانوں سے نپٹنے کے لیے! تم جو کرنا چاہتی ہو شوق سے کرو، میری طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ سیکیورٹی کی ٹینشن مت لینا۔ مجھ پر یقین رکھو۔" وہ جانتا تھا کہ

www.novelsclubb.com

اغواء ہونے کے بعد سے وہ خود کو گھر میں بھی غیر محفوظ سمجھتی تھی لیکن اس کے ہوتے ہوئے مائعزم کا ڈر نا اسے عجیب سا لگا۔ وہ مائعزم کا ڈر ختم کرنا چاہتا تھا۔

"اچھا اب لائٹس تو آن کریں۔" وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ غازی نے کیا تیاری کی ہے؟

لائٹس جلادی گئیں اور مائعزم کی آنکھیں واہوتی گئیں۔لاؤنج کا حلیہ ہی بدلا ہوا تھا۔

صوفوں پر، دیواروں پر، اوپر نیچے ہر جگہ غبارے رکھے ہوئے تھے اور سینٹرل ٹیبل پر کیک

کے ساتھ ساتھ گفٹس بھی رکھے گئے تھے۔اس نے حیرانی سے غازی کو دیکھا۔

"غازی یہ سب..." غازی پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"کیسا لگا؟" وہ جواب میں تعریف سننا چاہتا تھا لیکن اب اس کے ایسے اچھے نصیب بھی

نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ سب کیا ہے غازی؟ میں بچی تھوڑی ہوں جوان سب چیزوں سے خوش ہو جاؤں گی،

آپ نے فضول میں اتنا وقت ضائع کیا اور باقی سب کہاں ہیں؟" وہ ٹیبل پر پڑے گفٹس کو

الٹ پلٹ کرنے لگی۔

"بے مروتی کی بھی انتہا ہوتی ہے مائعزم! ہم سب نے اتنی محبت سے یہ سجایا اور تم ہو کہ میں بچی تھوڑی ہوں۔ ہونہہ... ایسے موقع پر بندے کو شکریہ کے لمبے لمبے پیرا گرافس بولنے چاہیے۔" حذیفہ پتہ نہیں کہاں سے نکل کر آیا اور اس کے ساتھ سب ہی حاضر ہو گئے اور اسے سالگرہ کی مبارکباد دینے لگے۔ سب سے زیادہ خوشی اسے ماہ جبین کو بمع فیملی کے ادھر دیکھ کر ہوئی تھی۔

"ہاں تو میں نے غلط تھوڑی کہا۔ آپ سب نے ابھی بھی مجھے چار سال والی مائعزم سمجھ لیا ہے۔" اس نے اپنی غلطی ماننے سے انکار کیا۔ سب سے ملنے کے بعد اس نے کیک کاٹا اور سب کا نام لے لے کر کھلے دل سے شکریہ ادا کیا سوائے غازی کے۔ اسے تو وہ اگنور ہونے کی سزا پچھلے چند گھنٹوں سے دے رہی تھی۔ سب صوفوں پر بیٹھ گئے اور منہا سب کو کیک

سرو کرنے لگی۔غازی کا فون بجا تو وہ اٹھ گیا۔مائعزم نے چونک کر اسے دیکھا کہ غازی کا

فون اس کے پاس واپس کیسے گیا؟

"بہت چالاک ہیں یہ۔ کہہ کر واش روم کا میرے کمرے میں فون تلاش کرنے گئے

تھے۔"وہ خفگی سے سوچتی غازی کو دیکھتی رہی یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا۔

وہ لاشعوری طور پر اس کا انتظار کرنے لگی۔

اس نے ابھی تک کیک نہیں لیا کہ غازی آجائے تو اس کے ساتھ کھائے لیکن اس کی کال

لمبی ہو گئی تھی اور وہ واپس اندر نہیں آیا۔جب وہ اگلے پانچ منٹ تک نہ آیا تو مائعزم نے خود

www.novelsclubb.com

ہی کیک پلیٹ میں ڈالا اور لے کر باہر چلی آئی۔وہ غازی سے ناراض سہی لیکن اسے خود

کے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔باہر بھی جہاں تک روشنی جا رہی تھی وہ اسے کہیں نظر نہ آیا۔

اس کا خیال تھا وہ پچھلے لان کی طرف ہو گا تو ادھر بھی چلی آئی لیکن ادھر بھی غازی نہیں تھا۔ وہ واپس پلٹنے لگی تو پیچھے سے آواز آئی۔

"مجھے ڈھونڈ رہی ہیں یہ اُداس آنکھیں؟" وہ کرنٹ کھا کر آواز کی سمت دیکھنے لگی جہاں وہ چہرے پر پوری وجاہت لیے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"میں... نہیں... وہ امی نے کیک بھیجا ہے، وہی دینے آئی ہوں۔" وہ پہلے گڑبڑا گئی اور پھر سنبھل کر بات مکمل کی تو غازی واپس سیڑھیوں پر بیٹھ گیا۔

"مائعزم مجھ سے تو جھوٹ مت بولو۔"

www.novelsclubb.com

"میں کب جھوٹ بول رہی ہوں؟" مائعزم نے پلیٹ غازی کے سامنے کی تو غازی نے پلیٹ کے بجائے مائعزم کی کلائی پکڑ کر اسے ساتھ بٹھا دیا۔

"جب تم جھوٹ بولتی ہو مجھے پتا لگ جاتا ہے۔اسی لیے مجھ سے جھوٹ مت بولا کرو۔"

اس نے کہا۔

"ایک تحقیق کے مطابق وہ انسان جھوٹ بہت جلدی پکڑ لیتا ہے جو خود جھوٹ بولنے میں

ماہر ہو،تو میں کیا سمجھوں غازی صاحب؟"

"تم تحقیق کو گولی مارو اور مجھے بتاؤ یہ کیک تائی جان نے بھیجا ہے یا تم خود لے کر آئی ہو؟"

"ظاہر ہے میں خود لے کر آئی ہوں۔"

"ہاں مجھے پتہ تھا میری "منکوحہ" کے علاوہ تو کسی کو میرا خیال نہیں ہے۔"اس نے

www.novelsclubb.com

ہمدردی لینی چاہی۔

"آپ کبھی کبھی بہت عجیب باتیں کہہ جاتے ہیں۔"اس نے سرگوشی کی۔

"کیک تو کھلاؤ۔"

"بہت بے شرم ہیں آپ! اپنے ہاتھوں سے کھائیں۔" اس نے پلیٹ غازی کو تھمادی جسے اس نے ہنستے ہوئے پکڑ لیا اور کھانا شروع کیا۔

"وہ دن کب آئے گا جب تم مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانے بنا بنا کر خود کھلاؤ گی کہ سر تاج آج میں نے یہ نئی ڈش تیار کی ہے کھا کر تعریف کیجئے اور میں ناچاہنے کے باوجود بھی کھا رہا ہوں گا۔" اس نے کیک کھاتے ہوئے سرد آہ بھری کہ نا جانے کبھی زندگی میں ایسا ہو گا یا وہ کبھی واپس ہی نہ آسکے گا۔

www.novelsclubb.com

"دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں احتشام غازی صاحب! مجھے کل ملا کر دو سے تین ڈشیں بنانی آتیں ہیں۔ آپ کو کوئی سگھڑ بیوی نہیں مل رہی یاد رکھیں۔"

"مجھے لگتا ہے ارسلان کی بد دعا لگ گئی ہے۔"

"کونسی؟"

"وہ چاہتا تھا تمہیں کچھ بھی بنانا نہ آتا ہو۔"

"واہ کیا بات ہے؟ مجھے ان کی بد دعا قبول ہے۔" اس نے فوراً شرارت سے کہا اور غازی کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر خود کھانا شروع ہو گئی۔ وہ اسے دیکھنے لگا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ دونوں کے لئے لایا آیا تھا۔" مائعزم نے بتا کر اس پر احسان عظیم کیا تھا۔ اس نے پلیٹ واپس غازی کو پکڑائی اور اسے غور سے دیکھنے لگی۔ غازی نے کھانا شروع کیا اور اب مائعزم نے اس سے پلیٹ واپس نہیں لی۔

www.novelsclubb.com

وہ چھ فٹ کا لمبا، وجیہہ مرد اس وقت اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کی سالگرہ کا کیک کھا رہا تھا۔

مائعزم کے لیے لمحے جیسے رک گئے۔ وہ غازی کو دیکھتے دیکھتے کہیں دور چلی گئی۔

میجر شام کے گھر چھوڑنے کے بعد' اس سے بات کرنے سے لے کر غازی سے نکاح ہونے تک کا ہر منظر کسی فلم کی طرح اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتا چلا گیا۔اس کی آنکھوں میں نمی اکھٹی ہوتی چلی گئی۔

"غازی آپ مجھے چھوڑ تو نہیں جائیں گے ؟"غازی کے منہ کی طرف جاتا چمچ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔اس نے حیرت سے ایک نظر اسے دیکھا پھر کیک بھرا چمچ اس کے منہ کے قریب کیا جسے مائعزم نے کھالیا۔غازی نے پلیٹ سائیڈ پر رکھ دی جیسے جواب تلاش کر رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"تم نے یہ سوال کیوں پوچھا؟"غازی نے نرمی سے پوچھا۔

"پتہ نہیں سب ایک خواب سا لگتا ہے جیسے کچھ غلط ہو گا اور آپ مجھ سے دور ہو جائیں گے۔"

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

"میں سوچتی ہوں غازی اگر آپ اس وقت مجھے بچانے نہ آتے تو میں کہاں ہوتی؟ وہ لوگ لڑکیاں اغواء کرنے کے بعد بیچ دیتے تھے۔ آپ کو مارنا ان کا پلان بی تھا کہ اگر وہ مجھے سمگل نہ کر سکے تو آپ کو مار دیں گے۔ میں یہ سوچ کر ہی ڈر جاتی ہوں اگر وہ سب میرے ساتھ ہو رہا ہوتا تو میں زندہ کیسے رہتی؟ شاید اب تک زندہ بھی نہ ہوتی کیونکہ میں وہ اذیت ایک سال تک برداشت نہیں کر پاتی۔ ہاں اب تک میں مر چکی ہوتی۔" غازی نے اسے بات ختم کرنے دی۔

www.novelsclubb.com

"مائعزم! تمہیں اللہ پر کتنا یقین ہے؟" غازی نے پوچھا۔

"اللہ پر یقین تو کبھی measure نہیں کیا جا سکتا لیکن میں کہوں گی مجھے اتنا یقین ہے جتنا کشمیر آزاد ہونے کا یقین ہے۔" اس نے فوراً جواب دیا۔

"مطلب یہ کہ پختہ یقین ہے۔" غازی نے استفسار کیا کیونکہ اور کسی کو کشمیر کے آزاد ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو' مائعزم کو پکا یقین تھا۔ وقت وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کی ہر دعا میں کشمیر کی آزادی کی دعا ضرور ہوتی تھی اور یہ بات غازی جانتا تھا۔

"جی اللہ پر ہی تو یقین ہے۔"

"بے شک! تمہیں پتا ہے جب ہم لوگ کہتے ہیں فیصلے اللہ کرتا ہے اور وسیلہ لوگوں کو بناتا ہے، ہم لوگ غلط کہتے ہیں۔ فیصلے بھی اللہ کرتا ہے اور وسیلہ بھی اللہ خود بنتا ہے۔ وہ ہر حال میں لوگوں کو نوازتا ہے بغیر جتائے کہ میں کون ہوں؟ میرا تم پر اور تمہارا مجھ پر کیا حق ہے؟ تم جانتی ہو ہم لوگوں کا یقین بہت کمزور ہے، ہم کہتے تو ہیں ہمیں اللہ پر یقین ہے لیکن صحیح معنوں میں کنفیوز ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اگر کسی نے اللہ پر یقین کر لیا ہے تو بیچ سے خود کو نکال دو سب اللہ پاک پر چھوڑ دو۔ پر نہیں، ہم اللہ پر یقین بھی کر لیتے ہیں اور پریشان بھی رہتے ہیں کہ پتہ نہیں میرا فلاں کام ہو گا یا نہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا اپنے مالک سے رابطے کا۔ یقین کرو تو آخری سانس تک یقین کرو، نہیں تو وہ کرو جو کرنا ہے سمپل!

ہم صراطِ مستقیم پر بھی چل رہے ہوتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ ہم سیدھے راستے پر ہیں بھی یا نہیں؟ یہ راستہ اللہ کو پسند ہے بھی کہ نہیں؟ یار آپ اپنی پوری کوشش لگا لو اللہ کو خوش کرنے کے لئے وہ بھی سچے دل اور نیت سے تو کیوں اللہ خوش نہیں ہو گا؟ اگر نیت اور منزل سچی اور صاف ہے، مقصد صرف اللہ ہے تو یقین کر لو کہ تم سیدھے راستے پر ہو اور اللہ تم سے خوش ہے۔ بس بات ختم! تم کیا کہتی ہو؟" اس نے سوالیہ نظروں سے مائعزم کو دیکھا۔

"آپ صراطِ مستقیم کے بارے میں جانتے ہیں، یہ کیا ہوتا ہے؟" وہ اس بارے میں غازی کے خیالات جاننا چاہتی تھی۔

"ہاں وہ راستہ جس پر ہدایت یافتہ لوگ چلتے ہیں اور یقیناً دنیا میں اس سے بڑی نعمت کوئی نہیں ہے کہ اللہ نے آپ کو ہدایت دے رکھی ہے۔ آپ بار بار بھٹکتے ہو وہ بار بار آپ کو راہِ ہدایت پر ڈال دیتا ہے۔ وہ آپ کو بار بار اپنے پاس واپس لے آتا ہے۔ کتنا مہربان ہے ہمارا اللہ؟

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ ہمیں guidance دیتا ہے، یہ غلط ہے۔ اللہ ہماری رہنمائی نہیں کرتا! رہنمائی تو رہنما کرتا ہے۔ اللہ ہمیں خالص ہدایت دیتا ہے اور اس کا تعلق دل و روح سے ہوتا ہے۔ ہمارا دل شاد شاد رہتا ہے صرف اللہ کی یاد میں۔ جب ہم جائے نماز پر

اللہ کے سامنے بیٹھ کر اپنے دکھ درد اور حالاتِ زندگی سب بتاتے ہیں تو ایک سکون سا ہمارے اندر آجاتا ہے کہ کوئی تو ہے جو بغیر ججمنٹل ہوئے ہمیں سنتا ہے۔

ہم ہر حال میں ہدایت کے راستے پر رہنے کی کوشش نہیں کرتے ورنہ ہم مسلمان کوئی عام لوگ تو نہیں ہیں۔اللہ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہیں۔ کبھی سوچا ہم جس قابل بھی نہیں تھے اللہ نے ہمیں اس سب سے نوازا۔ کبھی جتایا بھی نہیں۔پتہ ہے کیا مائنڈ سیٹ ہے؟ صراطِ مستقیم پر چلنے کے لئے بہت تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں،اپنے نفس کے خلاف جانا پڑتا ہے،دل کو اللہ سے جوڑنا پڑتا ہے۔اس دل میں خالص محبت اللہ کے لیے رکھنی پڑتی ہے اور لوگوں کے لیے نفرت کے جذبات کو بڑھنے نہیں دینا ہوتا۔یہ سب صرف ایک صالح اور مومن انسان کر سکتا ہے۔افسوس ہم نے صالح اور مومن کی ڈیفی نیشن بھی بدل کر رکھ دی ہے۔

ہمارے یہاں ایک ایسا بندہ جو دین و دنیا کو ساتھ لے کر چلتا ہے اور اعتدال والی زندگی گزارتا ہے، اسے دین کی بھی عقل و فہم ہے اور وہ دنیاوی زندگی گزارنا بھی جانتا ہے۔ اگر وہ بے چارہ اسلام کے بارے میں کبھی کچھ کہہ دے تو اسے مولوی کے نام سے تنگ کیا جاتا ہے مولوی یہ تو مولوی وہ... اور جو ہمارے ملک میں مولوی ہیں انہوں نے تو اسلام کا سرے سے ہی مطلب تبدیل کر دیا ہے۔ وہ تو ابھی تک آپس میں سنی، شیعہ، وہابی فرقے سے ہی باہر نہیں نکلے تو ہمیں کیا خاک گائیڈ کریں گے؟ ایک فرقے کے ماننے والے کے لئے دوسرے فرقے والے غیر مسلموں میں شمار ہوتے ہیں۔ ہمارے لوگ آپس میں ہی متفق نہیں ہیں اپنے مذہب کے لیے، وہ کسی قوم اور ملک کو کیا خاک لیڈ کریں گے؟"

شائستگی سے شروع کی گئی گفتگو آخر میں تلخ ہو گئی۔ مائعزم بھی چپ رہی کہ وہ کس طرح

سے اپنے ملک کے مولویوں کو ڈیفنڈ کرتی؟ کہہ تو ٹھیک ہی رہا تھا اور وہ خود بھی ایسے ٹیگز خود پر لگے سنتی رہتی تھی پر ایک عمر کے بعد اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔

"ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحراؤں کی تپتی ریت پر چل کر تبلیغ کیا کرتے تھے اور ہمارے مولوی حضرات جب تبلیغی درس دینے آتے ہیں تو ان کے لئے دس دس ائیر کنڈیشنرز لگے ہوتے ہیں اور ان کے درس میں بتایا جاتا ہے ٹی وی نے معاشرے کو خراب کر دیا ہے، اگر ٹی وی والوں نے خراب کیا ہے تو آپ کا کام ہے انھیں سیدھی راہ دکھانا پر ان کی گفتگو بھی بہت اعلیٰ ہوتی ہے نا؟ یہ اسلام کے بارے میں خود مکمل معلومات نہیں رکھتے اور پھر ہم جیسوں کو غلط گائیڈ کرتے ہیں۔ ہم لوگ بھی پاگل ہیں کہ ان لوگوں پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتے ہیں جیسے انہیں عقل کل سے نوازا گیا ہے۔ ہماری اپنی سوچ ہی نہیں ہے یا گھاس چرنے گئی ہوئی ہے؟ ایک مکمل کتاب اگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے

اتاری ہے تو ہم ان ایکس، وائے، زی کی باتیں کیوں سنیں؟ میں یہ نہیں کہتا کہ انسان اسلامی اسکالر کو فالو نہ کرے' ضرور کریں لیکن اپنے دماغ کو بھی تھوڑا کام میں لائیں کہ کون کس حوالے سے کونسی بات کر رہا ہے؟ اور زرا سی تحقیق کر لیں کہ آیا حدیث میں وہ بات ہے بھی یا نہیں۔

میں تمہیں ایک قصہ سناتا ہوں۔ ابھی چند دن پہلے میں اور ارسل جمعہ کی نماز کے لئے ایک مسجد میں گئے، اب ایک امام جو تین سو لوگوں کو جمعے کا خطبہ دے رہا ہے تو اسے چاہیے نا کہ اپنا content تیار کرتے ہوئے وہ تھوڑی سی ریسرچ کر لے کہ جو بات وہ کرے گا اگر اس کا حدیث سے حوالہ پوچھ لیا گیا تو میں کیا جواب دوں گا لیکن نہیں انسان کو بس بولنا آنا چاہیے' وہ بہت آسانی سے مسجد کا امام بن سکتا ہے۔ بھئی اگر جمعے کا خطبہ دینا ہے تو اس کے لئے سارے دلائل پاس رکھو۔ کوئی میرے جیسا گناہگار بھی خطبہ سن رہا ہوتا ہے۔" غازی

بات روک کر ہنسنے لگا جیسے وہ مائعزم کو بتائے گا تو وہ برا منائے گی۔اچانک گفتگو کا بے ربط ہو جانا مائعزم کو کھٹکا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟ان امام صاحب نے ایسا کیا کہا؟"مائعزم کے پوچھنے پر وہ واپس سنجیدہ ہوا۔

"چلو مان لیا کہ گانے بجانا ہندوؤں کا کام ہے، غیر مسلموں کا شغل ہے جو کہ ہم کرتے ہیں اور گناہ کماتے ہیں۔اب یہ کون سی حدیث یا کتاب میں لکھا ہے کہ ایک شادی کرنا بھی ہندوؤں کے رسم ورواج میں سے ہے؟مسلمان دو، تین یا چار شادیاں کرتا ہے۔اگر ایسے لوگ ہمارے قوم کے بچوں کے امام ہوں گے تو میرے جیسے بندوں کا تو بیڑا ہی غرق ہو جائے گا۔"اس کی بات پر وہ حیران سی منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی کہ سچ بول رہا ہے یا مذاق کر رہا ہے لیکن چہرے پر سنجیدگی سی سنجیدگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ تو مجھ جیسوں کو کافر بنا چکے ہیں، اب تم خود بتاؤ جس انسان سے ایک بیوی نہ سنبھالی جا رہی ہو' وہ دو، تین اور چار کو کہاں سنبھالے گا؟ اور قرآن پاک کی کسی آیت میں ایسا نہیں ہے کہ اگر تم چار شادیاں نہیں کرو گے تو کافر ہو کر مرو گے۔ اب تم بتاؤ ہمیں ڈائریکٹ ہدایت کی ضرورت ہے یا رہنمائی کی؟ بھئی ہم مردوں کی رہنمائی تو ایسے ہو رہی ہے۔ اگر ہم مخلص ہوں تو ہدایت ہمیں صرف اللہ کی طرف سے مل سکتی ہے اور ہم اسی پر خود کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ قرآن کھولیں تو اس کے اندر ہدایت ہی ہدایت ہے۔ سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت، زندگی گزارنے کی ہدایت!" وہ ابھی تک پریشانی سے غازی کو دیکھ رہی تھی کہ غازی بولتے بولتے رکا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا ہوا تمہارے بارے میں تو کچھ نہیں کہا؟" وہ حیران ہوا۔

"کیا آپ واقعی دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کر لیں گے؟" اس نے پریشانی کی وجہ بتائی۔ غازی کا قہقہہ بلند ہوا۔

"ہماری گفتگو بہت سیریس موضوع پر جاری تھی۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کتنے خوش ہوئے ہوں گے جب ان امام نے آپ کے دل کی بات کہی ہو گی؟"

"سیریسلی؟" وہ محظوظ ہو رہا تھا اور مائعزم مزید حیران ہوئی ابھی اتنا سنجیدہ تھا کہ بات کرتے ہوئے بھی بندہ سوچے اور ابھی اتنا ہنس مکھ کہ بندہ دل کھول کر سامنے رکھ دے۔

"آپ کر رہے ہیں دوسری شادی؟"

www.novelsclubb.com

"تمہاری اجازت ہو تو ضرور ورنہ پہلی ہو جائے' بڑی بات ہے۔" غازی نے ہنسی روک کر کہا۔

"پھر تھک جائیں گے ساری زندگی، میری اجازت نہیں ملنے والی!"

"انشاءاللہ دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔"

"آپ بہت اچھا بولتے ہیں، مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ آپ ہی میجر شام ہیں۔" غازی نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"مطلب تم اتنا عرصہ یہ سمجھتی رہیں کہ میں جھوٹ کہہ رہا ہوں۔"

"نہیں آج آپ نے اُن کے اسٹائل میں بات کی۔"

"اُن کون؟" غازی نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میجر شام!"

"او بی بی آپ کا وہ اُن بھی میں ہی ہوں۔ دل سے مان لو۔" غازی نے کہا۔

"مان لیا اور آپ نے بھی میری طرح unrealistic باتیں کیں مجھے بہت اچھا لگا۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔

"کونسی unrealistic باتیں؟" وہ حیران ہوا۔

"عرصہ پہلے آپ نے کہا تھا کہ مائعزم تم بہت unrealistic باتیں کرتی ہو، مجھے خوشی ہے کہ آپ بھی ویسی باتیں کرتے ہیں۔ مجھ سے ایسی باتیں کرتے رہیں گے تو میں کم ناراض ہوا کروں گی۔" وہ جھینپ کر بولی۔

"تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"جتنی کشمیر سے کرتی ہوں!" واہ کیا اظہار تھا!

"مطلب ہر کسی سے زیادہ!" اس نے مزید کریدا۔

"نہیں تو!"اس نے ہنسی روک کر کہا۔

"پھر؟"

"مطلب آپ اور میرا کشمیر ایک ہی رینک پر آتے ہیں، آپ سے محبت وقت کے ساتھ کم یا زیادہ ہو سکتی ہے لیکن کشمیر سے مجھے constant محبت ہے جو کسی صورت کم نہیں ہو سکتی اور زیادہ سے بھی زیادہ وہ پہلے ہی ہے۔"مائعزم کی لاجک پر وہ ہنس پڑا۔

"اور مجھ پر اعتبار کتنا ہے؟"

"وہ پاکستان سے محبت جیسا ہے کیونکہ وہ میرا سیکنڈ ہوم ہے اور آپ پر مجھے ابھی تک صحیح والا ٹرسٹ نہیں ہوا جیسے ابھی بھی بہت کچھ ہے جو آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"مائعزم ایک بات کھلے دل ودماغ سے مان کیوں نہیں لیتیں کہ پاکستان اور کشمیر الگ نہیں ہیں بلکہ الگ ہو ہی نہیں سکتے ! یہ ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔"اس سے پہلے مائعزم اس کے ماضی وحال کو ڈگ (کھودنا) کرنا شروع کرتی غازی نے موضوع ہی بدل ڈالا۔

"کوئی لازم وملزوم نہیں ہیں، کشمیر الگ ریاست ہے اور الگ ملک بنے گا جو خود مختار ہو گا۔"غازی نے اس unrealistic باتیں کرنے والی لڑکی کو غور سے دیکھا۔

"اگر پاکستان نے یہ حصہ چھوڑ دیا اور ہمارے باڈرز پر سے اپنی فوج واپس بلوالی تو کیا انڈیا سے مقابلہ کرنے کی ہمت ہے یہاں کے لوگوں کی؟ اور کیا انڈیا اتنا اچھا ہے کہ یو این کی قرارداد یں مانیں گا؟ انڈیا پر اسرائیل کی طرح کوئی ملک بین نہیں لگائے گا کہ اس نے کسی قرارداد کی خلاف ورزی کیوں کی؟ یہاں پر سب کے اپنے اپنے state interest

www.novelsclubb.com

ہیں۔اس لئے جو جیسا ہے اسے ویسا ہی رہنا ہے اور اگر کوئی حل ہے تو وہ صرف جنگ کی صورت میں ہے اور کشمیریوں کی مزید لاشوں کی صورت میں ہے۔کوئی مذاکرات کشمیر کے اوپر کامیاب نہیں ہو سکتے لکھوالو۔"

"ایسے مت کہیں اللہ نے چاہا تو جنگ کے بغیر ہی ہم آزادی حاصل کر لیں گے۔"اس نے دھیمے لہجے میں کہا اور اپنی ٹھوری گھٹنوں پر ٹکا کر بازوؤں کا حلقہ گھٹنوں کے گرد بنا لیا۔

"چلو سپوز کرو کہ وہ کشمیر ہم نے انڈیا سے لے لیا اور یہ والا ہم نے پاکستان سے لے لیا۔ پھر کیا ہو گا؟ کیا اس اکسویں صدی میں زیرو سے شروع کرنے کی ہمت ہے یہاں کے لوگوں کی؟ پھر اتنے تصادم ہوں گے، سول وار ز شروع ہو جائیں گی صرف کشمیر کے اندر ہی۔ مثلاً وہ اپنے بڑے شہر کو دارالحکومت بنانا چاہیں گے اور ہم اپنے کو۔وہ وزیر اعظم بھی ادھر سے لانا چاہیں گے اور ہم یہاں سے۔ہم لوگ کتنی تباہی کی طرف چلے جائیں گے،

www.novelsclubb.com

مان لو فی الوقت ہم پاکستان کی مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے لیکن اس سب کے باوجود میں سری نگر کے کشمیریوں کی ہمت کو داد دوں گا جو خود مختاری اور آزادی کے لیے کوشاں ہیں اور وہاں آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں لیکن وہاں کے باقی علاقے کے لوگ جیسے جموں، رجوڑی وغیرہ ہیں... وہ لوگ تو اچھے خاصے خوش حال ہیں ماشاءاللہ کیونکہ انہیں وہاں کافی سہولیات گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے دی گئی ہیں۔اب اگر وہ ایک لفظ بھی انڈین گورنمنٹ کے خلاف بولتے ہیں تو ان کی سرکاری نوکریاں ختم، ساری آسائشیں ختم! کیونکہ سری نگر والا حساب ابھی اُدھر شروع نہیں ہوا، جیسے ہم ملٹری کے خلاف سرعام نہیں بول سکتے اسی طرح وہ لوگ بھی نہیں بولتے۔اب بولو وہاں کے لوگ بھی آزادی نہیں چاہتے تو تم لوگ کیسے انھیں آزادی دلواؤ گے؟ ہاں البتہ مجھے سری نگر والے کشمیریوں سے ہمدردی ہے' ہم صرف یہی کر سکتے ہیں۔ ہمارے ذمے یہاں کے لوگوں

کی حفاظت ہے مائعزم جو ہم ہر ممکن طریقے سے کر رہے ہیں۔ سو فار گیٹ اباؤٹ ایوری تھنگ!" غازی نے آخر میں ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ وہ ہمیشہ سنگین مسئلوں پر زیادہ بولنے کے بعد خاموش ہوتا تھا اور اب بھی اسے احساس ہوا کہ وہ زیادہ بول گیا ہے۔

"سو گئیں کیا؟" غازی نے اسے ہلا کر اس کا چہرہ اوپر کر کے دیکھا۔

"نہیں!" اس نے مختصر جواب دیا۔

"مائعزم! مجھے بھی یقین ہے کہ ایک دن کشمیر آزاد ہو گا لیکن ابھی کی حقیقت بتانے میں کوئی حرج تو نہیں تھا۔ انشاءاللہ ہم سب مل کر کشمیریوں کو آزاد کروائیں گے۔ تم پریشان کیوں ہوتی ہو؟" غازی نے کہا تو وہ صرف مسکرائی اور اس کا مسکرانا ہی بہت تھا۔

"چلو میری تعریف کرو۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

"بھئی شوہر ہوں تمہارا اور پندرہ دنوں بعد شادی ہے ہماری۔"

"تو تعریف ابھی کیوں کروں؟ ابھی تو ویسے بھی آپ مجھے اچھے نہیں لگ رہے۔"

"تم بہت تیز ہوتی جا رہی ہو۔ چلو میری تعریف کرو۔" غازی نے پھر سے فرمائش کی۔

"کیسی تعریف؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میری شخصیت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"کوئی غزل سناؤں؟" غازی نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"غزل!"

"ہاں غزل!" غازی نے اس کی بات پر زور دیا تو مائعزم نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا۔

"خاصے رومینٹک ہیں آپ!" مائعزم نے اسے چھیڑا۔

"کہاں یار؟ دنیا کا سب سے زیادہ جذبات سے عاری انسان ہوں اور ایسا بھٹی صاحب کہتے ہیں۔"

"آپ کی ہر بات میں بھٹی صاحب بہت پائے جاتے ہیں، کیا بہت عزیز ہیں؟"

"تم جانتی تو ہو۔" غازی نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں جانتی ہوں۔"

"تم نے غزل ریوائس کرنے کے لیے بہت وقت لے لیا ہے اب سناؤ۔" مائعزم نے ہر طرف ہنسی کے جلترنگ بکھیر دئے۔

"اچھا سنیں!"

"ارشاد، ارشاد، ارشاد..." وہ مائعزم کو اشتیاق سے سننا چاہتا تھا۔

میرے ہمسفر! تیری نذر ہیں مری عمر بھر کی یہ دولتیں

مرے شعر، مری صداقتیں، مری دھڑکنیں، مری چاہتیں

تجھے جذب کرلوں لہو میں میں کہ فراق کا نہ رہے خطر

www.novelsclubb.com

تری دھڑکنوں میں اُتار دوں میں یہ خواب خواب رفاقتیں

یہ ردائے جاں تجھے سونپ دوں کہ نہ دھوپ تجھ کو کڑی لگے

تجھے دکھ نہ دیں میرے جیتے جی سرِ دشت غم کی تمازتیں

میری صبح تری صدا سے ہو، میری شام تیری ضیا سے ہو

یہی طرزِ پرسشِ دل رکھیں تری خوشبوں کی سفارتیں

کوئی ایسی بزم بہار ہو میں جہاں یقیں دلا سکوں

کہ ترا ہی نام ہے فصلِ گل، کہ تجھی سے ہیں یہ کرامتیں

ترا قرض ہیں میرے روز و شب، مرے پاس اپنا تو کچھ نہیں

میری روح، میری متاعِ فن، مرے سانس، تیری امانتیں

میرے ہمسفر! تری نذر ہیں مری عمر بھر کی یہ دولتیں

مرے شعر، مری صداقتیں، مری دھڑکنیں، مری چاہتیں

غازی مسمرائز سا اسے سننے گیا۔اس نے چند اشعار میں ہی اس سے محبت کا اظہار کر دیا تھا۔

مائعزم نے آخر میں داد طلب نگاہوں سے اسے دیکھا۔وہ کیا کہتا؟ کیا کوئی اپنے جذبات

اشعار کے ذریعے بھی بتا سکتا ہے؟ وہ تو شاعروں کو دنیا کے سب سے نکمے انسان مانتا تھا اور

مائعزم نے انھیں نکموں کے انداز میں اسے بتایا کہ وہ کتنا عزیز ہے اسے! اسے یقین ہو چکا

تھا وہ واقعی اس کی ہے۔

اس نے اتنے خوبصورت انداز میں غزل پڑھی کہ ستارے بھی شرما کر بادلوں کی اوٹ میں

چھپ گئے۔وہ دونوں نفوس اُدھر ہی بیٹھے رہے۔رات گزرتی گئی۔چاند،ستارے اور

بادل بھی اٹھکیلیاں کرتے رہے، مسکرا مسکرا کر انھیں دیکھتے رہے۔وہ ایک مکمل زندگی

تھے! چاند نے بھی جاتے جاتے ان کی ابدی خوشیوں کی دعا مانگی۔ہر کوئی ان پر فدا ہوتا لگتا

تھا۔ہوا بھی جھوم جھوم رہی تھی اور وہ دونوں آسمان میں کچھ تلاش کر رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے۔

فجر کی اذان سنتے ہی دونوں خاموش ہوئے اور حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔وہ کب سے وہاں تھے اور کیا وقت ہو گیا تھا۔

اذان کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ انھوں نے اچھی ایمان اور صحت والی زندگی کی بھی دعا کی تھی جو کہ اللہ کے حضور پہنچی تھی اور اسے قبول ہونا تھا۔انھیں یقین تھا کہ زندگی آسان نہیں ہے تو مشکل بھی نہیں ہے۔بس اللہ پر یقین ہونا چاہیے اور ان دونوں کو توکلت علی اللہ حاصل تھا۔

www.novelsclubb.com

****

ختم شد

www.novelsclubb.com